Daily "KHABRAIN" Multan September 28, 2017





استخارہ

کا پروگرام

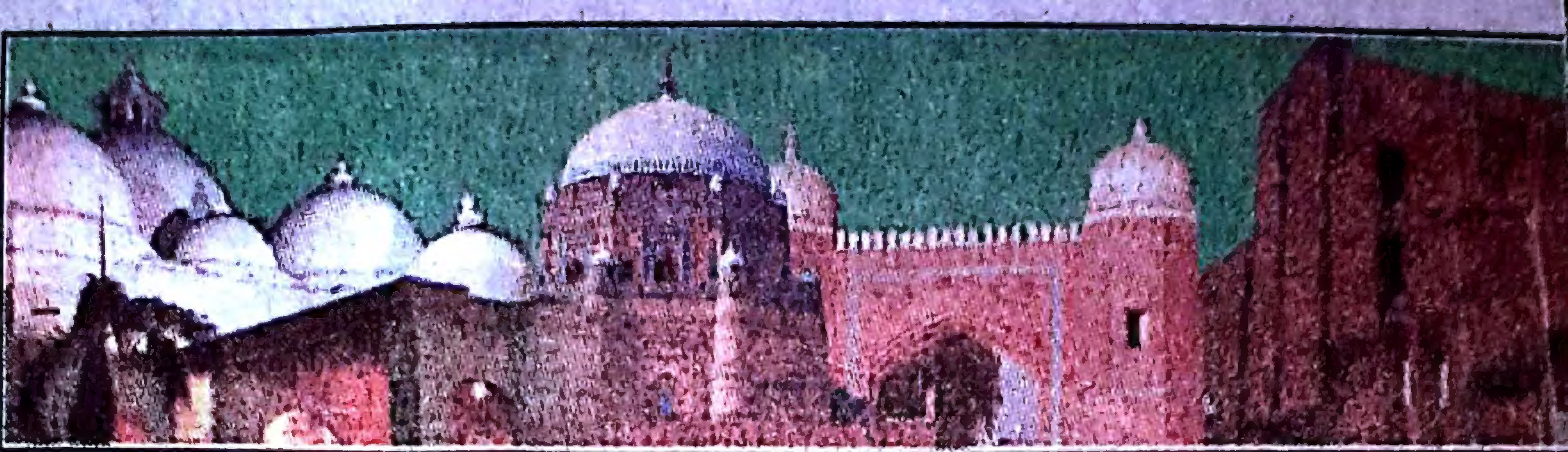
ہر جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

27 ستمبر کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاحبزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاحبزادہ ایم اے قادری
شمیم اٹک	میں نے سکول کھولا ہے بچوں کی تعداد کم ہوگئی ہے۔	نماز فجر اور عشاء کے بعد درود تاج 21 مرتبہ پڑھا کریں اس کے علاوہ 313 مرتبہ یاوہاب پڑھیں اور دعا کریں۔
قاضی اعجاز شیخوپورہ	صحت ٹھیک نہیں رہتی کافی پریشان ہوں۔	سورہ فاتحہ 41 مرتبہ چاروں قل اور آیت الکرسی بھی سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرلیں، 21 دن اس پانی کو پیئیں
جمیل احمد لاہور	دو سال سے بے روزگار ہوں قرض بھی چڑھ گیا ہے	نماز فجر کے بعد 21 مرتبہ درود تاج اور 10 مرتبہ سورہ مزمل عشاء کے بعد سورہ واقعہ شریف 7 مرتبہ اور 100 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور دُعا کریں۔

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-6393658 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔





استخارہ

کا پروگرام

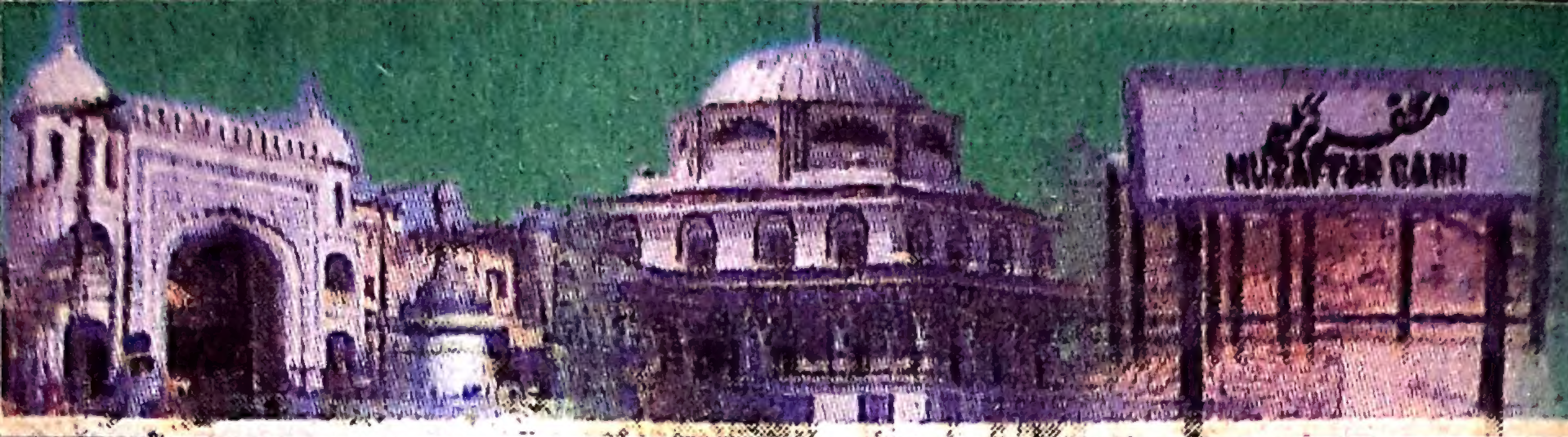
پیر تا جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری سے براہ راست سوال وجواب کا سلسلہ

22 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاحبزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاحبزادہ ایم اے قادری
عباس جاوید ملتان	میری شادی ہوگئی ہے مگر بیوی ناراض ہوکر میکے چلی گئی ہے اور طلاق کا مطالبہ کررہی ہے	یا شبیر یا اللہ کی تسبیح کریں ہم دعا کریں گے آپ بھی کوشش کریں کہ ناراضگی ختم ہو
ارشد علی کراچی	میری تین خالہ زاد بہنوں اور میری بہن کی شادی نہیں ہورہی برائے مہربانی دعا کریں اچھے رشتے آجائیں	یا عزیز یا اللہ یا رحمٰن یا اللہ اور یا کریم یا اللہ کی تسبیحات فجر کے اوقات میں آپ تمام افراد کریں اور ساتھ میں اول و آخر درود شریف بھی پڑھیں
مظفر رحیم فیصل آباد	بچوں کے رشتے آتے ہیں مگر بات نہیں بن پاتی	یا قادر یا اللہ کی فجر اور عصر کے بعد تین دن تسبیح آپ بھی کریں اور بچیاں بھی کریں

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-2048999 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔





استخارہ کا پروگرام

پیر تا جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے ایم اے جعفری سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

2 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور ایم اے جعفری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	ایم اے جعفری صاحب کا جواب
عامر خان مظفر گڑھ	میری شادی ہوگئی ہے مگر بیوی ناراض ہوکر میکے چلی گئی ہے اور طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے	یاشبیر یااللہ کی تسبیح کریں ہم دعا کریں گے آپ بھی کوشش کریں کہ ناراضگی ختم ہو
بشیر نذیر لودھراں	میری تین خالہ زاد بہنوں اور میری بہن کی شادی نہیں ہو رہی برائے مہربانی دعا کریں اچھے رشتے آجائیں	یاعزیز یااللہ یارحمٰن یااللہ اور یاکریم یااللہ کی تسبیحات فجر کے اوقات میں آپ تمام افراد کریں اول و آخر درود شریف پڑھیں
طارق فیصل آباد	بچوں کے رشتے آتے ہیں مگر بات نہیں بن پاتی	یاقادر یااللہ کی فجر اور عصر کے بعد تین دن تسبیح کریں آپ بھی کریں اور بچیاں بھی کریں

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے ایم اے جعفری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت ان نمبرز 0300-4302417_0331-7845269 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے





استخارہ کا پروگرام

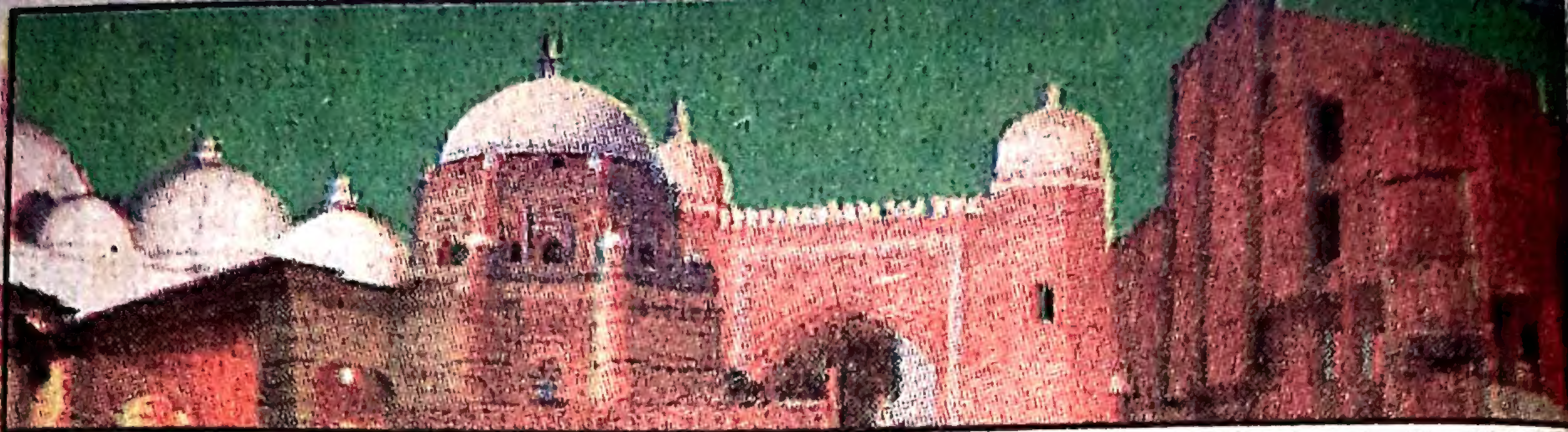
پیر تا جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

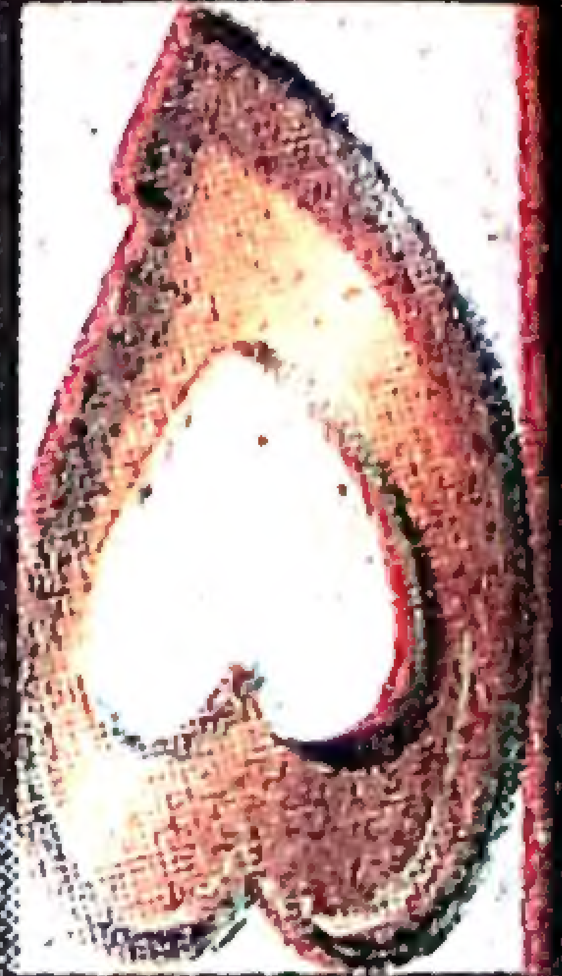
ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے ایم اے جعفری سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

4 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور ایم اے جعفری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	ایم اے جعفری صاحب کا جواب
شکیلہ لاہور	میرے شوہر کو شوگر ہے انکو غصہ بھی بہت آتا ہے	100 مرتبہ سورۃ فاتحہ اور 41 مرتبہ درود تاج پانی پر دم کریں 41 دن شوہر کو پانی پلائیں
رضوانہ جھنگ	بیماری ہمارے گھر کی جان نہیں چھوڑتی بہت پریشان ہوں	ہم آپ کو استخارہ کر کے بتا دیں گے بعد میں کال کر لیں
منیرہ گوجرانوالہ	میں اکثر بیمار رہتی ہوں، بے حد پریشان ہوں	41 مرتبہ درود تاج پانی پر دم کریں اور روزانہ پیئیں اس کے علاوہ اپنے ہاتھ سے صدقہ بھی دیں

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے ایم اے جعفری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت ان نمبرز 0300-4302417_0331-7845269 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے





استخارہ کا پروگرام

پیر تا جمعہ صبح 11:05 براہ راست

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

16 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاحبزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب کا جواب
نور دین دادو	اچھا بھلا قرآن پاک حفظ کر رہا تھا اچانک یادداشت کمزور ہوگئی۔	سورہ طٰحٰہ کی آیت نمبر 24 کثرت کے ساتھ پڑھیں اور پانی پر دم کر کے اس کے ساتھ دوا استعمال کریں۔
شاد اللہ دبئی	کاروبار نہیں چل رہا، کبھی چلتا ہے اور کبھی بند ہو جاتا ہے	پانچوں نمازوں کے بعد یا فتاح یا اللہ کی تسبیح تین دن تک پڑھیں
بلال بہاولنگر	میری شادی میں رکاوٹ ہے رشتہ نہیں ہو پاتا	یا نور یا حمید کی تسبیح اول و آخر 11،11 مرتبہ درود شریف کے ساتھ تین روز تک پڑھیں اس کے بعد دُعا کریں۔

...ں کے علاوہ آپ اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت نمبرز 0300-4302417_0331-7845269 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے



استخارہ کا پروگرام

پیر تا جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے ایم اے جعفری سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

17 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاجزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاجزادہ ایم اے قادری صاحب کا جواب
جنید مظفر گڑھ	میری شادی ہوگئی ہے مگر بیوی ناراض ہوکر میکے چلی گئی ہے اور طلاق کا مطالبہ کررہی ہے	یاشبیر یااللہ کی تسبیح کریں ہم دعا کریں گے آپ بھی کوشش کریں کہ ناراضگی ختم ہو
شریف لودھراں	میری تین خالہ زاد بہنوں اور میری بہن کی شادی نہیں ہورہی برائے مہربانی دعا کریں اچھے رشتے آجائیں	یاعزیز یااللہ یارحمٰن یااللہ اور یاکریم یااللہ کی تسبیحات فجر کے اوقات میں آپ تمام افراد کریں اور ساتھ میں اول وآخر درود شریف بھی پڑھیں
طاہر فیصل آباد	بچوں کے رشتے آتے ہیں مگر بات نہیں بن پاتی	یاقادر یااللہ کی فجر اور عصر کے بعد تین دن تسبیح آپ بھی کریں اور بچیاں بھی کریں

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے ایم اے جعفری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت ان نمبرز 0300-4302417_0331-7845269 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے



استخارہ کا پروگرام

پیر تا جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے ایم اے جعفری سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

3 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور ایم اے جعفری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	ایم اے جعفری صاحب کا جواب
صائمہ	سات سال شادی کو ہو گئے ہیں اولاد نہیں ہے	اولاد کی کسی نے جادو کے ذریعے بندش کی ہوئی ہے اس کے لئے مغرب کی نماز کے بعد 3 مرتبہ سورۃ مریم کی تلاوت کریں۔
افضال خانیوال	چھ ماہ سے کاروبار بالکل بند ہو گیا ہے پہلے بالکل ٹھیک تھا	کاروبار کے اوپر نظر بد کا پہرہ ہے اس کو ختم کرنے کے لئے 7 دن گوشت کا صدقہ چیلوں کو یا کوؤں کو ڈالیں۔
لبنیٰ	32 سال عمر ہو گئی ہے رشتہ نہیں ہو رہا	رشتہ 5 سال پہلے ہو جانا چاہیے تھا کسی نے رشتہ جادو کے ذریعے باندھا ہوا ہے بندش کو ختم کرنے کے لئے سورۃ ملک 11 مرتبہ پڑھیں۔

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے ایم اے جعفری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت ان نمبرز 0300-4302417_0331-7845269 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے

Daily "KHABRAIN" Multan August 2, 2017





استخارہ کا پروگرام

پیر تا جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے امام شاہ سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

یکم اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور امام شاہ کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	امام شاہ صاحب کا جواب
امان لاہور	میرے رزق میں تنگی آئی ہوئی ہے۔	اللہ الصمد فجر کی نماز کے بعد 1100 مرتبہ پڑھیں عشاء کے بعد یا وہاب 1100 مرتبہ پڑھیں۔
سلمان گوجرانوالہ	میں اکثر بیمار رہتا ہوں، بہت پریشان ہوں۔	درود تاج 21 مرتبہ پانی پر اور خود پر دم کریں، سورۃ یاسین 21 مرتبہ پانی پر اور خود پر دم کریں 21 دن اس پانی کو استعمال کریں۔
سندھ سے نام نہیں بتانا چاہتی	میرے شوہر شوگر مل میں کام کرتے ہیں لیکن ترقی نہیں ہوتی۔	آپ اور آپ کے شوہر نماز فجر اور عشاء کے بعد سورۃ اخلاص 300 مرتبہ اول و آخر 7 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے امام شاہ صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-4222248 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔





استخارہ کا پروگرام

پیر تا جمعہ سہ پہر 02:05 پر ملاحظہ فرمائیں

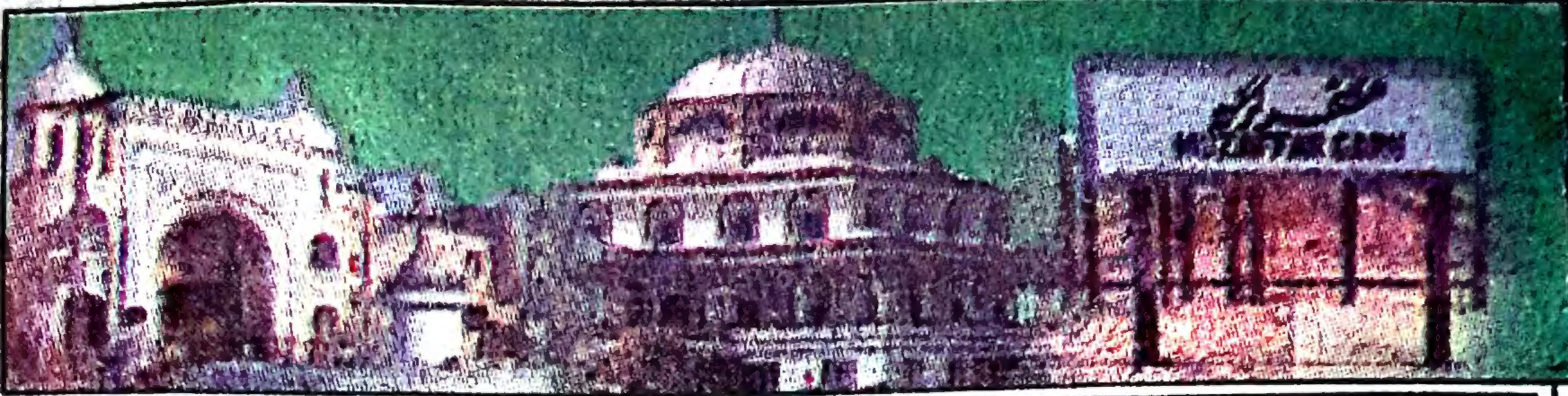
ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے ایم اے قادری صاحب سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

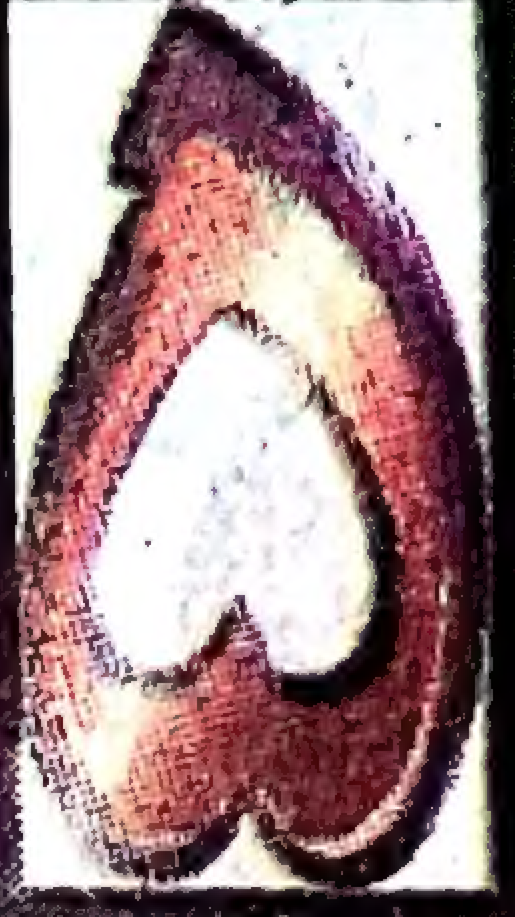
26 جولائی کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور ایم اے قادری صاحب کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	ایم اے قادری صاحب کا جواب
شمیم اٹک	میں نے سکول کھولا ہے بچوں کی تعداد کم ہوگئی ہے۔	نماز فجر اور عشاء کے بعد درود تاج 21 مرتبہ پڑھا کریں اس کے علاوہ 313 مرتبہ یا وہاب پڑھیں اور دعا کریں۔
قاضی اعجاز شیخوپورہ	صحت ٹھیک نہیں رہتی کافی پریشان ہوں۔	سورہ فاتحہ 41 مرتبہ چاروں قل اور آیت الکرسی بھی سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر لیں 21 دن اس پانی کو پیئیں۔
جمیل احمد لاہور	دو سال سے بے روزگار ہوں قرض بھی چڑھ گیا ہے	نماز فجر کے بعد 21 مرتبہ درود تاج اور 10 مرتبہ سورہ مزمل، عشاء کے بعد سورہ واقعہ شریف 7 مرتبہ اور 100 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور دُعا کریں۔

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-4222248 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ 02:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔

Daily "KHABRAIN" Multan 28 July,2017





کا پروگرام استخارہ

پیر تا جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

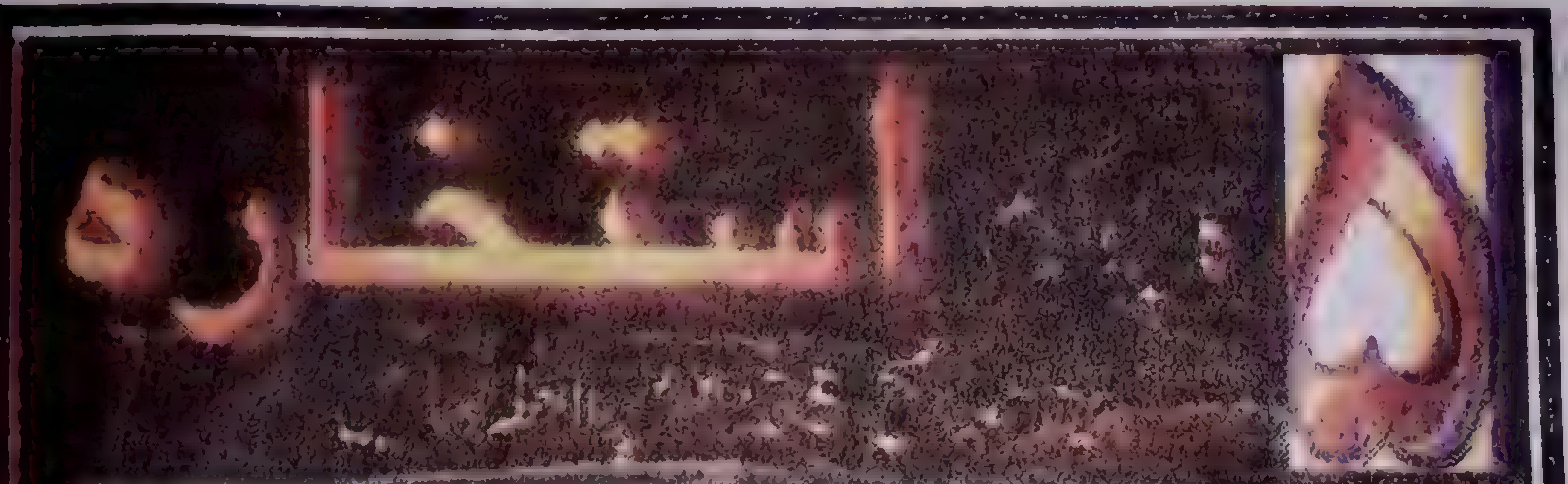
ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے امام شاہ سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

27 جولائی کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور امام شاہ کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	امام شاہ صاحب کا جواب
صائمہ	سات سال شادی کو ہو گئے ہیں اولاد نہیں ہے	اولاد کی کسی نے جادو کے ذریعے بندش کی ہوئی ہے اس کے لئے مغرب کی نماز کے بعد 3 مرتبہ سورۃ مریم کی تلاوت کریں۔
افضال خانیوال	چھ ماہ سے کاروبار بالکل بند ہو گیا ہے پہلے بالکل ٹھیک تھا	کاروبار کے اوپر نظر بد کا پہرہ ہے اس کو ختم کرنے کے لئے 7 دن گوشت کا صدقہ چیلوں کو یا کووں کو ڈالیں۔
لبنیٰ	32 سال عمر ہو گئی ہے رشتہ نہیں ہو رہا	رشتہ 5 سال پہلے ہو جانا چاہئے تھا کسی نے رشتہ جادو کے ذریعے باندھا ہوا ہے بندش کو ختم کرنے کے لئے سورۃ ملک 11 مرتبہ پڑھیں۔

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے امام شاہ صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-4222248 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔





ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری سے براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ

23 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاحبزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاحبزادہ ایم اے قادری
صائمہ	سات سال شادی کو ہو گئے ہیں اولاد نہیں ہے	اولاد کی کسی نے جادو کے ذریعے بندش کی ہوئی ہے اس کے لئے مغرب کی نماز کے بعد 3 مرتبہ سورۃ مریم کی تلاوت کریں۔
افضال خانیوال	چھ ماہ سے کاروبار بالکل بند ہو گیا ہے پہلے بالکل ٹھیک تھا	کاروبار کے اوپر نظر بد کا پہرہ ہے اس کو ختم کرنے کے لئے 7 دن گوشت کا صدقہ چیلوں کو یا کوؤں کو ڈالیں۔
لبنیٰ	32 سال عمر ہو گئی ہے رشتہ نہیں ہو رہا	رشتہ 5 سال پہلے ہو جانا چاہئے تھا کسی نے رشتہ جادو کے ذریعے باندھا ہوا ہے بندش کو ختم کرنے کے لئے سورۃ ملک 11 مرتبہ پڑھیں۔

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-2048999 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔

Daily "KHABRAIN" Multan September 22 , 2017





استخارہ کا پروگرام

ہر جمعہ صبح 11.05 پر دیکھئے

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری سے براہ راست سوال وجواب کا سلسلہ

21 ستمبر کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاحبزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاحبزادہ ایم اے قادری
عامر خان مظفر گڑھ	میری شادی ہوگئی ہے مگر بیوی ناراض ہوکر میکے چلی گئی ہے اور طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے	یا شبیر یا اللہ کی تسبیح کریں ہم دعا کریں گے آپ بھی کوشش کریں کہ ناراضگی ختم ہو
بشیر نظیر لودھراں	میری تین خالہ زاد بہنوں اور میری بہن کی شادی نہیں ہو رہی برائے مہربانی دعا کریں اچھے رشتے آجائیں	یا عزیز یا اللہ یا رحمن یا اللہ اور یا کریم یا اللہ کی تسبیحات فجر کے اوقات میں آپ تمام افراد کریں اور ساتھ میں اول و آخر درود شریف بھی پڑھیں
طارق فیصل آباد	بچوں کے رشتے آتے ہیں مگر بات نہیں بن پاتی	یا قادر یا اللہ کی فجر اور عصر کے بعد تین دن تسبیح آپ بھی کریں اور بچیاں بھی کریں

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-2453272 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔

Daily "KHABRAIN" Multan August 26, 2017





استخارہ کا پروگرام

ہر جمعہ صبح 11:05 پر ملاحظہ فرمائیں

ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری سے براہ راست سوال وجواب کا سلسلہ

25 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاحبزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاحبزادہ ایم اے قادری
رفعت پشاور	میں نے سکول کھولا ہے بچوں کی تعداد کم ہوگئی ہے۔	نماز فجر اور عشاء کے بعد درود تاج 21 مرتبہ پڑھا کریں اس کے علاوہ 313 مرتبہ یاوہاب پڑھیں اور دعا کریں۔
جاوید شیخوپورہ	صحت ٹھیک نہیں رہتی کافی پریشان ہوں۔	سورہ فاتحہ 41 مرتبہ پانی پر دم کریں اور چاروں قل آیت الکرسی بھی سات مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں 21 دن اس پانی کو پئیں۔
فراز لاہور	دو سال سے بے روزگار ہوں قرض بھی چڑھ گیا ہے	نماز فجر کے بعد 21 مرتبہ درود تاج اور 10 مرتبہ سورہ مزمل عشاء کے بعد سورہ واقعہ 7 مرتبہ اور 100 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور دُعا کریں۔

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-2048999 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔

Daily "KHABRAIN" Multan August 25,2017





ناظرین کے مسائل کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری سے براہ راست سوال وجواب کا سلسلہ

24 اگست کے پروگرام استخارہ میں ناظرین کی طرف سے بیان کیے گئے مسائل اور صاحبزادہ ایم اے قادری کی طرف سے دی گئی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی

کالر کا نام	سوال	صاحبزادہ ایم اے قادری
عباس جاوید ملتان	میری شادی ہوگئی ہے مگر بیوی ناراض ہوکر میکے چلی گئی ہے اور طلاق کا مطالبہ کررہی ہے	یا شبیر یا اللہ کی تسبیح کریں ہم دعا کریں گے آپ بھی کوشش کریں کہ ناراضگی ختم ہو
ارشد علی کراچی	میری تین خالہ زاد بہنوں اور میری بہن کی شادی نہیں ہورہی برائے مہربانی دعا کریں اچھے رشتے آجائیں	یا عزیز یا اللہ یا رحمٰن یا اللہ اور یا کریم یا اللہ کی تسبیحات فجر کے اوقات میں آپ تمام افراد کریں اور ساتھ میں اول و آخر درود شریف بھی پڑھیں
مظفر رحیم فیصل آباد	بچوں کے رشتے آتے ہیں مگر بات نہیں بن پاتی	یا قادر یا اللہ کی فجر اور عصر کے بعد تین دن تسبیح آپ بھی کریں اور بچیاں بھی کریں

اس کے علاوہ آپ بھی اگر اپنے کسی بھی مسئلے کے حل کیلئے صاحبزادہ ایم اے قادری صاحب سے استخارہ کروانا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت اس نمبر 0300-2048999 پر کال کریں نیز آپ پیر سے جمعہ صبح 11:05 پر استخارہ پروگرام لائیو دیکھ سکیں گے۔

"یالطیف"

اسم اعظم "یالطیف" کاورد ہر مسئلہ کا حل ہے

حافظ عمران حمید اشرفی

ترجمہ:۔"اور تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا" (المومن،۶۰)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ہی ہمارے پاس واحد سہارا ہے ہمیں جو کچھ بھی ملتا ہے اسی در سے ملتا ہے۔رب جلیل کے علاوہ ہماری مراد کو پورا کرنے والا اور کون ہے؟ اگر ہماری دعا کے قبول ہونے میں تاخیر ہوجائے تو ہمیں مایوس ہرگز نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ارشادرب العلمین۔

ترجمہ"تم اللہ کی مہربانی سے مایوس نہ ہو" (الزمر،۵۳)

ہمیں جو کچھ بھی مانگنا اور حاصل کرنا ہے مالک کائنات ہی سے حاصل کرنا ہے اس کے علاوہ اور کوئی پوری کائنات میں ایسا نہیں ہے کہ جو ہماری مشکل و پریشانی کو دور کرسکے۔یہ میرا رب ہی ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں یہ سب کچھ ہے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ"بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"(البقرہ،۲۰)

جب اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے اور کہتا بھی ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں تم کو عطا کرونگا۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کس طریقہ سے مانگا جائے؟ کہ بارگاہ الٰہی میں ہماری دعا کو شرف قبولیت حاصل ہوجائے آیئے یہ بھی قرآن مجید ہی سے پوچھتے ہیں کہ مانگنے کا طریقہ کیا ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔"اور اللہ کے سب نام ہی اچھے ہیں تو اس کو ان ناموں سے پکارو" (الاعوان،۲۲)

تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ذریعے سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں کیونکہ ارشادرب العلمین ہے کہ

ترجمہ:۔اور اللہ سے سچی کس کی بات ہے" (النساء،۸۷)

قرآن مجید میں کئی اور مقامات پر بھی خدائے بزرگ و برتر نے اپنے بندوں کو اپنے ناموں کے ذریعے دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔"کہہ دیجئے کہ تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکاروگے تو اس کے سارے نام اچھے ہیں"۔(بنی اسرائیل،ع۱۲)

ترجمہ:۔"اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اس کے سب نام اچھے ہیں"۔(طٰہٰ،ع۱)

ترجمہ:۔"وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا، موجد، صورتیں بنانے والا، اس کے سب نام اچھے ہیں"۔ (الحشر،ع۳)

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے"یا لطیف" جس کا مطلب ہے"اے نرمی کرنے والے" چونکہ اللہ تعالیٰ انسانوں پر ہی نہیں بلکہ اپنی تمام مخلوق کے ساتھ مہربانی اور نرمی کا معاملہ فرماتا ہے اس لئے وہ اللہ"لطیف" بھی ہے۔لطیف ایسی چیز کو کہتے ہیں جسے محسوس کیا جاسکے مگر اسے چھوا یا دیکھا نہیں جاسکتا۔یہی تعریف اللہ تعالیٰ پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اس کی موجودگی پر دلیل ہے مگر حواس خمسہ میں سے آنکھ اسے دیکھنے کی تاب نہیں رکھتی اور ہاتھ اسے چھونے سے عاجز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس صفاتی نام کا ذکر قرآن مجید، فرقان حمید میں جن جگہوں پر ہوا ہے ان کے حوالہ جات مع ترجمہ درج ذیل ہیں۔"اس کو آنکھیں نہیں پاسکتیں اور وہ آنکھوں کو پاسکتا ہے اور وہ نہایت لطیف اور خبردار ہے"۔(الانعام،۱۰۳)

"میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہتا ہے بے شک وہی خبردار حکمت والا ہے"۔(یوسف،۱۰۰)

"تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر زمین سرسبز ہوجاتی ہے، بے شک اللہ چھپی تدبیریں جانتا ہے خبردار ہے"۔(الحج،۶۳)

"اے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں، اللہ اس کو لا حاضر کرے بے شک اللہ چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے، خبردار ہے" (لقمٰن،۱۶)

"اور یاد کرو اللہ کی باتیں اور عقل مندی کی جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔بے شک اللہ بعید جاننے والا خبردار ہے"۔(احزاب،۳۴)

حوالہ نمبر 6"اللہ اپنے پر نرمی رکھتا ہے جس کو چاہئے روزی دیتا ہے اور وہی زور آور زبردست ہے"۔(شوریٰ،۱۹)

"بھلا وہ نہ جانے جس نے بنایا اور وہی بعید جاننے والا خبردار ہے۔(الملک،۱۴)

اللہ تعالیٰ کے اس نام کے حوالہ سے ہر مشکل کے حل کے لئے وظیفہ درج ذیل ہے۔

اسم الٰہی"یالطیف" کا ورد ہر قسم کی مشکل کشائی کے لئے بڑا ہی مؤثر ہے۔آپ کا کوئی بھی مسئلہ خواہ بے روزگاری، ترقی کاروبار، صحت، تعلیم، تنگی رزق، ادائیگی، قرض، ترقی ملازمت، سحر، نظر بد، پریشانی، مقدمہ، بچوں یا بچیوں کی شادی سے متعلق یا ان کے علاوہ ہو، انشاء اللہ العزیز آپ کا ہر ایک مسئلہ اللہ جل شانہ کے اس پاک نام کی برکت سے یقیناً حل ہوجائے گا۔پورے خشوع وخضوع، مکمل آداب اور پوری ترکیب کے ساتھ اگر عمل کریں گے تو خدائے لطیف وخبیر کے اسم مبارک کا اثر یقینی ہے۔بزرگان دین نے اسے حاجت روائی کے لئے بڑا ہی زوداثر اور عجیب عمل قرار دیا ہے۔

ہر مسئلہ کے حل کے لئے"یالطیف" کا مجرب وظیفہ

نوچندی شب جمعرات سے بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ نماز والا درود شریف پڑھیں، بعد تسمیہ اسم الٰہی "یا لطیف" بارہ سو نوے(1290) مرتبہ پڑھ کر اپنے مقصد کی دعا خدائے لطیف وخبیر کے حضور نہایت عاجزی و انکساری سے مانگیں۔آخر میں دوبارہ مذکورہ درود شریف پڑھیں۔وظیفہ چالیس ایام تک پڑھیں جگہ اور وقت کی پابندی کریں۔لقمہ حلال کمائیں اور سچ بولیں مقصد جائز ہونا چاہئے۔باقی دنوں میں بالعموم اور دوران وظیفہ بالخصوص نماز کی پابندی اور گناہوں سے پرہیز ضروری ہے۔اس پر عمل کرنے سے پہلے مذکورہ وظیفہ کے کلمات کسی عالم دین کو سنا کر لفظ خود درست کرلیں تاکہ غلطی نہ ہو۔واللہ اعلم بالصواب



جرمنی کے بڑے شہر کولون میں ترکی کی جانب سے تعمیر کی جانے والی عالی شان جامع مسجد جس کا گزشتہ ہفتے افتتاح ہوا

جرمنی، کولون میں عظیم الشان مسجد تعمیر، ترک صدر نے افتتاح کیا

10 ہزار مسلمانوں کی افتتاحی تقریب میں شرکت، جرمنی بھر میں مساجد دیکھنا چاہتا ہوں، رجب طیب اردوان

کولون (نیوز رپورٹ) گزشتہ جمعہ کو تین روزہ دورے پر جرمنی پہنچنے والے ترکی کے صدر رجب اردوان نے کولون میں جامع مسجد کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس موقع پر ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسجد کے افتتاح پر وہ مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ اردوان نے کہا کہ ''مجھے مسلمانوں کے لیے جرمنی کے دیگر شہروں میں بھی مساجد دیکھ کر خوشی ہوگی۔ یہ جامع مسجد لاکھوں ترک (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 38)

ہریانہ، ہندو ڈرائیور نے 12 سالہ مسلمان یتیم بچہ کچل کر مار ڈالا

جنیور، ہریانہ (انٹرنیشنل ڈیسک) بھارتی ریاست ہریانہ کے علاقہ جنیور میں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 39)

امریکی فوج کا جدید اور مہنگا ترین جنگی طیارہ گر کر تباہ، افغانستان میں استعمال ہو

واشنگٹن (جرار مانیٹرنگ ڈیسک) جو طیارہ حادثے کا شکار ہوا ہے اس کی قیمت (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 40)

بقیہ 38 مسجد/افتتاح

باشندوں کے لیے تمکنت اور فخر کا باعث ہے۔'' مسجد کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر تقریباً 10 ہزار افراد موجود تھے۔ اردوان نے اس اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اسلام کو تعصب کی نظروں سے دیکھنے والوں کو یہ پیغام بھی دیا کہ ''روشن خیال لوگ جو یہاں جمع ہیں یہ کسی دہشت گردی کا حصہ نہیں بنیں گے''۔ کولون میں تعمیر کی گئی اس جامع مسجد کا انتظام ترک جرمن اسلامی تنظیم ڈی آئی ٹی آئی بی کے پاس ہوگا۔

بقیہ 39 یتیم بچہ

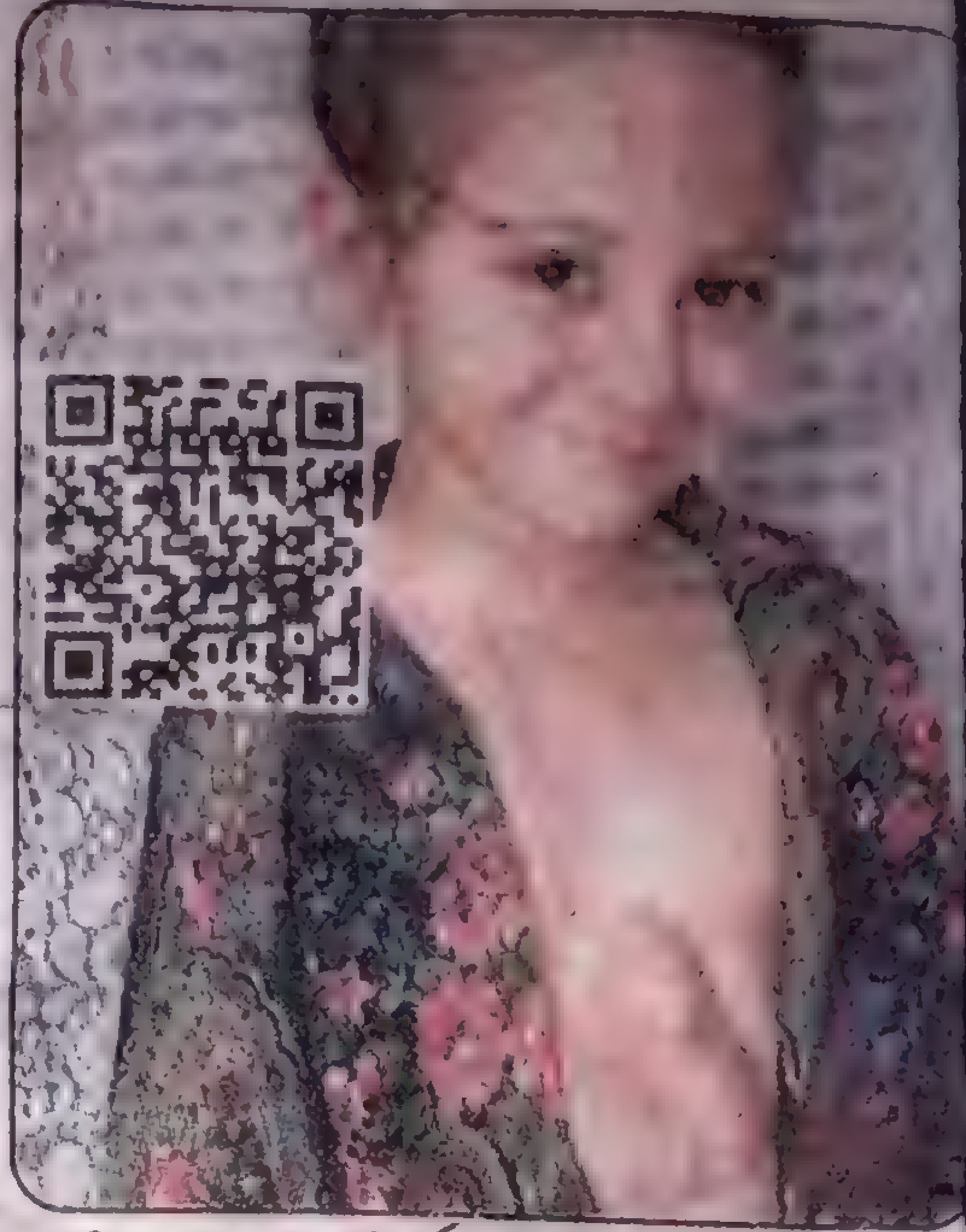
نماز کی ادائیگی کے لیے جانے کے دوران سڑک عبور کرتے ہوئے ہندو ڈرائیور نے گاڑی کی ٹکر مار کر یتیم بچہ شہید کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق جامع مسجد جنیور کے سامنے یہ حادثہ پیش آیا جس کے بعد وہاں پر موجود برہم عوام نے گاڑی کو آگ لگا دی اور ڈرائیور کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ ارہان نامی لڑکا نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد جانے کے لیے سڑک عبور کر رہا تھا کہ ایک ہندو ڈرائیور نے اسے گاڑی کی ٹکر مار دی جس کے نتیجہ میں وہ شہید ہو گیا۔

بقیہ 40 طیارہ تباہ

10 [illegible] لاکھ ہے اور اس کا شمار دنیا کے مہنگے ترین جنگی طیاروں میں ہوتا ہے۔ امریکی فوج کا ایک جدید اور مہنگا ترین 'ایف 35' لڑاکا طیارہ ریاست جنوبی کیرولینا میں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ امریکی فوجی حکام نے بتایا ہے کہ طیارہ ایک تربیتی پرواز پر تھا۔ امریکی محکمہ دفاع 'پینٹاگون' کے ایک ترجمان کے مطابق حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

دلچسپ دنیا

سینے سے باہر دل والی بچی کا امریکہ میں آپریشن ہوگا



نیویارک (نیٹ نیوز) دل کسی بھی جاندار کے جسم کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے جس کے دھڑکنے سے ہی زندگی رواں رہتی ہے لیکن روس میں ایک ایسی بچی بھی ہے جس کا دل سینے سے باہر ہے۔ سینے سے باہر ہونے کے باوجود اس بچی کا دل نہ صرف دھڑکتا ہے بلکہ اس کی زندگی بھی بھرپور طریقے سے رواں ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سات سالہ ویرسافیا بورن روس سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا دل پیدائش کے وقت سے ہی سینے سے باہر ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں ہر 10 لاکھ میں سے صرف 5 افراد ہی اس مسئلے سے دوچار ہوتے ہیں۔ ویرسافیا بورن نے برطانوی نشریاتی ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ رہا میرا دل، میں اس طرح جینے والی واحد انسان ہوں میں چل سکتی ہوں، اچھل سکتی ہوں یہاں تک کہ دوڑ بھی سکتی ہوں مگر میری خواہش ہے کہ میں خوب تیز چل سکوں اور اڑان بھروں۔ روس میں سینے سے باہر دل والی بچی ویرسافیا بورن کا علاج ممکن نہیں اس لیے اسے امریکہ لے جایا گیا ہے جہاں اس کا باقاعدہ آپریشن کیا جائیگا۔

مراکش کی بلند عمارتوں پر نوجوانوں کے خطرناک کرتب



سرطان کے مریضوں کیلئے ہفتے میں تین بار چہل قدمی مفید قرار

لندن (اے پی پی) برطانوی ماہرین نے سرطان کے مریضوں کیلئے ہفتے میں تین بار چہل قدمی کو نہایت مفید قرار دیا ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق کنگز کالج لندن کے ماہرین نے ایک حالیہ تحقیق کے نتائج جاری کرتے ہوئے کہا کہ کینسر کے اگلے مراحل کے مریضوں کیلئے ہفتے میں تین بار



آدھے گھنٹے کی چہل قدمی انتہائی مفید پائی گئی ہے۔ ماہرین نے بتایا ایسے مریضوں میں چہل قدمی کے نتیجے میں ان میں اپنی بیماری سے لڑنے کا حوصلہ بڑھا اوران میں مثبت اثرات میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ماہرین کے مطابق کیموتھراپی لینے والے مریض بیشتر اوقات آرام کرنا پسند کرتے ہیں تاہم اگر وہ اپنے معالج کی مرضی کے مطابق چہل قدمی کی عادت اپنائے تو انہیں کافی فائدہ ہوسکتا ہے۔

یونان کا گمشدہ شہر ایتھنز کے پہاڑوں میں دریافت



لاہور (نیٹ نیوز) ماہرین ارضیات یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے شمال میں ماضی کے ایک ایسے گاؤں کی تلاش میں لگے ہوئے تھے جسے Vlochs کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس گاؤں کے حوالے سے کیا ہوا یہ تو معلوم نہیں ہوسکا مگر اپنی اس مہماتی کھوج کے دوران انہیں انہی کھنڈرات کے درمیان ماضی بعید کا ایک ایسا شاندار شہر مل گیا جس کے بارے میں تاریخ کے ماہرین پہلے سے بہت کچھ جانتے تھے اور طویل عرصے سے اس شہر کی تلاش میں تھے مگر یہ ان کی گرفت میں نہیں آرہا تھا۔ انہوں نے قدیم تاریخ میں اس کے تذکرے پڑھے تھے مگر اس کا وجود کہاں تھا یہ انہیں کہیں سے نہیں مل پا رہا تھا پھر جب قدیم تاریخ کا یہ گمشدہ شہر ان کے سامنے جس شکل میں آیا وہ دیکھ کر انہیں یقین بھی نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی شہر ہے جس کے بارے میں انہوں نے تاریخ کی کتابوں میں بہت کچھ پڑھا تھا اور اسے کھوج نکالنے کے آرزومند تھے۔ ماہرین آثار قدیمہ کی یہ تحقیقاتی ٹیم یونان، سویڈن اور برطانیہ کے محققین پر مشتمل ہے۔ واضح رہے کہ یہ ریسرچ پراجیکٹ اس گاؤں کے پاس ہی چل رہا تھا جو یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے شمال میں لگ بھگ پانچ گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے اور یہ گاؤں یہاں کے قدیم خطے Thessaly میں پایا جاتا ہے۔

امریکہ میں 48 سالہ خاتون کو نیا دل لگا دیا گیا

لاہور (نیٹ نیوز) 48 سالہ امریکی خاتون کیلئے 14 فروری 2017 زندگی میں ایک نیا آغاز ثابت ہوا لیکن یہ آغاز ویلنٹائن ڈے پر ملنے والے گفٹ کی خوشی میں نہیں بلکہ سینے میں ایک نئے دھڑکتے دل کا احساس تھا۔ نیوجرسی کی لیزا اسیلبرگ 12 سال کی عمر سے دل کے عارضے میں مبتلا تھی حالیہ دنوں میں ڈاکٹروں نے انہیں زندگی بچانے کے لیے فوری آپریشن کا مشورہ دیا۔ میچنگ ڈونر کے لیے خاتون کو 71 دن انتظار کرنا پڑا جس کے بعد ڈاکٹروں نے ان کے بوجھل دل کو تبدیل کر دیا۔ طویل اور حساس آپریشن کے بعد



ہوش آنے پر خاتون نے خواہش ظاہر کی کہ انہیں ان کا پرانا دل ہاتھ میں دیا جائے۔ ڈاکٹروں نے جب انہیں ان کا پرانا دل تھمایا تو خاتون حیران رہ گئیں۔

جاپان میں آفت زدہ علاقوں کیلئے ہنگامی پل تیار

ٹوکیو (نیٹ نیوز) سیلاب اور زلزلے آتے ہیں تو پل تباہ ہو جاتے ہیں لیکن جاپانی ماہرین نے اس کا حل بھی ڈھونڈ لیا اور سیلاب اور زلزلے سے متاثرہ علاقوں کیلئے ہنگامی پل تیار کر لیے ان پلوں کی خاص بات یہ ہے کہ ان کو ایک گھنٹے کے اندر کسی بھی جگہ پر پھیلا کر ٹریفک کی روانی بحال کی جا سکتی ہے۔ آفت زدہ علاقوں میں ان پلوں کو پھیلا کر امدادی سرگرمیاں بھی بھرپور انداز میں جاری رکھی جا سکتی ہیں۔ ماہرین نے اس پل کو "موبائل پل" کا نام دیا ہے۔

http://www.khabrain.com E-mail:-daily.khabrain@gmail.com khabrain@khabrain.com

ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت۔ملتان‘ لاہور‘ اسلام آباد‘ کراچی‘ حیدرآباد‘ پشاور‘ سکھر اور مظفر آباد (آزاد کشمیر) سے شائع ہونیوالا قومی اخبار



چیف ایڈیٹر: ضیا شاہد

روزنامہ خبریں ملتان

Daily KHABRAIN

ایڈیٹر: امتنان شاہد

جلد 26 | جمعرات 8 ذوالحج 1438ھ 31 اگست 2017ء 14 بھادوں 2074ب صفحات 16 قیمت 13 روپے | شمارہ 90



مقبوضہ کشمیر کا دورنگا دنیا کا منفرد ترین سیب

مقبوضہ کشمیر، بھارتی تحقیقاتی ادارے ''این آئی اے'' کے دفتر کو تھانے میں تبدیل کردیا گیا

سرینگر (جرار مانیٹرنگ ڈیسک) مقبوضہ کشمیر میں قابض انتظامیہ نے بدنام زمانہ بھارتی تحقیقاتی ادارے ''نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی'' (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 44



زیر نظر خوبصورت مسجد، انڈونیشیا کے صوبے مشرقی جاوا کے دوسرے سب سے بڑے شہر مالانگ کی مسجد الکبیر ہے جس کا تعمیراتی کام دو مرحلوں میں ہوا تھا۔ پہلا مرحلہ 1890ء میں شروع ہو کر 1903ء میں پایہ تکمیل تک پہنچا جبکہ 1903 میں دوسرے مرحلے کا کام شروع ہوا جو اسی سال مکمل کرلیا گیا۔ اس کا شمار بھی انڈونیشیا کی قدیم ترین مساجد میں ہوتا ہے۔ مسجد کا طرز تعمیر دو طرح کا ہے ایک وہ ہے جو جاوا کی امتیازی خصوصیت ہے اور دوسرا وہ جو عربی طرز کہلاتا ہے، مسجد کی چھت اور قدیم حصوں میں جاوا کا طرز تعمیر ہے جبکہ مینار، صحن اور داخلی دروازے وغیرہ میں عربی طرز تعمیر۔

عید کے احکام وآداب

شیخ محمد صالح المنجد

اور بار بار تکرار سے آنے والی ہر چیز کو عید کا نام دیا جاتا ہے، اور عید ایسے شعار ہیں جو ہر امت میں پائے جاتے رہے ہیں چاہے وہ اہل کتاب سے تعلق رکھتی ہوں یا پھر ان کا تعلق بت پرستی سے تھا یا اس کے علاوہ کسی اور سے تعلق رکھیں۔

اس لیے کہ عید منانا سب لوگوں کی شرست اور طبیعت میں شامل ہے اوران کے احساسات سے مرتبط ہوتی ہے لہذا سب لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی نہ کوئی تہوار ہونا چاہیے جس میں وہ سب جمع ہو کر اپنی خوشی وفرحت اور سرور کا اظہار کریں۔

مسلمانوں کی صرف اور صرف دو عیدیں اور تہوار ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ نبویہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو تہوار تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے اور خوشی وراحت حاصل کرتے تھے، لھذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں؟

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقیناً اللہ تعالی نے تمہیں ان دونوں کے بدلے میں اچھے دن دیے ہیں عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1134)۔

یہ دونوں عیدیں اللہ تعالی کے شعار اور علامتوں میں سے جن کا احیاء کرنا اور ان کے مقاصد کا ادراک اور ان کے معانی کو سمجھنا ضروری ہے۔

عید کا روزہ رکھنا

عیدین کا روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (827)۔

نماز عیدین کا حکم

بعض علماء کرام نے عیدین کی نماز کو واجب قرار دیا ہے، جن میں علماء احناف شامل ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اس قول کے قائلین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین پر ہمیشگی فرمائی ہے اور کبھی بھی ترک نہیں کی یعنی ایک بار بھی ترک نہیں کی۔

اور انہوں نے اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان سے بھی استدلال کیا ہے:

(لھذا تو اپنے رب کے لیے نماز ادا کر اور قربانی کر) یعنی نماز عید ادا کر کے بعد میں قربانی کر، اور یہاں پر امر کا صیغہ ہے، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں حاضر ہونے کے لیے گھروں سے باہر نکلنے کا حکم بھی دیا اور جس عورت کے پاس پردہ کرنے کیلیے اوڑھنی اور برقعہ نہ ہو وہ اپنی بہن سے عاریتا حاصل کر لے۔

لہذا مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز عیدین میں حاضر ہونے کی خصوصی حرص رکھے اور کوشش کرے، اور نماز عیدین کے وجوب کا قول قوی معلوم ہوتا ہے اور یہی کافی ہے کہ نماز عیدین میں حاضر ہونے میں جو خیر وبرکت اور اجر عظیم پایا جاتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور پیروی بھی ہے۔

نماز عید کا وقت

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ نماز عیدین کا وقت دیکھنے کے اعتبار سے سورج ایک نیزہ اونچا ہو جانے پر شروع ہو جاتا ہے اور زوال کی ابتداء تک وقت رہتا ہے۔

نماز عید کا طریقہ

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے: نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دو رکعت ہیں یہ قصر نہیں بلکہ مکمل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے جس نے بھی

اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ عید گاہ جاتے تو سب سے پہلے نماز ادا کرتے۔

نماز عید کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں اور تکبیروں کے بعد قرآت ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔

اگر مقتدی امام کے ساتھ تکبیروں کے دوران ملے تو وہ امام کے ساتھ ہی تکبیر کہے اور اس کی اقتدا کرے گا اور اس کی چھوٹی ہوئی زائد تکبیروں کی قضاء نہیں اس لیے کہ وہ سنت ہیں واجب نہیں۔

نماز عید میں قراءت

نماز عید میں امام کے لیے سورۃ ق اور سورۃ القمر پڑھنی مستحب ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو واقد رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھا کرتے تھے، تو وہ کہنے لگے: ان میں سورۃ ق والقرآن المجید، اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھا کرتے تھے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (891)۔

خطبہ سے قبل نماز ادا کرنا

عید کے احکام میں یہ بھی ہے کہ نماز عید خطبہ سے قبل ادا کی جائے جیسا کہ مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید والے دن خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی اور بعد میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ دیکھیں مسند احمد حدیث نمبر (1905) اور صحیح میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

اور مندرجہ ذیل ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ خطبہ نماز عید کے بعد ہی ہے:

عید گاہ میں نفل ادا کرنا

نماز عید سے قبل اور بعد میں کوئی نفل نہیں ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نماز عید کے لیے عید گاہ نکلے اور دو رکعت ادا کی ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1159)۔

یہ تو اس وقت ہے کہ جب عید گاہ یا پھر عام جگہ پر نماز عید ادا کی جائے لیکن اگر لوگ نماز عید مسجد میں ادا کریں تو پھر مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے قبل دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں گے۔

جس شخص کی نماز عید فوت ہو جائے اس کے لیے راجح یہی ہے کہ اس کے لیے قضاء میں دو رکعت ادا کرنا جائز ہے۔

نماز عید میں عورتوں کا حاضر ہونا

حفصہ رحمہ اللہ بیان کرتی ہیں کہ ہم قریب البلوغ اور بالغ عورتوں کو نماز عیدین میں شامل ہونے سے روکا کرتی تھیں، تو ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں ٹھری اور اپنی بہن سے حدیث بیان کی جس کے خاوند نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر بارہ غزووں میں شرکت کی تھی، وہ بیان کرتی ہے کہ میری بہن بھی ان میں سے چھ غزووں میں ان کے ساتھ تھی وہ کہتی ہے کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں۔

میری بہن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا اگر ہم میں کسی ایک کے پاس اوڑھنی نہ ہو اور وہ نہ جائے تو کیا اس پر کوئی حرج ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کی سہیلی کو چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنی اسے بھی دے اور وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ خیر وبھلائی اور دعا میں شرکت کرے۔

غسل کرنا

نماز عید کے لیے نکلنے سے قبل غسل کرنا عید کے آداب میں شامل ہے، امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں بیان کیا ہے کہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے۔ دیکھیں الموطا حدیث نمبر (428)۔

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا (عید کی تین سنتیں ہیں پیدل چلنا، غسل کرنا، اور نکلنے سے قبل کھانا) یہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی کلام ہے ہوسکتا ہے انہوں نے بعض صحابہ کرام سے اخذ کی ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے نماز عید کے لیے غسل کرنے پر علماء کرام کا اتفاق ذکر کیا ہے۔

اور جس سبب کی بنا پر جمعہ اور دوسرے اجتماعات کے لیے غسل کرنا مستحب ہے وہ سبب عید میں بھی موجود ہے اور ہوسکتا ہے کہ عید میں زیادہ واضح ہو۔

عید کے لیے نکلنے سے قبل کھانا

یہ بھی آداب میں شامل ہے کہ نماز عید الفطر کے لیے نکلنے سے قبل کچھ کھجوریں کھالی جائیں، کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لیے کچھ کھجوریں کھانے سے قبل نہیں نکلتے تھے، آپ طاق کھجوریں کھاتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (953)۔

عید کے دن تکبیریں کہنا

عید والے دن تکبیریں کہنا ایک عظیم سنت ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تا کہ تم گنتی مکمل کرو اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ھدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

اور ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی اور مالک بن انس رحمہم اللہ تعالی سے عیدین میں تکبیریں اونچی آواز میں کہنے کے بارہ میں پوچھا تو ان کا جواب تھا: جی ہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی بھی امام کے نکلنے تک اونچی آواز میں تکبیریں کہتے تھے۔

اور ابوعبدالرحمن بن سلمی سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے کہا: (عید الفطر میں عید الاضحیٰ کی بنسبت زیادہ شدید تھے) وکی رحمہ اللہ تعالی کہتے کہ یعنی وہ تکبیریں کہنے میں۔ دیکھیں ارواء الغلیل (3/122)۔

تکبیر کے الفاظ اور طریقہ

مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے صحیح سند کے ساتھ وارد ہے کہ:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ایام تشریق میں تکبیریں کہا کرتے تھے اور کہتے:

الله اكبر الله اكبر لااله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے اللہ ہی کی حمد وثنا ہے۔

اور ابن ابی شیبہ نے یہ روایت ایک جگہ اسی سند سے تکبیر کے الفاظ تین بار نقل کیے ہیں۔

اور محاملی نے بھی صحیح سند کیساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے:

اللہ تعالی بہت ہی بڑا ہے اللہ تعالی بہت ہی بڑا ہے، اللہ بڑا اور اجل ہے اللہ بڑا ہے اور اللہ ہی کی حمد وثنا ہے۔ دیکھیں الارواء الغلیل (3/126)۔

عید کی مبارکباد

عید کے آداب میں مبارکباد بھی شامل ہے، اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اس کی مبارکباد دیتے ہیں اس کے الفاظ جو بھی ہوں مثلا کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں اللہ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے، یا کچھ عید مبارک کے الفاظ بولتے ہیں، اور اسی طرح کے دوسرے الفاظ جو مبارکباد کے لیے مباح ہوں بولے جاسکتے ہیں۔

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے اللہ تعالی ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔ اس کی سند حسن ہے دیکھیں فتح الباری (2/446)۔

اللہ کے رسول کا الوداعی حج

موجودہ دن حج پر جانے کے دن ہیں۔ حجاج کرام حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ حاجیوں کی رہنمائی کے لئے مولانا امیر حمزہ کی حالیہ کتاب ''محمدؐ اور مکہ مدینہ'' کے آخری باب ''الوداعی حج'' کو قسط وار شائع کر رہے ہیں تاکہ اللہ کے رسولؐ کے حج کے ایمان افروز مناظر کو ملاحظہ کر کے حج کے ارکان ادا ہو سکیں۔ ان اقساط سے ''جرار'' کے فیس بک پیج ''جرار آفیشل'' پر بھی دنیا بھر سے اردو دان حجاج استفادہ کر سکیں گے۔ (ادارہ)

چلو چلو مکہ چلو

ہجرت کیے ہوئے ... مکہ کو چھوڑے ہوئے .... مدینہ کو بسائے ہوئے میرے حضورؐ کو ۹ سال ہو گئے۔ دسواں سال بھی اپنے خاتمے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ میرے حضورؐ نے حج کرنے کا اعلان کر دیا۔ میرے حضورؐ کا یہ پہلا حج تھا۔ سارے عرب میں نقارہ بج گیا کہ شاہِ عرب حج کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ بھی اعلان تھا کہ جو چاہے ساتھ چلے۔ چنانچہ مدینہ منورہ اور اطراف و اکناف میں ایک جذبہ تھا، ایک ولولہ تھا کہ حج کو جائیں گے، حضورؐ کے ہمراہ جائیں گے...... سارے عرب سے مسلمان اس کوشش میں تھے کہ حج کو جائیں تو حضورؐ کے ساتھ جائیں۔ چنانچہ ہر ایک مدینے آ رہا تھا کہ حضورؐ کا ساتھی بن کر مکہ جائے۔ جن کے لیے سفر بہت لمبا تھا، وقت تھوڑا تھا وہ اپنے اپنے میقات سے مکہ کی جانب چل رہے تھے کہ چلو مکہ چلتے ہیں اور وہاں حضورؐ کے ساتھ مل جائیں گے...... الغرض! ان دنوں کی صورتِ حال حضرت جابر بن عبداللہؓ یوں بیان کرتے ہیں!

''اللہ کے رسولؐ نے ۹ سال مدینہ میں گزار دیے، حج کو نہیں گئے۔ پھر لوگوں میں دسویں سال اعلان کرا دیا کہ اللہ کے رسولؐ حج کرنے تشریف لے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مدینہ میں بے شمار لوگ آ گئے۔'' مسلم: ۸۱۲۱.

قارئین کرام! حدیث، سیرت اور تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان دنوں کا منظر یہی نظر آتا ہے!

چلو چلو مکہ چلو
حضورؐ کے ہمراہ چلو

عقیق کی راہیں

حضرت انسؓ بتلاتے ہیں!

''ہم لوگ اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے ظہر کی نماز چار رکعات ادا فرمائی۔'' (بخاری 1546)

قارئین کرام! مسجد نبوی سے ذوالحلیفہ تک کوئی چودہ کلومیٹر کا سفر ہے۔ یہ سفر طے کرتے کرتے میرے حضورؐ ایک وادی میں تشریف لے آئے ہیں...... اس وادی کا نام ''عقیق'' ہے۔ علامہ سمہودیؒ اپنی کتاب ''وفاء الوفاء'' میں حضورؐ کا یہ جملہ لائے ہیں:

''مجھے عقیق کی وادی پسند ہے۔''

قارئین کرام! کئی صدیاں پہلے یمن کا ایک بادشاہ اس علاقے میں آیا تھا۔ اس کا نام ''تبع'' تھا۔ ''تبع'' کا تذکرہ قرآن کی سورہ ''دخان'' میں بھی آیا ہے۔ جی ہاں! جب وہ یثرب آیا اور یثرب کی مذکورہ وادی سے اس کا گزر ہوا تو اس کی ہریالی اور شادابی کو دیکھ کر کہنے لگا! ''یہ تو زمین کا عقیق (خوب صورت پتھر) معلوم ہوتا ہے، تب سے اس وادی کا نام ''عقیق'' مشہور ہو گیا۔

اللہ اللہ میرے حضورؐ کو بھی یہ وادی پسند تھی...... میں کہتا ہوں جب اللہ نے دیکھا کہ میرے محبوب کو یہ وادی پسند ہے تو اللہ نے اس وادی کو مبارک بنا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بتلاتے ہیں!

''جب اللہ کے رسولؐ ذوالحلیفہ کی ایک وادی (عقیق) کے درمیان رات کا پڑاؤ کیے ہوئے تھے تو آپؐ کو خواب دکھلایا گیا اور بتلایا گیا کہ!

''میرے محبوب! آپ اس وقت ایک برکتوں بھرے میدان میں ہیں۔''

ذوالحلیفہ

حلف اس کا مادہ ہے جس کا معنی قسم اٹھانا ہے۔ حلیف بھی اسی سے ہے۔ حلیفہ تصغیر ہے اور مؤنث ہے۔ اسی لیے عرب لوگ اپنی بچیوں کا نام بھی ''حلیفہ'' رکھتے ہیں۔ [illegible] بھی ہے۔ جی ہاں!

ذوالحلیفہ کے مبارک مقام پر حاجی ارادہ اور قصد کرتا ہے۔ اللہ کے گھر میں جانے کا۔ عمرہ اور حج کرنے کا۔ وہ یہاں عہد و پیمان باندھنے والا ہے۔

''ذوالحلیفہ'' پورے علاقے کا نام ہے۔ جہاں آج ''مسجد ذوالحلیفہ'' ہے، اس کو اللہ کے رسولؐ نے اہل مدینہ کا میقات مقرر فرمایا ہے۔ یہ وادی عقیق کی مغربی سمت میں ہے۔ جی ہاں! ہم بات کو مزید آگے بڑھاتے ہیں کہ میرے پاک حضور نبی کریمؐ جب اس وادی میں تشریف لائے تو:

''آپؐ نے اپنی سواری کو بطحاء کے میدان میں بٹھایا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔''

جی ہاں! میرے حضورؐ ظہر کے وقت مدینہ منورہ سے چلے اور عصر کے وقت ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔

حضرت انسؓ بتلاتے ہیں کہ یہاں:

''اللہ کے رسولؐ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں (قصر نماز) ادا فرمائیں۔''

حضرت انسؓ مزید بتلاتے ہیں:

''پھر آپؐ نے رات یہیں ذوالحلیفہ میں گزاری اور صبح ہو گئی۔''

قارئین کرام! اگلے دن صبح ہوئی تو حضورؐ نے صحابہ کو ایک خوش خبری سنائی۔ ملاحظہ ہو...... فرمایا!

''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا ''فرشتہ'' آیا اور کہنے لگا: اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور یہ بھی اعلان کر دیجیے کہ میں نے حج کے ساتھ عمرہ کرنے کی بھی نیت کر لی ہے۔''

اللہ اللہ! وادی عقیق مبارک...... اس کا کنارہ ذوالحلیفہ بھی مبارک اور اس وادی کا میدان ''بطحاء'' بھی مبارک...... میرے حضورؐ ظہر تک یہیں ٹھہرے رہے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو حضرت انسؓ بتلاتے ہیں کہ:

''حضور نبی کریمؐ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔''

امام بخاریؒ اسی بات کو اس انداز سے لائے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ''فصلّٰی بہا'' ذوالحلیفہ کے مقام پر (دو رکعت قصر) نماز ادا فرمائی۔ (بخاری: 1532)

ذوالحلیفہ آنے والو! آپ دیکھ رہے ہو کہ یہاں اب ''مسجد ذوالحلیفہ'' ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں اللہ کے رسولؐ نے نماز ادا فرمائی۔ سعودی عرب کے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے اس جگہ بڑی عالی شان مسجد بنوائی۔

ذرا غور کیجیے! چودہ سو سال قبل یہاں کیا ایمان افروز منظر ہو گا جب حضورؐ یہاں موجود تھے۔ میں سوچتا ہوں جب یہاں ہزاروں صحابہ کرامؓ نے رات گزاری، ان کے قدم لگے، حضورؐ کی موجودگی میں وہ کس قدر خوش تھے کہ حضورؐ کے ساتھ حج کرنے جا رہے ہیں۔ جی ہاں! اس مبارک میدان نے جہاں حضورؐ کے مبارک قدموں کو بوسے دیے وہاں میرے حضورؐ کے پاک باز صحابہ کے قدم بھی چومے۔ اس میدان کا دُور دُور تک چپہ چپہ مبارک ہے۔ بالشت بالشت میں برکت ہی برکت ہے۔ مدینہ پاک کے میقات ذوالحلیفہ سے جو احرام باندھ کر مکہ جا رہے ہیں انہیں مبارک ہو...... مبارک ہو...... مسجد ذوالحلیفہ میں صاف ستھرے طہارت خانے ہیں اور وہاں غسل کیجیے، احرام باندھیے اور مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کیجیے...... اور آئیے! اب چودہ سو سال پیچھے چلے جائیں۔ حضورؐ کی روانگی کا وجد آفریں منظر ملاحظہ کریں۔

بالوں میں گوند

میرے حضورؐ کی دس سالہ مدنی جد و جہد کا پھل سامنے ہے۔ اب میرے حضورؐ ''سرکارِ مدینہ'' سے بہت آگے ''سرکارِ عرب'' بن چکے ہیں۔ سارا عرب آپؐ کے زیرِ نگیں ہے۔ ''جزیرۃ العرب'' کے آپ شاہ بن چکے ہیں اور اب اپنے رب کریم کے حضور مکہ میں حاضری دینے جا رہے ہیں۔

مدینہ سے مکہ کئی دنوں کا سفر ہے، پھر بے شمار لوگ آپؐ کے ساتھ ہیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں!

''میں نے حضورؐ کے آگے لوگوں کو دیکھا تو حد نگاہ تک سوار اور پیدل لوگ ہی لوگ تھے۔ آپؐ کے دائیں جانب دیکھا تو یہی حال تھا۔ آپؐ کے بائیں طرف نظر کی تو یہی کیفیت تھی۔ جب میں نے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی یہی نوعیت تھی۔ جی ہاں! اللہ کے رسول ہمارے درمیان تھے۔''

قارئین کرام ذرا تصور کیجیے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ جب چلیں گے، اونٹوں اور گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے قدموں کی دھول بھی اڑے گی۔ ریگستانی اور پہاڑی علاقوں میں یہ دھول اگرچہ کم ہوتی ہے مگر اتنے بڑے قافلے کی دھول بھی کوئی کم نہ ہو گی۔ چنانچہ ضروری ہے کہ شاہِ عرب کے لیے کوئی خصوصی خدمت گار ٹیم بن جائے۔ ان کے ساتھ پانی کی مشکیں ہوں۔ جہاں قافلے کا پڑاؤ ہو وہاں شاہِ عرب غسل فرما لیں، تازہ ہو جائیں۔ ایسا ہو جاتا تو کوئی حرج بھی نہ تھا...... مگر مگر!

میں صدقے قربان جاؤں اپنے پیارے حضورؐ جیسے شاہِ عرب پر کہ ایسا کوئی بندوبست نہیں کیا ہے...... کیسا بندوبست کیا؟ آئیے! میں آپ کو دکھلاؤں۔ کیسا بندوبست ہے؟ میرے حضورؐ نے اپنے سر مبارک کے بالوں کو جمانے کا بندوبست کر لیا ہے...... میرے حضورؐ کے جو بال مبارک تھے، ''امام بیہقیؒ اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں لکھتے ہیں:

''اللہ کے رسولؐ کے بال مبارک خوب صورت تھے اور معمولی خم دار تھے۔ نہ بالکل سیدھے اور نہ گھنگھریالے تھے۔ جب آپؐ بالوں میں کنگھی فرماتے تو ہلکی ہلکی ایسی لہریں بن جاتیں جیسا کہ ہوا چلنے پر ریت کے ٹیلوں پر لہریں بن جاتی ہیں یا پانی کے تالاب میں ہوا کے چلنے سے لہریں بن جاتی ہیں۔ جب بعض اوقات آپؐ کنگھی نہ کرتے تو بال مبارک انگوٹھی کی طرح حلقوں کی شکل اختیار کر لیتے۔'' مسلم: ۸۱۲۱.

قارئین کرام! ہم نے اپنے حضورؐ کے بالوں کی کیفیت اس لیے آپ کے سامنے رکھی تاکہ واضح کریں کہ حضورؐ کے بال مبارک جو کندھوں تک پڑتے تھے یا تو لمبے راستے میں دھوئے جاتے اور ہر روز کالی زلفوں کے درمیان سرخ و سفید اور دمکتا مبارک چہرہ صحابہ کرامؓ دیکھتے اور خوش ہوتے مگر حضورؐ نے اپنے لیے کوئی خاص بندوبست نہیں کرنے دیا۔ جس طرح ہزاروں صحابہ گرد و غبار میں اٹے چلیں گے اسی طرح میرے حضورؐ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ ہی سب ایک ہی شان سے چلیں گے ..اب حضورؐ نے اپنے لمبے بالوں کا کیا بندوبست کیا؟

ہاں ہاں! شاہِ عرب نے اپنے سر کے بالوں کو ''تلبید'' کر لیا...... یہ ایک ایسا گوند نما مواد ہے کہ اسے سر مبارک پر لگا لیا تاکہ بال چپکے رہیں۔ گرد و غبار پڑے تو کم پڑے اور بال بکھرنے سے بھی بچ جائیں۔ اللہ کی قسم! سادگی اور عاجزی کی انتہا ہے جو میرے حضورؐ نے، شاہِ عرب نے دنیا کے سامنے نمونہ کے طور پر دکھائی ہے۔

بالوں میں خوشبو

میرے حضورؐ نے سر مبارک میں خوشبو بھی لگائی ہے۔ حضرت عائشہؓ اپنا چشم دید منظر بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

''میں اللہ کے رسولؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔'' (بخاری: 1566)

قارئین کرام! یہ خوشبو حضرت عائشہؓ نے ہی لگائی تھی۔ تمام ازواج مطہرات آپؐ کے ہمراہ تھیں۔

احرام باندھتے ہوئے خوشبو لگانا حضورؐ کی سنت ہے۔ البتہ لبیک پکارنے کے بعد خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔ جی ہاں! میرے حضورؐ نے خوشبو بھی لگا لی۔

آئیے! اب اپنے پیارے حضورؐ کے احرام کی چادریں ملاحظہ کرتے ہیں۔

احرام کی چادریں

احرام دو ہی چادروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک باندھنے والی اور ایک اوڑھنے والی...... لوگو! میرے حضورؐ نے یہ دو چادریں لیں، مگر یہ کیسی تھیں؟ حضرت انس بن مالکؓ ان چادروں کا حال بیان کرتے ہوئے بتلاتے ہیں کہ حضورؐ نے حج کے لیے جو:

''چادریں لیں، وہ ایسی معمولی تھیں کہ ان کی قیمت چار درہم ہو گی بلکہ اتنی بھی نہ ہو گی۔'' (ابن ماجہ: 2890 اسناد حسن)

(باقی حصہ صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

مختصر طریقہ حج وعمرہ (آخری قسط)

آٹھ ذوالحجہ کا دن

منیٰ کی طرف جانا، یاد رہے کہ حج تمتع کرنے والا آٹھ تاریخ کو اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھے اور یہ الفاظ کہے

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجًّا

تمام حاجی خواہ مکہ کے مقیم ہوں یا باہر کے رہنے والے ہوں، منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کئے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو رکعت ادا کرے، جبکہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھے (بخاری ومسلم)

نوذوالحجہ (عرفات) کا دن

مستحب ہے کہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد تلبیہ اور تکبیریں کہتے ہوئے عرفات کی طرف جائیں (وہاں حاجی ایک اذان کے ساتھ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز قصر یعنی دو دو رکعت کرکے ادا کرے اور ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہے پھر سورج غروب ہونے تک حاجی کے لئے مسنون ہے کہ وہ اللہ کے ذکر قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں مشغول رہے، دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا مستحب ہے نہ کہ جبل رحمت کی طرف، نیز حاجی کے لئے نو ذوالحجہ (یوم عرفات) کا روزہ رکھنا غیر مشروع ہے۔ وادیٔ عرنہ، میدان عرفات کی حدود میں داخل نہیں، لہٰذا وہاں ظہر عصر کی نماز کے بعد ٹھہرنا صحیح نہیں۔ اسی طرح جبل رحمت پر چڑھنا بھی مستحب نہیں) اس دن اس دعا کو پڑھنا سابقہ انبیاء اور آپ ﷺ کی سنت ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

البتہ لیٹ ہونے والے اگر دس تاریخ کو طلوع فجر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ جائیں تو ان کا رکن بھی ادا ہو جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

میدان عرفات کے چاروں طرف پیلے رنگ کے بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں جو اس کی حد بندی کی نشاندہی کرتے ہیں مسجد نمرہ کا کچھ حصہ میدان عرفات میں اور زیادہ تر اس کی حدود سے باہر ہے لہٰذا حجاج کرام کو چاہیے کہ وہ خطبہ حج اور نمازوں کے فوراً بعد مسجد نمرہ سے آگے چل کر میدان عرفات میں وقوف کریں ورنہ حدود عرفات سے باہر وقوف سے حج باطل اور ضائع ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ یوم عرفہ جہنم کی آگ سے آزادی کا دن ہے لہٰذا خوب اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر خشوع وخضوع عاجزی وانکساری، گریہ وزاری کے ساتھ اپنے لئے اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

حاجی مزدلفہ میں یہ رات آرام کرتے ہوئے گزارے، وہاں فجر کی نماز ادا کرے اور فجر کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرے حتیٰ کہ خوب سفیدی ہو جائے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے منیٰ کی طرف نکل جائے، یاد رہے کہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔ کمزور عورتوں، عمر رسیدہ اور معذور حضرات کے لئے چاند کے غروب ہو جانے کے بعد بھی مزدلفہ سے منیٰ کو جانا جائز ہے۔ (بخاری ومسلم، زاد المعاد)

جمرات کو مارنے کے لئے کنکریاں اگر آسانی سے مل جائیں تو مزدلفہ چھوڑنے سے پہلے کسی وقت بھی لے لے، یہ کنکریاں منیٰ کے میدان سے بھی لی جاسکتی ہیں جن کا سائز چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہو نیز جمرات کو ماری ہوئی کنکریاں لینا اور کنکریوں کو دھونا خلاف سنت ہے۔

دس ذوالحجہ کا دن

سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف جانا، وہاں حاجی یہ چار کام کرے۔

(1) بڑے جمرات کو ایک ایک کرکے سات کنکریاں **بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر مارنا اور اس کے بعد تلبیہ کہنا بند کردے۔

(2) قربانی کرنا۔

(3) سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا منڈوانا، اور یہی افضل ہے (بخاری، مسلم، ابن خزیمہ)۔

(4) طواف زیارت کرنا، اگرچہ اس کو مجبوری کے تحت ''طواف وداع'' تک موخر کرنا بھی جائز ہے لیکن طواف وداع کے ساتھ طواف زیارت کی بھی نیت کرلے، دونوں ادا ہو جائیں گے۔

فائدہ (1) حج افراد اور حج قران کرنے والے نے اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تو وہ طواف زیارت کے ساتھ سعی کرے۔

فائدہ 2: حج قران اور حج تمتع کرنے والا قربانی کرے۔

فائدہ 3: مکہ کے رہائشی پر قربانی نہیں ہے۔

فائدہ 4: دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مار لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں صرف حاجی اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کرسکتا، البتہ طواف زیارت اور سعی کر لینے کے بعد بیوی سے ہم بستری کرنا بھی جائز ہے، یاد رہے کہ دس تاریخ کے چار کاموں کی مذکورہ ترتیب مستحب ہے لیکن حج کی صحت کے لئے شرط نہیں اور نہ ہی ترتیب چھوڑنے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ)

فائدہ 5: اگر کوئی مرد یا عورت بیمار ہو یا کمزور ہو تو وہ اپنی کنکریاں مارنے کے لئے اپنے کسی عزیز یا ساتھی کو اختیار دے سکتے ہیں۔

گیارہ ذوالحجہ کا دن

(1) گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حجاج کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

محمد انس ابو مرجان

(2) زوال کے بعد تینوں جمرات کو **بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر ترتیب کے ساتھ پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارنا، یاد رہے کہ صرف چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا مستحب ہے (مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، ابن خزیمہ)

نوٹ: جس حاجی کو جمرے کو کنکریاں مارتے ہوئے گنتی میں شک پڑ جائے تو جس گنتی پر اسے یقین ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے باقی گنتی مکمل کرے۔

بارہ ذوالحجہ کا دن

(1) بارہ ذوالحجہ کی رات بھی منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حاجیوں کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

(2) گیارہ تاریخ کی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا، اب اگر کوئی مکہ جانا چاہے تو وہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائے اور جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہے تو طواف وداع کرے البتہ تیرہ تاریخ کی کنکریاں مارنا افضل ہے۔ (سورۃ بقرہ 302، ابوداؤد، موطا)

تیرہ ذوالحجہ کا دن

(1) بالکل گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی طرح تیرہ ذوالحجہ کو بھی تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا۔

(2) مکہ کو چھوڑتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے اور اس کے چھوڑنے پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

نوٹ: حیض اور نفاس والی عورتیں طواف وداع نہیں کریں گی بشرطیکہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں (صحیح بخاری 1755)

مدینۃ الرسول ﷺ کا مبارک سفر

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ حج مکہ مکرمہ میں پورا ہو جاتا ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ حج جیسی عظیم سعادت نصیب فرمائیں تو وہ مدینہ نبویہ کی زیارت سے محروم کیوں رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کا شہر ہے لہٰذا حاجی اگر مدینہ نبویہ کی طرف سفر کرنا چاہے تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے البتہ مدینہ نبویہ پہنچ کر اس کے لئے درج ذیل زیارتیں مشروع ہیں (بخاری ومسلم)

(1) مسجد نبوی کی زیارت: جب حاجی مسجد نبوی میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد یعنی دو رکعتیں ادا کرے البتہ ریاض الجنۃ میں دو نفل پڑھنا افضل ہے۔ (بخاری ومسلم)

(2) قبر رسول ﷺ کی زیارت: حاجی آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جائے، انتہائی ادب واحترام کے ساتھ دھیمی آواز میں سلام کہے اور درود پڑھے پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی سلام کہے۔ (موطا)

(3) بقیع الفرقد کی زیارت: یہ مدینہ نبویہ کا قبرستان ہے، حاجی وہاں جائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تمام مومنین کے لئے استغفار اور بلندی درجات کی دعا کرے (مسلم)

البتہ قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ (مسلم، ابن ماجہ)

(4) شہدائے احد کی زیارت: حاجی شہدائے احد کی قبروں کے پاس جائے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرے یہاں بھی بقیع الفرقد (قبرستان) والی دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(5) مسجد قباء کی زیارت: حاجی باوضو ہو کر مسجد قبا جائے اور وہاں دو نفل ادا کرے جس کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (نسائی)

ضروری وضاحت

حاجی کرام! یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں درج ذیل شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے:

(1) صحیح عقیدہ اور شرک سے اجتناب۔

(2) اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور ریاکاری وکشور کشائی سے اجتناب۔

(3) اتباع سنت رسول ﷺ

(4) رزق حلال۔

یعنی عبادت صرف حصول رضائے الٰہی کے لئے ہو اور اس میں کسی قسم کا دکھلاوا نہ ہو اور نہ ہی اس عبادت کا مقصود کسی اور کو خوش کرنا ہو، اگر ان شرطوں میں سے ایک بھی شرط فوت ہو جائے تو عبادت رائیگاں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما امروا الا لیعبدو اللہ مخلصین لہ الدین

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

صلو کما رایتمونی اصلی

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا''

اور فرمایا

خذو عنی مناسککم

مجھ سے اعمال حج سیکھ لو

لہٰذا ہمیں حج اور دیگر عبادات میں ان شرطوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

مدینہ نبویہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں لازمی اور ضروری سمجھ کر ادا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا عمل کیا ہے بلکہ جتنی بھی نمازیں پڑھنے کا موقع ملے سعادت ہے۔ یاد رہے کہ ان نمازوں کا حج یا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں، اس بارے میں پیش کی جانے والی حدیث ضعیف ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی حدیث نمبر 364) جبکہ اس ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث درج ذیل ہے، جس میں کسی جگہ، علاقہ، یا مسجد کی تخصیص نہیں اور اس میں چالیس نمازوں کی بجائے چالیس دن کی تمام کی نمازوں کا ذکر ہے، حدیث کا متن یہ ہے:

''جس نے چالیس دن تمام نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں اس کے لئے دو چیزوں سے برات لکھ دی جاتی ہے (1) جہنم کی آگ سے (2) نفاق سے (ترمذی) تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر 2652)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے حج اور تمام نیک اعمال قبول فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

گستاخان رسول کا عبرتناک انجام

قسط 2

ادارہ ''نظریہ پاکستان'' کے تحت شائع ہونیوالی کتاب ''شاتم ملعون شیطان رشدی'' کتاب سے ایک منتخب باب

محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے آ کر اس سے کہا کہ یہ شخص (اشارہ حضور اکرم ﷺ کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں، جواباً کعب نے کہا ابھی آگے دیکھنا اللہ کی قسم بالکل اکتا جاؤ گے، محمد بن مسلمہ نے کہا، چونکہ ہم نے اب ان کی اتباع کر لی ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں اسے چھوڑ نا مناسب نہیں ہے، میں تم سے ایک دو وسق غلہ قرض لینے آیا ہوں، کعب نے کہا میرے پاس کوئی چیز گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چیز چاہتے ہو کہ میں گروی رکھ دوں۔ کعب نے کہا اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا تم عرب کے خوبصورت جوان ہو تمہارے پاس ہم اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا پھر اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اپنے بیٹوں کو گروی کس طرح رکھ سکتے ہیں، کل انہیں اس پر ہر کوئی گالیاں دے گا کہ آپ کو ایک دو وسق غلے کے عوض گروی رکھا گیا تھا۔ یہ ہمارے لئے بڑی عار ہو گی البتہ ہم آپ کے پاس اپنا اسلحہ گروی رکھ سکتے ہیں جس پر کعب راضی ہو گیا، محمد بن مسلمہ نے کعب سے کہا کہ میں دوبارہ آؤں گا، دوسری دفعہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب کے پاس رات کے وقت آئے، ان کے ہمراہ ابونائلہ بھی تھے جو کہ کعب کے رضاعی بھائی تھے، پھر انہوں نے اس کے قلعے کے پاس جا کر آواز دی، وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہے، کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں اگر شریف آدمی کو رات کے وقت بھی نیزہ بازی کیلئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے۔ محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ کے ہمراہ ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشیر بھی تھے۔

محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اس کے سر کے بال ہاتھ میں لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا، جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو پھر اس کو قتل کر ڈالنا، کعب چادر لپٹے ہوئے باہر آیا، اس کا جسم خوشبو سے معطر تھا، محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج سے زیادہ عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی، کعب نے کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو عطر میں ہر وقت بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی مثال نہیں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا، کیا مجھے تمہارے سر کو سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا اجازت ہے، محمد بن مسلمہ نے کعب کا سر سونگھا اس کے بعد اس کے ساتھیوں نے سونگھا، پھر انہوں نے کہا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا اجازت ہے، پھر جب محمد بن مسلمہ نے پوری طرح سے اسے قابو کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

پھر رات کے آخری حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا ''ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے'' انہوں نے جواب عرض کیا ''سب سے پہلے آپ کا چہرہ مبارک اے اللہ کے رسول ﷺ'' اس کے بعد کعب بن اشرف کا قلم کیا ہوا سر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو آپ ﷺ نے الحمدللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (فتح الباری)

ابورافع یہودی کا قتل

ابورافع ایک مالدار یہودی تھا جو کہ خیبر میں رہتا تھا۔ غزوہ احزاب میں اہل مکہ کو مسلمانوں کے خلاف ابھارنے والا اور ان کی مالی امداد کرنے والا یہی شخص تھا۔ اس نے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی دشمنی میں اپنے مال کو خرچ کیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیتا تھا جس وجہ سے آپ ﷺ نے اس یہودی تاجر کے قتل کا فیصلہ فرمایا۔

چنانچہ سیدنا براء بن عازب فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کے قتل کے لئے چند انصاری صحابہ کرامؓ کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو انکا امیر مقرر فرمایا ابورافع رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ وہ حجاز میں اپنے قلعے کے اندر رہتا تھا۔ جب یہ اس کے قلعے کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانور لے کر اپنے گھروں کو واپس آ چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرے رہو میں اس قلعے پر جا رہا ہوں اور اندر جانے کی کوئی تدبیر نکالتا ہوں تا کہ اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں چنانچہ وہ آئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر انہوں نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو۔ اچانک دربان نے آواز لگائی کہ قلعے کے تمام آدمی اندر آنا چاہیں تو جلدی آ جائیں۔ اب میں دروازہ بند کروں گا۔ عبداللہ بن عتیک نے کہا۔ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی کارروائی کو دیکھنے لگا جب تمام لوگ اندر آ گئے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیوں کا حلقہ ایک کیل پر لٹکا دیا۔ جب سارے لوگ سو گئے تو میں اٹھا اور چابیوں کا حلقہ اتار کے قلعے کا دروازہ کھول لیا۔

ابورافع اپنے خاص بالاخانے میں تھا۔ جب داستان گو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کمرے کی طرف چڑھنے لگا۔ میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لئے کھولتا اندر سے بند کرتا چلا جاتا تھا کہ اگر اس قلعے کے لوگوں کو میرے بارے میں علم ہو بھی جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ بالآخر میں اس

الحاج محمد حسین گوہر

کے قریب پہنچ گیا۔ وہ اس وقت ایک تاریک کمرے میں اپنے بال بچوں کے درمیان سو رہا تھا۔ مجھے کوئی اندازہ نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے۔ میں نے آواز دی۔ اے ابورافع وہ بولا کون؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر ایک ضرب لگائی۔ اس وقت میرا دل تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا اسی وجہ سے میں اس کا کام پہلی ضرب میں تمام نہیں کر سکا۔ وہ چلایا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی رہا پھر دوبارہ اندر گیا۔ اب میں نے آواز بدل کر پوچھا۔ ابورافع یہ کیسی آواز تھی۔ وہ بولا تیری ماں ہلاک ہو۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے وار کیا ہے۔ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں میں نے پھر آواز کی طرف بڑھ کر ایک اور ضرب لگائی۔

اب وہ کافی زخمی ہو چکا تھا لیکن مرا نہیں تھا۔ اب میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی اب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے اب میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولنے شروع کئے اور آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں نے یہ سمجھا کہ میں زمین تک پہنچ چکا ہوں اس لئے میں نے اپنا پاؤں زمین پر رکھ دیا تو میں نیچے گر پڑا۔ چاندنی رات تھی اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا میں نے یہ پروگرام بنایا کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب مرغ نے آواز دی تو اسی وقت قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو کر ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔

میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ انہیں کہا جلدی کرو اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ نے میرے پاؤں پر اپنا دست مبارک پھیرا جس سے پاؤں ایسا ہو گیا جیسے کبھی اس میں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

ایک روایت میں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی ٹوٹنے کا ذکر ہے جبکہ بخاری شریف کی ہی دوسری روایت میں پاؤں میں چوٹ کا ذکر ہے۔ دونوں باتوں میں اختلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ پنڈلی بھی ٹوٹ گئی ہو اور پاؤں پر بھی چوٹ آئی ہو۔

(رواہ البخاری، کتاب المغازی باب قتل ابی رافع عبداللہ بن ابی الحقیق)

ابوجہل کا انجام

سیدنا عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ:

بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا میں نے جب دائیں بائیں جانب دیکھا تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوعمر لڑکے تھے میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زبردست زیادہ عمر والوں کے درمیان میں ہوتا اتنے میں ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا۔ اے چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بھتیجے لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہیں ہوں گا جب تک کہ ہم میں سے کوئی جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہو گا، مر نہ جائے مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں گھومتا پھرتا تھا۔ میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے وہ سامنے پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو خبر دی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے۔ اسلئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کی۔ نہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے اور اس کا سارا سامان معاذؓ بن عمرو بن جموع کو ملے گا اور وہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء اور دوسرے شخص معاذ بن عمرو بن جموع تھے۔

بعض روایات میں ابوجہل کے قاتل معاذ اور معوذؓ عفراء کے بیٹوں کو بتلایا گیا ہے ممکن ہے یہ لوگ بھی بعد میں شریک قتل ہو گئے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ ابوجہل کے قتل سے بڑے خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا اور فرمایا ''ھذا فرعون الامۃ'' یہ اس امت کا فرعون ہے۔

(رواہ البخاری، کتاب فرض الخمس باب من لم تخمس الاسلاب)

فتح مکہ اور گستاخان رسول کا قتل

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ عفو درگزر والے دن بھی چھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا:

ان کو کعبے کے پردوں کے نیچے بھی پاؤ تب بھی قتل کر دو۔ ان چھ گستاخوں کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ عکرمہ بن ابوجہل۔ ۲۔ ہبار بن اسود۔ ۳۔ ابن ابی سرح۔ ۴۔ مقیس بن صبابہ۔ ۵۔ حویرث بن نقیذ۔ ۶۔ ابن خطل (رواہ الحاکم والبزار)

عکرمہ بن ابوجہل

یہ ابوجہل کا فرزند تھا۔ نبی کریم ﷺ کا شدید ترین دشمن تھا۔ مکہ فتح ہونے کے بعد بھاگ کر یمن چلا گیا اس کی بیوی مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی امان لے کر واپس لے آئی اور عکرمہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

ہبار بن اسود

ہبار بن اسود بھی رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔

مختصر طریقہ حج وعمرہ (آخری قسط)

آٹھ ذوالحجہ کا دن

منیٰ کی طرف جانا، یاد رہے کہ حج تمتع کرنے والا آٹھ تاریخ کو اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھے اور یہ الفاظ کہے

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا

تمام حاجی خواہ مکہ کے مقیم ہوں یا باہر کے رہنے والے ہوں، منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کیے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو رکعت ادا کرے، جبکہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھے (بخاری ومسلم)

نو ذوالحجہ (عرفات) کا دن

مستحب ہے کہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد تلبیہ اور تکبیریں کہتے ہوئے عرفات کی طرف جائیں (وہاں حاجی ایک اذان کے ساتھ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز قصر یعنی دو دو رکعت کر کے ادا کرے اور ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہے پھر سورج غروب ہونے تک حاجی کے لئے مسنون ہے کہ وہ اللہ کے ذکر، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں مشغول رہے، دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا مستحب ہے نہ کہ جبل رحمت کی طرف، نیز حاجی کے لئے نو ذوالحجہ (یوم عرفات) کا روزہ رکھنا غیر مشروع ہے۔ وادیٔ عرنہ، میدان عرفات کی حدود میں داخل نہیں، لہٰذا وہاں ظہر عصر کی نماز کے بعد ٹھہرنا صحیح نہیں۔ اسی طرح جبل رحمت پر چڑھنا بھی مستحب نہیں) اس دن اس دعا کو پڑھنا سابقہ انبیاء اور آپ ﷺ کی سنت ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

البتہ لیٹ ہونے والے اگر دس تاریخ کو طلوع فجر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ جائیں تو ان کا رکن بھی ادا ہو جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

میدان عرفات کے چاروں طرف پیلے رنگ کے بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں جو اس کی حد بندی کی نشاندہی کرتے ہیں مسجد نمرہ کا کچھ حصہ میدان عرفات میں اور زیادہ تر اس کی حدود سے باہر ہے لہٰذا حجاج کرام کو چاہئے کہ وہ خطبہ حج اور نمازوں کے فوراً بعد مسجد نمرہ سے آگے چل کر میدان عرفات میں وقوف کریں ورنہ حدود عرفات سے باہر وقوف سے حج باطل اور ضائع ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ یوم عرفہ جہنم کی آگ سے آزادی کا دن ہے لہٰذا خوب اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر خشوع وخضوع عاجزی وانکساری، گریہ زاری کے ساتھ اپنے لئے اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

حاجی مزدلفہ میں یہ رات آرام کرتے ہوئے گزارے، وہاں فجر کی نماز ادا کرے اور فجر کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرے حتیٰ کہ خوب سفیدی ہو جائے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے منیٰ کی طرف نکل جائے، یاد رہے کہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔ کمزور عورتوں، عمر رسیدہ اور معذور حضرات کے لئے چاند کے غروب ہو جانے کے بعد بھی مزدلفہ سے منیٰ کو جانا جائز ہے۔ (بخاری ومسلم، زادالمعاد)

جمرات کو مارنے کے لئے کنکریاں اگر آسانی سے مل جائیں تو مزدلفہ چھوڑنے سے پہلے کسی وقت بھی لے لے، یہ کنکریاں منیٰ کے میدان سے بھی لی جا سکتی ہیں جن کا سائز چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہو نیز جمرات کو ماری ہوئی کنکریاں لینا اور کنکریوں کو دھونا خلاف سنت ہے۔

دس ذوالحجہ کا دن

سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف جانا، وہاں حاجی یہ چار کام کرے۔

(1) بڑے جمرات کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ** کہہ کر مارنا اور اس کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دے۔

(2) قربانی کرنا۔

(3) سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا منڈوانا، اور یہی افضل ہے (بخاری، مسلم، ابن خزیمہ)

(4) طواف زیارت کرنا، اگرچہ اس کو مجبوری کے تحت ''طواف وداع'' تک موخر کرنا بھی جائز ہے لیکن طواف وداع کے ساتھ طواف زیارت کی بھی نیت کر لے، دونوں ادا ہو جائیں گے۔

فائدہ (1) حج افراد اور حج قران کرنے والے نے اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تو وہ طواف زیارت کے ساتھ سعی کرے۔

فائدہ 2: حج قران اور حج تمتع کرنے والا قربانی کرے۔

فائدہ 3: مکہ کے رہائشی پر قربانی نہیں ہے۔

فائدہ 4: دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مار لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں صرف حاجی اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا، البتہ طواف زیارت اور سعی کر لینے کے بعد بیوی سے ہم بستری کرنا بھی جائز ہے، یاد رہے کہ دس تاریخ کے چار کاموں کی مذکورہ ترتیب مستحب ہے لیکن حج کی صحت کے لئے شرط نہیں اور نہ ہی ترتیب چھوڑنے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ)

فائدہ 5: اگر کوئی مرد یا عورت بیمار ہو یا کمزور ہو تو وہ اپنی کنکریاں مارنے کے لئے اپنے کسی عزیز یا ساتھی کو اختیار دے سکتے ہیں۔

گیارہ ذوالحجہ کا دن

(1) گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حجاج کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

محمد انس ابو مرجان

(2) زوال کے بعد تینوں جمرات کو **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ** کہہ کر ترتیب کے ساتھ پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارنا، یاد رہے کہ صرف چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا مستحب ہے (مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، ابن خزیمہ)

نوٹ: جس حاجی کو جمرے کو کنکریاں مارتے ہوئے گنتی میں شک پڑ جائے تو جس گنتی پر اسے یقین ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے باقی گنتی مکمل کرے۔

بارہ ذوالحجہ کا دن

(1) بارہ ذوالحجہ کی رات بھی منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حاجیوں کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

(2) گیارہ تاریخ کی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا، اب اگر کوئی مکہ جانا چاہے تو وہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائے اور جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہے تو طواف وداع کرے البتہ تیرہ تاریخ کی کنکریاں مارنا افضل ہے۔ (سورۂ بقرہ 302، ابوداؤد، موطا)

تیرہ ذوالحجہ کا دن

(1) بالکل گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی طرح تیرہ ذوالحجہ کو بھی تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا۔

(2) مکہ کو چھوڑتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے اور اس کے چھوڑنے پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

نوٹ: حیض اور نفاس والی عورتیں طواف وداع نہیں کریں گی بشرطیکہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں (صحیح بخاری 1755)

مدینۃ الرسول ﷺ کا مبارک سفر

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ حج مکہ مکرمہ میں پورا ہو جاتا ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ حج جیسی عظیم سعادت نصیب فرمائیں تو وہ مدینہ نبویہ کی زیارت سے محروم کیوں رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کا شہر ہے لہٰذا حاجی اگر مدینہ نبویہ کی طرف سفر کرنا چاہے تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے البتہ مدینہ نبویہ پہنچ کر اس کے لئے درج ذیل زیارتیں شروع ہیں (بخاری ومسلم)

(1) مسجد نبوی کی زیارت: جب حاجی مسجد نبوی میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد یعنی دو رکعتیں ادا کرے البتہ ریاض الجنۃ میں دو نفل پڑھنا افضل ہے۔ (بخاری ومسلم)

(2) قبر رسول ﷺ کی زیارت: حاجی آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جائے، انتہائی ادب واحترام کے ساتھ دھیمی آواز میں سلام کہے اور درود پڑھے پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی سلام کہے۔ (موطا)

(3) بقیع الغرقد کی زیارت: یہ مدینہ نبویہ کا قبرستان ہے، حاجی وہاں جائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تمام مومنین کے لئے استغفار اور بلندی درجات کی دعا کرے (مسلم)

البتہ قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم، ابن ماجہ)

(4) شہدائے احد کی زیارت: حاجی شہدائے احد کی قبروں کے پاس جائے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرے یہاں بھی بقیع الغرقد (قبرستان) والی دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(5) مسجد قباء کی زیارت: حاجی باوضو ہو کر مسجد قبا جائے اور وہاں دو نفل ادا کرے جس کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (نسائی)

ضروری وضاحت

حاجی کرام! یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں درج ذیل شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے:

(1) صحیح عقیدہ اور شرک سے اجتناب۔

(2) اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور ریاکاری وکشور کشائی سے اجتناب۔

(3) اتباع سنت رسول ﷺ

(4) رزق حلال۔

یعنی عبادت صرف حصول رضائے الٰہی کے لئے ہو اور اس میں کسی قسم کا دکھلاوا نہ ہو اور نہ ہی اس عبادت کا مقصود کسی اور کو خوش کرنا ہو، اگر ان شرطوں میں سے ایک بھی شرط فوت ہو جائے تو عبادت رائیگاں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما امرو الا ليعبدو الله مخلصين له الدين

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

صلو كما رايتمونی اصلی

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا''

اور فرمایا

خذو عنی مناسككم

مجھ سے اعمال حج سیکھ لو

لہٰذا ہمیں حج اور دیگر عبادات میں ان شرطوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

مدینہ نبویہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں لازمی اور ضروری سمجھ کر ادا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا عمل کیا ہے بلکہ جتنی بھی نمازیں پڑھنے کا موقع ملے سعادت ہے۔ یاد رہے کہ ان نمازوں کا حج یا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں، اس بارے میں پیش کی جانے والی حدیث ضعیف ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی حدیث نمبر 364) جبکہ اس ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث درج ذیل ہے جس میں کسی جگہ، علاقہ، یا مسجد کی تخصیص نہیں اور اس میں چالیس نمازوں کی بجائے چالیس دن کی تمام کی نمازوں کا ذکر ہے، حدیث کا متن یہ ہے:

''جس نے چالیس دن تمام نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں اس کے لئے دو چیزوں سے برات لکھ دی جاتی ہے (1) جہنم کی آگ سے (2) نفاق سے (ترمذی) تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر 2652)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے حج اور تمام نیک اعمال قبول فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

ایک منٹ میں آپ کیا کر سکتے ہیں؟

ابو عمر شبیر چیمہ

تمام تعریفات وتحمیدات اللہ رب العزت ہی کیلئے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

قارئین کرام! وقت ایسا جوہر ہے، جس کی قدر و قیمت کا اندازہ کم لوگوں کو ہوتا ہے۔ اس کا صحیح اور نفع بخش استعمال انتہائی اہم اور سعادت کی بات ہے۔ وقت واقعتاً اتنی قیمتی شے ہے کہ اسے ضائع کرنے یا اس کی اہمیت کو نظر انداز کرنے سے پہلے ایک عقلمند آدمی سو بار سوچتا ہے۔ وقت کی مثال ایک خالی برتن کی سی ہے، دانا آدمی اس برتن کو کبھی بھی فضول کلام اور ردی کاموں سے نہیں بھرتا۔ وہ تو اس کو اس طرح استعمال میں لاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ صالح اعمال اور خدمت خلق کے کاموں میں مصروف رہتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ ایک انسان کی زندگی کا ایک ایک منٹ اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اس دوران اپنے مرتبہ کو اللہ اور لوگوں کے ہاں بہتر کر سکے۔

اگر آپ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ آپ دنیا وعقبیٰ میں بلند مقام حاصل کریں اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو خوشیاں فراہم کر سکیں تو پھر آرام طلبی، سستی اور فضول تفریحات کو ترک کر دیجئے۔

ایک منٹ میں آپ بہت سی حسنات سمیٹ سکتے ہیں اور نتیجتاً بہت سا اجر کما سکتے ہیں۔ صرف ایک منٹ میں صدقہ کر کے یا علم حاصل کر کے یا اسے یاد کر کے یا کسی بھی اچھے کام کیلئے کوشش کر کے آپ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ آپ نے اپنی زندگی کے اس منٹ کو ضائع نہیں کیا۔ لہٰذا اپنی زندگی کے ہر منٹ کو اہم جانئے اور اس کا بہترین مصرف تلاش کیجئے۔

اگر آپ اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھیں گے تو آپ سب سے اہم چیز سے آنکھیں بند کر لیں گے۔

یہاں ہم اللہ رب العزت کی توفیق سے کچھ ایسے کاموں کی فہرست درج کریں گے، جو ایک منٹ میں کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ ایک منٹ میں آپ ''سورۃ الفاتحہ'' خاموشی اور معتدل رفتار سے پڑھتے ہوئے تین مرتبہ تلاوت کر سکتے ہیں۔ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے اجر وثواب سے آپ بخوبی واقف ہی ہیں۔

۲۔ ایک منٹ میں آپ ''سورۃ الاخلاص'' خاموشی اور معتدل رفتار سے پڑھتے ہوئے بیس مرتبہ تلاوت کر سکتے ہیں۔ اور سورۃ الاخلاص کا ایک دفعہ تلاوت کرنا ایک تہائی قرآن مجید تلاوت کرنے کے برابر ہے۔ اگر آپ سورۃ الاخلاص کو بیس دفعہ تلاوت کریں تو یہ سات دفعہ قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہوگا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ محض ایک منٹ میں اتنا عظیم اجر سمیٹ سکتے ہیں۔

۳۔ آپ ایک منٹ میں قرآن مجید کا ایک صفحہ پڑھ سکتے ہیں۔

۴۔ آپ قرآن مجید کی ایک مختصر آیت مبارکہ ایک منٹ میں حفظ کر سکتے ہیں۔

۵۔ آپ ایک منٹ میں بیس مرتبہ (لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر) (نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی ساجھی نہیں، ملک بھی اسی کا اور تعریفیں بھی اسی کیلئے ہیں، اور وہ ہر چیز پہ قدرت رکھتا ہے) کہہ سکتے ہیں۔ اس عمل کا اجر اللہ کی رضا کی خاطر اولاد اسماعیلؑ میں سے آٹھ غلاموں کی آزادی کے اجر کے برابر ہے۔

۶۔ ایک منٹ میں آپ سو دفعہ سبحان اللہ وبحمدہٖ کہہ سکتے ہیں۔ جو کوئی ایک دن میں سو دفعہ یہ کلمات کہتا ہے اُس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

۷۔ ایک منٹ میں آپ پچاس دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہہ سکتے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں رسول رحمت ﷺ سے منقول ہے کہ یہ دو کلمات زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمان کو انتہائی محبوب ہیں۔

۸۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب میں کہتا ہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو یہ مجھے ہر اُس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے'' (مسلم)

ایک منٹ میں آپ نبی ﷺ کے یہ محبوب کلمات اٹھارہ سے زائد مرتبہ دہرا سکتے ہیں۔ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں، بہترین کلمات ہیں اور میزان میں انتہائی وزنی ہیں۔

۹۔ ایک منٹ میں آپ چالیس سے زائد دفعہ ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم'' پڑھ سکتے ہیں۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یہ کلمات مشکلات سے نبٹنے اور مہمات سر کرنے کا نسخہ ہیں۔

۱۰۔ ایک منٹ میں آپ پچاس دفعہ سے زائد مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کلمہ طیبہ یقیناً کلمات حسنہ میں سے افضل ترین ہے، کیونکہ یہ کلمہ توحید ہے۔ اگر کسی شخص کے یہ آخری الفاظ ہوں تو وہ جنت میں داخل ہوگا، علاوہ ازیں دیگر روایات میں ان کلمات کی عظمت کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ ایک منٹ میں آپ پندرہ مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ'' کہہ سکتے ہیں۔ رسول رحمت ﷺ کی صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ دیگر تسبیحات وتحمیدات سے کہیں زیادہ اجر ان کلمات کی ادائیگی سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ ایک منٹ میں سو اللہ دفعہ استغفر اللہ پڑھ کر اللہ رب العزت سے بخشش اور مغفرت کا گوہر طلب کر سکتے ہیں۔ اور اللہ رب العزت سے اس کی مغفرت حاصل کرنے کے مطلب اور نفع سے تو آپ بخوبی واقف ہونگے۔ استغفار تو جنت میں دخول، آفات سے بچاؤ، مہمات میں آسانی، بارش اور رحمت کے نزول اور مال و اولاد میں اضافے اور برکت کی موجب اور باعث ہے۔

۱۳۔ ایک ہی منٹ میں آپ کے کہے ہوئے چند مختصر لیکن اچھے کلمات کسی معاملے کو احسن طریقے سے سلجھا سکتے ہیں، اور اس طرح غیر شعوری طور پہ اللہ رب العزت آپ کے ذریعے خیر کا کوئی دروازہ کھلوا دیں۔

۱۴۔ ایک منٹ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر اللہ کے محبوب سیدنا محمد ﷺ پہ پچاس مرتبہ درود بھیج سکتے ہیں۔ بدلے میں آپ پر اللہ رب العزت کی جانب سے پانچ سو رحمتیں نازل ہونگی۔

۱۵۔ ایک منٹ میں آپ اپنے دل کو اللہ کا شکر ادا کرنے، اُس کا تقویٰ اختیار کرنے، اُس سے امید باندھنے اور اُس سے ہی ۔۔۔۔ پہ ابھار سکتے ہیں۔ یوں آپ عبودیت یعنی اللہ رب العزت کی کامل و اکمل غلامی کے مراحل طے کر سکتے ہیں۔ آپ یہ عظیم کام رات کو بستر پہ لیٹے لیٹے یا گلی میں چلتے ہوئے بھی انجام دے سکتے ہیں۔

۱۶۔ آپ ایک منٹ میں کسی آسان فہم اور نفع بخش کتاب کے دو صفحات کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

۱۷۔ صرف ایک منٹ میں آپ اپنے کسی عزیز کو فون کال کر کے صلہ رحمی کا عظیم اور اللہ تعالیٰ کو محبوب عمل صالح کر سکتے ہیں۔ اس عمل کی عظمت کا اندازہ اہل علم بخوبی جانتے ہیں۔ اور یاد رہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اعزہ واقربا کا حال احوال دریافت کرنا اور انکی مدد امداد کرنے کی کوشش کرنا بھی نیکی ہے۔

۱۸۔ آپ کسی بھی وقت ہاتھ بلند کر کے ایک منٹ کے اندر اندر کتابوں والی ادعیہ کتاب سے کوئی سی بھی مختصر دعا اللہ رب العزت کے گوش گزار کر سکتے ہیں۔

۱۹۔ ایک منٹ میں آپ کئی مسلمان بھائیوں سے سلام لے سکتے ہیں اور مصافحہ کر سکتے ہیں۔ اس عمل کی عظمت احادیث صحیحہ میں وارد و موجود ہے۔

۲۰۔ آپ کسی مسلمان بھائی کو کسی برائی سے ایک منٹ میں منع کر سکتے ہیں۔

۲۱۔ ایک منٹ میں آپ کسی بھی خیر کے کام میں کسی دوسرے بھائی کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔

۲۲۔ ایک منٹ میں آپ کسی بھائی کو مخلصانہ مشورہ دے سکتے ہیں۔

۲۳۔ آپ کسی پریشان حال شخص کی دلجوئی ایک منٹ میں کر سکتے ہیں۔

۲۴۔ آپ ایک منٹ میں سڑک سے کوئی نقصان دہ چیز ہٹا سکتے ہیں۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: ''جب لوگ آرام کیلئے بستروں میں داخل ہو جاتے ہیں، میں یہ شعر پڑھتا ہوں اور آنسو بہاتا ہوں۔

﴿ کیا یہ وقت کا ضیاع نہیں کہ راتیں گزر جاتی ہیں اور میں اپنے علم میں اضافہ نہیں کرتا، حالانکہ یہ وقت میری زندگی میں سے کم ہوتا جاتا ہے...... ﴾

آخر میں اپنے بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں یہ گذارش کہ جس قدر آپ کے دل میں اللہ رب العزت کیلئے اخلاص اور اسکی معرفت بڑھتی جائے گی، آپ کا اجر وثواب بڑھتا جائے گا۔ اور آپ غور فرمائیں تو دیکھیں گے کہ اوپر بیان ہونے والے تمام اعمال پر آپ کا کچھ خرچ نہیں ہوگا، نہ تو ان کیلئے طہارت شرط ہے، نہ ہی ان کے کرنے سے آپ کو تھکاوٹ ہوگی اور نہ ہی ان کیلئے بہت جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ بلکہ ان کاموں کو آپ چلتے پھرتے، گاڑی میں بیٹھے بیٹھے، لیٹے ہوئے، کھڑے کھڑے یا کسی کا انتظار کرتے ہوئے بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔

اور پھر یہ تمام کام معاشرے میں خوشی، فرحت اور سکون کے پھیلاؤ کا سبب بھی تو ہیں۔ ان کاموں سے گھٹن، نفرت، پریشانی اور ٹینشن ختم ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ان تمام اعمال کے کرنے کی توفیق عنایت فرمائے جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور ہمیں اور آپ کو اپنی رحمت خاص سے جنت الفردوس میں جمع فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے محبوب ومقتدا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پہ ان گنت درود وسلام فرمائے۔

حج کا مسنون طریقہ؟ سنت کے آئینہ میں حاجیوں کیلئے ہدایات و رہنمائی

آٹھ ذوالحجہ کا دن...... یوم الترویہ

منیٰ کی طرف جانا، یادرہے کہ حج تمتع کرنے والا آٹھ تاریخ کو اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھے اور یہ الفاظ کہے: (اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجًّا) تمام حاجی خواہ مکہ کے مقیم ہوں یا باہر کے رہنے والے ہوں منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کیے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو دو رکعت ادا کرے، جب کہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

نو ذوالحجہ (عرفات) کا دن

(۱) مستحب ہے کہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد تلبیہ اور تکبیریں کہتے ہوئے عرفات کی طرف جائیں وہاں حاجی ایک اذان کے ساتھ ظہر کے وقت میں، ظہر اور عصر کی نماز قصر یعنی دو دو رکعت کرکے ادا کرے اور ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہے، دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل یا سنت نماز نہیں۔ پھر سورج کے غروب ہونے تک حاجی کے لئے مسنون ہے کہ وہ اللہ کے ذکر، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں مشغول رہے۔ کہ یوم عرفہ آگ سے برات کا دن ہے۔ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا مستحب ہے نہ کہ جبل رحمت کی طرف، نیز حاجی کے لئے نو ذوالحجہ (یوم عرفات) کا روزہ رکھنا غیر مشروع ہے۔ وادی عرنہ، میدان عرفات کی حدود میں داخل نہیں، لہٰذا وہاں ظہر، عصر کی نماز کے بعد ٹھہرنا صحیح نہیں۔ اسی طرح جبل رحمت پر چڑھنا بھی مستحب نہیں۔ اس دن اس دعا کو پڑھنا سابقہ انبیاء اور آپ ﷺ کی سنت ہے۔ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)

البتہ لیٹ ہونے والے اگر دس تاریخ کو طلوع فجر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ جائیں تو ان کا رکن بھی ادا ہو جائے گا۔ (بخاری مسلم) نوٹ: میدان عرفات کے چاروں طرف پیلے رنگ کے بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے جو اس کی حد بندی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مسجد نمرہ کا کچھ حصہ میدان عرفات میں اور زیادہ تر اس کی حدود سے باہر ہے لہٰذا حجاج کرام کو چاہئے کہ وہ خطبہ حج اور نمازوں کے فوراً بعد مسجد نمرہ سے آگے چل کر میدان عرفات میں وقوف کریں ورنہ حدود عرفات سے باہر وقوف سے حج باطل اور ضائع ہو جائے گا۔ یادرہے کہ یوم عرفہ جہنم کی آگ سے آزادی کا دن ہے لہٰذا خوب اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر خشوع خضوع عاجزی وانکساری اور گریہ و زاری کے ساتھ اپنے لئے، اسلام اور مسلمان کے لئے خوب دعائیں کریں۔

9 ذوالحجہ...... مزدلفہ کی رات

(۱) سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر میدان عرفات سے مزدلفہ آنا چاہئے۔ (۲) منیٰ سے عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔ (نسائی) (۳) 9 ذوالحجہ کو مغرب اور عشاء کی نمازیں قصر اور جمع کرکے مزدلفہ پہنچ کر ادا کرنی چاہئیں، دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل اور سنت نماز نہیں۔ دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔ (مسلم) (۴) حاجی مزدلفہ میں یہ رات آرام کرتے ہوئے گزارے، وہاں فجر کی نماز ادا کرے اور فجر کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرے حتیٰ کہ خوب سفیدی ہو جائے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے منیٰ کی طرف نکل جائے۔ یادرہے کہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔ کمزور عورتوں، عمر رسیدہ اور معذور حضرات کے لئے چاند کے غروب ہو جانے کے بعد بھی مزدلفہ سے منیٰ کو جانا جائز ہے۔ (بخاری، مسلم، زادالمعاد) (۵) جمرات کو مارنے کے لئے کنکریاں اگر آسانی سے مل جائیں تو مزدلفہ چھوڑنے سے پہلے کسی وقت بھی لے لیں، یہ کنکریاں منیٰ کے میدان سے بھی لی جاسکتی ہیں جن کا سائز چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہو نیز جمرات کو ماری ہوئی کنکریاں لینا اور کنکریوں کو دھونا خلاف سنت ہے۔

10 ذوالحجہ کا دن

سورج [illegible] ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف جانا، وہاں حاجی یہ چار کام کرے

(۱) بڑے [illegible] کو ایک ایک کرکے سات کنکریاں "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر مارنا، اور اس کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دے۔

(۲) قربانی کرنا۔ (۳) سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا منڈوانا، اور یہی افضل ہے۔ (بخاری، مسلم، ابن خزیمہ)

(۴) طواف زیارت کرنا، اگرچہ اس کو مجبوری کے تحت "طواف وداع" تک موخر کرنا بھی جائز ہے لیکن طواف وداع کے ساتھ طواف زیارت کی بھی نیت کرلے، دونوں ادا ہو جائیں گے۔ (۵) فائدہ۔ دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مار لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں صرف حاجی اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کرسکتا...... البتہ طواف زیارت اور سعی کرلینے کے بعد بیوی سے ہم بستری کرنا بھی جائز ہے، یاد ہے کہ دس تاریخ کے چار کاموں کی مذکورہ ترتیب مستحب ہے لیکن حج کی صحت کے لئے شرط نہیں اور نہ ترتیب چھوڑنے سے دم ہی واجب ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ) (۶) فائدہ: اگر کوئی مرد یا عورت بیمار یا کمزور ہو تو وہ اپنی کنکریاں مارنے کے ئے اپنے کسی عزیز یا ساتھی کو اختیار دے سکتے ہیں۔

ایام تشریق گیارہ ذوالحجہ کا دن

(۱) گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں اور حجاج کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔ (۲) زوال کے بعد تینوں جمرات کو "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ترتیب کے ساتھ پہلے چھوٹے، پھر درمیان اور پھر بڑے

ابوعمر جان انس مدنی

جمرے کو سات کنکریاں مارنا، یادرہے کہ صرف چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا مستحب ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، ابن خزیمہ) (۳) جس حاجی کو جمرے کو کنکریاں مارتے ہوئے گنتی میں شک پڑ جائے تو جس گنتی پر اسے یقین ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے باقی گنتی مکمل کرے۔

بارہ ذوالحجہ کا دن

(۱) بارہ ذوالحجہ کی رات بھی منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں اور حجاج کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے (۲) گیارہ تاریخ کی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا...... اب اگر کوئی مکہ جانا چاہے تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائے اور جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہے تو طواف وداع کرے، البتہ تیرہ تاریخ کی کنکریاں مارنا بھی افضل ہے۔ (سورہ بقرہ: 302/2 ابوداؤد۔ موطا)

تیرہ ذوالحجہ کا دن

(۱) بالکل گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی طرح تیرہ ذوالحجہ کو بھی تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا۔ (۲) مکہ کو چھوڑتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے اور اس کے چھوڑنے پر دم واجب ہو جاتا ہے۔ (۳) حیض اور نفاس والی عورتیں طواف وداع نہیں کریں گی۔ بشرطیکہ وہ طواف زیارت کرچکی ہوں۔ (صحیح بخاری 1755)

مدینۃ الرسول ﷺ کا مبارک سفر

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ حج مکہ مکرمہ میں پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ حج جیسی عظیم سعادت نصیب فرمائے تو مدینہ نبویہ کی زیارت سے کیوں محروم رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کا شہر ہے۔ لہٰذا حاجی اگر مدینہ نبویہ کی طرف سفر کرنا چاہے تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے۔ البتہ مدینہ نبویہ پہنچ کر اس کے لئے درج ذیل زیارتیں بھی مشروع ہیں: مسجد نبوی کی زیارت: جب حاجی مسجد نبوی میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد یعنی دو رکعتیں ادا کرے۔ البتہ ریاض الجنۃ میں دو نفل پڑھنا افضل ہے۔ (بخاری و مسلم) (۱) قبر رسول ﷺ کی زیارت:۔ حاجی آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جائے، انتہائی ادب واحترام کے ساتھ دھیمی آواز میں اسلام کہے اور درود پڑھے پھر سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کو بھی سلام کہے۔ (موطا)

(۲) درود و سلام عرض کرنے کے لئے قبر مبارک پر بار بار حاضر ہو کر ہجوم نہ کیا جائے۔ (۳) رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں برزخی زندگی کے اعتبار سے زندہ ہیں۔ جو کہ شہداء کی نسبت زیادہ کامل زندگی ہے۔ لیکن یہ بات یادرہے کہ برزخی زندگی نہ تو موت سے قبل والی زندگی جیسی ہے نہ قیامت قائم ہونے کے بعد والی زندگی جیسی ہے۔ بلکہ اس کی اصل کیفیت اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اس لئے مسنون درود وسلام پیش کرنے کے بعد قبر مبارک پر کوئی ایسی بات یا ایسی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہئے جو اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی اور شرک کا باعث بنے۔ (۴) بقیع الغرقد کی زیارت:۔ یہ مدینہ نبویہ کا قبرستان ہے حاجی وہاں جائے، صحابہ کرامؓ اور تمام مومنین کے لئے استغفار اور بلندی درجات کی دعا کرے۔ (مسلم) البتہ قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ) (مسلم، خ ابن ماجہ)

(۵) شہدائے احد کی زیارت: حاجی شہدائے احد کی قبروں کے پاس جائے۔ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرے، یہاں بھی بقیع الغرقد (قبرستان) والی دعا پڑھنا مسنون ہے۔ (۶) مسجد قباء کی زیارت: حاجی باوضو ہو کر مسجد قباء جائے اور وہاں دو نفل ادا کرے جس کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے۔ (نسائی)

ضروری وضاحت: حجاج کرام! یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں درج ذیل شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ (۱) صحت عقیدہ اور شرک سے اجتناب (۲) اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور ریا کاری و کشور کشائی سے اجتناب (۳) اتباع سنت رسول ﷺ (۴) رزق حلال یعنی عبادت صرف حصول رضائے الٰہی کے لئے ہو اس میں کسی قسم کا دکھلاوا نہ ہو اور نہ ہی اس عبادت کا مقصود کسی اور کو خوش کرنا ہو، اگر ان شرطوں میں سے ایک بھی شرط فوت ہوگئی تو عبادت رائیگاں جائے گی...... اللہ ذوالجلال والاکرام کا ارشاد ہے:

(وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ)

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:۔ "نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا" اور فرمایا: "مجھ سے اعمال حج سیکھ لو"۔ لہٰذا ہمیں حج اور دیگر عبادات میں ان شرطوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

مدینہ نبویہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں لازمی اور ضروری سمجھ کر ادا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، نہ صحابہ کرامؓ نے ایسا عمل کیا ہے۔ بلکہ جتنی بھی نمازیں پڑھنے کا موقع ملے سعادت ہے۔ یادرہے کہ ان نمازوں کا حج یا عمرے سے کوئی تعلق نہیں، اس بارے میں پیش کی جانے والی حدیث ضعیف ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے **(سلسلہ الاحادیث الضعیفۃ و الموضوعۃ للالبانی حدیث نمبر 364)** جبکہ اس ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث درج ذیل ہے جس میں کسی جگہ، علاقے یا مسجد کی کوئی تخصیص نہیں اور اس میں چالیس نمازوں کی بجائے چالیس دن تمام کی نمازوں کا ذکر ہے۔ حدیث کا متن ہے:

"جس نے چالیس دن تمام نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں اس کے لئے دو چیزوں سے برات لکھ دی جاتی ہے (۱) جہنم کی آگ سے۔ (۲) نفاق سے (ترمذی) تفصیل کیل ئے دیکھئے **(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر 2652)**

عزیزان گرامی! آخر میں میری درخواست ہے کہ ہم اپنی زندگیاں رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ کی روشنی میں گزاریں۔ کیونکہ روز قیامت وہی لوگ کامیاب ہوں گے جو اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ کے سچے پیروکار ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل مجھے، میرے محترم والدین۔ بہن، بھائیوں، اہل وعیال، اساتذہ کرام، اس کتابچے کی اشاعت میں حصہ لینے والے معاونین اور تمام مسلمانوں کو اپنے دامن مغفرت میں ڈھانپ لے۔ اللہ رب العزت ہمارے اندر جنتیوں کی تمام اچھی صفات پیدا فرما دے اور جہنمیوں کی تمام بری صفات سے ہمیں بچالے، روز قیامت اپنے عرش کا سایہ اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے، ہماری گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد فرما کر بغیر حساب و کتاب کے جنت الفردوس کا وارث بنائے۔

042-37
042

رکن یمانی کو چھونا

حاجیو! میرے حضور ﷺ چلتے چلتے رکن شامی کے پاس آئے اور اسے چھوئے بغیر گزر گئے۔ حطیم کے اوپر سے چکر لگاتے ہوئے "رکن عراقی" کے پاس آئے، اسے بھی چھوئے بغیر گزر گئے ...... جی ہاں! اب میرے حضور ﷺ "رکن یمانی" کے پاس تشریف لے آئے تو وہاں رک گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں!

"میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو (شامی اور عراقی رکنوں کو) چھوتے نہیں دیکھا۔ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے ہوئے دیکھا۔" (بخاری:۱۶۰۹)

جی ہاں! میرے حضور ﷺ نے "رکن یمانی" کو صرف ٹچ کیا ہے، ہاتھ لگایا ہے، پڑھا کچھ نہیں۔ نہ ٹچ کر کے ہاتھ مبارک ہی کو چوما ہے...... اور حضور ﷺ میرے آگے بڑھ گئے ہیں۔ آیئے! اگلا منظر ملاحظہ ہو!

دو رُکنوں کے درمیان دُعا

میرے حضور ﷺ جب رکن یمانی کو چھو کر آگے بڑھے تو حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں!

"میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا!

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ:۲۰۱)

"اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما دیجیے اور آخرت میں بھی بہتری عطا فرما دیجیے اور آگ کی سزا سے محفوظ فرما لیجیے۔" (ابوداود:۱۸۹۲)

حاجیو! میرے حضور ﷺ اب حجر اسود کے پاس تشریف لے آئے، اشارہ فرمایا اور پہلا چکر مکمل ہو گیا۔ ایک چکر کو "شوط" کہتے ہیں۔ آیئے! اب آگے بڑھتے ہیں!

ہر لمحہ نماز

جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو نماز پڑھنا منع ہے۔ جب غروب ہو رہا ہو یا نصف النہار یعنی سورج سر پر ہو تو نماز ادا کرنا منع ہے۔ مگر اللہ کے گھر کعبہ کا یہ اعزاز ہے کہ نہ یہاں سورج پوری طرح نکلنے کا انتظار ہے نہ پوری طرح غروب ہونے کا انتظار ہے اور نہ دوپہر کو زوال ہی کا انتظار ہے۔ یہاں تو ہر لمحہ نماز کا وقت ہے۔ میرے حضور ﷺ نے فرمایا!

"اس گھر کا طواف کرنے سے کسی بھی وقت کسی کو مت روکو۔ رات اور دن کی جس گھڑی میں جو جب چاہے نماز پڑھے۔"

(ابوداود:۱۸۹۴۔ ترمذی:۸۶۸ اسنادہ صحیح)

قارئین کرام! طواف کرتے ہوئے جب نماز کا وقت ہو جائے تو طواف چھوڑ کر نماز باجماعت ادا کیجیے اور پھر نماز کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے شروع کر لیجیے۔ اسی طرح طواف کے دوران میں قرآن کی تلاوت کیجیے، دعائیں کیجیے یا اذکار کرتے جائیں، یہ آپ کی مرضی ہے۔ حسب ضرورت بات بھی کر سکتے ہیں۔ یوں اپنے سات چکر مکمل کر لیجیے۔

چمٹنے کا مقام

بیت اللہ شریف کے جس مقام پر چمٹا جاتا ہے یا جپھا ڈالا جاتا ہے اسے "ملتزم" کہا جاتا ہے۔ یہ مقام حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہاں اپنا سینہ کعبہ کے ساتھ لگایا، اپنا چہرہ رکھا، اپنے بازو پھیلائے اور اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر رکھا اور کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

(ابوداود:۱۸۹۹۔ وقال الالبانی حسن)

اے حاجیو! اللہ کے رسول ﷺ نے مندرجہ بالا عمل فتح مکہ کے موقع پر کیا تھا۔ آپ کو طواف کے دوران میں موقع ملے تو یہاں چمٹ کر آہ و زاری کے ساتھ اپنے مولا کریم سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگیے، دعائیں کیجیے۔

غلاف اور چابی

اے حاجیو! فتح مکہ کی بات چلی ہے تو مجھے اس روز رونما ہونے والے دو مناظر یاد آ گئے ہیں۔ انصاری سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ابوسفیان رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ انصاری سردار کے منہ سے یہ جملہ نکل گیا کہ آج کا دن خوں ریزی کا دن ہے، آج کعبہ میں بھی امن نہ مل سکے گا ...... یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی تو فرمایا:

"آج کا دن تو وہ دن ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کی عظمت کو چار چاند لگا دیں گے اور یہ وہ دن ہے کہ کعبہ کو غلاف اوڑھایا جائے گا۔" (بخاری:۴۲۸۰)

حاجیو! فاتح ہو کر بھی سراپا امن، سراپا محبت اور سراپا رحمت و شفقت ہیں تو میرے حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔ آیئے! اب میں آپ کو دوسرا منظر دکھلاؤں۔ ملاحظہ کرتے جاؤ اور میرے حضور ﷺ کی پُر رحمت ذات

مولانا امیر حمزہ

گرامی پر درود و سلام بھیجتے جاؤ۔

قربانی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے ۶۳ اونٹ نحر کیے۔ (مسلم:۱۲۱۸)

اللہ اللہ! اور جو ذبح ہونے والے اونٹ تھے، ان کی کیفیت کیا تھی؟ اللہ کی قسم! بڑی ہی لاجواب ہے۔

آیئے! تصور ہی تصور میں منیٰ کے میدان کا نظارہ کرتے ہیں۔ چودہ سو سال قبل کا نظارہ۔ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ پانچ چھ اونٹنیاں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس لائی گئیں تاکہ آپ انہیں نحر کریں، تو:

"ان میں سے ہر ایک حضور ﷺ کے قریب ہونے کی کوشش کر رہی تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ مبارک سے پہلا نمبر قربان ہونے کا اس کا لگ جائے۔" (ابوداود:۱۷۶۵، قال الالبانی صحیح۔ مسند احمد)

اللہ اللہ! میرے مولا کریم نے جانوروں کو بھی اپنے پیارے نبی حضرت محمد کریم ﷺ کا ادب بتلایا، احترام کا ڈھنگ بتلایا کہ شرف حاصل کرو میرے نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک سے قربان ہونے کا، خون پیش کرنے کا، نحر ہونے کا۔ (سبحان اللہ!)

"حضورؐ اور حضرت علیؓ نے اس گوشت کو کھایا اور شوربے کو پیا۔" (مسلم ۱۲۱۸)

حج اکبر

۱۰ ذی الحجہ قربانی کا پہلا دن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ!

"اللہ کے رسول ﷺ اپنے حج میں قربانی والے دن جمرات کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ قربانی کا دن ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ بڑے حج کا دن ہے۔" ابو داود: 1945، 1946، "صحیح"۔

جی ہاں! ثابت ہوا ہر حج ...... حج اکبر ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اتفاق سے جمعہ کے دن حج آ جائے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے۔ حج اکبر کے مقابلے میں عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے یعنی عمرہ چھوٹا حج ہے اور اس کے مقابلے میں حج کے مہینے میں کیا ہوا حج "حج اکبر" ہے ...... حاجیو! آیئے! اب اپنے پیارے رسول ﷺ کا تیسرا کام ملاحظہ کرتے ہیں!

بال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں، منیٰ میں حضور ﷺ نے حجام کو طلب فرمایا۔ اس نے حضور ﷺ کے سر مبارک کے دائیں جانب سے مونڈنے کا آغاز کیا۔ حضور ﷺ نے ایک ایک دو دو بال ان لوگوں میں تقسیم فرما دیے جو آپ ﷺ کے اردگرد تھے۔ پھر حجام نے بائیں طرف سے مونڈا تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہاں ابو طلحہ ہے؟ چنانچہ آپ نے وہ بال مبارک ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے۔ (ابوداود:۱۹۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جب اپنا سر مبارک منڈوایا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے حضور ﷺ کے بال مبارک کو پکڑا۔ (بخاری:۱۷۱)

یاد رہے! خواتین حاجنوں کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے!

((لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ))

"عورتوں کے لیے سر منڈانا نہیں بلکہ ان کے لیے صرف بال کترا لینا کافی ہے۔" (ابوداود 1984 حسن)

قارئین کرام! درست طریقہ یہ ہے کہ خواتین اپنے بالوں کے آخر پر تھوڑے سے بال قینچی سے کتر لیں۔

طوافِ زیارت

اے اللہ کے مہمانو! آپ نے قربانی بھی کر لی، حجامت بھی بنوا لی۔ اب احرام کھول دیں۔ احرام کی ساری پابندیوں سے آپ آزاد ہو چکے ہیں۔ صرف ایک پابندی باقی ہے اور وہ ہے میاں بیوی کے خصوصی تعلقات ...... جی ہاں! عام لباس زیب تن کریں اور چوتھا اور آخری عمل کرنے کی طرف چلنے کی تیاری کریں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ!

"پھر اللہ کے رسول ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف لوٹ گئے۔" (مسلم:1984)

قارئین کرام! "افاضہ" کے معنی لوٹنے کے ہیں۔ یعنی حج کے امور سرانجام دینے کے بعد واپس پھر اللہ کے گھر کی طرف جانا ہے۔ 10 ذوالحجہ کی شام سے پہلے پہلے وہاں طواف کرنا ہے۔ (ابوداود:1999 (حسن) لیکن اب نہ تو کندھا ننگا کرنا ہے نہ رمل کرنا ہے۔ بس معمول کے سات چکر پورے کریں، حجر اسود کا استلام کریں اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے "حج قران" کیا تھا لہٰذا قارن اور مفرد کو پہلی سعی ہی کافی ہے طوافِ افاضہ یا زیارت کے بعد بیوی سے تعلق کی پابندی بھی ختم ہو گئی ...... یوں چاروں کام مکمل ہو گئے۔ حج تمتع کرنے والا سعی بھی کرے گا ...... لیکن اللہ کے رسول ﷺ چونکہ قارن تھے اس لیے آپ ﷺ نے سعی نہیں کی اور سیدھے آپ ﷺ زم زم کے کنویں پر تشریف لائے۔ آیئے! اب اپنے پیارے رسول ﷺ کو زم زم کے کنویں پر پانی نوش فرماتے ملاحظہ کرتے ہیں!



دینی رہنمائی

کتاب و سنت کی روشنی میں

سوالات آپ ارسال کریں
"دینی رہنمائی ہفت روزہ جرار"
جامع مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور

ناموس رسالت اور ختم نبوت

11 اکتوبر تہجد کا وقت تھا ہر طرف خاموشی تھی، سکون ہی سکون تھا، ٹریفک کا ساز اور انسانی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی، اس وقت بندوں کی بخشش کیلئے اللہ تعالیٰ آسمانی دنیا پر ہوتا ہے۔ ارشاد نبویؐ کے مطابق امت محمدیہ کیلئے یہ خیر و برکت کا وقت ہے، اسی گھڑی اللہ تعالیٰ نے بیدار ہونے کا موقع دیا، تیاری کر کے نماز ادا کی اور پھر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کیلئے روانہ ہو گیا۔

جہاں 11 بجے دن سب جماعتوں نے جمع اور وکلاء حضرات نے اکٹھا ہونا تھا، آج اسلام آباد ہائیکورٹ میں ممتاز قادری کی پہلی پیشی تھی جس کے لئے خواجہ محمد شریف سابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے دیگر وکلاء کے ہمراہ پیش ہونا تھا جن میں جسٹس (ر) میاں نذیر اختر اور جسٹس (ر) نذیر احمد غازی کے نام نمایاں ہیں۔

ہائیکورٹ کے بیرونی حسن میں ٹریفک پولیس اور اسلام آباد پولیس نے اضافہ کر رکھا تھا، ٹریفک کی ناکہ بندی کے سبب پیدل چلنے والوں سے روڈز کی رونقیں دوبالا تھیں، سب سے زیادہ رش ہائیکورٹ کے مین گیٹ پر تھا، جہاں جلسہ عام ہو رہا تھا جس میں لوگوں نے کتبے، پلے کارڈ، بینرز اور پرچم اٹھا رکھے تھے، مفتی محمد حنیف قریشی میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے باری باری مختلف جماعتوں تنظیموں کے قائدین کو دعوت خطاب دے رہے تھے۔

پیر سید حسین الدین شاہ صاحب کی زیر صدارت ہونے والے اس پروگرام میں جناب قاری زوار بہادر، جسٹس نذیر اختر، نذیر غازی، پیر محمد افضل قادری، راقم الحروف کے علاوہ دیگر جماعتوں کے نمائندہ حضرات نے خطابات کئے اور آئندہ پیشی پر پھر جمع ہونے کا اعلان کیا۔ اسی دن نماز مغرب عشاء G-6 کی مرکزی مسجد میں ادا کیں، الشیخ مولانا عبدالعزیز حنیف صاحب سے ملاقات کی دونوں نمازوں کے درمیان جماعتی و مسلکی تاریخ پر گفتگو ہوئی جو انتہائی دلچسپ اور منفرد ہے۔ آئندہ کسی مستقل کالم میں اس کا تذکرہ کروں گا، ان شاء اللہ۔ 12 اکتوبر 2011ء 11 بجے دن اسلام آباد کے مقامی ہوٹل میں امریکی جارحیت اور موجودہ صورتحال کے عنوان سے دینی و قومی جماعتوں کا اجلاس تھا جس کی میزبانی جے یو آئی (س) نے کی۔ پروفیسر حافظ محمد سعید امیر جماعۃ الدعوۃ کے ہمراہ ہال میں داخل ہوئے تو مولانا سمیع الحق، جنرل حمید گل، حافظ عاکف سعید، مولانا حامد الحق حقانی، مولانا عصمت اللہ ایم این اے، سید کفیل شاہ بخاری، سید محمد یوسف شاہ، ڈاکٹر وسیم شہزاد سابق وفاقی وزیر صحت، اکرام اللہ شاہد، سابق ڈپٹی سپیکر کے پی کے مولانا اشرف علی، محمد معظم بٹ پہلے سے جلوہ افروز تھے۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی نے اجلاس کی کارروائی سے قبل حافظ عاکف سعید کو تلاوت کی دعوت دی۔ بعدازاں مولانا سمیع الحق نے ابتدائی خطاب میں اجلاس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور وقت حاضر میں ملک پاکستان کو جن جن چیلنجز کا سامنا ہے اور امریکہ اب تک جو کچھ کر چکا ہے، یا آئندہ کرنا چاہتا ہے، اس حوالے سے تفصیلاً گفتگو فرمائی۔ اسی دوران جناب اعجاز الحق اپنی پارٹی کے قانونی مشیر راجہ محمد شفیق کے ہمراہ تشریف لائے، ساتھ ہی علامہ محمد احمد لدھیانوی اور مولانا محمد طیب بن شیخ القرآن محمد طاہر نے مجلس کو منور کر دیا۔ اسی طرح میری ساتھ والی نشست پر جناب حافظ خالد ولد اور محمد یحییٰ اجلاس کی کارروائی کو کانوں سے سن اور آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

تمام قائدین نے موجودہ صورتحال پر روشنی ڈالی اور اس نقطہ پر اتفاق کیا قومی ہم آہنگی، پاکستان کا دفاع اور امریکی دھمکیوں کا منہ توڑ جواب دینے کی ضرورت ہے۔ اس طرح قومی تشخص اور ملکی سالمیت کیلئے جذبہ جہاد کے ساتھ میدان میں اترنے اور بیداری ملت پر اتفاق کیا گیا، جنرل حمید گل صاحب نے جہاد فی سبیل اللہ پر کھل کر بات کی۔ پروفیسر حافظ محمد سعید نے اس موقف کے ساتھ اس بات پر بھی زور دیا کہ تمام سیاسی، مذہبی و دینی جماعتوں کو متحد کیا جائے اور ہر مسئلہ میں ان کو ساتھ چلایا جائے۔

اس اجلاس میں دفاع پاکستان کونسل کا احیاء اور مولانا سمیع الحق کو اس کا سربراہ مقرر کیا گیا، اسی کونسل کو فعال اہل وطن کو



متحرک اور جماعتوں کو مربوط رکھنے کیلئے مستقل رابطہ کمیٹی کا اعلان بھی کیا گیا۔ اس کمیٹی کے سربراہ جناب جنرل حمید گل نامزد ہوئے۔ کمیٹی میں شامل شخصیات میں مولانا سید یوسف شاہ، جناب اعجاز الحق، مولانا عبدالرحمٰن مکی، حافظ عاکف سعید، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا اشرف علی، جناب معظم بٹ، سید کفیل شاہ بخاری، ڈاکٹر مسعود احمد اور راقم الحروف ہیں۔

یہ طے ہوا کہ رابطہ کمیٹی 24 اکتوبر کو لاہور میں ہونے والی آل پارٹیز کانفرنس کے انتظامات مکمل کرے گی اور ان تمام جماعتوں کو شمولیت کی دعوت دے گی جو جماعتیں دفاع افغانستان کونسل میں شامل تھیں۔

4 بجے پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں خطاب کرتے ہوئے مولانا سمیع الحق عسکری قیادت سے اپیل کی کہ وہ قومی غیرت کے مطابق امریکہ کو واضح جواب دے قوم اس کے شانہ بشانہ ہے اور ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں افغان مجاہدین کو جنہوں نے امریکہ کو شکست سے دوچار کیا ہے، اسی جذبے کو بنیاد بنا کر ہم امریکہ کو شکست دے سکتے ہیں۔

نیز اجلاس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ پارلیمنٹ کی قراردادوں پر عملدرآمد کیا جائے، آخر میں مولانا نے کمیٹی کے ارکان کو متحرک ہونے کی تلقین کی، مسلکی، لسانی، علاقائی، اختلافات سے بالاتر ہو کر ملکی دفاع کے لئے سب کو متحد کیا جائے۔ اسی روز 12 اکتوبر رات آٹھ بجے تحریک ناموس رسالت پاکستان کی سٹیرنگ کمیٹی کا لاہور میں اجلاس تھا اس کے لئے رواں دواں ہوئے جماعت اسلامی پاکستان کے ہیڈ آفس منصورہ پہنچے تو تحریک کے کنوینر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کی زیر صدارت میں اجلاس جاری تھا۔ جناب لیاقت بلوچ، مولانا امیر حمزہ، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا امجد خان، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالمالک مرزا محمد ایوب بیگ، ظہیر الدین بابر، حافظ انور ساجد، قاری نذیر احمد، محمد حسین محنتی، غازی الدین بابر شامل تھے۔ اجلاس میں یہ طے ہوا کہ 1۔ ایک متفقہ فتویٰ آنا چاہئے جس میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں کو شامل کیا جائے۔ فتویٰ کی تیاری کے سلسلہ میں مفتی محمد خان قادری صاحب پہلے سے کام کر رہے ہیں اسے مزید تیز کرنے کے لئے مولانا عبدالمالک صاحب، مفتی خان محمد سے رابطہ کریں گے اور مولانا امیر حمزہ صاحب اس کو عام فہم اور مختصر کریں گے تاکہ لوگوں میں عام کیا جائے۔

2۔ جب بھی ممتاز قادری کی پیشی ہوگی تمام جماعتیں اپنے کارکنان کو اس موقع پر جمع کریں گی۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی۔

3۔ مختلف شہروں میں تحفظ ناموس رسالت سیمینارز منعقد کئے جائیں 19 اکتوبر کو پہلا سیمینار ملتان میں منعقد ہوگا۔

اجلاس کے اختتام پر پرتکلف دعوت کا اہتمام جناب لیاقت بلوچ صاحب نے کر رکھا تھا کھانے کے بعد وہ سب کو الوداع کرنے خود آئے۔ اس موقع پر الوداع ہوتے ہوئے مولانا اللہ وسایا صاحب نے مولانا امیر حمزہ صاحب کو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہماری سفارش کر دیں کہ یہ ہماری ختم نبوت کانفرنس میں ضرور حاضری دیں۔ یہ مولانا کی تواضع اور انکساری ہے ورنہ وہ ہمارے بزرگ ہیں اس سلسلہ میں مولانا امیر حمزہ صاحب نے ان کی بھرپور تائید کی۔

تو 13 اکتوبر جمعرات ختم نبوت کانفرنس کے لئے چناب نگر روانہ ہوئے راستہ میں چنیوٹ رک کر عبدالرؤف بھائی اور شہزاد شیخ کے ہاں رات کا کھانا تناول کیا اور ان کے ہمراہ چناب نگر کا قصد کیا، منزل پر پہنچے تو مولانا عزیز الرحمن ثانی نے استقبال کیا، اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کا گلدستہ سجا ہوا تھا، ڈاکٹر ابوالخیر زبیر، سید ضیاء اللہ شاہ، علامہ زاہد الراشدی، مولانا امجد خان، مولانا خواجہ عزیز الرحمن، مولانا خواجہ خلیل الرحمٰن کے علاوہ درجنوں علماء تشریف فرما تھے میزبانی میں مولانا اللہ وسایا، مولانا اسماعیل شجاع آبادی پیش پیش تھے۔

اسٹیج پر کھڑے ہوئے تو محسوس ہو رہا تھا کہ یہاں انسانوں کا گلشن آباد ہے تو علماء کے گلدستہ میں کھڑے ہو کر انسانوں کے گلشن کو کچھ کہنے کا موقع مجھے بھی دیا گیا میں نے کچھ وقت لگا کر اپنے موضوع کو سمیٹا آخری کلمات تھے علماء اٹھ کر اور عوام کھڑے ہو کر ختم نبوت زندہ باد، پاکستان پائندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے سب کی زبانوں سے حرمت رسول پر جان بھی قربان ہے کی صداء بلند تھی اسٹیج سیکرٹری نے اپنے الگ مائیک پر بھی یہ نعرہ بلند کیا ہوا تھا۔ اسی دوران میں اپنی گفتگو کر کے ختم نبوت کانفرنس سے الوداع ہو گیا۔ اس تحریکی سفر میں بھائی رمضان منظور بھی میرے ہمسفر رہے۔

ہزاروں قبائلیوں کا کٹ مرنے کا عہد، ملک میں امریکہ کیخلاف نفرت میں شدید اضافہ، شہداء میں 30 حافظ قرآن بچے تھے

سانحہ باجوڑ، امریکہ کیخلاف شدید احتجاج، الجہاد الجہاد کے نعروں کی گونج

مدرسہ میں نماز تہجد اور شوال کے روزے کی تیاری جاری تھی، ہر طرف لاشوں کے ساتھ شہید قرآنی نسخے پڑے تھے، عینی شاہدین صرف 45 بچوں اور بڑوں کی لاشیں قدرے قابل شناخت تھیں، 23 شہداء کی اجتماعی تدفین

قبائلی علاقوں میں سخت اشتعال، ہزاروں افراد نے امریکہ کے خلاف فدائی حملوں کیلئے نام پیش کردیئے، ملک بھر میں مظاہرے، احتجاجی تحریک کو منظم اور طویل کرنے کی تیاری، ملکی قائدین کے صلاح مشورے جاری

پشاور (نیوز رپورٹ) باجوڑ مدرسہ پر بمباری 30 حافظوں سمیت 83 جاں بحق مدرسہ مسجد اور قرآن مجید کے نسخے بمباری سے شہید، جاں بحق ہونے والوں میں زیادہ تر بچے شامل، تفصیلات کے مطابق 30 اکتوبر دسوموار کو باجوڑ ایجنسی کے صدر مقام خار کے خرو چنگی علاقے میں امریکی فضائی کارروائی کے دوران نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا اس حملے میں اس مدرسے میں حفظ القرآن کرنے والے 30 بچوں سمیت 83 افراد جاں بحق ہوئے شہید ہونے والوں میں تحریک نفاذ شریعت محمدی باجوڑ ایجنسی کے نائب امیر مولانا محمد لیاقت اور

بقیہ نمبر 20 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

باجوڑ، پشاور، لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) باجوڑ ایجنسی کے علاقے خار میں سانحہ کے دوسرے روز فوجی بمباری سے اسی افراد کی ہلاکت پر احتجاج کرتے ہوئے ہزاروں قبائلیوں نے مظاہرہ کیا اور سینکڑوں رضا کاروں نے افغانستان کے اندر اتحادی فوج پر فدائی حملے کرنے کے لئے اپنے نام پیش کئے باجوڑ کے علاوہ بھی ملک بھر میں مدرسے پر بمباری کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ باجوڑ میں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے سینیئر عبدالرشید اور رکن قومی اسمبلی مولانا محمد صادق نے اپنی نشستوں سے مستعفی ہونے کا اعلان بھی کیا۔ مدرسے پر بمباری سے اسی افراد کی شہادتوں کے خلاف جماعت اسلامی نے بھی منگل کو یوم مذمت منانے کا اعلان کیا تھا جبکہ جمعیت علماء اسلام، جماعۃ الدعوۃ، انسانی حقوق انسانی کے لئے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیمیں بھی پرامن احتجاج میں پیش پیش رہیں۔ سرحد اسمبلی نے بھی متفقہ قرارداد

بقیہ نمبر 21 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں



باجوڑ میں امریکی دہشت گردی کے نتیجہ میں جام شہادت نوش کرنیوالے طلباء کی لاشیں تدفین سے قبل جمع کر کے رکھی ہوئی ہیں

...کھ ہوگئی بھارت پر داخلی سکیورٹی کیلئے مزید اربوں کا نیا بوجھ

...کا بھارتی فیصلہ

...میں ہلاکتوں کے بعد بڑھتی ہوئے خوف اور تشویش کو روکنے اور قابو پانے کیلئے کیا گیا

...مین کو پولیس سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے وہیں دوسری جانب آئندہ اس طرح کے حادثات روکنے کے لئے بھی ریلوے پولیس مسلسل غور و خوض کر رہی ہے اس پروگرام کے تحت محلہ کمیٹیوں کی طرز پر ریلوے میں بھی ایک لاکھ بغیر وردی کی پولیس تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس سکیم کے تحت ایک لاکھ مسافروں کو ریلوے پولیس سے منسلک اور بھرتی کیا جائے گا اس سکیم کا نام ریلوے پرداس متر رکھا گیا ہے اس سکیم کے تحت

بقیہ نمبر 22 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

مومن رات کیسے گزاریں؟

مومن کی صبحیں اور شامیں خالصتاً اللہ کریم کیلئے ہوتی ہیں، وہ اپنی زندگی کے تمام لمحات اللہ کریم کی یاد میں، اس کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اور رسول اکرم ﷺ کی تابعداری و پیروی میں گزارتا ہے، جس طرح مومن کو دن گزارنے کے آداب سکھائے گئے ہیں اسی طرح اسلام نے رات بسر کرنے کی طرف بھی خصوصی طور پر توجہ دلائی ہے۔ اس کے آداب واحکام کو کتاب وسنت میں کھول کھول کر بیان کردیا ہے، جس کی روشنی میں مومنین اپنی راتوں کو اللہ کی رضامندی کے تحت گزار کر سرخرو وکامران ہوجائیں۔ یہاں ہم قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں مختصراً ایک مومن کے رات بسر کرنے کے احکام وآداب بیان کرتے ہیں، جسے پڑھ کر علم ہوگا کہ مومن رات کیسے گزاریں؟

رات میں ہونے والے چند اہم امور یہ ہیں:

(1) قرآن کریم رات کو نازل ہوا (الدخان 3، القدر 1) نیز دیکھئے مسند احمد 2/113)

(2) رسول اللہ ﷺ کو معراج رات کو کروائی گئی (الاسراء 1)

(3) رات کے آخری تہائی حصے میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر آتے ہیں (صحیح البخاری 7494، صحیح مسلم 758)

رات کیا ہے؟ رات اللہ کی ایک نشانی ہے (الاسراء 12)

رات کو اللہ نے سکون کا ذریعہ بنایا ہے (الانعام 96، النحل 86)

رات کو اللہ نے انسانوں کے لئے پردہ بنایا ہے (الفرقان 57)

اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ رات کو لائے ہی نہ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ دن ہی قائم رکھے اور اس پر بھی قادر ہے کہ وہ دن کو لائے ہی نہ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ رات کو ہی رکھے (القصص 71، 72 مفہوم)

رات اور طہارت

اس میں مندرجہ ذیل بحثیں آتی ہیں:

○ رات کو سوتے وقت باوضو ہو کر سونا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص باوضو سوئے تو اس کے جسم کے ساتھ والے کپڑے میں فرشتہ رات گزارتا ہے اور جب بھی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: ''اے اللہ اپنے فلاں بندے کو بخش دے بے شک وہ باوضو ہو کر سویا تھا'' (صحیح ابن حبان 1051)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان رات کو ذکر واذکار اور وضو کر کے سوتا ہے تو وہ رات کو بیدار ہونے پر دنیا وآخرت کی جو بھلائی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ بھلائی اللہ تعالیٰ اسے دے دیتے ہیں (سنن ابی داؤد 5042) نیز دیکھیں (صحیح بخاری 6311، صحیح مسلم 2710)

سو کر اٹھتے وقت ہاتھوں اور چہرے کو دھونا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ رات کو (نیند سے) بیدار ہوئے آپ نے قضائے حاجت کی پھر چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ ﷺ سو گئے (صحیح مسلم 304)

جنبی آدمی سونے سے پہلے شرم گاہ کو دھوئے اور وضو کرے پھر سوئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں جب سونا چاہتے تو آپ ﷺ اپنی قابل ستر جگہ کو دھوتے اور وضو کرتے نماز جیسا'' (صحیح بخاری 288) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت کی حالت میں سونے سے پہلے وضو کرنے اور اپنی قابل ستر جگہ کو دھونے کا حکم دیا تھا (صحیح البخاری 290، صحیح مسلم 306)

جب رات کو سو کر اٹھے تو مسواک کرے

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے (صحیح البخاری 245)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''جب نبی ﷺ حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کرتے اور کبھی تیمم کرتے'' (بیہقی 1\200) نیز دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 10/48 بحوالہ آداب الزفاف۔

رات اور اذان

رات سورج غروب ہونے سے شروع ہوجاتی ہے اور فجر کے طلوع سے ختم ہوجاتی ہے اس دوران درج ذیل اذانیں دی جاتی ہیں

مغرب کی اذان

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آفتاب غروب ہوتے ہی مغرب کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے'' (صحیح البخاری 561)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تو ہم میں سے ایک نماز پڑھ کر واپس آجاتا تو وہ تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھتا تھا'' (صحیح البخاری 559)

بعض یہ اذان کہنے میں تاخیر کرتے ہیں جو سنت کے سراسر خلاف ہے حالانکہ مغرب کی اذان سورج غروت ہوتے ہی کہہ دینی چاہئے۔

عشاء کی اذان

عشاء کی نماز کا وقت شفق کے غائب ہونے سے شروع ہوجاتا ہے، شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو غروب آفتاب کے بعد کچھ وقت کے لئے آسمان پر باقی رہتی ہے۔

نماز عشاء کا اول وقت ہے جب شفق غائب ہوجائے (صحیح مسلم 613)

نماز عشاء کا آخری وقت آدھی رات تک ہے (صحیح البخاری 572، صحیح مسلم 612) یا ایک تہائی رات تک (صحیح مسلم 613)

معلوم ہوا کہ جب شفق غروب ہوا اسی وقت عشاء کی اذان کہہ دینی چاہئے۔

ابن بشیر الحسینوی

سحری کی اذان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان کہیں تو تم کھاؤ پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں'' (صحیح البخاری 623)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے (صحیح البخاری 617) اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے وہ اتنی دیر تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک انہیں نہ کہا جائے تم نے صبح کردی''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سحری کے وقت فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کوئی چیز کھلاؤ میں آپ کے پاس کھجور اور ایک پانی کا برتن لایا اور یہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ کسی آدمی کو دیکھو جو میرے ساتھ مل کر کھائے، میں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ آئے اور کہا میں نے ستو کا ایک گھونٹ بھر لیا اور میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بھی روزے کا ارادہ رکھتا ہوں، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر کھڑے ہوگئے دو رکعت ادا کیں پھر نماز کے لئے نکلے (سنن النسائی 2169) رمضان یا غیر رمضان کا فرق مردود ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث غیر رمضان سے تعلق رکھتی ہے۔

رات اور نماز

رات میں دو طرح کی نمازیں پڑھی جاتی ہیں

فرض نمازیں، یہ دو ہیں نماز مغرب اور نماز عشاء

نماز مغرب:

اس کی تین رکعات فرض ہیں مسند احمد)

سفر میں بھی اس کی تین رکعات پڑھنی ہیں (صحیح ابن حبان 4\180، صحیح ابن خزیمہ 2\71) حالت سفر میں تین رکعات پڑھنے پر اجماع بھی ہے (مراتب الاجماع از ابن حزم ص 63، 65)

اس پر بھی اجماع ہے کہ مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد واجب ہوتی ہے (کتاب الاجماع از ابن المنذر مترجم ص 63)

تفصیل کے لئے دیکھیں (ماہنامہ الحدیث 23\31-32 نماز مغرب کا وقت ہے جب تک شفق غائب نہ ہو (صحیح مسلم)

نماز عشاء

اس کی چار رکعت فرض ہیں (مسند احمد 6\272، ح 26869 وسندہ حسن لذاتہ) سفر میں اس کی دو رکعات پڑھنی فرض ہیں (ایضاً وصحیح مسلم 687) اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض ہے (صحیح مسلم 687) شفق غائب ہوتے ہی نماز عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور آدھی رات تک رہتا ہے (صحیح مسلم 612) نیز دیکھیں صحیح البخاری 572، اگر نمازی جلدی آجائیں تو جلدی جماعت کروائی جائے اور اگر نمازی لیٹ آئیں تو پھر نماز بھی لیٹ کروائی جائے (صحیح البخاری 560) رسول اللہ ﷺ نماز عشاء اندھیرے میں پڑھتے تھے (صحیح البخاری 560)

نماز عشاء کو موخر کر کے پڑھنا رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا (صحیح البخاری)

منافقین پر نماز عشاء اور نماز فجر بہت بھاری ہیں (صحیح البخاری، صحیح مسلم)

سفر میں دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا۔

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، آپ ظہر وعصر کی نماز اکٹھی (یعنی جمع کر کے) پڑھتے تھے اور مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھتے تھے (صحیح مسلم 706)

مقیم آدمی بھی بارش، خوف یا شدید عذر کی بنیاد پر دونوں نمازیں جمع کرسکتا ہے (صحیح مسلم 705) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بارش میں دو نمازیں اکٹھی پڑھتے تھے (موطا امام مالک)

حج کرتے ہوئے 9 ذوالحجہ کو مغرب اور عشاء کی نماز منیٰ ہی میں ادا کی جائیں (صحیح مسلم 1218)

اور نماز عشاء منیٰ میں دو رکعت پڑھی جائے گی۔ (صحیح مسلم 694)

امام نووی رحمہ اللہ نے اس پر باب قائم کیا ہے کہ منیٰ میں نماز قصر کرنا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور سیدنا عثمان رضی اللہ اپنی خلافت کے شروع زمانہ میں دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں (ایضاً)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار رکعتیں پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے (صحیح مسلم 1218 دارالسلام: 1592)

حج کرتے 10 ذوالحجہ کو مزدلفہ پہنچ کر اذان دی جائے پھر اقامت کہی جائے اور مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی جائے (صحیح مسلم 1218، پھر کچھ دیر بعد اقامت کہی جائے نماز عشاء کے لئے، صحیح البخاری 1672)

نماز عشاء کی دو رکعتیں ادا کی جائیں (صحیح مسلم 1288) نماز مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھے (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

نماز عشاء کے بعد بھی کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھی جائے (صحیح البخاری) پھر طلوع فجر تک سو جائے (صحیح مسلم)

عورت رات کو اندھیرے میں مسجد کی طرف جاسکتی ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب تمہاری بیوی تم سے رات کو مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) جانے کی اجازت مانگے تو تم ان کو اجازت دے دو (صحیح البخاری 865)

نماز عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے امام بخاری نے 572 پر باب قائم کیا ہے کہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

زکوٰۃ کے حق دار کون ہیں......؟

پروفیسر حافظ محمد سعید

''صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور ان پر مقرر عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر میں خرچ کرنے کے لیے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔'' [التوبۃ : ۶۰]

مصارف زکوٰۃ زکوٰۃ کے حقدار آٹھ قسم کے لوگ ہیں اور ان کو خود اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے جو بالتفصیل درج ذیل ہے:

① فقر: صدقات کا حقدار فقیر ہے اور فقیر وہ ہے جو محتاج اور ضرورت مند ہو، جس کے پاس درہم و دینار، روپیہ پیسہ گھربار، مال و زر نہ ہو اور نہ اس کا کوئی کاروبار ہو، قلاش اور خستہ حال ہو، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ہم مہاجرین فقیروں میں شامل ہیں؟ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تیری بیوی ہے جس کے ساتھ تو قیام پذیر ہے؟ اس شخص نے جواباً کہا: جی میری بیوی ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر سوال کیا کیا تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے، اس آدمی نے بتایا: جی ہاں! میرا گھر بھی ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو امیر اور غنی لوگوں میں سے ہے اس شخص نے مزید بتایا: میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

تاہم صابر و شاکر قسم کے فقراء کی فضیلت میں بھی احادیث موجود ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فقراء مالداروں سے پچاس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

② مسکین: زکوٰۃ و صدقات کا دوسرا مستحق ہے جو مسکین ہو، مسکین اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کے پاس ضروریات زندگی کے لیے ناکافی مال ہو اور بیشک ایسے شخص کا گھربار اور کاروبار بھی ہو مگر وہ بھی باوقار گزر بسر کے لیے ناکافی ہو، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور خضر علیہم السلام کے واقعہ کے بیان میں فرمایا:

''کشتی کا معاملہ تو یہ تھا کہ وہ چند مسکینوں کی ملکیت تھی جو دریا پر محنت مزدوری کرتے تھے۔'' [الکہف:۷۹]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسکینوں کے پاس کشتی بھی اور وہ کاروبار بھی کرتے تھے۔

مسکین وہ نہیں جو ایک کھجور یا دو کھجور، ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر چل دیتا ہو بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو سوال سے بچتا ہو:

''اور وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔''

[البقرۃ:۲/۲۷۳]

③ عاملین: صدقات کا تیسرا مصرف ''عاملین'' کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور عامل سے مراد وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ کی وصولی اور اس کے حساب کتاب کے ذمہ دار ہیں، یہ کارکنان امیر ہوں یا غریب بلاتردد اور بلاتامل زکوٰۃ میں سے امیر جتنا دے اسے لے سکتے ہیں، جیسا کہ درج ذیل احادیث سے واضح ہے:

''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے آکر صدقہ کا سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقات کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کسی نبی یا کسی اور کی تقسیم پر راضی نہیں بلکہ اس نے خود فیصلہ کیا اور آٹھ قسم کے لوگوں کو صدقات کا مستحق اور حقدار ٹھہرایا، اگر تو بھی ان میں آتا ہے تو میں تمہیں (صدقہ میں سے) دے دیتا ہوں۔''

[نسائی، کتاب الزکوٰۃ:۲۵۹۹]

④ تالیف قلوب: صدقات کا چوتھا مصرف تالیف قلوب ہے اور یہ ایک ایسی مد ہے کہ اس میں سے بڑے بڑے اسلام دشمن کافروں کو بھی مال دے کر قریب کیا جا سکتا ہے۔ جس کافر سے یہ توقع ہو کہ مال لے کر وہ اپنی روش بدل لے گا، دشمنی ترک کر دے گا، اسلام اور اہل ایمان کے دفاع میں تعاون کرے گا تو ایسے شخص کو صدقات میں سے بے دھڑک مال دے دیا جائے اور نو مسلم کو بھی اسلام پر پختہ کرنے کے لیے دیا جائے۔

⑤ گردن آزاد کرانا: یہ پانچواں مصرف صدقات لوگوں کی آزادی کیلئے ہے جو غلام یا دشمن کی قید میں ہیں۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام آزاد کر اور گردن چھڑا۔'' وہ کہنے لگا کیا یہ دونوں ایک نہیں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام کا آزاد کرنا تو یہ ہے کہ تو خود غلام آزاد کرے اور گردن چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔''

[مسند احمد ۲۹۹/۴، ح ۱۸۸۵، صحیح ابن حبان ۳۷۴]

مجاہدین کی بڑی تعداد کافروں کی قید میں اذیت ناک زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ ان مجاہدین کی رہائی اور آزادی کے لیے اس مد میں سے سرمایہ خرچ کیا جانا چاہیے اور جیلوں میں بند وہ قیدی بھی زکوٰۃ کی اس مد میں شامل ہیں جو ناکردہ گناہ کی سزا بھگتنے پر مجبور ہیں۔

⑥ ادائے قرض: صدقات کا چھٹا مصرف مقروض لوگوں کو اس بوجھ سے نجات دلانا ہے، مقروض غریب ہو، فقیر ہو، برسر روزگار ہو یا بے روزگار صدقات کی اس مد میں سے اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے۔ عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مالدار شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ البتہ پانچ قسم کے لوگوں کے لیے جائز ہے۔ صدقات کی وصولی پر مقرر شخص کے لیے، مقروض کے لیے اور اس شخص کے لیے جس نے زکوٰۃ کا مال خرید لیا اور اس شخص کے لیے جس کا پڑوسی مسکین ہے اور مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس نے غنی کو ہدیۃً دے دیا۔''

[ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ ۱۶۳۵]

⑦ فی سبیل اللہ: صدقات و زکوٰۃ کا ساتواں مصرف جہاد فی سبیل اللہ ہے، جس سے جہاد کی جملہ ضرورتوں کو پورا کیا جا سکتا ہے، اسلحہ خریدا جا سکتا ہے، زیر تربیت عسکری مجاہدین کی خوراک، لباس، علاج معالجہ، سفر خرچ، گاڑیوں کی خریداری، دیکھ بھال اور مرمت وغیرہ پر زکوٰۃ کو خرچ کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہیں! زکوٰۃ و صدقات کی یہ مد اللہ تعالیٰ نے اپنے ان خاص مجاہد بندوں کے لیے مقرر کی ہے جو اللہ کے دشمن یعنی کفار سے مصروف جہاد و قتال ہیں۔

فی سبیل اللہ کے مفہوم میں تجاوز: بعض لوگ ''فی سبیل اللہ'' کے مفہوم میں تجاوز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے نیکی کا ہر کام مراد ہے اور اس مد میں سے ہر اس کام کے لیے اخراجات جائز ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیے جائیں مگر یہ استدلال یہاں درست نہیں، صاحب معارف القرآن لکھتے ہیں:

''جو لوگ رسول کریم ﷺ کی تفسیر و بیان اور ائمہ تفسیر کے ارشادات سے قطع نظر لفظی ترجمہ کے ذریعے قرآن سمجھنا چاہتے ہیں یہاں ان کو یہ مغالطہ لگا ہے کہ لفظ ''فی سبیل اللہ'' دیکھ کر زکوٰۃ کے مصارف میں ان تمام کاموں کو داخل کر دیا جو کسی حیثیت سے نیکی یا عبادت ہیں۔ مساجد، مدارس، شفاخانے، مسافر خانے وغیرہ کی تعمیر کنویں، پل، سڑکیں بنانا اور ان رفاہی اداروں کے ملازمین کی تنخواہیں اور تمام دفتری ضروریات ان سب کو انھوں نے فی سبیل اللہ میں داخل کر کے مصرف زکوٰۃ قرار دیا ہے جو سراسر غلط اور اجماع امت کے خلاف ہے''

قرآن میں فی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟

قرآن کریم کے مختلف مقامات پر ''فی سبیل اللہ'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان میں سے چند مقامات پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ فی سبیل اللہ سے مراد جہاد اور اسلام ہے: [الحدید:۱۰]

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں جہاد کے گھوڑے پالنے، ہتھیار خریدنے اور حج کرنے کرانے میں خرچ کرتے ہیں۔

ایک جگہ فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کا رویہ اپناؤ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' [البقرۃ:۱۹۵]

یہ آیت جہاد ہی میں مال خرچ کرنے کی دلیل ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطا کر دی اور اس کے مددگار بہت ہو گئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے الگ ہو کر مشورہ کیا کہ بلاشبہ ہمارے اموال (جہاد میں) خرچ ہو گئے اور اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دے دی ہے اور اس کے مددگار زیادہ پیدا کر دیے ہیں تو اب ہم اپنے اموال سنبھالیں اور جو کچھ خرچ ہو چکا اس کی تلافی شروع کر دیں، ہمارے مشورے کے فوراً بعد ہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور جو کچھ ہم نے آپس میں کہا تھا اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: فی سبیل اللہ مال خرچ کرتے رہو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یہاں ہلاکت سے مراد جہاد چھوڑ کر مال کی نگرانی اور اس کے حصول کی کوشش کرنا ہے۔''

[سنن الترمذی، کتاب التفسیر ۲۹۷۲ و صححہ]

⑧ مسافر: زکوٰۃ کا آٹھواں مصرف ''ابن السبیل'' ہے۔ عربی محاورہ کی رو سے اس کا اطلاق مسافر پر ہوتا ہے اور زکوٰۃ کی رقم کا حقدار صرف غریب مسافر ہی نہیں بلکہ غنی اور دولت مند شخص بھی اگر دوران سفر زاد راہ اور دیگر سفری ضروریات کا محتاج ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جانی چاہیے تاکہ وہ باوقار طور پر منزل تک پہنچ سکے۔

زکوٰۃ کی رقم سے حج: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ سے گردن آزاد کرا سکتا ہے اور حج بھی کرا سکتا ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے باپ کو زکوٰۃ کی رقم سے آزاد کرائے تو یہ جائز ہے نیز زکوٰۃ کا مال مجاہدین اور اس شخص کو بھی دے سکتا ہے جس نے حج نہ کیا ہو پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی:

[بخاری، تعلیقاً، کتاب الزکوٰۃ ۱۴۶۸]

جہاد میں آٹھوں مصارف موجود ہیں:

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف مقرر کیے ہیں اور ہمارے مشاہدے کے مطابق موجودہ حالات میں یہ سب کے سب جہاد میں موجود ہیں، چونکہ جہاد میں بڑی وسعت ہے، اس لیے ان آٹھوں مصارف کے مستحق اور صحیح حقدار مجاہدین فی سبیل اللہ بھی ہیں۔

① فقراء: مجاہدین کی صفوں میں بڑی تعداد غریب و تنگدست فقراء موجود ہیں۔

② مساکین: کفار سے لڑنے والے مالدار مجاہدین کے شانہ بشانہ راہ حق میں قربانیاں پیش کرنے والے مساکین بھی بڑی تعداد میں شریک جہاد ہیں۔

③ عاملین: صدقات و زکوٰۃ کو جمع کرنے، مجاہدین کی حقیقی ضرورتوں کو پورا کرنے اور کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے کچھ لوگ دن رات ایک کیے ہوئے ہیں اور جب امیر کی طرف سے اجازت مل جائے تو ان میں سے بہت سے غازی عملی جہاد کے لیے محاذوں کی طرف نکل جاتے ہیں۔

④ تالیف قلوب: زکوٰۃ کی اس مد سے کفار کے دل جیتے جاتے ہیں۔ مناسب اعانت کے بعد دشمن فوج کی جاسوسی اور دیگر کئی اہم مقاصد کے لیے انہی کافروں سے کام لیا جاتا ہے۔ محاذوں پر مجاہدین کو اسلحہ کی قلت کا سامنا ہو، خوراک کی فراہمی جنگلوں تک مطلوب ہو تو روپے پیسے سے ان کافروں کے دلوں کو نرم کر کے تمام عسکری اور دیگر ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی اسی مد سے کافر فوجوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے اور حالات سے آگاہ رہنے کے لیے انہی کافروں سے کام لیا جاتا ہے۔

⑤ گردنوں کی آزادی: مجاہد قیدیوں کی رہائی کفار کی غلامی سے نجات کا مرحلہ ہو تو بھی اس مد کو استعمال کیا جاتا ہے..... مجاہدین کی بڑی تعداد کفار کی مختلف جیلوں میں بند اذیت ناک زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

جیلوں میں بند ان مجاہدین تک پیغام رسانی، خط کتابت کے تبادلے...... تازہ ترین معلومات بہم پہنچانے اور اس قسم کی بہت سی دیگر ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے انہی کافروں سے کام لیا جاتا ہے۔ بدنام زمانہ امریکی عقوبت خانوں، گوانتاناموبے، ابو غریب اور بل چرخی کے قید خانوں کے علاوہ دہلی اور سری نگر کی بند کوٹھڑیوں کے اندر ہونے والے لرزہ خیز مظالم کی داستانیں دنیا تک پہنچانے کے لیے اکثر و بیشتر ایسے ہی کافر ہیں جن کی جیب میں مؤلفۃ القلوب کی مد کام کر رہی ہوتی ہے۔ اس مد کے مجاہدین کیوں مستحق ہیں، تفصیلات جاننے کے لیے ہندوستانی جیلوں میں بارہ سالہ طویل اذیتیں برداشت کرنے والے غازی افتخار حیدر نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کو پڑھنے کی ضرورت ہے گوانتاناموبے سے رہائی حاصل کرنے والوں کی زبانی اذیت ناک حالات کا مطالعہ کرنا آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ ان مجاہدین کی رہائی اور گردنوں کی آزادی کے لیے کی مد کے مستحق بھی مجاہدین ہی ہیں۔

⑥ مقروض: مجاہدین کی بڑی تعداد عسکری تربیت حاصل کرنے کے بعد محاذوں تک پہنچنے میں اس لیے ناکام رہتی ہے کہ ان کے ذمہ قرض ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل ہونا قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

[مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ إلا الدین:۱۸۸۶]

ایسے مقروض مجاہد اپنے قرض سے نجات حاصل کرنے کے لیے کاروبار میں لگ جاتے ہیں اور بعض اوقات ایسے پھنستے ہیں کہ پھر...... جہاد کے لیے نکلنا ان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے اس لیے زکوٰۃ کی رقم سے ان مقروض غازیوں کے قرض اتارے جائیں تاکہ وہ کلمۃ اللہ کے لیے یکسو ہو کر کافروں سے مصروف جہاد ہو سکیں۔

7 فی سبیل اللہ: صدقات و زکوٰۃ کی یہ مد تو ہے جہاد کے لیے۔ 8 مسافر: مجاہد تو ہوتا ہی مسافر ہے، وہ دنیا کے حصول کے لیے نہیں بلکہ غلبہ دین کے لیے گھر چھوڑتا ہے۔ بیوی کی محبت قربان کرتا ہے اولاد کے پیار کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے کے لیے مقتل کی طرف بڑھتا ہے...... بکھرے بالوں، گرد آلود جسم اور خاک آلود قدموں والے اس مسافر کو اللہ تعالیٰ صدقات کا حق دار قرار دیتا ہے خواہ وہ مالدار اور دولت مند ہی کیوں نہ ہو۔

(ماخوذ از سورۃ التوبہ مختصراً)

عید کے احکام وآداب

شیخ محمد صالح المنجد

عادتاً اور بار بار تکرار سے آنے والی ہر چیز کو عید کا نام دیا جاتا ہے، اور عید ایسے شعار ہیں جو ہر امت میں پائے جاتے رہے ہیں چاہے وہ اہل کتاب سے تعلق رکھتی ہوں یا پھر ان کا تعلق بت پرستی سے تھا یا اس کے علاوہ کسی اور سے تعلق رکھیں۔

اس لیے کہ عید منانا سب لوگوں کی فطرت اور طبیعت میں شامل ہے اور ان کے احساسات سے مرتبط ہوتی ہے لھذا سب لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی نہ کوئی تہوار ہونا چاہیے جس میں وہ سب جمع ہو کر اپنی خوشی وفرحت اور سرور کا اظہار کریں۔

مسلمانوں کی صرف اور صرف دو عیدیں اور تہوار ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ نبویہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو تہوار تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے اور خوشی وراحت حاصل کرتے تھے، لھذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں؟

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقیناً اللہ تعالی نے تمہیں ان دونوں کے بدلے میں اچھے دن دیے ہیں عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1134)۔

یہ دونوں عیدیں اللہ تعالی کے شعار اور علامتوں میں سے جن کا احیاء کرنا اور ان کے مقاصد کا ادراک اور ان کے معانی کو سمجھنا ضروری ہے۔

عید کا روزہ رکھنا:

عیدین کا روزہ رکھنا حرام کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (827)۔

نماز عیدین کا حکم:

بعض علماء کرام نے عیدین کی نماز کو واجب قرار دیا ہے، جن میں علماء احناف شامل ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اس قول کے قائلین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین پر مواظبت فرمائی ہے اور کبھی بھی ترک نہیں کی یعنی ایک بار بھی ترک نہیں کی۔

اور انہوں نے اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان سے بھی استدلال کیا ہے:

(لھذا تو اپنے رب کے لیے نماز ادا کر اور قربانی کر)

یعنی نماز عید ادا کر کے بعد میں قربانی کر، اور یہاں پر امر کا صیغہ ہے، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں حاضر ہونے کے لیے گھروں سے باہر نکلنے کا حکم بھی دیا اور جس عورت کے پاس پردہ کرنے کیلیے اوڑھنی اور برقعہ نہ ہو وہ اپنی بہن سے عاریتاً حاصل کرلے۔

لہٰذا مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز عیدین میں حاضر ہونے کی خصوصی حرص رکھے اور کوشش کرے، اور نماز عیدین کے وجوب کا قول قوی معلوم ہوتا ہے اور یہی کافی ہے کہ نماز عیدین میں حاضر ہونے میں جو خیر وبرکت اور اجر عظیم پایا جاتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور پیروی بھی ہے۔

نماز عید کا وقت

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ نماز عیدین کا وقت دیکھنے کے اعتبار سے سورج ایک نیزہ اونچا ہو جانے پر شروع ہو جاتا ہے اور زوال کے ابتداء تک وقت رہتا ہے۔

نماز عید کا طریقہ:

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے: نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دو رکعت ہیں یہ قصر نہیں بلکہ مکمل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے جس نے بھی جھوٹ باندھا وہ ذلیل ورسوا ہوا۔

اور ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ عیدگاہ جاتے تو سب سے پہلے نماز ادا کرتے۔

نماز عید کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں اور تکبیروں کے بعد قرآت ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔

اگر مقتدی امام کے ساتھ تکبیروں کے دوران ملے تو وہ امام کے ساتھ ہی تکبیر کہے اور اس کی اقتدا کرے گا اور اس کی چھوٹی ہوئی زائد تکبیروں کی قضاء نہیں اس لیے کہ وہ سنت ہیں واجب نہیں۔

نماز عید میں قرات:

نماز عید میں امام کے لیے سورۃ ق اور سورۃ القمر پڑھنی مستحب ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابوواقد رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھا کرتے تھے، تو وہ کہنے لگے: ان میں سورۃ ق والقرآن المجید، اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھا کرتے تھے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (891)۔

خطبہ سے قبل نماز ادا کرنا:

عید کے احکام میں یہ بھی ہے کہ نماز عید خطبہ سے قبل ادا کی جائے جیسا کہ مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید والے دن خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی اور بعد میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

دیکھیں مسند احمد حدیث نمبر (1905) اور صحیح میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

اور مندرجہ ذیل ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ خطبہ نماز عید کے بعد ہی ہے:

عیدگاہ میں نفل ادا کرنا:

نماز عید سے قبل اور بعد میں کوئی نفل نہیں ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نماز عید کے لیے عیدگاہ نکلے اور دو رکعت ادا کی ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (1159)۔

یہ تو اس وقت ہے کہ جب عیدگاہ یا پھر عام جگہ پر نماز عید ادا کی جائے لیکن اگر لوگ نماز عید مسجد میں ادا کریں تو پھر مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے قبل دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں گے۔

جس شخص کی نماز عید فوت ہو جائے اس کے لیے راجح یہی ہے کہ اس کے لیے قضاء میں دو رکعت ادا کرنا جائز ہے۔

نماز عید میں عورتوں کا حاضر ہونا:

حفصہ رحمہ اللہ بیان کرتی ہیں کہ ہم قریب البالغ اور بالغ عورتوں کو نماز عیدین میں شامل ہونے سے روکا کرتی تھیں، تو ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں ٹھری اور اپنی بہن سے حدیث بیان کی جس کے خاوند نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر بارہ غزوں میں شرکت کی تھی، وہ بیان کرتی ہے کہ میری بہن بھی ان میں سے چھ غزوں میں اس کے ساتھ تھی وہ کہتی ہے کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں۔

میری بہن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا اگر ہم میں کسی ایک کے پاس اوڑھنی نہ ہو اور وہ نہ جائے تو کیا اس پر کوئی حرج ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کی سہیلی کو چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنی اسے بھی دے اور وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ خیر وبھلائی اور دعا میں شرکت کرے۔

غسل کرنا:

نماز عید کے لیے نکلنے سے قبل غسل کرنا عید کے آداب میں شامل ہے، امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں بیان کیا ہے کہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے۔ دیکھیں الموطا حدیث نمبر (428)۔

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا (عید کی تین سنتیں ہیں پیدل چلنا، غسل کرنا، اور نکلنے سے قبل کھانا) یہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی کلام ہے ہوسکتا ہے انہوں نے بعض صحابہ کرام سے اخذ کی ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے نماز عید کے لیے غسل کرنے پر علماء کرام کا اتفاق ذکر کیا ہے۔

اور جس سبب کی بنا پر جمعہ اور دوسرے اجتماعات کے لیے غسل کرنا مستحب ہے وہ سبب عید میں بھی موجود ہے اور ہوسکتا ہے کہ عید میں زیادہ واضح ہو۔

عید کے لیے نکلنے سے قبل کھانا:

یہ بھی آداب میں شامل ہے کہ نماز عید الفطر کے لیے نکلنے سے قبل کچھ کھجوریں کھالی جاؤں، کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لیے کچھ کھجوریں کھانے سے قبل نہیں نکلتے تھے، آپ طاق کھجوریں کھاتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (953)۔

عید کے دن تکبیریں کہنا:

عید والے دن تکبیریں کہنا ایک عظیم سنت ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تا کہ تم گنتی مکمل کرو اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

اور ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی اور مالک بن انس رحمہم اللہ تعالی سے عیدین میں تکبیریں اونچی آواز میں کہنے کے بارہ میں پوچھا تو ان کا جواب تھا: جی ہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی بھی امام کے نکلنے تک اونچی آواز میں تکبیریں کہتے تھے۔

اور ابوعبدالرحمن بن سلمی سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے کہا: (عید الفطر میں عید الاضحیٰ کی بنسبت زیادہ شدید تھے) وکی رحمہ اللہ تعالی کہتے کہ یعنی وہ تکبیریں کہنے میں۔ دیکھیں ارواء الغلیل (3/122)۔

تکبیر کے الفاظ اور طریقہ:

مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے صحیح سند کے ساتھ وارد ہے کہ:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ایام تشریق میں تکبریں کہا کرتے تھے اور کہتے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ لکبر وللہ الحمد

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے اللہ ہی کی حمد وثنا ہے۔

اور ابن ابی شیبہ نے یہ روایت ایک جگہ اسی سند سے تکبیر کے الفاظ تین بار نقل کیے ہیں۔

اور محاملی نے بھی صحیح سند کیساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے:

اللہ تعالی بہت ہی بڑا ہے اللہ تعالی بہت ہی بڑا ہے، اللہ بڑا اور اجل ہے اللہ بڑا ہے اور اللہ ہی کی حمد وثنا ہے۔ دیکھیں الازواء الغلیل (3/126)۔

عید کی مبارکباد:

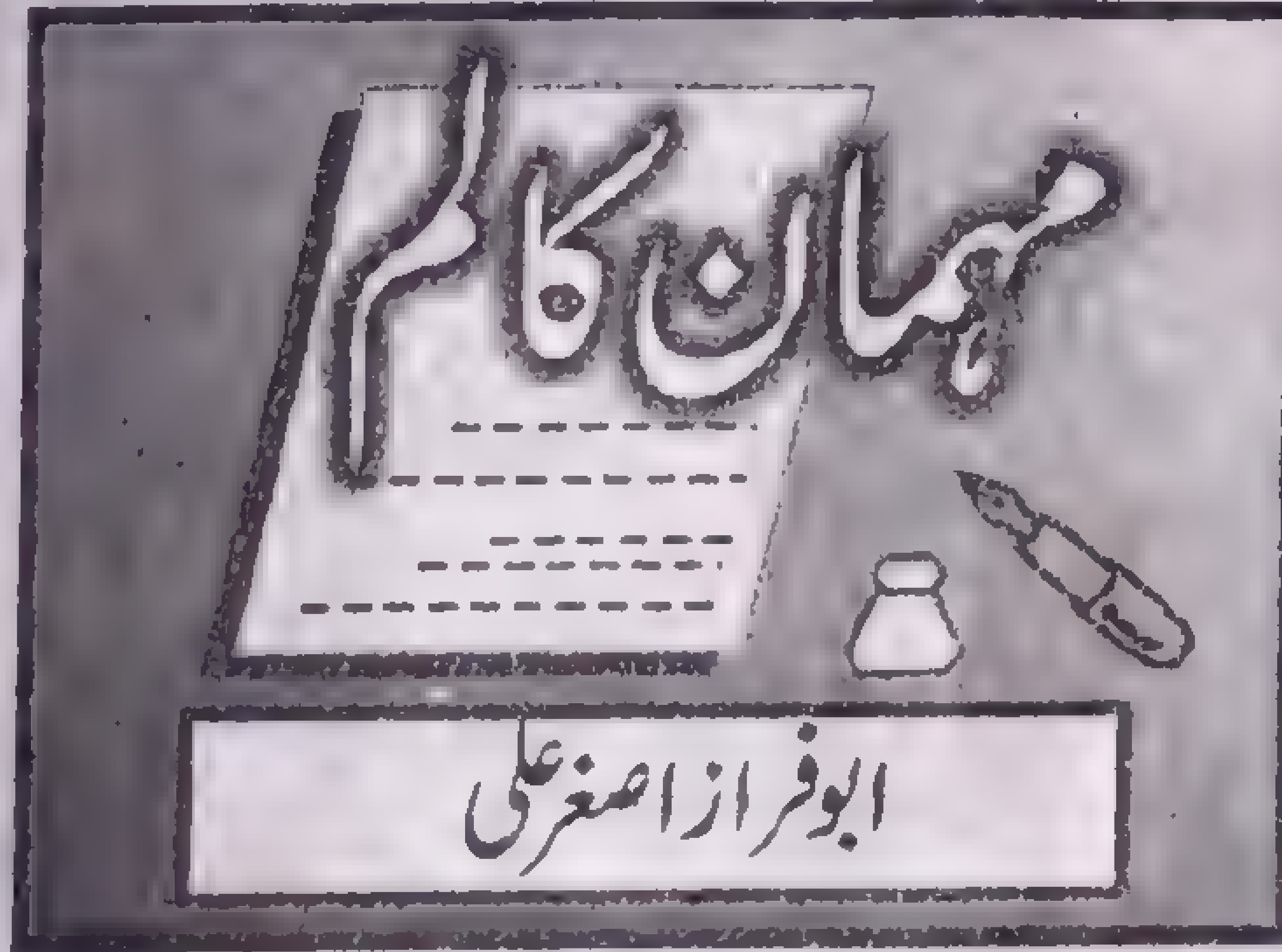
عید کے آداب میں مبارکباد بھی شامل ہے، اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اس کی مبارکباد دیتے ہیں اس کے الفاظ جو بھی ہوں مثلاً کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں اللہ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے، یا کچھ عید مبارک کے الفاظ بولتے ہیں، اور اس طرح کے دوسرے الفاظ جو مبارکباد کے لیے مباح ہوں بولے جاسکتے ہیں۔

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو کہتے اللہ تعالی ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔ اس کی سند حسن ہے دیکھیں فتح الباری (2/ 446)

آخری تحفہ

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں نہ کسی دیوانے کو اس کی دیوانگی کی وجہ سے موت سے چھٹکارا ممکن ہے اور نہ کوئی فرزانہ اپنی ذہانت و فطانت کو بروئے کار لاکر اس سے گلوخلاصی کرا سکتا ہے۔

موت......! ایسی تلخ کیفیت اور وحشت ناک سچائی ہے جس کا سامنا ہر چھوٹے بڑے نیک و بد نے کر کے رہنا ہے لیکن اس کے باوجود یہ حقیقت اور سچائی بھی ناقابل تردید ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی موت کو پسند نہیں کرتا، کوئی بھی موت کا نام سننا نہیں چاہتا خواہ کوئی عنفوان شباب کی زیبائی و رعنائی میں قدم رکھنے والا کوئی شگفتہ گلاب ہے یا جہان رنگ و بو کا کوئی گرم و سرد چشیدہ سو سالہ فرتوت ہے۔ بہرکیف اس سرسبز و شاداب دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والوں نے اس شیریں اور میٹھی دنیا کے ناز و نعم میں منہمک رہنے والوں نے اس رنگین و دلفریب دنیا کے سراب میں جذب رہنے والوں نے اس حسین و جمیل دنیا کے حسن و جمال میں کھو جانے والوں نے اور دارِ بقاء سے صرف نظر کر کے دارِ فنا کا تعاقب کرنے والوں نے موت کی کٹھن گھاٹی سے گزر کر ایک طویل وادی پرخطر کا سفر اختیار کرنا ہے۔



اس وادی پرخطر میں سیاہ رات جیسی تاریکی ہوگی نہ سورج کی کرنیں ہوں گی نہ چاند کی چاندنی ہوگی، نہ ستاروں کی لو ہوگی، نہ ٹیوب لائٹوں کی ضیاء پاشی ہوگی۔ نہ چراغوں کی روشنی ہوگی، نہ صبح نو کا اجالا ہوگا، نہ ڈھلتی شاموں کا دھندلکا ہوگا۔ نہ کسی موتی کی مسکراہٹ نظر آئے گی نہ کسی جگنو کی ٹمٹماہٹ نظر آئے گی۔ اس وادی پرخطر میں دشت ویراں جیسی تنہائی ہوگی...... نہ ماں باپ ہوں گے...... نہ بیوی بچے ہوں گے، نہ کوئی غمگسار ہوگا نہ مونس غم خوار ہوگا۔ نہ کوئی معاون و مددگار ہوگا...... نہ کوئی مرشد و پیر ہوگا...... نہ کوئی داتا و دستگیر ہوگا...... نہ کوئی حاجت روا و مشکل کشا ہوگا، نہ کوئی محافظ و باڈی گارڈ ہوگا، کوئی پارٹی اور پارٹی لیڈر نہیں ہوگا...... وکالت نہیں ہوگی، پلیڈر نہیں ہوگا، صدارتوں اور وزارتوں کے بلند و بالا ایوانوں کا رعب اور دبدبہ نہیں ہوگا، سینٹ اور اسمبلیوں کے ٹھاٹھ باٹھ نہیں ہوں گے، عدالتوں کے کٹہروں کا طنطنہ نہیں ہوگا، پولیس کے عہدوں اور تمغوں کا فخر و غرور نہیں ہوگا، آرمی کے کراؤنوں اور اسٹارز کا جاہ و جلال نہیں ہوگا، سرکاری منصبوں اور تعیناتیوں کا کروفر نہیں ہوگا، وسیع و عریض جاگیروں کی خدائی نہیں ہوگی، قبضہ گروپوں کے لمبے ہاتھ نہیں ہوں گے، بدمعاشوں اور ڈانوں کے انڈر ورلڈ سلسلے نہیں ہوں گے۔ کرائے کے قاتلوں کی دہشت گردی نہیں ہوگی، سفارش کے لئے چچا اور ماموں نہیں ہوں گے، رشوت کے لئے مال حرام کی ریل پیل نہیں ہوگی۔

اس وادی پرخطر میں موذی درندوں جیسی سفاکی ہوگی، زمین اوڑھادی جائے گی، مٹی کا گھروندا ہوگا، مٹی کا فرش ہوگا، مٹی کا بستر ہوگا، گھٹن ہوگی، کیڑے مکوڑے ہوں گے، زہریلے سانپ اور بچھو ہوں گے، جائے فرار ہوگی نہ جائے قرار۔

اس وادی پرخطر میں ہمیشہ کے لئے چلے جانے والوں اور کبھی بھی لوٹ کر نہ آنے والے مسافروں کو آپ ایک قیمتی تحفہ دے سکتے ہیں جس کو سونے چاندی، ہیروں، موتیوں اور جواہرات میں تولا نہیں جاسکتا جس کو ڈالروں پاؤنڈوں اور ریالوں سے ایکسچینج نہیں کیا جاسکتا، جسے پلاٹوں، کوٹھیوں، باغوں اور جاگیروں کے عوض خریدا نہیں جاسکتا، جس کی بولی نیلے آسمان کی چھت کے نیچے شرق و غرب کے تمام تاجر لگا نہیں سکتے اور وہ تحفہ ہے۔

"میت اور جنازہ سے متعلقہ مسنون دعائیں"۔

ہمیں یہ دعائیں ہمہ وقت ازبر رہنی چاہئیں اور جس کے کفن و دفن میں ہمیں شرکت کا موقع ملے تو ہم اس کو یہ تحفہ دینے کے قابل ہوں اور یاد رکھیں اگر ہم اپنی زندگی میں دوسروں کو یہ تحفہ دیتے رہے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اس تحفے سے کبھی محروم نہیں رکھیں گے۔ ان شاء اللہ

شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا اور اس کی معافی؟

پروفیسر ساجد میر

نبی کریم ﷺ کی عظمت و توقیر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے اور علمائے اسلام دور صحابہؓ سے لے کر آج تک اس بات پر متفق رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا آخرت میں سخت عذاب کا سامنا کرنے کے علاوہ اس دنیا میں بھی گردن زدنی ہے۔ خود نبی رحمت ﷺ نے اپنے اور اسلام کے بیشمار دشمنوں کو (خصوصاً فتح مکہ کے موقع پر) معاف فرما دینے کے ساتھ ساتھ ان چند بدبختوں کے بارے میں جو نظم و نثر میں آپ ﷺ کی ہجو اور گستاخی کیا کرتے تھے، فرمایا تھا کہ اگر وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹے ہوئے بھی ملیں تو انہیں واصل جہنم کیا جائے۔ یہ حکم (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کی ذاتی انتقام پسندی کی وجہ سے نہ تھا کہ آپ ﷺ کے بارے میں تو حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرامؓ کی شہادت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ شاتم رسول ﷺ دوسروں کے دلوں سے عظمت و توقیر رسول ﷺ گھٹانے کی کوشش کرتا اور ان میں کفر و نفاق کے بیج بوتا ہے، اس لئے توہین رسول ﷺ کو "تہذیب و شرافت" سے برداشت کر لینا اپنے ایمان سے ہاتھ دھونا اور دوسروں کے ایمان چھن جانے کا راستہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔ نیز ذات رسالت مآب ﷺ چونکہ ہر زمانے کے مسلمان معاشرہ کا مرکز و محور ہے، اس لئے جو زبان آپ ﷺ پر طعن کے لئے کھلتی ہے، اگر اسے کاٹا نہ جائے اور جو قلم آپ ﷺ کی گستاخی کے لئے اٹھتا ہے اگر اسے توڑا نہ جائے تو اسلامی معاشرہ فساد اعتقادی و عملی کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) نازیبا الفاظ کہنے والا امام ابن تیمیہؒ کے الفاظ میں ساری امت کو گالی دینے والا ہے اور وہ ہمارے ایمان کی جڑ کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کا ایمان اور غیرت بچانے کے لئے ہجو نگاروں کی گستاخیوں کی پاداش میں ان کا قتل روا رکھا۔ ان میں سے ایک ملعون کا نام ابن خطل تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان کے خلاف شعر کہتا اور اس کی دو لونڈیاں یہ غلیظ شعر اسے گا گا کر سناتیں۔ فتح مکہ کے دن وہ حرم مکہ میں پناہ گزین تھا، مگر ابو برزہؓ صحابی نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق اسے وہیں جہنم رسید کر دیا۔

عام طور پر غزوات اور جنگوں میں آپ ﷺ کا حکم ہوتا تھا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے لیکن توہین رسول اسلامی شریعت میں اتنا سنگین جرم ہے کہ اس کی مرتکب عورت بھی قابل معافی نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابن خطل کی مذکورہ دو لونڈیوں کے علاوہ دو اور عورتوں کے بارے میں بھی جو آپ ﷺ کے حق میں بدزبانی کی مرتکب تھیں، قتل کا حکم جاری کیا تھا۔ اس طرح مدینہ میں ایک نابینا صحابی کی ایک چہیتی اور خدمت گزار لونڈی جس سے ان کے بقول ان کے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی تھے، رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کا ارتکاب کیا کرتی تھی۔ یہ نابینا صحابی اسے منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی۔ ایک شب وہ بدزبانی کر رہی تھی کہ انہوں نے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ جب یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! گواہ رہو اس خون کا کوئی تاوان یا بدلہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

جب حضرت عمرؓ نے گستاخ رسول ﷺ کے نابینا قاتل کے بارے میں پیار سے کہا دیکھو اس نابینا نے کتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا، اسے اعمٰی (نابینا) نہ کہو، بصیر و بینا کہو کہ اس کی بصیرت و غیرت ایمانی زندہ و تابندہ ہے اور جب ایک اور گستاخ ملعون اسماء بنت مروان کو اس کے ایک اپنے رشتہ دار غیرتمند صحابی نے قتل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! اگر تم کسی ایسے شخص کی زیارت کرنا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نصرت و امداد کرنے والا ہے تو میرے اس جانثار کو دیکھ لو۔ یہ غیرتمند صحابی عمیر بن عدیؓ جب اس ملعونہ کے قتل سے فارغ ہوئے تو ان کے قبیلے کے بعض سرکردہ افراد نے ان سے پوچھا تھا کہ تم نے یہ قتل کیا ہے؟ انہوں نے بلا تامل کہا، ہاں اور اگر تم سب گستاخی کا وہ جرم کرو جو اس نے کیا تھا تو تم سب کو بھی قتل کر دوں گا۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہؒ)

ایک اور شاتم رسول ﷺ ملعون یہودی ابورافع کو اس کی بدگوئی کی سزا دینے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن عتیکؓ کی سرکردگی میں ایک گروپ بھیجا۔ یہ ملعون ایک محفوظ قلعہ میں رہتا تھا، مگر عبداللہ بن عتیکؓ اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اس کے سر پر جا پہنچے اور اسے واصل جہنم کیا۔ جلدی میں واپسی کے لئے مڑے تو ایک سیڑھی سے گر کر ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اسے اپنے عمامہ سے باندھا اور قلعہ کے دروازہ سے باہر نکل آئے، مگر انتہائی تکلیف کے باوجود وہیں بیٹھ کر اپنے مشن کی تکمیل کی خوشخبری ملنے کا انتظار کرتے رہے۔ جب ابورافع کی موت کا اعلان سنا اور اطمینان ہوا اور واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ساری بات سن کر ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر دست شفقت پھیرا تو وہ اس طرح درست ہوگئی جیسے کبھی ٹوٹی نہ تھی۔ (بخاری)

ابوعفک اور کعب بن اشرف دو اور بدبخت یہودی تھے، جو مسلسل نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے، ابوعفک کو سالم بن عمیر نے قتل کیا اور کعب بن اشرف کو آپ ﷺ کی اجازت اور حکمت سے محمد بن مسلمہؓ نے۔ (بخاری و مسلم)

جب یہودیوں نے کعب کے قتل کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس نے جو تکلیف دہ گستاخیاں کی تھیں، اگر تم میں سے کوئی اور کرے گا تو اس کی بھی یہی سزا ہوگی۔

عہد نبوی ﷺ میں شاتمان رسول ﷺ کے بھیانک انجام کی ان متعدد مثالوں کے پیش نظر ہر دور کے مسلمان علماء کا فتویٰ یہی رہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے۔ موجودہ حالات میں بھی عالم اسلام کے عالمی و روحانی مرکز سعودی عرب کے مفتی اعظم کے علاوہ متعدد مسلمان ملکوں کے عالی مرتبت علماء نے بھی شاتم رسول کے قتل کا فتویٰ دیا ہے حالانکہ صحیح یہ ہے کہ شاتم رسول جب معاشرے میں اپنی گندگی پھیلا چکے تو قتل کے سوا اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سچی توبہ کرنے سے وہ آخرت کی سزا سے بچ سکتا ہے، مگر دنیا میں بہرحال اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونا ہی پڑیں گے۔

یہ کس قدر افسوسناک، غمناک اور شرمناک بات ہے کہ ڈنمارک کے روزنامہ "جیلینڈز پوسٹن" نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں گستاخانہ اور توہین آمیز خاکے شائع کئے ہیں جس سے مسلم امہ کی نہایت دل آزاری ہوئی اور اس کے دل زخمی ہوئے۔ اخبار کی اس گستاخانہ اور ناپاک جسارت کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ان شرانگیز خاکوں سے مسلمانوں کے جذبات انتہائی مجروح ہوئے ہیں اور وہ سراپا احتجاج ہیں، مگر یورپ کے بعض حلقوں میں اسے آزادی اظہار کا نام دیا جا رہا ہے۔ آزادی اظہار کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمانوں کی دل آزاری کی جائے اور ان کے دینی جذبات سے کھیلا جائے۔ آزادی اظہار کوئی بے لگام شے نہیں بلکہ وہ بھی اپنے اصول و ضوابط رکھتی ہے جو کسی کی دل آزاری کی اجازت نہیں دیتی۔ مسلمان جس دین (اسلام) کے پیروکار ہیں وہ تو امن کا داعی، عدل و انصاف کا پیامبر، اقلیتوں کا محافظ اور انسانیت کا محسن ہے۔ کائنات شاہد ہے کہ جب چار دانگ عالم میں اسلام کا پھریرا لہرا رہا تھا تو ہر طرف بہاروں کا سماں تھا۔ مسلم اور غیر مسلم کو یکساں انصاف اور بنیادی حقوق حاصل تھے۔ آج امریکہ جو دنیا کا ٹھانیدار بنا ہوا ہے، اس حالا یہ ہے کہ: "فرنگ کی رگ جاں پنجہ یہود میں ہے"

اس نے مسلمانوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو اپنے مستقبل کے لئے کوئی موثر لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے تاکہ اسلام، ناموس رسالت ﷺ اور مسلمانوں کا تحفظ ہو سکے اور ایک بار پھر دنیا میں امن و سکون اور عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے۔ عالم کفر کو معلوم ہونا چاہئے کہ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ مسلمانوں کے دین و ایمان کا مسئلہ ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہر مسلمان ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے مر مٹنے کا جذبہ رکھتا ہے بعض لوگوں کے لئے شاید یہ امر باعث حیرت ہو کہ اسلام نے بڑے بڑے گناہگار کے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں کیا۔ پھر شاتم رسول توبہ کے باوجود کم از کم دنیاوی سزا سے کیوں نہیں بچ سکتا؟ امام ابن تیمیہؒ نے اس موضوع پر اپنی مبسوط کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" میں خوب روشنی ڈالی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اہل حدیث امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک شاتم رسول ﷺ کی توبہ اسے قتل کی سزا سے نہیں بچا سکتی جبکہ امام شافعیؒ سے اس سلسلہ میں توبہ کے قبول و عدم قبول کے دونوں قول منقول ہیں۔ البتہ امام ابوجعفرؒ کے نزدیک اگر وہ سزا سے پہلے توبہ کرے تو سزا سے بچ سکتا ہے۔ خود امام ابن تیمیہؒ اکثر محدثین و فقہاء کی طرح اس بات کے قائل ہیں کہ شاتم رسول توبہ کے باوجود قتل کی سزا کا مستحق ہے انہوں نے اس سلسلہ میں اپنی کتاب کے مختلف مقامات پر جو زوردار دلائل دیئے ہیں ان کا خلاصہ اور وضاحت حسب ذیل ہے۔

1۔ شاتم رسول ﷺ فساد فی الارض کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی توبہ سے اس بگاڑ اور فساد کی تلافی اور ازالہ نہیں ہوتا جو اس نے لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے۔

2۔ اگر توبہ کی وجہ سے سزا نہ دی جائے تو اسے اور دوسرے بدبختوں کو جرات ہوگی کہ وہ جب چاہیں توہین رسول ﷺ کا ارتکاب کریں اور جب چاہیں توبہ کر کے اس کی سزا سے بچ جائیں اس طرح غیروں کو موقع ملے گا کہ وہ مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو بازیچہ اطفال بنا لیں۔

3۔ نبی کریم ﷺ کی گستاخی کے جرم کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے اور حقوق العباد سے بھی۔ حقوق اللہ تو اللہ چاہے تو خود معاف کر دیتا ہے مگر حقوق العباد میں زیادتی اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک متعلقہ مظلوم اسے معاف نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں اگر کسی کا یہ جرم معاف کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے، مگر اب اس کی کوئی صورت نہیں۔ امت مسلمہ یا مسلمان حاکم آپ ﷺ کی طرف سے نیابتاً اس جرم کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

4۔ قتل، زنا، سرقہ جیسے جرائم کے بارے میں بھی اصول یہی ہے کہ ان کا مجرم سچی توبہ کرنے سے آخرت کی سزا سے بچ سکتا ہے، مگر دنیاوی سزا سے نہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ قاتل، زانی یا چور گرفتار ہو جائے اور کہے کہ میں نے جرم تو کیا تھا، مگر اب توبہ کر لی ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح شاتم رسول ﷺ بھی ارتکاب جرم کے بعد توبہ کا اظہار کرے تو دنیاوی سزا سے نہیں بچ سکتا اور اس کا جرم مذکورہ جرائم سے بدتر اور زیادہ سنگین ہے۔

ان دلائل کے پیش نظر درست یہی ہے کہ شاتم رسول ﷺ کی سزا قتل ہے اور اس کی سچی یا جھوٹی توبہ اسے اس سزا سے نہیں بچا سکتی۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کو مغرب اور اس کی نام نہاد تہذیبی اقدار سے مرعوب ہو کر اپنے موقف میں کسی طرح کی لچک پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ اگر برطانیہ و امریکہ میں آزادی تحریر و تقریر کے باوجود ملک اور اس کے آئین میں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ملکہ کی توہین جرم ہے اور اگر روس میں لینن کو گالی دینا قابل تعزیر ہے تو ہمیں اپنے آقا ﷺ کی توہین کے جرم کی سزا کے بانگ دہل اعلان سے کون روک سکتا ہے؟ ہماری تو متاع ایمان کی بقاء کی ضمانت ہی نبی کریم ﷺ کی ذات والا سے محبت اور آپ ﷺ کی عظمت و توقیر ہے۔

(بشکریہ خبریں)

آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں

دستک / سلطان محمود ضیاء

ربیع الاول کا چاند امت محمدیہ کیلئے مسرتوں، خوشیوں، جذبوں اور امنگوں کا پیغام لیکر طلوع ہوتا ہے۔

اسی ماہ مقدس میں انسانیت کو شرف حاصل ہوا، اندھیروں کو روشنی ملی، مرجھائے ہوئے چہروں پر بہار آئی اور ظلم و جبر کے گڑھوں میں گرے ہوئے تباہ حال انسانوں کو عدل و انصاف اور شرافت و تہذیب کے فلک بوس محل نصیب ہوئے۔

چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود ماہ ربیع الاول آج بھی وہی تر و تازگی رکھتا ہے جو آفتاب نبوت کے طلوع کے وقت تھی۔ اس میں وہی شیرینی اور لذت محسوس ہوتی ہے جو آمنہ اور حلیمہ نے اس وقت محسوس کی تھی۔ آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں دھرنے لاکھوں برس صرف کر دیئے۔ سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے۔ چرخ کہن مدتوں سے اسی صبح جاں نواز کیلئے لیل و نہار کی کروٹیں بدل رہا تھا۔ کارکنان قضا و قدر کی بزم آرائیاں، عناصر کی جدت طرازیاں، ماہ و خورشید کی فروغ انگیزیاں، ابر و باد کی انکھیلیاں اور ارض و سما کی گردشیں اسی مبارک گھڑی کیلئے روپ بدل رہی تھیں۔

آج کی رات میں نہ صرف ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر پڑے، آتش کدہ فارس بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا بلکہ شان عجم، شوکت روم، اوج چین کے قصرہائے فلک بوس بھی زمین بوس ہو گئے، آتش کدہ کفر، آتش کدہ گمراہی اور آتش کدہ ضلالت کے بلند و بالا شعلے بھی سرد پڑ گئے۔

یہی وہ مبارک لمحات تھے جن کی آمد سے صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی، بت کدے خاک میں مل گئے، شیرازہ مجوسیت بکھر گیا اور نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔

ہر طرف توحید کا غلغلہ اٹھا، چمنستان سعادت میں بہار آ گئی، آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر سو پھیل گئیں اور فاران کی چوٹیوں سے نکلنے والے بدر منیر، مہر منیر اور سراج منیر نے جگمگاتی کرنوں سے سارے عالم کو لپیٹ میں لے لیا۔

آپ کی آمد سے قبل ہر طرف اندھیرے چھائے ہوئے تھے عالمگیر گمراہیوں اور ہولناک تاریکیوں کی اس شب تیرہ و تار میں کہیں تہذیب و تمدن کی روشنی نظر نہ آتی تھی۔ شرافت کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔ فطرت کا حسن حقیقی اور روحانیت کا جمال صداقت کفر و باطل کی تاریکیوں میں چھپ گیا تھا۔ کفر و معصیت اور ظلم و ستم کے خونخوار بھیڑیوں نے ساری دنیا کو لہولہان کر دیا تھا۔

عرب کی سرزمین بت پرستی کا مرکز بنی ہوئی تھی، تہذیب و تمدن کی کوئی شعاع نہ تھی جو تاریک دلوں کو پیغام ہدایت دے سکے۔ کوئی رہبر نہ تھا جو بھٹکے ہوئے مسافروں کو منزل کا پتہ دے سکے۔ ایسے پرآشوب دور کے طوفان بلاخیز میں محسن انسانیت، رہبر انسانیت اور حضرت محمد عربی ﷺ ہی کا فقید المثال اور عدیم النظیر کارنامہ تھا جنہوں نے عقائد، عبادات، معاملات، آداب، معاشرت، تہذیب، اخلاق اور اصلاح نفس کے مکمل ترین قوانین دیکر انسانیت کو شرافت و کمال تک پہنچا دیا۔

آپ ﷺ پیغمبر انقلاب ہیں آپ کی آمد سے دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہوا۔ آپ کے حالات و کارناموں کو جمع کرنا ناممکن ہے۔ دنیا کے سارے درخت قلم بن جائیں اور سمندروں کا سارا پانی سیاہی بنا لیا جائے قلم اور سیاہی تو ختم ہو جائیں گے مگر آپ کے کمالات و صفات کا احاطہ کوئی مورخ، مصنف اور سیرت نگار نہیں کر سکے گا۔

اس لئے سر دست ہم صرف تین چیزوں کا تذکرہ کریں گے۔ پہلی بات یہ کہ نبی کریم ﷺ کی آمد کے وقت دنیا آج کی طرح دو بڑی طاقتوں کے رحم و کرم پر زندگی کے تلخ ایام گذار رہی تھی۔ ایک طرف روم تھا اور دوسری طرف فارس۔ انہی دو طاقتوں کی حکمرانی تھی اور تمام چھوٹے ملک ان کے استحصالی نظام کی چکیوں میں پس رہے تھے جس ملک، قوم یا قبیلے پر یہ طاقتیں اپنا ظالمانہ، جابرانہ اور غاصبانہ نظام مسلط کرنا چاہتیں بلا روک ٹوک کر سکتی تھیں اور ان کے اس استحصالی نظام کے بوجھ تلے مظلوم قومیں دبی ہوئی تھیں۔

دوسرا مسئلہ حقوق انسانی کی پامالی کا تھا ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا جنگلی قانون تھا کوئی تجارتی قافلہ رہزنوں سے بچ کر نہیں گذر سکتا تھا۔ کسی کی عزت محفوظ نہ تھی، کوئی جان سلامتی اور امن کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتی تھی۔

تیسرا بڑا مسئلہ جاہلانہ تہذیب و کلچر کا تھا۔ شرافت کے سارے اصول فنا ہو چکے تھے تہذیب نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ یتیم بچوں، غلاموں اور بیواؤں کیلئے کہیں جائے پناہ نہ تھی، شرم و حیاء کے سارے تانے بانے بکھر گئے تھے یہاں تک کہ اللہ کے گھر کا طواف بھی برہنہ کرنے کو شرافت سمجھ لیا گیا تھا۔

ایسے گھٹاٹوپ اندھیروں میں عرب کا چاند طلوع ہوا جس نے اپنی نورانی کرنوں سے استعماری نظام کا خاتمہ کیا، انسانی حقوق کے زریں اصول دیئے اور تہذیب و شرافت کا پائیدار نظام وضع کیا جو قیامت تک انسان کیلئے ابدی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

انسانیت کے محسن اعظم نے سب سے پہلے انسانوں کو جان کے تحفظ کا حق، مال کے تحفظ کا حق، عزت نفس کے تحفظ کا حق، خاندان کے تحفظ کا حق اور اجتماعی طور پر پورے انسانی معاشرے کے تحفظ کے حقوق کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ عملی طور پر تباہ شدہ معاشرے کو انسانی حقوق کا پابند بنا دیا جس کی مثال آج تک دنیا پیش نہیں کر سکتی۔

دنیا کے استحصالی نظام کا ایسا خاتمہ کیا کہ مشرق سے مغرب تک ہر انسان صرف اللہ کا غلام نظر آتا تھا۔ آج دنیا کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو بعینہ وہی منظر دکھائی دیتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں تھا آج انسانی حقوق کا مسئلہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ مشرق و مغرب ہر طرف انسانی حقوق کیلئے چیخ و پکار ہو رہی ہے لیکن جتنی آج کے دور میں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے شاید اس سے قبل کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ تہذیب و شرافت کا آج ساری دنیا میں جنازہ نکال دیا گیا ہے اور دنیا دن بدن تہذیبی اصولوں سے انحراف کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ شرم و حیاء کا نام و نشان مٹا دیا گیا ہے اور مخلوط کلچر کی ساری دنیا میں حوصلہ افزائی ہو رہی ہے ان ساری خرابیوں کی بنیاد روم و فارس کے استحصالی نظاموں کی طرح آج کی سامراجی اور استحصالی طاقتیں ہیں جن کے ظالمانہ نظاموں نے انسانوں کو آج پھر کچلنا شروع کر دیا ہے۔ ان حالات میں آج عالم اسلام پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے محسن ﷺ کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر میدان عمل میں آئیں اور اپنا کردار ادا کریں۔ مسلمانوں کے پاس آج بھی وہی ہدایت اور کتاب موجود ہے جس کو لے کر پیغمبر انقلاب اور محسن انسانیت نے عالم انسانیت کو راہ راست پر لگایا تھا۔ آج انسانی حقوق کا مسئلہ اور تہذیب و شرافت کا حال سب سے زیادہ تباہ کن ہے اور عالمی طاقتیں تیزی کے ساتھ دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کیلئے بڑھ رہی ہیں۔ ماہ ربیع الاول کی ان مبارک گھڑیوں میں مسلمانوں کو دین کی طرف پلٹنے کیلئے سوچنا ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے ایام منا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ آپ کی زندگی کو اپنا کر آج کی تباہ حال انسانیت کی دستگیری کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر مسلمان تعلیمات نبوی کو لیکر اٹھیں تو کوئی بعید نہیں کہ آج بھی ساری دنیا پر اسلام کا عادلانہ نظام رائج ہو جائے اس لئے مسلمان دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں اور آپ کا لایا ہوا نظام آج بھی پریشان حال دنیا کیلئے امن و سلامتی، اخوت و بھائی چارے، مساوات و رواداری، سکون و اطمینان اور عدل و شرافت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

جلوہ افروزِ حق......!

حاصل تمنائی

جلوہ افروز حق ہوگیا
رنگ باطل کا فق ہوگیا

پتھروں میں زباں آگئی
چاند اشارے سے شق ہوگیا

محمد ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت

رب العلمین نے رسول کریم ﷺ کو رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کی بعثت کا بنیادی سبب جہانوں پر رحم کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ پرندوں، جانوروں، درختوں، جنوں اور انسانوں کے لئے رحمت ہیں بلکہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے لئے بھی۔ اہل اسلام کے لئے دنیا و آخرت اور اہل کفر کے لئے فقط دنیا میں۔ سابقہ قوموں کو گستاخی و بے ادبی، نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا چہرے تبدیل کر دیئے گئے ایسا اس امت کے ساتھ نہیں ہوگا۔

جو آپ ﷺ پر ایمان لائے گا اس کے لئے دنیا و آخرت میں رحمت لکھی جائے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حقدار ہوگا۔

اللہ رب العزت نے سورۃ الانبیاء میں فرمایا: ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر جہانوں پر رحم کرنے کے لئے۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے سراسر رحمت ہیں۔ خصوصاً اہل ایمان کے لئے "بالمومنین رؤف رحیم" مومنوں پر شفقت کرنے والا مہربان۔

جو ایمان لایا اس نے رحمت کو قبول کیا اور نعمت کا شکر بجا لایا، رسول اللہ ﷺ جس طرح اس امت کے لئے رحمت ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت و ہدیہ بھی۔

آپ ﷺ نے خود فرمایا: "انما انا رحمة مهداة" میں رحمت مجسم بن کر آیا ہوں جو اللہ کی طرف سے اہل جہاں کے لئے ایک ہدیہ ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان اور رحمت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی انسانیت کی تربیت و اصلاح اور فوز و فلاح کے لئے بسر کی اور مخلوقات کے حقوق اور ان سے حسن سلوک کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے گزاری اور اپنی امت کو اسی چیز کی ترغیب دی جہاں آپ ﷺ نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے والی بدکار عورت کو مغفرت کی نوید سنائی، وہاں آپ ﷺ نے جانوروں پر رحم کرتے ہوئے حکم دیا "فی کل ذات کبد رطبة اجر" ہر تر جگر ذی روح چیز پر رحم کرنے میں اجر ہے۔

حلال جانور کو ذبح کرتے وقت چھری تیز رکھنے کا حکم اس لئے فرمایا تا کہ اس کو تکلیف نہ ہو۔ جو نبی ﷺ جانور کی تکلیف برداشت نہیں کرتا وہ انسانوں کو جہنم میں جلتا کیسے دیکھ سکتا ہے؟

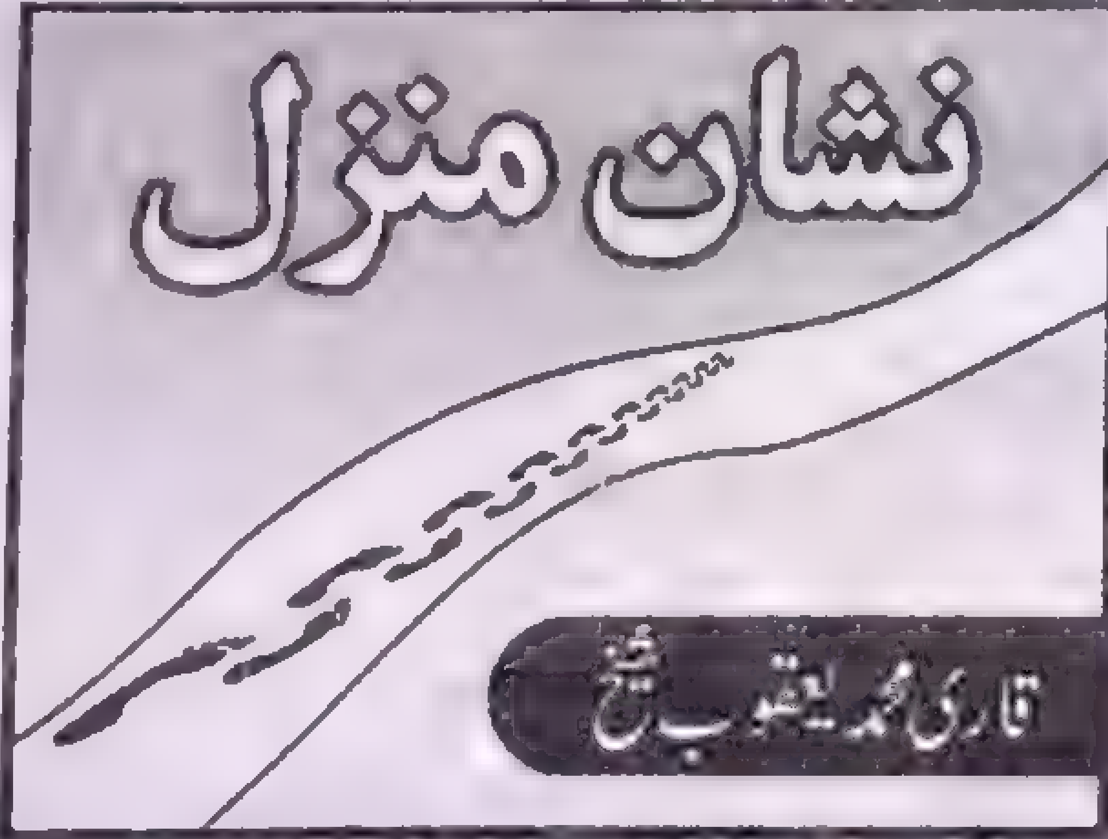
نافرمانی پر تلے ہوئے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا "تمہیں کیا ہو گیا ہے جہنم کی طرف دوڑ رہے ہو اور میں تمہیں کھینچ کھینچ کر پیچھے لا رہا ہوں۔

کفار کے ایمان نہ لانے اور جہنم کا ایندھن بننے کا غم آپ کو اس قدر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا! "لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین" ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ ﷺ تو اپنی جان ہی کھو دیں گے۔ جن کے لئے آپ ﷺ پریشان ہیں، فکر مند ہیں، بے چین ہیں۔

جواب میں وہ لوگ پتھر برساتے، بغلیں بجاتے، اذیتیں دیتے اور تکالیف پہنچاتے ہیں یہاں کہ مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ اہل مکہ کے مظالم ایسے تھے کہ چشم فلک نے اس سے قبل ایسا بھیانک منظر نہ دیکھا تھا۔

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم پر مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے وہاں حاکم یمامہ ثمامہ بن اثال گرفتار کر کے لائے گئے آپ ﷺ نے ان کو تین دن اپنے ہاں رکھا دین کی دعوت انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ آپ ﷺ ان کو بار بار تینوں دن دین کی دعوت دی جواب یہ تھا اگر آپ ﷺ قتل کریں گے تو قتل کا بدلہ قتل اور احسان کریں گے تو یہ اس پر احسان ہوگا جو احسان کا بدلہ دینے والا ہے۔ جب انہوں نے اسلام قبول نہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے رہائی کا حکم دے دیا رسیاں کھل گئیں جانے کی اجازت مل گئی۔ چلے گئے، کچھ دیر کے بعد واپس پلٹے ثمامہ کیسے آنا ہوا؟ رہائی کا مطالبہ تھا تمہیں دے دی، اب کیا چاہیے؟

جواب دیا: رہائی نہیں محمد ﷺ کی غلامی چاہیے، آپ ﷺ نے ان کا اسلام قبول کیا، یہ مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کی ادائیگی کا ارادہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے عمرہ کے اسلامی آداب اور طریقہ کار سے آگاہ فرمایا۔ مکہ گئے عمرہ ادا کیا مشرکین مکہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اسلام، اہل اسلام، پیغمبر



اسلام کے خلاف لب کشائی کی تو حاکم یمامہ نے کہا "آج کے بعد تمہارا اناج و غلہ بند، جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہیں دیتے۔ مکہ والوں کی گندم جو اور دیگر چیزیں یمامہ جیسے زرخیز علاقے سے آتی تھیں۔ اب ان لوگوں کے لئے مشکلات و پریشانیاں پیدا ہو گئیں تو انہوں نے محمد ﷺ عربی سے رابطہ کیا۔ فریاد بھی کی، رشتہ داری، تعلق داری یاد دلائی، عورتوں اور بچوں کی کیفیت کا نقشہ بھی کھینچا۔ یہ وہی مکہ والے ہیں جنہوں نے شعب ابی طالب میں تین سال تک نبی آخر الزمان اور آپ ﷺ کے اہل خاندان اور صحابہ کو ستایا۔ غذا، خوراک، راشن بالکل بند کر دیا۔ بڑوں نے چمڑے چبائے اور چھوٹوں نے درختوں کے پتے کھائے، بھوک و پیاس کی شدت سے بچے چیختے دل تو کیا پتھر بھی دہل جاتے، اہل اسلام کے لئے یہ بہت بڑا امتحان تھا جس پر وہ پورے اترے۔ اہل مکہ پر جب ایسا وقت آیا تو ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ فریاد پر اتر آئے آپ ﷺ نے قبول کر لی کیونکہ آپ ﷺ رحمۃ للعلمین ہیں۔ ظالموں پر رحم کر دیا اور درخواست قبول کر لی۔

اگر ہم صلح و جنگ کے قوانین پر نگاہ ڈالیں تو اس میں جو نرمی و رحمت ہے وہ کسی دوسرے دین میں کہاں؟!

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ پر ظلم کرنے والے، صحابہ کو ستانے والے، اہل ایمان کو ایذا دینے والے معافی کے طلب گار بن کر آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اسی طرح معاف فرمایا جس طرح یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف فرمایا تھا بلکہ یہاں تک فرما دیا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے، بیت اللہ میں داخل ہو جائے یا ابو سفیان کے گھر پناہ لے لے تو وہ امن میں ہے۔ یہ آپ ﷺ کی رحمت تھی ورنہ بدلہ لینے کا تو یہ سنہری موقع تھا۔ محمد ﷺ رسول کے حقیقی چچا سید الشہداء حمزہؓ کا قاتل کلمہ پڑھتے ہوئے جب آپ کے سامنے آتا ہے جرم کی معافی مانگتا ہے تو آپ ﷺ اس کا اسلام اور معافی دونوں قبول کرتے ہیں۔

سید الشہداء کی شہادت کے بعد ہند بنت عتبہ نے ان کے جسد خاکی سے جو سلوک کیا وہ تاریخ انسانی کا بدترین باب ہے۔ وہ منظر کتابوں میں پڑھ کر تقاریر میں سن کر جسم کانپ اٹھتا ہے۔ ہند بنت عتبہ عورتوں کے بیچ آئی کلمہ پڑھ لیا۔ معافی کی درخواست گزار ہوئی رحمۃ للعلمین نے اسے بھی معاف فرما دیا۔

آپ ﷺ کی نرمی، پر رحم شخصیت کے سبب لوگ فوج در فوج موج در موج دائرہ اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔ جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے پھر اس طرح فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ پر رحمت ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کے لئے نرم ہیں۔ اگر آپ ﷺ سخت دل اور سخت زبان ہوتے تو یہ سب آپ ﷺ کے پاس سے دور ہو جاتے۔

آپ ﷺ کے مبارک ناموں کو دیکھیں تو اس میں رحمت کا عنصر واضح ہے "رحمۃ للعلمین" جہاں والوں کے لئے رحمت۔ ارحم الناس لوگوں پر بہت ہی زیادہ رحم کرنے والے "ابو الارامل" بیوہ عورتوں کا سہارا، لوگوں کی تائید و مدد کرنے والے، ان کا ہاتھ بڑھانے والے۔

آپ ﷺ نے اپنے ناموں کے متعلق خود فرمایا: میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں اور نبی توبہ ہوں، میں الحاشر لوگوں کو جمع کرنے والا ہوں اور نبی جنگ و جہاد ہوں۔ آپ ﷺ نے غلبہ اسلام کے لئے جنگ و جہاد بھی کیا ہے معرکے لڑے ہیں، قافلے اور کارواں روانہ فرمائے ہیں خود قیادت کرتے ہوئے جنگ و لڑائی کے وسط میں تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ آپس میں نرم اور دشمن کے لئے سخت تھے۔ سورۃ الفتح میں ہے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں کے لئے سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔

آج ہم اس سبق کو سامنے رکھیں آپس میں نرم بن جائیں کفار، دشمنان دین کے لئے سخت ہو جائیں تو کامیابی ہمارا مقدر ہے۔ ہم رحمۃ للعلمین کی امت ہیں پھر آپس میں مہربان کیوں نہیں۔ باہمی محبت کا فقدان کس لئے ہے۔ ہم رحماء بینھم کی تصویر کب بنیں گے؟ خانہ جنگی، قتل و غارت کا خاتمہ کب ہوگا؟ آپس میں عفو و درگزر سے کب کام لیں گے جو سیرت رسول کریم ﷺ کا نمایاں اور سنہری پہلو ہے۔ آیئے! ہم اپنے قول و عمل سے ثابت کریں کہ ہم واقعی نبی الرحمۃ کی امت ہیں۔

قبرستان میں قرآن کی تلاوت؟

س: قبرستان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی دلیل سے رہنمائی فرمائیں۔ (عبدالعزیز بن عبداللہ۔ چک نمبر 169/WB ضلع وہاڑی)

ج: قبرستان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا کتاب و سنت سے ثابت نہیں اور صحابہ ؓ میں سے کسی کے عمل میں سے بھی اس کا جواز نہیں نکلتا ہے۔ بلاشبہ ایسا عمل بدعت ہی کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں وہ عمل رد ہے''۔ (مسلم، کتاب الاقضیہ، باب نقض الاحکام الباطلۃ، ح: ۴۴۹۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے اس امر میں کوئی نئی چیز شامل کی جو اس امر (دین اسلام) میں نہیں وہ رد ہے''۔ (بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور، ح: ۲۶۹۷، مسلم، ۴۴۹۲)

عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ قبروں والوں کے لیے کیا پڑھوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو! السلام علی اهل الديار من المومنين و المسلمين و يرحم الله المستقدمين منا و المستاخرين و انا ان شاء الله بكم للاحقون''۔ (مسلم، کتاب الجنائز، باب مایقال عند دخول القبور، ح: ۲۲۵۵)

ام المومنین عائشہ ؓ قبروں والوں کے لیے دعا وغیرہ کا پوچھنا اور رسول اللہ ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کا صرف مذکورہ دعا سکھا دینا قرآن مجید سے کچھ پڑھنے کی تعلیم نہ دینا واضح دلیل ہے کہ قبرستان میں قرآن نہیں پڑھا جاسکتا۔ کیونکہ یہ مقام بیان تھا اور بیان کو ضرورت کے وقت سے مؤخر کرنا جائز نہیں۔ اگر قبرستان میں قرآن پڑھنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ضرور بیان فرمادیتے۔ اور صحابہ ؓ کے ذریعے ضرور ہم تک پہنچ جاتا۔

ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جہاں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے''۔ (مسلم، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب استحباب، صلاۃ النافلۃ فی بیتہ.....الخ، ح: ۱۸۲۴)

اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبرستان ایسی جگہ ہے جہاں قرآن مجید کی تلاوت نہیں کی جاسکتی۔ ورنہ آپ ﷺ گھروں میں سورۃ البقرۃ نہ پڑھے جانے کو قبرستان نہ قرار دیتے۔

امام بخاری ؒ نے اپنی صحیح میں ایسی ہی الفاظ والی حدیث سے قبرستان میں نماز کے منع ہونے پر استدلال کیا ہے۔ (بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کراھیۃ الصلوۃ فی المقابر)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔ (بخاری، ح: ۴۳۲)

لہٰذا جیسے قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی ایسے ہی قرآن کریم بھی نہیں پڑھا جاسکتا۔

ملاعلی قاری حنفی ؒ لکھتے ہیں۔ قبروں کے پاس قرآن پڑھنا، امام ابو حنیفہ، مالک، احمد ؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ بدعت ہے سنت میں ایسی کوئی چیز وارد نہیں ہوئی۔ (شرح فقہ الاکبر، ص: ۱۱۰، ۱۷۰) باقی بعض لوگ جو روایات قبرستان میں قرآن کی تلاوت کے جواز کے لیے پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی مرفوعاً صحیح یا حسن سند سے ثابت نہیں ہے۔ یا تو وہ انتہائی ضعیف ہے یا پھر من گھڑت اور موضوع ہیں۔

جماعت میں لیٹ شامل ہونے والے کی نماز کیسے؟

س: با جماعت نماز میں لیٹ ہونے والے شخص کی پہلی رکعات کون سی ہوگی؟ اور سلام کے بعد کیا وہ دعا استفتاح پڑھے گا؟ اگر نہیں تو کیا اس کی نماز میں کوئی نقص واقع تو نہیں ہوگا قرآن سنت کی روشنی میں مدلل جواب دیں۔ (ابو حارث۔ لاہور)

ج: جماعت میں لیٹ شامل ہونے والا مقتدی امام کی جس رکعت میں بھی شامل ہوگا وہ مقتدی کی پہلی رکعت ہی ہوگی۔ خواہ امام کی دوسری رکعت ہو یا تیسری یا چوتھی اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی اپنی باقی نماز پوری کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے امامت کہی جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ جتنی تم (جماعت کے ساتھ) پالو، اسے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہوگئی ہے اسے (امام کے سلام کے بعد) پوری کر لو۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب لایسعی الی الصلوۃ، ح: ۶۳۹، ۹۰۸)

معلوم ہوا کہ مقتدی نے جتنی نماز امام کے ساتھ

مفتی عبدالرحمٰن عابد حفظہ اللہ

پائی ہے وہ اس کی ابتدائی نماز ہے۔ اور جو فوت ہوگئی ہے وہ اس کی نماز کا آخری حصہ ہے جسے وہ امام کے سلام کے بعد پورا کرے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فاتموا کا لفظ بول کر باقی نماز پوری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور پوری وہی چیز کی جاتی ہے جس کی ابتداء ہو چکی ہو۔ لہٰذا امام اگر فجر، مغرب، اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں ہو تو مقتدی دعائے استفتاح نہیں پڑھے گا کیونکہ امام جہری قرأت کر رہا ہے۔ اور جب امام جہری قرأت کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے سورۃ الفاتحہ کے علاوہ دعائے استفتاح اور فاتحہ کے بعد والی قرأت کرنا صحیح نہیں۔ ظہر، عصر اور باقی نمازوں کی سری رکعتوں میں بعد میں شامل ہونے والا اگر دعائے استفتاح پڑھ لے گا تو صحیح ہے اور اگر اکیلی سورۃ الفاتحہ پر اکتفاء کر لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

بعض اہل علم مسلم شریف کی ایک روایت کے الفاظ ''صل ما ادرکت و اقض ما سبقک''۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلوۃ بوقار ...... ح: ۱۳۶۲) سے استدلال کیا ہے کہ لیٹ آنے والے مقتدی نے جتنی نماز امام کے ساتھ پائی ہے وہ امام کے ساتھ والی رکعات ہی ہوں گی۔ اور جو فوت ہوگئی ہیں وہ اس کی نماز کا ابتدائی حصہ ہے۔ جس کی امام کے سلام پھیرنے کے بعد قضائی دے گا۔

لیکن یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث میں واقض ما سبقک کا لغوی معنی ادا کرنا اور پورا کرنا ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی کئی مثالیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {پھر جب تم اپنے حج کے احکام پورے کر لو تو اللہ کو یاد کرو......} (البقرۃ: ۲۰۰) اور فرمایا: {پھر جب نماز پوری کر لی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل سے (حصہ) تلاش کرو} (الجمعۃ: ۱۰) اور فرمایا: ''پھر جب تم نماز پوری کر لو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے یاد کرو''۔ (النساء: ۱۰۳)

ان تمام آیات میں قضاء کا معنی پورا کرنا ہی ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں قضائی والا معنی نہیں۔

اس لیے اس حدیث میں بھی قضاء سے فقہی اصطلاح والا معنی مراد لینا صحیح نہیں کیونکہ یہ بعد کی اصطلاح ہے۔ کتاب و سنت کی نصوص بعد کی اصطلاحات کے مطابق نہیں ڈھالی جاسکتی۔

قرض دینے والے کی وفات کے بعد قرض کہاں صرف کیا جائے؟

س: بیٹے نے اپنی والدہ سے ادھار پیسے لیے تھے والدہ وفات پاگئی ہیں تو بیٹا اب وہ پیسے کس کو دے۔ دلیل سے رہنمائی فرمائیں۔ (شازیہ جلال۔ میانچوں)

ج: یقیناً مقروض بندے کے پاس قرض امانت ہے جسے مقررہ وقت پر قرض دینے والے بندے کو واپس لوٹانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کو ادا کرو......} (النساء: ۵۸)

ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے لیے احد پہاڑ کی مثل سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تین راتیں گزرنے سے پہلے پہلے میں اسے (مستحقین میں) تقسیم کر دوں صرف اتنا رکھوں جتنے سے جو قرض ہو وہ ادا ہو سکے''۔ (بخاری، کتاب الاستقراض، ح: ۲۳۸۹)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنا کتنا اہم اور ضروری ہے۔ امام بخاری ؒ نے صحیح بخاری میں ایک باب کا عنوان اس طرح قائم کیا ہے۔ باب ہے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں اور اللہ نے فرمایا: {بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کو ادا کرو......} (بخاری، کتاب الاستقراض و اداء الدیون، باب: ۳)

لہٰذا قرض دینے والے کا جو پیسہ قرض کے طور پر مقروض کے پاس ہے وہ قرض دینے والے کی وفات کے بعد اس کے کفن، دفن کے اخراجات، میت پر اگر قرض ہو تو اسے اتارنے اور وصیت کی صورت میں ایک تہائی تک وصیت پوری کرنے کے بعد جو باقی بچ جائے وہ اس میت کا ترکہ شمار ہوگا۔ اور اس کے ورثاء میں کتاب وسنت میں مقررہ حصوں کے مطابق تمام مستحق ورثاء میں تقسیم ہو گا۔ بیٹے نے جو اپنی والدہ سے قرض لیا ہوا تھا اگر وہ کفن و دفن کے اخراجات، قرض، ایک تہائی وصیت سے زائد ہے تو والدہ کی وفات کے بعد والدہ کے تمام زندہ ورثاء میں ان کے مقررہ حصوں کے مطابق سب کو دے دیا جائے۔



دینی رہنمائی
کتاب وسُنّت کی روشنی میں

سوال اس پتے پر ارسال کریں

"دینی رہنمائی ہفت روزہ جرار"
جامع مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور

بابری مسجد کی آخری ہچکی

وہ 22 دسمبر 1949ء کی ٹھنڈی اور طویل ترین رات تھی اور بھارت کے ضلع فیض آباد کا ایودھیا نام سے جانے والا شہر، نصف شب کے بعد جب سب لوگ سو رہے تھے اور سارا شہر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا، چند مقامی ہندوؤں نے یہاں کی مرکزی بابری مسجد کا دروازہ توڑا، اندر داخل ہوئے اور مسجد کے صحن میں رام کا بت نصب کر کے غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد اذان کا وقت تھا۔ مسجد کا مؤذن اذان کے لئے پہنچا، مسجد کا دروازہ کھولنے کے لئے جیب سے چابی نکالی، لیکن یہ کیا؟ جیسے ہی اس نے چابی تالہ کھولنے کے لئے آگے بڑھائی تو وہ یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ تالہ ہی نہیں، مسجد کا دروازہ ہی ٹوٹا پڑا تھا۔ اسی حیرانی و پریشانی کے عالم میں وہ ٹوٹے دروازے سے آگے بڑھا تو مسجد کے صحن میں نصب مورتی دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اس نے اذان دی اور پھر نمازیوں کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں نمازی آنا شروع ہوئے تو ہر کوئی پہلے ٹوٹے دروازے اور پھر صحن میں نصب مورتی کو دیکھ کر ششدر رہ جاتا۔ جب چند نمازی اکٹھے ہوئے اور انہوں نے باہم طے کیا کہ نماز سے پہلے اس مورتی کو مسجد سے نکالنا چاہئے تو ان پر ایک نئی آفت ٹوٹ پڑی۔ وہ مورتی کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھے ہی تھے کہ آس پاس موجود لیکن سب کچھ دیکھنے والے ان ہندوؤں نے جنہوں نے یہ مورتی یہاں نصب کی تھی، اچانک ہلہ بول دیا اور شور مچانا شروع کر دیا کہ رام کی یہ مورتی مسجد کے فرش سے نکلی ہے اور مسلمان انہیں باہر پھینکنا چاہ رہے ہیں جو ہم نہیں ہونے دیں گے۔ ہندوؤں کا سارا مشن پوری منصوبہ بندی سے طے کردہ تھا (وہ تو انگریز کے دور سے یہ پروپیگنڈا کر رہے تھے کہ یہ جگہ ان کے رام کی جائے پیدائش ہے جہاں پہلے ایک بڑا مندر موجود تھا اور اسے ہی گرا کر یہ علاقہ فتح کرنے کے بعد 1525ء میں مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر نے اپنے ایک مشیر میر باقی کے مشورے سے یہاں مسجد کی بنیاد ڈال دی تھی)۔ ان کی تعداد بھی زیادہ تھی اور وہ سب ڈنڈوں، تلواروں سے بھی لیس تھے۔ انہوں نے نمازِ فجر سے پہلے ہی مسلمانوں کو مار مار کر مسجد سے نکال دیا اور خود مسجد پر قابض ہو کر بیٹھ گئے۔ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں ہندو اور ہزاروں مسلمان مسجد کے اندر اور باہر جمع ہو گئے۔ تو تکار، تلخ کلامی اور دھینگا مشتی کے ساتھ تھوڑا وقت مزید گزرا اور بات مقامی تھانے تک پہنچی تو پولیس نے علاقے کا گھیراؤ کیا۔ طرفین کے لوگوں سے علاقہ خالی کروایا اور پھر مسجد کو تالہ لگا دیا۔ بات مرکزی حکومت تک پہنچی تو اس نے مسجد کو مستقل طور پر سیل کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ یوں کعبہ کی یہ بیٹی جہاں 1528ء سے اللہ کی کبریائی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے زمزمے گونج رہے تھے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی۔ پھر کتنی دہائیاں بیتیں، مسلمان یہاں داخلے کو ترستے رہے یہاں تک کہ 6 دسمبر 1992 کا دن طلوع ہوا اور پھر بھارت کے اطراف و اکناف سے آئے لاکھوں ہندوؤں نے ایل کے ایڈوانی کی سربراہی میں مسجد پر دھاوا بول دیا۔ مسجد کی حفاظت پر متعین کسی پولیس اہلکار نے کسی بلوائی کو روکنے کی کوشش نہ کی اور کرتے بھی کیوں؟ سب کی تو چاہت ہی یہی تھی۔ اس وقت بھارت میں نرسمہا راؤ کی حکومت تھی جو اگرچہ کانگرس سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس نے مسجد کی شہادت کے لئے طویل عرصہ تک ملک بھر میں چلنے والی مہم اور پھر اس شہر آنے والے کسی جلوس کو روکنے کی کبھی کوشش نہیں کی تھی۔ عین اس وقت جب بابری مسجد کو گرانے کے لئے لاکھوں ہندو جمع تھے، بھارت کی مرکزی حکومت نے یہاں حفاظت کے لئے برائے نام سکیورٹی متعین رکھی تھی۔ مسجد کے یوں گرائے جانے اور اس کے ملبے پر عارضی رام مندر کی تعمیر کے خلاف بھارت کے مسلمانوں نے جہاں بھی احتجاج کیا انہیں پولیس اور انتظامیہ کی مدد سے ہندوؤں نے روند ڈالا۔ دیکھتے ہی دیکھتے چند روز میں ہزاروں بھارتی مسلمان تہ تیغ کر دیئے گئے اور مزید سیکڑوں مساجد کا بھی نام و نشان مٹا دیا گیا۔



آج 26 برس ہونے کو آئے، وہ ایودھیا شہر ایک بار پھر آر ایس ایس اور وشوا ہندو پریشد کے گھیرے میں تھا اور ان کی کال پر ان کے بقول 3 لاکھ افراد ایودھیا میں جمع ہوئے اور پورا شہر "جے شری رام"، "مندر وہیں بنائیں گے"، "ہر ہندو کی یہی پکار، پہلے مندر پھر سرکار" جیسے نعروں سے گونجتا رہا۔ عالمی میڈیا کے مطابق بھی شوسینا کے کارکن انتہائی جارحانہ نظر آ رہے تھے اور جوشیلے نعرے لگا رہے تھے۔ بظاہر انتظامیہ نے یہاں دفعہ 144 لگائی لیکن نہ کوئی جلوس روکا گیا اور نہ جلسے کے خلاف کوئی قدم اٹھایا گیا۔ ہندوؤں کا غیظ و غضب اس قدر عروج پر تھا کہ علاقے سے ہزاروں مسلمان جانیں بچانے کے لئے علاقہ چھوڑ گئے۔ بھارت کے مسلمان رہنما اس قدر بے بسی اور لاچاری سے دوچار رہے کہ کسی نے معمولی بیان تک دینے کی جرأت نہ کی۔ مودی اور اس کی پارٹی اگلا انتخاب جیتنے کے لئے پورا زور اسی بات پر لگا رہی ہے کہ وہ کسی طرح پکا اور نقشے کے مطابق طے کردہ اصل مندر تعمیر کر لے اور اسی کو بنیاد بنا کر وہ اگلی حکومت بھی بنا لے گی کیونکہ اس طرح اسے ہندوؤں کا مکمل ووٹ بنک حاصل ہو جائے گا۔

ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھنے والے بادشاہ ظہیر الدین بابر کے نام سے موسوم یہ مسجد اسلامی مغل فن تعمیر کے اعتبار سے ایک شاہکار تھی۔ مسجد کے اوپر تین گنبد تعمیر کیے گئے تھے جن میں درمیانی گنبد بڑا اور اس کے ساتھ دو برابر چھوٹے گنبد تھے۔ گنبد کے علاوہ مسجد کو پتھروں سے انتہائی اعلیٰ فن تعمیر سے بنایا گیا تھا اس تعمیر میں صحن بھی شامل تھا۔ نمازیوں کے وضو، مسجد کے لئے پانی کی دیگر ضروریات اور پینے کے لئے پانی کی فراہمی کے لئے صحن میں کنواں بھی کھودا گیا۔ گنبد چھوٹی اینٹوں سے بنا کر ان پر چونے کا پلستر کیا گیا تھا۔ گرمی اور سردی میں مسجد کو ٹھنڈا اور گرم رکھنے کی غرض سے الگ الگ انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد کی چھت کو اسی لئے بلند بنایا گیا تھا۔ مسجد میں ہمہ وقت قدرتی روشنی اور ہوا گزرنے کے لیے جالی دار کھڑکیاں نصب تھیں۔ اندرونی تعمیر میں ایک انتہائی خاص بات یہ تھی کہ محراب میں کھڑے شخص کی سرگوشی مسجد کے کسی بھی اندرونی حصے میں آسانی سے سنا جا سکتی تھی اور یہاں دی جانے والی اذان اور خطبہ نہ صرف مسجد کے ہر حصے میں بآسانی سنا جا سکتا تھا بلکہ باہر بھی آواز سنائی دیتی تھی۔ الغرض یہ مسجد اسلامی فن تعمیر کا شاہکار تھی جو صدیوں بغیر مرمت و نگرانی کے بھی مضبوطی سے کھڑی رہی۔ یہاں سوا 3 سو سال تک کبھی کسی ہندو کو اس بات کا خیال نہیں آیا کہ ان کا یہاں مندر ہو سکتا ہے اور ان کے اس رام کی جنم بھومی یہاں نکل آئے گی جس کا وجود بھی خود ہندوؤں کے ہاں بھی مشکوک ہے۔ مسلمانوں سے ہندوؤں کا پہلا فساد 1853ء میں تب شروع ہوا جب انگریزوں نے یہاں مسلمانوں سے حکومت چھین کر قبضہ کیا تھا اور پھر اسلام دشمنی میں ہندو اور انگریز باہم شیر و شکر ہو گئے تھے۔ انگریزوں نے 1859ء میں مسجد کی زمین مسلمانوں اور ہندوؤں میں تقسیم کر کے دونوں کو عبادت کی اجازت دے دی۔ یہ سلسلہ تقسیم ہند تک قائم رہا اور پھر یہاں ہندوؤں کی حکومت آگئی۔ مسلمانوں کی شامت آگئی۔ 1949ء میں مورتی نصب کرنے کے واقعہ کے بعد مسلمانوں کے مسجد میں داخلہ پر پابندی لگا دی گئی اور پوجا کے لئے چار پجاری مقرر کر دیئے گئے لیکن مسلمان بول تک نہ سکے۔ 1950ء میں مسجد کو اگرچہ تالا لگا دیا گیا مگر پوجا ہوتی رہی۔ 16 جنوری 1950ء کو گوپال سنگھ وکیل کی درخواست پر سول جج نے فیصلہ سناتے ہوئے وہاں حسب سابق مورتیاں رکھی رہنے اور پوجا جاری رہنے کا حکم دیا۔ 17 اکتوبر 1984ء کو رام جنم بھومی ایکشن کمیٹی کا قیام عمل میں آیا اور 1985ء کے آغاز میں تالا کھولنے کی تحریک کو وشوا ہندو پریشد نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور پھر یہ تحریک ملک گیر سطح پر پھیل کر مسجد کے مکمل خاتمے پر منتج ہوئی۔ آج یہاں مندر تو قائم ہے لیکن مسجد کا نام نہیں۔ بھارتی عدالتیں مسلمانوں کی بات نہیں سنتیں اور اب بزور طاقت وہ سب کچھ ہونے والا ہے جس کا اعلان ہندو 70 سال سے کرتے آئے ہیں۔ اب تو حقیقی فیصلہ بھارتی مسلمانوں نے ہی کرنا ہے کہ وہ کب تک یہاں ایسے ہی سسک کر جی سکتے ہیں یا پھر عزت پانے کے لئے آزادی کی راہ اپنا سکتے ہیں۔

مومن رات کیسے گزاریں؟ (2)

الف) نماز مغرب سے پہلے اور بعد میں دو رکعت پڑھنا:

سیدنا عبداللہ (بن مغفل) المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "**صلوا قبل صلاۃ المغرب قال فی الثالثۃ۔ لمن شا کراھیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ**" یعنی۔ "تم مغرب سے پہلے (دو رکعت) پڑھو (یہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا) تیسری بار فرمایا، جو چاہے پڑھے، اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ کہیں اسی (نفلی نماز) کو سنت (موکدہ) نہ بنالیں۔" (صحیح البخاری: ۱۱۸۳) پہلی روایت (ابو داوٗد (۱۲۸۱) میں ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صلوا قبل المغرب رکعتین"؛ یعنی: "مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو"۔

رسول اللہ ﷺ (خود بھی) مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے (صحیح ابن حبان: ۱۵۸۶)

صحابہ کرام بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ان دو رکعت کا اہتمام کرتے تھے (صحیح البخاری: ۱۸۴)

(ب) نماز مغرب کے بعد دو رکعت پڑھنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے، پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت (سنت) پڑھتے ...." (صحیح مسلم: ۷۳۰)

وہ بارہ رکعات نفلی نماز جن کے دن اور رات میں پڑھنے سے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے اس میں نماز مغرب کے بعد کی بھی دو رکعتیں بھی ہیں (سنن الترمذی ۴۱۵ وقال: حسن صحیح)

(ج) مغرب اور عشاء کے درمیان نفلی نماز:

ان کی تعداد متعین نہیں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی جب جب آپ ﷺ نے (نماز مغرب) پوری پڑھ لی تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی آپ ﷺ (عشاء تک) نماز پڑھتے رہے یہاں تک رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء پڑھی پھر مسجد سے نکلے۔"

(سند احمد: ۵/۳۰۱) (سنن الکبری سنائی: ۳۸۰_۳۸۱)

(سنن الترمذی: ۳۷۸۱) (صحیح ابن خزیمہ: ۲/۱۰۹۷)

ح) نماز عشاء سے پہلے دو رکعت پڑھنا۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**مامن صلاۃ مفروضۃ، الا و بین یدیھا رکعتان**" یعنی "کوئی فرض نماز ایسی نہیں ہے، جس سے پہلے دو رکعتیں نہ ہوں۔" (صحیح ابن حبان: ۲۴۴۶)

کوئی خاص صریح صحیح حدیث مجھے اب تک اس مسئلے میں نہیں واللہ اعلم بالصواب۔

ر) نماز عشاء کے بعد دو رکعت پڑھنا۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جس شخص نے دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لئے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے (ان میں) دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد (بھی ہیں) (سنن الترمذی: ۴۱۵ وقال: حسن صحیح)

س) نماز عشاء کے بعد گھر میں آکر چار رکعتیں پڑھنا بھی مسنون ہے (صحیح البخاری: ۱۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**افضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلاۃ اللیل**" یعنی "فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے" (صحیح مسلم: ۱۱۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لئے رحمت کی دعا کی ہے جو رات کو اٹھا۔ پھر نماز (تہجد) پڑھی اور اپنی عورت کو جگایا پھر اس نے (بھی) نماز پڑھی۔ (سنن ابی داوٗد: ۱۳۰۸، اس کو امام حاکم (۱/۳۰۹ اور ابن خزیمہ ۱۱۴۸) نے صحیح کہا ہے)

ط) نماز تہجد کی تعداد رکعت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کا غالب معمول بیان کرتی ہیں کہ: "**ماکان رسول اللہ ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ** ..." یعنی: "رسول اللہ ﷺ (نماز تہجد) رمضان ہوتا یا غیر رمضان گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔" (صحیح البخاری: ۱۱۴۷، صحیح مسلم: ۷۳۸)

ع) نماز تراویح:

مختصر یہ کہ نماز تراویح گیارہ رکعات ہے یہی مسنون ہے۔

تفصیلی دلائل کے لئے دیکھیں (تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ از۔ شیخنا حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ)

ف) نماز وتر۔

مختصر یہ کہ وتر ایک تین، پانچ، سات اور نو پڑھنے مسنون ہیں۔

ق) نماز وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ (نماز تہجد) تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں، پھر وتر ادا کرتے: پھر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے، رکوع کرتے پھر اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں فجر کی سنتیں ادا کرتے"۔ (صحیح مسلم ۷۳۸)

ابن بشیر الحسینوی

ان دو رکعتوں میں رسول اللہ ﷺ "اذا زلزلت" اور "قل یا ایھا الکافرون" پڑھتے تھے (مسند احمد: ۵/۲۶۰)

ل) رات کی آخری نماز وتر ہونی چاہئے۔

سیدنا عبداللہ یعنی عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا**" یعنی: "رات کو تم اپنی نماز وتر کو بناؤ۔" (صحیح مسلم: ۷۵۱)

تنبیہ: نماز وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا اور وتر کو رات کی آخری نماز قرار دینے میں کوئی تعارض نہیں (خلاصۃ الاحکام للنووی: ۱/۵۷۸)

(۶) رات اور جنازہ:

الف) میت کو رات کو دفن کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی (کی قبر) پر نماز جنازہ پڑھی جس کو رات کو دفن کیا گیا تھا ...

(صحیح البخاری: ۱۳۴۰) اس حدیث پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے کہ "رات کو دفن کرنا" رسول اللہ ﷺ کو بھی رات کو دفن کیا گیا (مسند احمد بحوالہ تحفۃ الاحوذی: ۲/۱۵۷) سیدنا ابوبکر کو رات کو دفن کیا گیا (صحیح البخاری قبل ح: ۱۳۴۰ تعلیقا)

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ: یہ ان صحابہ کا اجماع کی مانند ہے۔" (فتح الباری: ۳/۲۶۷) اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی رات کو دفن کیا گیا تھا (فتح الباری: ۳/۲۶۷) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "بہت زیادہ محدثین نے رات کو دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔" (سنن الترمذی: تحت ح: ۱۰۵۷)۔

یہی موقف محدث شمس الحق عظیم آبادی (عون المعبود: ۸/۲۴۷: دار احیاء التراث) عبدالرحمن مبارکپوری (تحفۃ الاحوذی: ۲/۱۵۷) اور جمہور علماء کا ہے (عون المعبود: ۸/۲۴۷)

(۷) رات اور روزہ

اس میں مندرجہ ذیل بحثیں ہیں:

الف) چاند کو دیکھ کر رمضان کے روزے شروع کرنے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**صوموا الرؤیۃ** ..." یعنی: "چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔" (صحیح البخاری ۱۹۰۹، صحیح مسلم: ۱۰۸۱)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: "**لاتصوموا حتی تروا الھلال** ..." یعنی: "اتنی دیر تک تم روزہ نہ رکھو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو۔" (صحیح البخاری: ۱۹۰۶) صحیح مسلم: ۱۰۸۰)

ب) شک والے دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "**من صام یوم الشک فقد عصی ابا القاسم**" یعنی: "جس نے شک والے دن (رات کو جب چاند کے طلوع ہونے کا شک تھا) روزہ رکھا تو یقیناً اس نے ابو القاسم (محمد رسول اللہ ﷺ) کی نافرمانی کی۔" (صحیح البخاری قبل ح: ۱۹۰۶ تعلیقا بالجزم) حکما مرفوع ہے (فتح الباری: ۴/۱۵۱)

ج) رویت ہلال کے ثبوت کے لئے دو عادل مسلمانوں کی گواہی ہونی ضروری ہے (مسند احمد: ۴/۳۲۱)

اگر ایک عادل مسلمانوں کی گواہی مل جائے تو وہ بھی قبول کی جائے گی رویت ہلال میں (ابو داوٗد: ۲۳۴۲ سندہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۸۷۱)

د) چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرنے چاہئیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**صوموا الرؤیۃ و افطروا الرؤیۃ فان غم علیکم فاکملوا شعبان ثلاثین**" یعنی "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو"۔ (صحیح البخاری: ۱۹۰۹ صحیح مسلم: ۱۰۸۱)

ر) رویت ہلال کی دعا:

سیدنا ابو طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو کہتے: "**اللھم اھلہ علینا بالا من والایمان والسلامۃ والسلام ربی وربک اللہ**" یعنی: "اے اللہ: یہ چاند ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ نکال۔ (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ (سنن الترمذی: ۳۴۴۷، مسند احمد: ۱/۱۶۲)

مطالع کی حد کوئی ملک نہیں، اس کی حد میں 32 منٹ کا فرق ہے۔ 32 منٹ پر اختلاف مطالع ہو جاتا ہے اور (۵۶۰) پانچ سو ساٹھ میل کی مسافت ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے (مرعاۃ المناتیح: ۴/۲۱۵)

ص) جس شخص نے قربانی کرنی ہو وہ ذوالحجہ کے چاند طلوع ہونے سے لے کر قربانی کرنے تک نہ بال کاٹے اور نہ ناخن تراشے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**اذا رایتم ھلال ذی الحجۃ وارادا احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ و اظفارہ**"۔

یعنی: "جب ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو، اور تمہارا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بالوں اور ناخنوں (کو کاٹنے اور تراشنے) سے بچو۔"

(صحیح مسلم: ۱۹۷۷) تفصیل کے لئے دیکھئے (المحلی لابن حزم: ۸/۲۸_۲۳۹)

تنبیہ: اگر چاند تھوڑا سا بڑا طلوع ہو تو اسے پچھلے دن کا خیال کرنا غلط ہے (صحیح ابن خزیمہ: ۳/۲۰۶) فائدہ: بیوہ یا مطلقہ کی عدت) مدت حمل، رضاعت، زکوۃ اور حج وغیرہ کا اعتبار چاند سے ہی لگایا جاتا ہے۔

وہ بیوی بچوں کی لاشیں دفن کر کے پھر چل پڑا

8 اکتوبر کا وہ دن بھی حسب معمول طلوع ہوا تھا اور سبھی لوگ اپنے معمول کے مطابق رمضان المبارک کا تیسرا روزہ رکھنے اور نماز و تلاوت قرآن وغیرہ کے بعد اپنے اپنے روزمرہ کے معمول کے مطابق گھروں سے نکلے تھے۔ آج موسم پہلے کئی دنوں کی طرح نہایت خوشگوار تھا اور دھوپ خوب چمک رہی تھی۔ پھر جب گھڑی کی سوئیاں آٹھ بج کر باون منٹ پر پہنچیں تو اچانک زمین آہستہ آہستہ ہلنا شروع ہو گئی۔ لوگوں نے سمجھا لیا کہ یہ زلزلہ ہی ہے پھر جان بچانے کے عمومی اصول کے تحت انہوں نے گھروں، عمارتوں وغیرہ سے باہر نکلنا شروع کیا، لیکن ابھی وہ قدم اٹھا ہی رہے تھے کہ ایک تیز اور ہلا دینے والی آواز سنائی دی اور اگلے ہی لمحے بڑی چھوٹی عمارتیں، کچے پکے گھر، مساجد کے بلند مینار زمین پر پڑے تھے۔ ہر طرف گرد و غبار کا طوفان اٹھ رہا تھا جس میں سورج کی چمکدار روشنی بھی خوفناک لگنے لگی تھی اس کے ساتھ ہی ہر طرف چیخ و پکار، آہ و زاری اور بچاؤ بچاؤ کی بے شمار آوازیں تھیں، جن سے زمین کا دل بھی دہل رہا تھا، لیکن کسی کو کسی کا ہوش نہ تھا، بچ جانے والے اس قدر حواس باختہ تھے کہ انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ہوا اور اب کیا ہو رہا ہے......؟ بے شمار لوگ ہوش و حواس کھو کر زمین پر پڑے تھے اور بے شمار دیوانہ وار جانیں بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ زلزلے کا بڑا جھٹکا تھما تو ساتھ ہی زمین مسلسل حرکت کرنا شروع ہو گئی۔

یہ ان تمام واقعات کا مختصر سا احوال ہے جو ہم نے زلزلہ زدہ علاقوں کے دورے اور پھر وہاں سے آئے متاثرین کی زبانی سنے، ان حالات میں جب کسی کو کسی دوسرے ہوش نہ تھا۔ جماعۃ الدعوۃ کے کارکن "قیامت" کی اس گھڑی میں اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر دوسروں کی جانیں بچانے میں مصروف تھے۔ مظفر آباد بالاکوٹ، باغ اور بٹل سمیت اکثر متاثرہ علاقوں میں جماعۃ الدعوۃ نے کارکنان نے ایثار و قربانی اور جانثاری کی وہ داستانیں رقم کیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مصداق ٹھہرے کہ "جنہیں دنیا جانے یا نہ جانے اللہ تو خوب جانتا ہے" اور اس کا اجر بھی وہ اللہ سے ضرور حاصل کریں گے۔

مظفر آباد میں واقع ایک دو منزلہ مکان میں جماعۃ الدعوۃ کے کارکنان رہائش پذیر تھے۔ زلزلے سے وہ مکان بری طرح گر گیا، جس سے جماعت کے کئی کارکنان زخمی ہوئے اور ملبے تلے دب گئے ان کے ساتھ کئی لوگ بھی ملبے تلے تھے۔ جماعۃ الدعوۃ کے ایک کارکن عبداللہ ریاض کو یہاں سے ڈیڑھ گھنٹے کی سخت مشقت کے بعد نکالا گیا۔ عبداللہ ریاض جب اس تباہ حال مکان سے باہر آئے تو باہر کے حالات دیکھ کر حیران ہو گئے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ ان کی جان بچ گئی، اسی شکستہ عمارت میں جس کے ملبے سے وہ نکلے تھے۔ دوسرے لوگوں کو نکالنے کے لئے دوبارہ داخل ہو گئے زلزلے کے شدید جھٹکے آ رہے تھے اور عمارت کا یہ گرا ہوا ڈھانچہ جھول رہا تھا، لیکن جماعۃ الدعوۃ کا یہ جانثار اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر کئی دوسروں کی جانیں بچانے کے لئے سرگرم تھا۔ مظفر آباد میں ہی جماعۃ الدعوۃ کے ایک اور کارکن بھائی ہارون بھی اپنی فیملی کے ہمراہ مقیم تھے۔ زلزلے سے ان کا گھر تباہ ہو گیا، ان کی معصوم بیٹی اللہ کو پیاری، جبکہ ان کی اہلیہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی، لیکن دوسروں کی خاطر جینے والے ہارون نے اپنی شدید زخمی اہلیہ کے ساتھ بیٹی کی لاش آبائی شہر روانہ کر دی اور یہاں امدادی کاموں میں مصروف ہو گئے اور ایک ماہ بعد تقریباً اپنے آبائی علاقے میں خاندان کے پاس گئے۔ جماعۃ الدعوۃ کے ایک اور کارکن حافظ بلال بھی ان متاثرین میں شامل تھے کہ جن کی ساری فیملی زلزلے کی نذر ہو گئی وہ اپنے بچوں اور اہلیہ کی لاشیں لے کر گوجرانوالہ پہنچے اور تدفین کے فوراً بعد دوبارہ مظفر آباد پہنچ گئے اور تا حال متاثرین کی امداد میں مصروف عمل ہیں۔

زلزلے سے مظفر آباد کے سارے ہی ہسپتال تباہ اور ڈاکٹرز اور میڈیکل سٹاف جاں بحق ہو گیا تھا۔ جماعۃ الدعوۃ کا طیبہ ہسپتال بھی انہی میں شامل تھا جو تباہ ہوا یہاں جماعت کے متعدد کارکن بھی دب گئے تھے، جنہیں بڑی مشکل سے نکالا گیا تھا۔ یہاں جماعت کے کارکنوں نے انتہائی جانفشانی سے تباہ حال ہسپتال کے ملبے سے ادویات نکال لیں اور باہر سڑک پر ہی زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے لگے یہ شہر کا پہلا اور واحد فرسٹ ایڈ سنٹر تھا، جہاں سرکاری ہسپتالوں کا عملہ بھی مرہم پٹی کروانے اور دوائی لینے آیا۔ یہیں جماعۃ الدعوۃ نے متاثرین کے لئے تیار کھانے کا بھی اہتمام کیا تھا اور پہلے ہی روز 15 ہزار متاثرین کو تیار کھانا دیا گیا۔ زلزلے کے بعد جب لوگوں



اور لاشوں کو ملبے سے نکالا جا رہا تھا پتہ چلا کہ یہاں کسی قسم کی بھاری مشینری ہی نہیں۔ سارے شہر میں صرف جماعۃ الدعوۃ کے پاس ہی ایک ایکسکویٹر تھا، جسے جماعت نے چند روز پہلے خریدا تھا، اس ایکسکویٹر کے ذریعے بھاری چھتوں اور عمارتوں کو اٹھانا یا ہٹانا تو ممکن نہ تھا پھر بھی پوری کوشش سے اس کی مدد سے کئی لوگوں اور بیسیوں لاشوں کو ملبے سے نکالا گیا۔ پھر لاشوں کی تدفین کا مرحلہ پیش آیا تو قبرستانوں میں جگہ کم پڑنے کے باعث اجتماعی تدفین شروع ہوئی، لیکن بڑی قبریں کھودنا بھی جلد ممکن نہ تھا، اس موقع پر بھی جماعۃ الدعوۃ کے ایکسکویٹر کی مدد سے قبریں کھود کر سینکڑوں لاشیں دفن کی گئیں اور اس کے فوراً بعد مزید 2 ایکسکویٹر خریدنے کا پروگرام بنایا گیا کہ ملبہ ہٹانے اور لاشیں نکال کر تعمیر نو کا مرحلہ جلد از جلد شروع کیا جائے۔

بالاکوٹ جو زلزلے کا مرکز سمجھا جاتا ہے، یہاں بھی جماعۃ الدعوۃ کے کارکنوں نے خدمت کی لازوال داستانیں رقم کیں۔ جماعۃ الدعوۃ کے بالاکوٹ کے مسئول بھائی محمد تاج زلزلے کے ساتھ ہی اپنے تباہ ہونے والے گھر کے ملبے سے نکلے اور بیٹی کو لے کر باہر آئے تو ساتھ ہی گھر میں موجود دیگر اہل خانہ کے پاس پہنچ گئے دیگر اہل خانہ جن میں بیشتر خواتین تھیں کو کھلے میدان میں لانے کے بعد وہ دوبارہ ملبے اور ارد گرد پڑے عمارتوں کے ملبے میں بچ جانے والوں کو تلاش کرنے لگے۔ یہاں انہوں نے کئی لوگوں کو ملبے سے نکالا حتیٰ کہ ایک خاتون کو 5 گھنٹے کی جاں توڑ محنت کے بعد نکالا گیا۔ وہ بتانے لگے کہ کئی ایسے نوجوان جو ملبے سے نکلے یا پھر بچ گئے تھے ہم جب انہیں دیگر لوگوں کو نکالنے کے لئے ترغیب دیتے تو ہر کوئی یہی کہتا کہ ہمارا تو دل پھٹا جا رہا ہے۔ ہمیں نہ چھیڑو اور کوئی بھی اٹھنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔ ہر کسی کو اپنی جان کے لالے پڑے تھے ہم چند افراد جو ملبے سے لوگوں کو نکالنے کے لئے سرگرداں تھے کے ہاتھوں میں کوئی اوزار بھی نہ تھا، خالی ہاتھوں سے کوشش کرتے رہے اور پھر کچھ نہ کچھ لوگوں کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

ضلع بٹگرام کے علاقے بٹل میں جماعۃ الدعوۃ کے مسئول ڈاکٹر عبدالسلام بھی ایسے لوگوں میں شامل تھے، جنہوں نے اس گھڑی میں کمال ہمت و ایثار کا مظاہرہ کیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ جب زلزلہ آیا تو میں گھر سے باہر ہی تھا، جب دیکھا کہ ہر طرف لوگوں کے گھر تباہ ہو چکے ہیں اور ہر کوئی اپنے پیاروں کو بچانے کے لئے مصروف عمل ہے تو میں بھی اپنے گھر کی جانب دوڑ پڑا، وہاں پہنچا تو دیکھا کہ میری والدہ جن کی عمر تقریباً 95 سال ہے کو اہل خانہ نے چارپائی پر ڈال رکھا ہے کیونکہ وہ زخمی تھیں، لیکن ان کے پاس گھر کے دیگر افراد موجود تھے، میں نے جب یہ منظر دیکھا تو والدہ سے عرض کی کہ مجھے اجازت دیں کہ میں دوسروں کی مدد کے لئے نکل جاؤں زخمی والدہ نے فوراً حامی بھر لی اور کہا کہ میری طرف سے تمہیں پوری اجازت ہے۔ انہوں نے والدہ پر ایک چادر اور بارش سے بچانے کے لئے پلاسٹک شیٹ ڈالی اور دوسرے لوگوں کو بچانے کے لئے نکل پڑے۔ ہر طرف زخمی نظر آ رہے تھے اور لوگ گھروں کے ملبے سے اپنے پیاروں کو نکال رہے تھے۔ ہم بھی اس کام میں مصروف ہو گئے حتیٰ کہ شام ہو گئی اس دوران مانسہرہ سے جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنما بھائی نصر جاوید نے کھانے کی تیار 6 دیگیں بھیج دیں ہم نے وہ کھانا اٹھایا اور لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ لوگ حیران تھے کہ ایسے وقت جب کچھ بھی نہیں بچا اور ہر طرف بھوک کا راج ہے یہ تیار کھانا کہاں سے آ گیا آج بھی جب ان لوگوں سے ملتے ہیں تو پہلے دن کے کھانے کو یاد کر کے کہتے ہیں کہ ہم دنیا کی ساری نعمتوں سے مستفید ہو لیں لیکن جماعۃ الدعوۃ کے اس کھانے کو کبھی نہیں بھولیں گے، جو پہلے روز ملا تھا۔ یہ تو جرأت و قربانی کے وہ چند مظاہر ہیں جنہیں تاریخ نے اپنے سینے میں سمو لیا ہے زلزلے کے اس ملبے کے ساتھ جماعۃ الدعوۃ کے کارکنان کی کتنی ہی لازوال داستانیں بھی دفن ہیں جو شاید کبھی دنیا کے سامنے نہ آ سکیں۔

آخر میں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی بھی وضاحت کرتے چلیں کہ جب میدان قادسیہ سجا اور وہاں دنیا کی سب سے بڑی قوت روم کو شکست فاش ہوئی تو غازی صحابہ یہ خبر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور خبر سنائی اور ساتھ ہی بتایا کہ فلاں فلاں عظیم کمانڈر اور صحابی بھی شہید ہو گئے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے پھر بتایا کہ ان کے ساتھ بے شمار ایسے مجاہد بھی شہید ہوئے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ "انہیں عمر جانے نہ جانے اس سے کیا فرق پڑتا ہے انہیں ان کا رب خوب جانتا ہے، جس کے لئے انہوں نے قربانیاں دیں"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم قول تا قیامت، اللہ کی خاطر پسینہ اور خون بہانے اور جان لڑانے والوں کے لئے حوصلے اور امید کا ایک عظیم پیغام ہے کہ ان کا رب ان کی قربانیوں سے واقف ہے جس کی خاطر وہ سب کچھ لٹاتے ہیں اور وہ کسی کا اجر ضائع کرنے والا بھی نہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا:

دو چار سے دنیا واقف ہے
گمنام نہ جانے کتنے ہیں

موجودہ دن حج پر جانے کے دن ہیں۔ حجاج کرام حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ حاجیوں کی رہنمائی کے لئے مولانا امیر حمزہ کی حالیہ کتاب "محمدؐ اور مکہ مدینہ" کے آخری باب "الوداعی حج" کو قسط وار شائع کر رہے ہیں تاکہ اللہ کے رسولؐ کے حج کے ایمان افروز مناظر ملاحظہ کر کے حج کے ارکان ادا ہو سکیں۔ (ادارہ)

چلو چلو مکہ چلو

ہجرت کیے ہوئے مکہ کو چھوڑے ہوئے مدینہ کو بسائے ہوئے میرے حضورؐ کو ۹ سال ہو گئے۔ دسواں سال بھی اپنے خاتمے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ میرے حضورؐ نے حج کرنے کا اعلان کر دیا۔ میرے حضورؐ کا یہ پہلا حج تھا۔ سارے عرب میں نقارہ بج گیا کہ شاہِ عرب حج کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ بھی اعلان تھا کہ جو چاہے ساتھ چلے۔ چنانچہ مدینہ منورہ اور اطراف و اکناف میں ایک جذبہ تھا، ایک ولولہ تھا کہ حج کو جائیں گے، حضورؐ کے ہمراہ جائیں گے ...... سارے عرب سے مسلمان اس کوشش میں تھے کہ حج کو جائیں تو حضورؐ کے ساتھ جائیں۔ چنانچہ ہر ایک مدینے آ رہا تھا کہ حضورؐ کا ساتھی بن کر مکہ جائے۔ جن کے لیے سفر بہت لمبا تھا، وقت تھوڑا تھا وہ اپنے اپنے میقات سے مکہ کی جانب چل رہے تھے کہ چلو مکہ چلتے ہیں اور وہاں حضورؐ کے ساتھ مل جائیں گے ...... الغرض! ان دنوں کی صورتِ حال حضرت جابر بن عبداللہؓ یوں بیان کرتے ہیں!

"اللہ کے رسولؐ نے ۹ سال مدینہ میں گزار دیے، حج کو نہیں گئے۔ پھر لوگوں میں دسویں سال اعلان کرا دیا کہ اللہ کے رسولؐ حج کرنے تشریف لے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مدینہ میں بے شمار لوگ آ گئے۔" (مسلم: ۱۲۱۸)

قارئین کریم! حدیث، سیرت اور تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان دنوں کا منظر یہی نظر آتا ہے!

چلو چلو مکہ چلو...... حضورؐ کے ہمراہ چلو

عقیق کی راہیں

حضرت انسؓ بتلاتے ہیں!

"ہم لوگ اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے ظہر کی نماز چار رکعات ادا فرمائی۔" (بخاری: 1546)

قارئین کرام! مسجد نبوی سے ذوالحلیفہ تک کوئی چودہ کلومیٹر کا سفر ہے۔ یہ سفر طے کرتے کرتے میرے حضورؐ ایک وادی میں تشریف لے آئے ہیں... اس وادی کا نام "عقیق" ہے۔ علامہ سمہودیؒ اپنی کتاب "وفاء الوفاء" میں حضورؐ کا یہ جملہ لائے ہیں:

"مجھے عقیق کی وادی پسند ہے۔"

ذوالحلیفہ

حلف اس کا مادہ ہے جس کے معنی قسم اٹھانے کے ہیں۔ حلیف بھی اسی سے ہے۔ حلیفہ تصغیر ہے اور مؤنث ہے۔ اسی لیے عرب لوگ اپنی بچیوں کا نام بھی "حلیفہ" رکھتے ہیں۔ یوں حلیفہ کے معنی ہمدم اور ساتھی کے بھی ہیں۔ جی ہاں! ذوالحلیفہ کے مبارک مقام پر حاجی ارادہ اور قصد کرتا ہے، اللہ کے گھر میں جانے کا، عمرہ اور حج کرنے کا۔ وہ یہاں عہد و پیمان باندھنے والا ہے۔

بالوں میں گوند

میرے حضورؐ کی دس سالہ مدنی جدوجہد کا پھل سامنے ہے۔ اب میرے حضورؐ "سرکارِ مدینہ" سے بہت آگے "سرکارِ عرب" بن چکے ہیں۔ سارا عرب آپؐ کے زیرِ نگیں ہے۔ "جزیرۃ العرب" کے آپ شاہ بن چکے ہیں اور اب اپنے رب کریم کے حضور مکہ میں حاضری دینے جا رہے ہیں۔

مدینہ سے مکہ کئی دنوں کا سفر ہے، پھر بے شمار لوگ آپؐ کے ساتھ ہیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں!

"میں نے حضورؐ کے آگے لوگوں کو دیکھا تو حدِ نگاہ تک سوار اور پیدل لوگ ہی لوگ تھے۔ آپؐ کے دائیں جانب دیکھا تو یہی حال تھا۔ آپؐ کے بائیں طرف نظر کی تو یہی کیفیت تھی۔ جب میں نے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی یہی نوعیت تھی۔ جی ہاں! اللہ کے رسولؐ ہمارے درمیان تھے۔"

قارئین کرام! ہم نے اپنے حضورؐ کے بالوں کی کیفیت اس لیے آپ کے سامنے رکھی تاکہ واضح کریں کہ حضورؐ کے بال مبارک جو کندھوں تک پڑتے تھے یا تو لمبے راستے میں دھوئے جاتے اور ہر روز کالی زلفوں کے درمیان سرخ و سفید اور دمکتا مبارک چہرہ صحابہ کرامؓ دیکھتے اور خوش ہوتے مگر حضورؐ نے اپنے لیے کوئی خاص بندوبست نہیں کرنے دیا۔ جس طرح ہزاروں صحابہ گرد و غبار میں اٹے چلیں گے اسی طرح میرے حضورؐ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ ہی سب ایک ہی شان سے چلیں گے..... اب حضورؐ نے اپنے لمبے بالوں کا کیا بندوبست کیا؟

ہاں ہاں! شاہِ عرب نے اپنے سر کے بالوں کو "تلبید" کر لیا... یہ ایک ایسا گوند نما مواد ہے کہ اسے سر مبارک پر لگا لیا تاکہ بال چپکے رہیں۔ گرد و غبار پڑے تو کم پڑے اور بال بکھرنے سے بھی بچ جائیں۔ اللہ کی قسم! سادگی اور عاجزی کی انتہا ہے جو میرے حضورؐ نے، شاہِ عرب نے دنیا کے سامنے نمونہ کے طور پر دکھائی ہے۔

بالوں میں خوشبو

میرے حضورؐ نے سر مبارک میں خوشبو بھی لگائی ہے۔ حضرت عائشہؓ اپنا چشم دید منظر بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

"میں اللہ کے رسولؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔" (بخاری: 1566)

قارئین کرام! یہ خوشبو حضرت عائشہؓ نے ہی لگائی تھی۔

مولانا امیر حمزہ

تمام ازواجِ مطہرات آپؐ کے ہمراہ تھیں۔

احرام باندھتے ہوئے خوشبو لگانا حضورؐ کی سنت ہے۔ البتہ لبیک پکارنے کے بعد خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔ جی ہاں! میرے حضورؐ نے خوشبو بھی لگا لی۔

آیئے! اب اپنے پیارے حضورؐ کے احرام کی چادریں ملاحظہ کرتے ہیں۔

احرام کی چادریں

احرام دو ہی چادروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک باندھنے والی اور ایک اوڑھنے والی...... لوگو! میرے حضورؐ نے یہ دو چادریں لیں، مگر یہ کیسی تھیں؟ حضرت انسؓ بن مالک ان چادروں کا حال بیان کرتے ہوئے بتلاتے ہیں کہ حضورؐ نے حج کے لیے جو "چادریں لیں، وہ ایسی معمولی تھیں کہ ان کی قیمت چار درہم ہو گی بلکہ اتنی بھی نہ ہو گی۔" (ابن ماجہ: 2890 اسنادہ حسن)

سواری کی نشست گاہ

قارئین کرام! حضورؐ کی سواری تو میرے حضورؐ کی اونٹنی ہی تھی مگر سواری پر بیٹھنے کی جو جگہ تھی، ذہن میں آتا ہے کہ اس نشست گاہ کو خوب آراستہ ہونا چاہیے کہ صحابہؓ تو جان چھڑکتے ہی تھے۔ اب تو سارا عرب زیرِ نگیں تھا، خوش حالی کا بھی موسم تھا، صحابہؓ بڑے بڑے دولت مند بھی تھے...... مگر میں قربان جاؤں میرے حضورؐ نے ایسا کرنے نہیں دیا۔ نشست گاہ کو شاہی انداز سے سنوارنے نہیں دیا...... شاہی انداز تو دور کی بات، معمول کے مطابق بھی نہ کرنے دیا بلکہ کیا کیا میرے حضورؐ نے؟ حضرت انسؓ بن مالک جو حضورؐ کے اوّلین دن کے خادم ہیں، ان سے ہی سن لو، بتاتے ہیں!

"حضور نبی کریمؐ نے ایک پرانے کجاوے پر حج کیا۔" (ابن ماجہ 2890، حسن)

قارئین کرام! آیئے...... اب میں آپ کو اگلا منظر دکھلاؤں۔

سواری اور لبیک

حضرت ام سلیمؓ کی قسمت کے کیا کہنے! ملحان کی بیٹی غمیصاء کے مقدروں کے کیا کہنے...... ان کا خادم بیٹا انسؓ ہمارے پیارے حضورؐ کے ساتھ ساتھ ہے۔ جتنا قرب انہیں حاصل ہے کسی اور کو کیسے حاصل ہو کہ وہ شاہِ عرب کے خادم ہیں... خدمت گار حضرت انسؓ بتلاتے ہیں!

"درخت کے پاس، اللہ کے رسولؐ کی اونٹنی کے گھٹنوں کے پاس میں کھڑا تھا۔" (ابن ماجہ: 2890، اسنادہ حسن)

جی ہاں! حضرت انسؓ اپنے آقا حضورؐ کے ساتھ ساتھ چلتے آئے ہیں۔ سامنے اونٹنی کھڑی ہے۔ اب حضرت انسؓ اونٹنی کے اگلے گھٹنوں کے پاس کھڑے ہو گئے ہیں۔ حضورؐ کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ سوار ہوں گے۔ نگاہ کبھی حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر ہے اور کبھی رکاب پر پڑتی ہو گی کہ کب حضورؐ کا قدم مبارک اٹھتا ہے اور رکاب میں رکھا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں: حضرت انسؓ نے رکاب کو بھی سیدھا کیا ہو گا کہ حضورؐ کا قدم مبارک اس میں رکھا جانے والا ہے۔ قارئین کرام! دل کرتا ہے موتی پروتا ہی جاؤں، لکھتا ہی جاؤں۔ ایک ایک منظر پر آگے بڑھتا ہی جاؤں۔ مگر طوالت کے خوف سے رُک جاتا ہوں ...... میں اپنا قلم روکتا ہوں پھر چلتا ہوں۔ اور اب چلتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی طرف۔ وہ بھی حضورؐ کی سنتوں کے شیدائی ہیں۔ وہ بتلاتے ہیں!

"جب حضورؐ نے اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ لیا اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپؐ نے! "ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس لبیک پکارا۔" (بخاری: 2865)

"جب اونٹنی حضورؐ کو لے کر کھڑی ہو گئی تو آپؐ نے یوں کہا! ((لَبَّیْکَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا)) "حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک کا ارادہ کرتا ہوں۔" (ابن ماجہ: 2917، حسن)

قارئین کرام! حضرت انسؓ مزید بتلاتے ہیں: یہ واقعہ حضورؐ کے وداعی حج کا ہے...... یہ بھی عرض کر دوں کہ مسجد ذوالحلیفہ کو صحابہ "مسجد شجرہ" بھی کہتے تھے۔ یوں ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں۔

قارئین کرام! ذوالحلیفہ میں فرض نماز کا وقت ہو تو نماز ادا کریں اور احرام باندھ کر حج اور عمرے کی نیت کر لیں اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کر کے احرام باندھنا لازم نہیں ہے ...... ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ آپ مسجد میں جائیں، "تحیۃ المسجد" کے طور پر دو رکعت نفل پڑھیں اور احرام باندھ لیں ...... اب آیئے ...... واپس چودہ سو سال قبل اپنے آپ کو تصور کی دنیا میں "ذوالحلیفہ" لے چلیں۔

بیداء اور تلبیہ

میرے حضورؐ نے عمرہ اور حج دونوں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قربانی بھی ساتھ لی ہے۔ نیت کا اظہار بھی بلند آواز سے کیا ہے۔ زبان سے اظہار صرف عمرہ اور حج کے لیے فرمایا ہے۔ یہ خاص ہے اور یہی سنت ہے۔ حضورؐ نے تلبیہ کہنا شروع کیا ہے تو ہر طرف لبیک کی آوازیں گونج رہی ہیں...... میرے حضورؐ تھوڑا سا چلے ہیں تو ریت کا ایک ٹیلا آ گیا ہے۔ میرے حضورؐ کی سواری اس پر چڑھ گئی ہے..... حضرت انسؓ بتلاتے ہیں!

"حضور نبی کریمؐ جب بیداء میدان کے ریتیلے ٹیلے کی بلندی پر پہنچے تو تلبیہ پکارا۔"

اللہ اللہ! محسوس ہوتا ہے کہ میرے حضورؐ بلندی پر چڑھے تو قدرے بلند آواز سے تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔ مولا کریم کے دربار میں حاضری کا اعلان کرنا شروع کر دیا...... کہ مولا! تیرے دربار میں۔ تیری سرکار میں حاضر ہیں، حاضر ہیں...... حاضری کے لیے جا رہے ہیں...... آیئے! اب تلبیہ کے الفاظ ملاحظہ کرتے ہیں جو میرے حضورؐ کی پاک زبان سے ادا ہوئے۔

تلبیہ کے الفاظ

((لَبَّیْکَ أَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ)) (ابوداود: ۱۸۱۲)

"حاضر ہو گیا۔ اے میرے اللہ! میں حاضر ہو گیا۔ میں حاضر ہوں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں۔ تعریف بھی آپ کی، نعمت بھی آپ کی طرف سے اور بادشاہی بھی جناب باری تعالیٰ کی۔ کوئی شک نہیں کہ آپ کا کوئی بھی شریک نہیں۔"

زم زم کے پاس

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ سبیل کے پاس تشریف لائے۔ پانی طلب فرمایا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کے پاس جاؤ اور اللہ کے رسول ﷺ کے لیے مشروب لاؤ۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: "اسقنی" یہی پلا دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اس میں تو لوگ ہاتھ بھی ڈالتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر کیا ہوا) یہی پلا دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی سے نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ زم زم کے کنوئیں کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت وہ لوگوں کو پانی پلا رہے تھے اور خدمت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا!

''خدمت جاری رکھو، بڑا نیک کام کر رہے ہو۔''

اس کے بعد مزید فرمایا!

''میرے پانی نکالنے سے لوگ بھی پانی نکالنے لگیں گے اور پانی پلانے کی اپنی خصوصیت سے تم محروم ہو جاؤ گے...... یہ مجھے خدشہ ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو میں اپنی سواری سے اترتا، رسی یہاں اپنے کندھے پر رکھ لیتا (اور پانی کے ڈول نکالتا)۔'' (بخاری:1635)

منیٰ میں تین دن

حاجیو! طواف زیارت کے بعد رات واپس منیٰ میں ہی گزاریں گے۔ اس لیے کہ میرے حضور ﷺ واپس پھر منیٰ میں تشریف لے آئے ہیں۔ ذوالحجہ کی 11، 12، 13 تاریخوں کو ''ایام تشریق'' کہا جاتا ہے...... یہ سارے دن قربانی کے دن ہیں اور جمرات کو کنکریاں مارنے کے دن ہیں۔ مختلف میدانوں میں حج کے جس قدر امور بھی انجام دیے گئے ان میں سب سے لمبا قیام آخر پر منیٰ کا ہی قیام ہے۔ لہٰذا لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک تجویز رکھی۔ عرض کرنے لگیں!

مسجد خیف

''منیٰ'' میں ایک جگہ ہے، اس کو ''خیف'' کہا جاتا ہے۔ خیف اس جگہ کو کہتے ہیں جو پہاڑ کے دامن میں ہو، پانی بہنے کی جگہ سے بلند ہو...... اور دوسرا جو اس کے معنی ہیں وہ ''تھن کی کھال'' ہیں۔ اونٹنی، گائے یا بکری کے تھن کو ہاتھ ڈالا جائے اور دودھ نکالا جائے تو ہاتھ کھال ہی کو کھینچ کرے گا اور دھار نکالے گا...... یعنی یہ جگہ جو قدرے بلند ہے ایسی بلند مقام ہے کہ یہاں روحانی طور پر دودھ کی دھاریں منہ میں گرتی ہیں...... جی ہاں! کیوں نہ بلند مقام ہو کہ میرے حضور نبی کریم ﷺ نے اس جگہ کے بارے میں ارشاد فرمایا! ''مسجد الخیف میں ستر (80) نبیوں نے نماز ادا فرمائی ہے۔'' (ابن ماجہ 307، ترمذی 188 حسن صحیح)

حاجیو! یہاں میرے حضور ﷺ نے خود بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ سعودی حکومت نے یہاں شاندار مسجد تعمیر کر دی ہے۔ یہاں باجماعت نماز ہوتی ہے۔ لہٰذا منیٰ میں رہیں تو یہاں باجماعت نماز کا اجر سمیٹیں...... یہاں نہ آسکیں تو اپنے خیمے کے اندر بھی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ نماز قصر ادا کریں۔ خیمے کے اندر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔

تینوں دن کنکریاں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بتلانے کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں ماری ہیں۔

(بخاری: 1746)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے اس جمرے کو جو منیٰ کی جانب ہے پہلے اسے کنکریاں ماریں، پھر درمیان والے جمرے کو اور سب سے آخر پر جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (بخاری: 1751)

دوسری روایت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ پہلے دونوں جمروں کو سات سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر کہتے اور پھر ذرا ہٹ کر قبلہ رُو ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، مگر تیسرے جمرے کو رمی

مولانا امیر حمزہ

کرنے کے بعد نہ تو وہاں رکتے اور نہ دعا کرتے۔ (بخاری: 1746)

یاد رہے! منیٰ میں 10 ذی الحجہ کے علاوہ 11، 12 اور 13 کی شام تک کے جو تین دن ہیں یہ ایام تشریق کے دن ہیں اور حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ کھانے پینے اور قربانی کرنے کے دن ہیں۔

حضور ﷺ کی وصیتیں

اللہ کے رسول ﷺ نے حج کے میدانوں میں، خاص طور پر منیٰ کے میدان میں بہت ساری وصیتیں کیں ارشاد فرمایا! ''کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر برتری ہے، اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے رنگ والے کو سفید رنگ والے پر برتری ہے۔ برتری ہے تو تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ سارے لوگ آدم کی ہی تو اولاد ہیں، اور حضرت آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔'' (مسند احمد: 44/3)

الغرض! اللہ کے رسول ﷺ کتاب و سنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔ (مسلم: 1218)

واضح فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ (طبرانی کبیر: 7617)

حدیثیں گھڑنے والوں کو بھی ڈرا دیا کہ ایسی حدیث جو میں نے نہیں کہی، جس نے وہ میرے ذمے لگا دی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (مسند احمد: 19288)

بدعات سے بھی ڈرا دیا کہ جس نے دین میں ثواب سمجھ کر اپنی طرف سے چیزیں داخل کر دیں حوض کوثر پر وہ میرے قریب نہ آسکے گا۔ (ابن ماجہ: 35.7)

وداعی طواف

۱۳ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنے کے بعد حج مکمل ہو گیا...... اب اے حاجیو! مکہ مکرمہ میں آ جاؤ...... جب واپس گھر آنے لگو اور مکہ چھوڑنے لگو تو الوداعی طواف کر کے آؤ۔ اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں!

''اللہ کے رسول ﷺ نے حاجی لوگوں کو حکم دیا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہو گا۔'' (مسلم: 1328)

جی ہاں! اسے ''طواف وداع'' کہا جاتا ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں آئے تو آغاز طواف سے...... پھر حج ہو گیا تو تب ''طواف افاضہ''...... اور اب گھر کو جانا ہے تو ''طواف وداع'' یعنی اول و آخر اور درمیان میں اپنے اللہ ہی سے وابستہ رہے...... سبحان اللہ! کیا خوب صورت عبادت اور انداز ہے حج کا...... اللہ کریم یہاں بار بار آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

خواتین کے لیے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے ''وداعی طواف'' اس عورت کو معاف کر دیا جو مخصوص ایام میں مبتلا ہو جائے۔ (مسلم: 1328)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ جب مکہ سے نکلنے لگے (تو طواف وداع کرتا تھا) مگر پتا چلا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ایام میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ آپ ﷺ نے سوالیہ انداز میں ارشاد فرمایا کہ کیا اب یہ ہمیں روک لے گی؟ یعنی دن گزریں گے تو یہ طواف وداع کرے گی تب ہم جائیں گے...... اس پر آپ ﷺ کو بتلایا گیا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((فلا اذا)) پھر تو کوئی بات نہیں۔ تب تو (ہم وداعی طواف کرتے ہیں) اور سفر اختیار کرتے ہیں۔ (بخاری: 1757)

''حطیم'' کعبہ کا حصہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں چاہتی تھی کہ کعبہ کے اندر داخل ہو جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں تو اللہ کے رسول ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حجر (یعنی حطیم میں) داخل کر دیا اور فرمایا: جب تم کعبہ میں جانا چاہو تو یہاں حجر میں نماز پڑھ لیا کرو، یہ بھی بیت اللہ ہی کا حصہ ہے۔ بچ یہ ہے کہ جب تمہاری قوم (قریش) نے کعبہ تعمیر کیا تو اس حصے کو کعبہ سے نکال دیا اور موجودہ تعمیر پر ہی اکتفا کر لیا۔ (ابوداود: 2028 ''صحیح'')

اے حاجیو اور حاجنو! میرے پیارے حضور ﷺ نے اپنے مذکورہ عمل سے امتیوں کو حوصلہ دیا کہ اگر تم کعبہ کے اندر نہ جا سکو تو حسرت کرنے کی ضرورت نہیں۔ حطیم بھی کعبہ کا حصہ ہے اور تمہاری روحانی اماں جان بھی یہیں نماز پڑھ رہی ہیں۔ اللہ اللہ! میرے حضور ﷺ نے اپنے عام امتیوں کا قدم قدم پر خیال رکھا...... صدقے قربان جاؤں ایسے پیارے رسول ﷺ پر جو سب کے لیے رحمت بن کر آئے...... چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے بعد فرمایا کرتی تھیں...... مجھے اب اس کی پروا نہیں کہ میں حطیم کے اندر نماز پڑھوں یا کعبہ کے اندر نماز پڑھوں۔ (الموطا لمالک 825)

دینی رہنمائی

کتاب وسنت کی روشنی میں

معلم اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا کردار

محمد نواز قریشی

”حرص و ہوس کی غلامی، خود غرضی، مطلب پرستی اور اللہ تعالیٰ سے بے زاری کا یہ دور جو آج کے انسانوں پر مسلط ہے، مشرق و مغرب اس کی چیرہ دستیوں اور فتنہ سامانیوں کا یکساں شکار ہیں، بڑا ہولناک دور ہے، شاید انسان انسان کے ہاتھوں بلکہ انسان خود اپنے ہاتھوں کبھی نہ اتنا رلایا گیا اور نہ ستایا ہوگا جتنا آج بدحال ہے۔ اگر ہماری آج کی ان پریشانیوں، درماندگیوں اور ان مصائب و آلام کا تجزیہ کیا جائے، اس بدحالی اور زبوں حالی کے حقیقی اسباب کا پتہ چلانے کی کوئی سعی و کوشش کی جائے اور ان خرابیوں کی جڑ کا کھوج لگانے کی کوئی جدو جہد اور کاوش کی جائے تو میرا خیال ہے کہ دنیا کے تمام ہوش مند اور اہل خرد یہ نتیجہ نکالنے پر متفق اور یک رائے ہوں گے کہ ہمارا اصل مرض اور اس کے عوارض کا اصل سبب وہ اخلاقی بحرانی ہے جس سے ہم سب دوچار ہیں، جس نے ہمارے نظام حیات کی چولیں ہلادی ہیں اور جس نے ہمارے ذہن و جسم کی دنیا کو اگر تباہ نہیں کر ڈالا ہے تو تباہی کے دہانے پر ضرور لا کھڑا کیا ہے۔“

یہ الفاظ مرحوم حکیم سعید کے ہیں جو انہوں نے کچھ عرصہ قبل معاشرے میں اخلاقی بحران پر کہے، اب جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے اس اخلاقی کج روی میں شدت آرہی ہے، قوم کی اجتماعی حالت پر فلاکت و ادبار مسلط ہے، عوام و خواص عملاً اس بیگانگی کا یکساں شکار ہیں۔

شفقت و الفت، ہمدردی و بھلائی اور مہر و محبت کے سچے پیام رساں کی نسبت والی امت ان اوصاف سے دوری اختیار کرتی جارہی ہے، حالانکہ مجسم اخلاق، رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان تو انسان بے زبان جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی ہے، مکہ میں آپ نے 53 سال کی زندگی گزاری، نبوت ملنے کے بعد 13 سال تک آپ کی زندگی مصائب و حوادث سے معمور رہی، بتوں کے اس معاشرے میں بچہ بچہ آپ کا حریف تھا، چھوٹے سے لے کر بڑے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دور بھاگتے تھے، آپ کو ہر طرح سے ستانے کی کوشش کی گئی، بہت سے بد بخت اور شقی القلب ایسے بھی تھے جنہوں نے بیشتر دفعہ آپ کو قتل کرنے کی ناکام کوششیں بھی کیں۔ اس سب کے باوجود وہ کون سا تریاق تھا جو ان دل سوز مصائب کے زہر کو فرو کرتا چلا گیا، جس نے دشمنوں کو دوست، جان کے درپے رہنے والوں کو جان نثار اور نفرت کرنے والوں کو عشق و الفت کرنے والا بنادیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقہ ارادت وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ اب یہاں دیکھنا اور سوچنا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائب کی ان آندھیوں میں کیا کا کردار ادا کیا کہ جس سے اسلام پھیلتا چلا گیا، تکالیف کے طوفان چھٹنے لگے اور آخر کار مدینہ کی سرزمین پر مسرت و انبساط اور خیر و خوشی نے آپ کا استقبال کیا، مدینہ میں جہاں حکومت کی عنان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد تھی وہاں کون سے محاسن تھے جن کی بدولت یہودیت زدہ معاشرہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی قسمیں کھانے لگا اور ہر ہر فرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر نغمہ زن ہوا؟ یہ وہی چیز تھی جس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”بے شک آپ اخلاق کے بلند ترین درجے پر فائز ہیں۔“ آپ ہی تو اطاعت شعاروں کو خوش خبری دینے والے اور گناہ گاروں کو ڈرانے والے تھے، نہ سخت خو تھے نہ درشت خو، معافی مانگنے والوں کو معاف کردیتے، خطا کاروں کو بخش دیتے تھے، وہ بھی آپ ہی تو تھے مکہ میں اپنے چہرہ انور پر کوڑا کرکٹ پھینکنے والی کو ایک دن نہ پا کر اس کا حال دریافت کرتے ہیں، جب معلوم ہوا وہ عورت ایک روز سے بیمار ہے، آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں، یہ حالت دیکھ کر وہ حیران ہوگئی کہ میری نجاست سے آلودہ ہونے والا آج میری عیادت کے لئے آیا ہے، عورت یہ بلند اخلاق دیکھ کر غلاموں میں شامل ہوگئی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صفات تو تھیں کہ کوئی حقیر سے حقیر شخص آپ کو دعوت دیتا قبول فرمالیتے، غلام و آقا، امیر و غریب، کالے و گورے اور حبشی اور ترک میں فرق نہ کرتے، خادموں کو ان کے کاموں میں مدد دیتے، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیتے، خود مشکل میں ہوتے ہوئے بھی دوسرے کے دکھ کا مداوا کرتے، آپ نے قطع رحمی کے بدلے صلح رحمی، ظلم کے بدلے عفو و درگزر، برائی کے بدلے اچھائی کی تعلیم دی، جو آپ کے در پر آتا بامراد لوٹتا، جو سوال کرتا پورا کیا جاتا، جو مانگتا دیا جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے منہ مبارک سے یہ سندر بول نکلے تھے کہ نسل، رنگ یا وطنی تقسیم کی بنا پر کسی سے جنگ کرنا یا کسی کو حقیر اور ذلیل سمجھنا حماقت ہے، آپ نے ہی یہ منادی کی تھی کہ ”مخلوق تو ساری اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے وہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ترین وہی ہے جو اپنے کنبے کے ساتھ بہترین سلوک سے پیش آئے۔“

اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس شفاف آئینے کو سامنے رکھ کر ہم اپنا سراپا دیکھیں تو آج ہماری تنزلی اور انحطاط کے اسباب بالکل ظاہر ہوجائیں گے، آج امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے پہلو تہی کرکے بری طرح افتراق کا شکار ہوچکی ہے، امت کے افراد میں سے کچھ بدبخت تو ایسے ہیں کہ انہوں نے آفتاب ہدایت کی طرف سے آنکھیں بند کرکے اپنے کو اندھیرے میں ڈال رکھا ہے اور وہ خوبی و کمال کا معیار یورپ کے طور و طریق کو سمجھ رہے ہیں، ان کے نقش قدم پر چلنے کو اپنی معراج سمجھتے ہیں اور ان کی رسوم و رواج کو اپنانے کو ترقی کا ذریعہ باور کر رکھا ہے، پھر ہم کلمہ گویان اسلام میں کچھ تو ایسے ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل و مکمل نمونہ سے صرف نظر کرکے صرف زبانی دعویٰ عشق کو کافی سمجھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کا مقصد کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کیا تھیں؟ کس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذریعہ نجات بتایا؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین ماننے والوں نے بھی آپ کے ساتھ زبانی عشق کیا یا عملاً کچھ کرکے دکھایا؟ کاش اس طرف بھی توجہ دی جاتی، آج کے عاشقوں نے کبھی ان پہلوؤں پر بھی غور کیا تو امت اس قدر زبوں حال نہ ہوتی۔

افسوس کہ یہ مرض کم ہونے کی بجائے متعدی بن کر پھیلتا گیا آج وہ طبقہ بھی اس سقم سے متاثر نظر آرہا ہے جس کے اسلاف نے عشق نبوی میں عملاً گھائل ہوکر اپنا تن من آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نقوش پر نثار کردیا۔

لیکن آج ان کے پیروکاروں میں عوام تو کیا خواص بھی خندہ پیشانی، ہمدردی، رواداری، ایثار اور محبت سے دوری اختیار کرتے جارہے ہیں، ان صفات کی جگہ ترش روئی، تعصب اور نفس پرستی مزاجوں کا حصہ بنتی جارہی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل صرف پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ مقصود ان کو اپنانا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالی اخلاق محض درس دینا اتنا ضروری نہیں ہے جتنا ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ضروری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بیان کرنا اتنا اہم نہیں جتنا اپنی سیرت کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چھوڑنے کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں، اگر آج غار حرا کے بیٹھنے والے کے آثار مبارک کو اپنا سرچشمہ بناتے تو ہمارے باطن کسی قسم کی گندگی باقی نہ رہتی...... اگر آج ہم فاتح بدر کی عظمت دل سے کرنے والے ہوتے تو مخالفین کے مقابلے میں ہمیں شکستیں نصیب نہ ہوتیں...... اگر آج ہم رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام پر سچے دل سے ایمان رکھتے تو کواپنی جیسی مخلوقات کے ساتھ ہمیں بیگانگی و مخالفت نہ ہوتی...... اگر آج ہم کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لاج ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے اس قدر گریز نہ ہوتا...... اگر آج ہم کو اسم گرامی صلی اللہ علیہ وسلم سے عملاً کوئی واسطہ ہوتا تو اپنی موجودہ پستی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

آج جب سارے ملک میں میلاد مبارک کی محفلیں آراستہ ہورہی ہیں، کیا یہ بہتر نہ ہوگا ان کے ساتھ ساتھ ہم اپنے خلوت خانہ قلب میں بھی کچھ دیر کے لئے ذکر پیمبر اور یاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل گرم کریں......!!

کیپٹل ازم کا بت بھی گر گیا، مستقبل اسلام کا ہے

انسان دو چیزوں کا مرکب ہے روح اور جسم۔ روح کی غذا آسمانوں سے آتی تو جسم کی غذا مادیت سے حاصل ہوتی ہے۔ معیشت مادیت کی ریڑھ کی ہڈی ہے چونکہ اس کا تعلق موجودہ زندگی سے ہے تو انسانوں کی زیادہ تر توجہ اسی پر مرکوز ہے۔ اس سلسلے میں دنیا نے پہلے سوشلزم کو آزمایا مگر بہت جلد اس کا خمار بھی اتر گیا پھر کیپٹل ازم کو مسائل کا حل جانا گیا مگر اب صورتحال یہ ہے کہ 83 ممالک میں لوگ اس کے خلاف احتجاج کناں ہیں۔ وہ کہتے ہیں بہت جلد باقی ممالک اور باقی عوام بھی ان کے موقف کے موید ہو جائیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا اعتماد اس نظام سے بھی اٹھ چکا۔ گویا اقبال کے لفظوں میں۔

گیا دورِ سرمایہ کاری گیا
تماشا دکھا کر مداری گیا

''وال سٹریٹ پر قبضہ کرو تحریک'' نے امریکہ سے جنم لیا اور اب صورتحال یہ ہے کہ یہ تحریک اور یہ سوچ وفکر سمندروں کو عبور کرتی براعظموں میں پرواز کر رہی ہے اب نا صرف براعظم امریکا بلکہ یورپ، افریقا اور حد تو یہ کہ براعظم ایشیا تک اپنا آپ پھیلا چکی ہے۔ وال سٹریٹ دراصل سرمایہ دارانہ نظام کا ہیڈ آفس قرار دیا جا سکتا ہے، سوشلزم اگر ایک انتہا تھی تو کیپٹل ازم اس کی دوسری انتہا ہے۔ سوشلزم نے ایک حد سے زیادہ سرمایہ فرد سے چھین کر ریاست کے حق میں ضبط کر لیا تھا تو سرمایہ دارانہ نظام میں فرد کو سرمایہ اکٹھا کرنے کی ایسی کھلی چھٹی دے دی گئی کہ جہاں وہ کسی قسم کی حدود وقیود سے ماورا ہو کر اپنی من مانی کے لئے پوری طرح آزاد ہو گیا۔

نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ سرمایہ دار ہر طرح سے آزاد ہو کر پوری طرح استحصال پر اتر آیا، حلال وحرام کی تو خیر غیر مسلموں کو تمیز کیا ہوتی انہوں نے اخلاقی حدود کو بھی یوں پامال کیا کہ انسانیت کشی کی بدترین مثالیں قائم کر دیں۔ قانونِ الٰہی سے نابلد اور اخلاقیات سے عاری سرمایہ داری نے جو گل کھلائے وہ اب ساری دنیا دیکھ رہی ہے اور غریب سے غریب تر ہوتے عوام بھگت بھی رہے ہیں۔ یہ تحریک ایک ایسے زور سے اٹھی ہے کہ ساری دنیا ایک دفعہ پھر کسی نئے نظام کی متلاشی ہے۔ وہ کسی ایسے نظام، کسی ایسے مسیحا اور کسی ایسے مرہم کی شدید ترین متلاشی ہے جو اس کے درد کا درماں بن سکے، جو اس کے لخت لخت جسم سے اٹھتی ٹیسوں کے لئے دوا بن کر اسے اس لامتناہی جہنم سے نجات دلائے۔

سوشلزم اور کیپٹل ازم کی دو انتہاؤں کے درمیان اسلام ایک معتدل اور متوازن نظام معیشت پیش کرتا ہے یہ وہ واحد نظام ہے جو ایک حد میں سرمایہ دار کے سرمائے کی حفاظت کرتا ہے تو دوسری طرف غریب عوام کے حقوق، ان کی معیشت اور روزی روٹی کا بھی پوری طرح تحفظ کرتا ہے، یہ وہ واحد نظام ہے جس کا کئی بار دنیا میں تجربہ ہوا اور ہر بار ہی یہ انسانیت کے لئے امن وامان اور محبت و ہمدردی کا پیام لایا۔ بہت پہلے جب ابتدا میں یہ نظام جناب محمد کریم ﷺ نے مدینہ میں نافذ کیا تو حیرت انگیز طور پر اس نے نا صرف تاجروں اور سرمایہ داروں کو ان کے حقوق دیئے، غریبوں کی باعزت روزی روٹی کا تحفظ کیا بلکہ ساتھ ہی ساتھ غیر مسلم اقوام کو بھی جینے کا معقول اور طے شدہ موقع فراہم کیا۔

اسلام سرمایہ داری کے لئے حلال وحرام کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کی ایک ایسی تربیت طے کر دیتا ہے جہاں انسانی استحصال کی راہیں پوری طرح مسدود ہو جاتی ہیں، پھر اسلام نے زکوٰۃ کا ایک ایسا شفاف نظام دیا جو اگر کماحقہ لاگو کر دیا جائے تو غریب عوام ایک میکانکی انداز سے اپنے لئے معقول روزی روٹی حاصل کر لیتے ہیں بلکہ آگے چل کر اس نظام کے ایسے ایسے کرشمے بھی ظہور میں آئے کہ لوگ زکوٰۃ لئے کسی مستحق کی تلاش میں گھومتے مگر کوئی ایسا غریب نہ پاتے جو ان کی زکوٰۃ قبول کرتا۔ یہ اپنی طرز کی وہ نادر مثالیں ہیں جنہیں اسلامی نظام نے تو ظہور بخشا ہے مگر کوئی دوسرا نظام اس کی مثال نہیں لا سکا مگر افسوس محض مسلمانوں کا نظام ہونے کے باعث حاسدین اور معاندین نے مسلمانوں کے کمزور ہوتے ادوار میں اسے یک قلم مسترد کر کے انسانوں کے بنائے ہوئے معاشی نظام رائج کئے جو وقتی طور پر تو خوشنما نعروں کی طرح بڑے دلفریب ثابت ہوئے مگر جلد ہی ان کی خامیاں اور انسانیت کش خصوصیات دیکھ کر پوری عالمی برادری چیخ اٹھی کہ وہ اسے جوتے کی نوک پہ رکھتے ہیں۔ یعنی انسانیت اسے پوری طرح ٹھکرا چکی۔

انسانیت کی یہ تلاش اور جستجو تب تک جاری رہے گی جب تک وہ سراب سے حقیقت تک کا سفر طے نہیں کر لیتی اور وہ بے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین سے رب کے عطا کردہ قوانین کی طرف رخ کرنا۔

اب جبکہ حالات نے ایک دفعہ پھر ہر میدان میں اسلام کی بالادستی ثابت کر دی ہے، ایک طرف جہادی یلغاروں اور ایمانی تلواروں نے میدانوں میں کفر کے قدم ڈگمگا دیئے ہیں اور ان کی بودی حیثیت ثابت کر دی ہے تو دوسری طرف ان کے جعلی تب وتاب رکھتے نظاموں کی قلعی بھی کھول کے رکھ دی ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے دنیا کی تشنگی اور انسانیت کی پیاس بے انتہا ہو چکی ہے وہ کسی جام شیریں، کسی آب حیات اور کسی چشمۂ روح افزا کی تلاش میں بری طرح تھک چکے ہیں۔

چنانچہ اب اسلامی رہنماؤں، ریسرچ سکالروں اور زیرک مذہبی علماء کا فرض ہے کہ وہ ایسے موقعوں پر زبانی تقریروں سے آگے بڑھیں، باہم مل کے بیٹھیں، سرمایہ دارانہ نظام اور اسلامی نظام معیشت کا تقابلی مطالعہ وتجزیہ کریں اور اس کے مقابل اسلامی نظام معیشت کو نا صرف اجاگر کریں بلکہ جہاں جہاں اسلام کی بالادستی ہے وہ مغربی اقوام کے سامنے دلائل کے ساتھ ثابت کریں۔ اس لئے کہ مغربی اقوام دلائل کی زبان سمجھتی ہیں اور اللہ کے فضل سے اسلام کے پاس دلائل کی کمی نہیں، ہاں مگر دلائل پیش کرنے والوں کو متحرک ہونے کی ضرورت ضرور ہے۔ ان شاء اللہ جب پیاس سے بلکتی اور تشنگی سے سسکتی انسانیت کے سامنے اسلام کے پاکیزہ اصول رکھے جائیں گے تو وہ لوگ اس طرح اسلام کی طرف دوڑ لگا دیں گے جس کا نقشہ سورہ نصر میں رب کریم نے کھینچا ہے یعنی لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہونے لگیں گے۔ مستقبل اسلام اور اہل اسلام کا ہے۔ دنیا بہت تجربات کر چکی، وہ بہت تھک چکی، اب وہ آرام کرنا اور راحت لینا چاہتی ہے۔ راحت وآرام اسلام کے گھنے شجرِ سایہ دار میں ہے مگر اب یہ رہنماؤں کے ذمے ہے کہ وہ انسانیت کی اس طرف درست اور بروقت رہنمائی کریں کیونکہ جہاں تک میدانوں میں استقامت سے جمنے والوں کا کام تھا تو وہ اپنے ایمانی جذبوں سے کفر کا سارا رعب ودبدبہ موم کی طرح پگھلا چکے اور اس کی رعونت کافرانہ کی ہیبت پوری طرح اڑا چکے اب سیاستدان خود بھی ایمانی راستوں کی طرف پلٹیں اور علماء کے سنگ مل کے اوروں کی بھی رہنمائی کریں۔ ان شاء اللہ

بسنت کا پس منظر..... توہین رسالت اور شرعی حیثیت

حکومت پنجاب نے چند روز قبل سپریم کورٹ میں یہ رٹ دائر کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے خلاف نکالے گئے جلوسوں، ہڑتالوں اور پروگراموں کی وجہ سے ہم بسنت منانے کی ٹھیک طرح سے تیاری نہیں کر سکے۔ لہٰذا اس کی اجازت شدہ محدود مدت میں کچھ روز کی توسیع کی جائے تاکہ مکمل تیاری سے اس کا والہانہ استقبال کیا جائے۔ سپریم کورٹ نے بھی اس نیک خواہش کا بصد شکریہ احترام کرتے ہوئے اس کی مدت میں کچھ دنوں کی توسیع کر دی ہے جس کی بناء پر مارچ کے دوسرے ہفتہ میں پورے زور و شور کے ساتھ اس قاتل شیطانی کھیل کا اہتمام کیا جائے گا۔ اگرچہ لوگوں نے پابندی کے دوران ہی قانون کی وہ دھجیاں اڑائیں کہ انتظامیہ بے بسی کا مظاہرہ کرنے کے سوا کچھ نہ کر سکی۔ البتہ اس بات پر حیرت ہے کہ تمام تر عوامی مخالفت کے باوجود گورنمنٹ چند لوگوں کی خاطر بسنت منانے پر اتنا زور کیوں دے رہی ہے؟ یہ ایسا سوال ہے جو ہر ذی شعور پاکستانی کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔

پاکستان کے تمام اہم قومی اخبارات میں جہاں پتنگ بازی سے ہونے والے جانی و مالی نقصانات کی تفصیل روزانہ عوام الناس کی آگاہی کے لئے چھپ رہی ہے وہاں لوگوں کے قولی و فعلی احتجاج کو بھی نمایاں انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس خطرناک کھیل کے دینی، اخلاقی، تہذیبی اور معاشرتی نقصان پر بھی بہت کچھ پڑھنے کو مل رہا ہے جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ بسنت (پتنگ بازی) ہر لحاظ سے ناجائز اور نقصان دہ ہے مگر چند لوگ اسے خوبصورت تفریح، موسم بہار کا استقبال اور بے شمار غریبوں کا روزگار کہہ کر عوام الناس سے اپیل کر رہے ہیں کہ اس کو نہایت گرمجوشی اور خوبصورت طریقے سے منایا جائے۔

اسلام دین فطرت ہے اور وہ لوگوں کی خوشیوں پر کوئی قدغن نہیں لگاتا بلکہ وہ اپنے پیروکاروں کو خوش ہی دیکھنا چاہتا ہے۔ اسلام نہ ہی تو تمام کھیلوں کو حرام قرار دیتا ہے اور نہ ہی سب کو جائز کہتا ہے بلکہ عام مزاج کے پیش نظر وہ بعض کھیلوں کو حدود و قیود کا پابند بناتا ہے۔ کسی بھی کھیل میں قواعد و ضوابط بنیادی چیز ہے۔ وہ کھیل جو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ جسمانی ورزش مہیا کرے اور اس سے اسلام کی سربلندی میں تعاون حاصل کیا جائے جائز ہے جیسا کہ تیراکی، گھڑ سواری، نیزہ بازی اور اسی طرح کی دیگر کھیلیں وغیرہ مگر جب ہم بسنت پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ ہر لحاظ سے ناجائز اور اسلام کی روح کے منافی نظر آتا ہے۔ یہ کئی لحاظ سے اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے، جنکی تفصیل درج ذیل ہے:

خالص ہندوانہ مذہبی تہوار: ہندوستان ہمارا دشمن ملک ہے۔ ان کا مذہب ہمارے مذہب سے ٹکراتا ہے ورنہ دو قومی نظریہ کا وجود کہیں نظر نہ آتا۔ بسنت ہندوؤں کا خالص مذہبی تہوار ہے۔ اگر کسی کو میری بات سے اختلاف ہو تو وہ مندرجہ چند بیانات ملاحظہ فرمائے۔

"لاہور میں بسنت ہندو مذہب کی عظیم کامیابی ہے مسلمان تقسیم ہند سے پہلے بھارتی ثقافت اپنا لیتے تو لاکھوں افراد کی جان بچائی جا سکتی تھی ...... چھتوں سے گر کر ہلاک ہونے والے ہمارے شہید ہیں (بال ٹھاکرے، نوائے وقت جنگ 20 فروری 2001ء)

"زندہ دلان لاہور کے بسنت منانے کے انداز کو دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ ہمارا نہیں بلکہ تمہارا مذہبی تہوار ہے۔ (بھارتی نوجوان، دیے کمار، خبریں، واہ رے مسلمان)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں غیر مسلموں کے رنگ میں رنگنے سے منع کیا ہے۔ بسنتی کپڑے اسی زرد رنگ کے ہیں جو عیسائی رسم معمودیہ میں استعمال کیا کرتے تھے۔ بسنت کے استقبال کی غرض سے عیسائی یورپی کمپنی کی طرف سے لاہور میں سجاوٹ کے لئے لگائے کپڑے اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس رنگ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کا رنگ (اللہ تعالیٰ کا رنگ) اپنانے کا حکم دیا ترجمہ: رد (مسلمانو کہو) اللہ نے ہمیں رنگ دیا اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اسی کی پوجا کرتے ہیں" (بقرہ 138)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تمام عادات و اطوار میں بھی غیر مسلموں کی مشابہت سے منع کیا ہے چہ جائیکہ ان کے مذہبی تہوار کی نقالی کی جائے۔ اس لئے بسنت منانے والوں کو آپ کے اس فرمان سے آگاہ رہنا چاہئے کہ "جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے (ابوداؤد 3512)

گستاخ رسول ﷺ کا یادگار دن آج مسلمانوں کی حالت زار اور دین اسلام سے بے خبری پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ بسنت منانے والے اس بات کو کیوں بھول گئے ہیں کہ یہ دن ایک گستاخ و بدتمیز ہندو نوجوان کی عقیدت میں منایا جاتا ہے جس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جس کی پاداش میں اسے سولی پر لٹکا دیا گیا۔ ملک کے سنجیدہ اور نظریاتی اخبار کی رپورٹ کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے۔

"بسنت خالص ہندوانہ تہوار ہے اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ تقریباً 200 برس قبل ہندو طالب علم حقیقت رائے نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جس کی پاداش میں اسے سولی پر لٹکایا گیا کیونکہ رحم کی تمام اپیلیں مسترد کر دی گئی تھیں۔ ہندوؤں نے اس واقعہ کو تاریخ بنانے کے لئے اس طالب علم کی "قربانی" کو بسنت کا نام دیا اور پتنگ اڑانا شروع کئے۔ آہستہ آہستہ یہ پتنگ بازی لاہور کے علاوہ انڈیا کے دوسرے شہروں میں پھیل گئی۔ اب ہندو تو اس کی بنیاد کو بھول گئے مگر پاکستان میں مسلمان بسنت منا کر اسلام کی رسوائی کا اہتمام کرتے رہتے ہیں روزنامہ نوائے وقت (4 فروری 1994ء)

بعض لوگ اس حقیقت کا پوری ہٹ دھرمی سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں پتنگ بازی اس واقعہ سے پہلے بھی موجود تھی۔ ہم ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہیں گے کہ اگر یہ پہلے سے بھی موجود ہو تو ایک گستاخ رسولؐ ہندو طالب علم کی

محمد اختر صدیقی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

یادگار سے منسوب ہونے کے بعد کسی مسلمان کی غیرت اس کو اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے۔ مسلمانو! دوہرا معیار ترک کر دو ایک طرف تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے شائع ہونے پر تم سراپا احتجاج ہو اور دوسری طرف گستاخ رسولؐ سے منسوب کھیل کو خوش آمدید کہتے ہو اور خوشی کا اظہار کرتے ہو۔ کس منہ سے روز محشر آقائے دو جہاںؐ کے سامنے آؤ گے......؟

جانی نقصان بسنت کے ناجائز ہونے کا ایک سبب اس کی وجہ سے ہونے والا جانی نقصان ہے۔ روزنامہ دوپہر کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال پتنگ بازی کی وجہ سے 40 افراد فقط لاہور میں لقمہ اجل بن گئے جبکہ سینکڑوں لوگ زخمی ہوئے۔ جن میں کافی تعداد بچوں کی تھی (4 فروری 2006ء)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں (ترجمہ) اور جو کوئی مسلمان کو جان کر مار ڈالے تو اس کا بدلہ جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر اترے گا اور اللہ تعالیٰ کی پھٹکار اس پر پڑے گی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے (النساء 93)

مالی نقصان۔ پتنگ بازی اس لئے بھی صحیح نہیں کہ اس کی وجہ سے کروڑوں روپے کا مالی نقصان ہر سال ملکی معیشت کو خوفناک دھچکہ لگاتا ہے۔ جو کسی بھی لحاظ سے جائز نہیں روزنامہ مقابلہ کی رپورٹ کے مطابق پتنگ بازی کی وجہ سے بجلی کی سارا دن آنکھ مچولی، شہریوں اور واپڈا کو لاکھوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا" 20 فروری 2006ء "روزنامہ جنگ نے ادارتی صفحہ پر اس بات کی وضاحت کی کہ صرف چند دنوں میں واپڈا اور دیگر اداروں کو کروڑوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا"۔ (یکم مارچ 2006ء)

فضول خرچی: پتنگ بازی اس لئے بھی ٹھیک نہیں کہ اس میں استعمال ہونے والی ڈور اور گڈی فقط فضول خرچی ہے جس کا دیگر کوئی فائدہ نہیں۔ شہر کی سڑکوں پر ڈور اور بجلی کی تاریں، درختوں اور مختلف بلند عمارتوں وغیرہ پر لٹکتی پتنگوں سے اس کا خوب اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی سے منع فرمایا۔ مالک کائنات کے فرمان کا ترجمہ ملاحظہ ہو "فضول خرچی نہ کرو۔ یقیناً فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے (بنی اسرائیل 26-27)

اسلامی شعار و اقدار کی پامالی: بسنت اس لئے بھی ناجائز ہے کہ اسلام اقدار اور دینی شعار کی پامالی کا باعث ہے۔ اسلام پاکیزہ دین ہے اور یہ پاکیزہ عادات کو ہی پروان چڑھاتا ہے مگر بسنت منانے والے پوری جرات کے ساتھ دینی شعار اور اسلامی اقدار کا مذاق اڑاتے ہیں۔ نوجوان لڑکے نوجوان لڑکیوں کو اونچی آواز میں بے ہودہ مذاق اور "بوکاٹا" کے مخصوص نعرہ سے گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر چھیڑتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ اس چھت کے نیچے ان کی ماں اور بہن بھی موجود ہے جو دوسروں کے مذاق کا نشانہ بن سکتی ہے۔ یہ سرعام فحاشی اور دین سے مذاق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا ترجمہ ہے "یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحاشی پھیلے وہ دنیا و آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ (النور 19)

اس کے ساتھ ساتھ اسلامی شعار کی توہین کرنے میں بھی کوئی خوف محسوس نہیں کیا جاتا ہے۔ گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور بے ہنگم اور بے ہودہ شور میں اذان کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ موذن کی مقدس آواز دھماکوں، تالیوں، ہنٹروں اور بسنتی نعروں میں گم ہو جاتی ہے۔ شاید اس لئے کہ یہ لوگ اس دن کو بھول چکے ہیں کہ جب جہنم کی چنگاڑ میں شیطان صفت افراد کی چیخیں کسی کو سنائی نہیں دیں گی۔

اذیت کا باعث پتنگ بازی اس لئے بھی صحیح نہیں کہ حواس باختہ بسنتی پروانے اپنے ہاتھ، زبان، قول اور فعل ہر طرح سے دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔

پتنگ بازی کی اذیت سے تو بیمار بھی محفوظ نہیں رہے۔ روزنامہ نوائے وقت کی رپورٹ کے مطابق بجلی کی آنکھ مچولی کی وجہ سے مریض سارا دن پتنگ بازوں کو بددعائیں دیتے رہے (2 مارچ 2006ء)

لڑائی جھگڑے کا باعث: پتنگ بازی اس لئے بھی صحیح نہیں کہ یہ مسلمان معاشرے میں لڑائی جھگڑے کا باعث ہے۔ روزنامہ دوپہر کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال صرف لاہور میں پتنگ بازی کی وجہ سے 80 مقدمات درج ہوئے (4 فروری 2006ء) یک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دیوار کی مانند ہیں جس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوط کرتی ہے (اور یہ کہ) ان کی مثال ایک جسم کی طرح ہے اگر ایک عضو بیمار ہو تو سارا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

قارئین! مذکورہ نکات پر ہی اکتفا مناسب ہے۔ ہفت روزہ "غزوہ (3 تا 9 مارچ) نے بسنت کے متعلق بہت دلچسپ شعر ذکر کیا "ابتدائے بسنت ہے روتا ہے کیا، آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"۔

شاید غزوہ کے ادارتی صفحہ کے انچارج صاحب، اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں "بسنت اور عشق" ان لوگوں کا کام ہے جن کی کھوپڑی میں دماغ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی اور وہ معاشرہ کے بے کار ترین افراد ہوتے ہیں کیونکہ

"عشق نے نکما کر دیا غالب، ورنہ آدمی تھے ہم بھی بڑے کام کے"

ورنہ وہ بسنتی رنگ اپنانے کی بجائے اپنے ان بھائیوں کے دکھ درد کا خیال کرتے جو کشمیر کے زلزلہ میں اپنا سب کچھ کھو بیٹھے ہیں۔ جو کھیل چند ہی دنوں میں 10-12 بے گناہ افراد کو موت کی اندھی وادی میں اتار دے۔ سینکڑوں لوگوں کو زخمی کر دے۔ کروڑوں کے مالی نقصان کا باعث بنے۔ اخلاقی و اسلامی اقدار کو روند ڈالے۔ لوگوں کا سکون برباد کر دے۔ مریضوں کے علاج میں رکاوٹ پیدا کرے۔ وہ ایسے پاگلوں کا کھیل ہی ہو سکتا ہے جنہیں دنیا و آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ ایسے پاگلوں سے جناب ایس ایس پی آپریشنز لاہور، عامر ذوالفقار صاحب بھی خوف کھاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو گھروں میں گھس کر خواتین کے سامنے کیسے گرفتار کریں (نوائے وقت 2 مارچ 2006ء) یقیناً ایسا کرنا تو ہماری پولیس کے بس میں نہیں۔ تبھی تو سیکیورٹی فورسز کے جوان اور پولیس کے گھبرو آج تک کسی چار دیواری میں داخل نہیں ہوئے اور نہ ہی وزیرستان کے بے گناہ لوگوں کو گھروں میں گھس کر شہید کیا ہے۔

رمضان المبارک کے احکام و مسائل

عبدالوارث ساجد

استقبال رمضان

ہمارے ہاں یہ رواج عام ہے کہ رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر شعبان کے آخری ایام میں روزہ رکھا جاتا ہے۔ اسے استقبال رمضان کہا جاتا ہے ان روزوں سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس کی حرمت میں آپ ﷺ سے بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ابو داؤد میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

''جب شعبان کا نصف ہو جائے تو روزے نہ رکھو۔ (ابو داؤد 2337)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''رمضان المبارک سے قبل ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھو ہاں کوئی آدمی (پہلے سے) روزے رکھتا ہو تو وہ یہ روزے رکھ لے۔ (بخاری و مسلم)

پہلے سے روزہ رکھنے سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی عام روٹین کے مطابق سوموار جمعرات یا پھر ایام بیض کے روزے رکھتے ہیں حدیث میں ان لوگوں کے لئے رخصت ہے

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا

رمضان المبارک کا آغاز چونکہ طلوع چاند کے ساتھ ہوتا ہے لہٰذا روزہ رکھنے کے لئے چاند کا دیکھنا یا پھر چاند نظر آنے کی حتمی اطلاع کا جاننا ضروری ہے بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور نہ ہی افطار کرو حتیٰ کہ اسے دیکھ لو اگر تمہارے اوپر مطلع ابر آلود ہو تو اس کے لئے گنتی کرو''۔ (صحیح البخاری کتاب الصوم 106 مسلم 1019)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کا آغاز چاند دیکھ کرنا چاہئے اور اگر کسی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو پھر شعبان کے 30 دن پورے کر لینا چاہئے۔

چاند دیکھنے کی دعا

کسی بھی ماہ کا نیا چاند دیکھ کر دعا کرنا آپ ﷺ کی سنت ہے یوں دیگر مہینوں کی طرح ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر بھی امن و ایمان اور سلامتی کی دعا کرنا چاہئے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے: اللھم اھلہ علینا بالامن و الایمان و السلامۃ و الاسلام ربی و ربک اللہ ھلال رشید و خیر۔ اور اے اللہ اس کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ نکال دے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اے اللہ یہ چاند ہدایت اور بھلائی کا چاند ہو۔ (ترمذی)

نیت کرنا

کسی بھی نیک عمل کے آغاز میں نیت کرنا ضروری ہے ہر ایمان والے فرد کا عمل۔ رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے یوں روزہ سمیت کسی بھی عمل کرنے سے قبل رضائے الٰہی کی غرض سے اس کام کی نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت دل میں ارادے کا نام ہے نہ کہ زبان سے اظہار کرنا' زبان سے نیت کے الفاظ کہنا اہل علم کے نزدیک بدعت ہے روزے کی نیت رات کو فجر سے قبل کرنی چاہئے اس کے متعلق ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا سے ایک مرفوعاً حدیث ہے کہ جس نے فجر سے قبل روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہ ہوا۔ (رواہ اہل السنن)

جو لوگ عام افطار کیلنڈروں پر لکھی ہوئی یہ دعا ''نویت غدا من صوم رمضان پڑھتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں کیونکہ مشہور و معروف یہ دعا نبی اکرم ﷺ یا آپ کے کسی صحابی سے پڑھنا ثابت نہیں اور اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث موجود نہیں بلکہ یہ لوگوں کی اپنی ایجاد کردہ دعا ہے

سحری کھانا

ہمارے ہاں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ سحری کا کھانا ضروری نہیں سمجھتے وہ رات کو پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتے ہیں اور سحری کے وقت اٹھنے کو دشواری قرار دیتے ہوئے سحری کے بغیر ہی روزہ رکھ لیتے یا پھر بہت سے خاندانوں میں یہ رواج عام ہے کہ آدھی رات ہوتے ہی کھانا کھا لیا جاتا ہے اور سحری کے وقت سوئے رہتے ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کا کھانا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحو درقم 109)

اہل کتاب چونکہ سحری نہیں کرتے اور رات کے کھانے سے ہی روزہ رکھتے ہیں لہٰذا آپ ﷺ بہت سے دیگر کاموں کی طرح یہاں بھی ان کی مخالفت کا حکم دیا ہے اور سحری کو کھانا ضروری قرار دیا ہے۔

سحری تاخیر سے کرنا

سحری احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں تاخیر سے ہی کرنی چاہئے طلوع فجر سے اتنا پہلے کہ انسان آسانی سے کھانے سے فارغ ہو جائے۔ صحابی اکرم ﷺ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سحری کھائی جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ کے سحری سے فارغ ہونے اور فجر کی نماز کی ادائیگی میں اتنا فاصلہ تھا کہ آدمی تقریباً پچاس آئیں تلاوت کر لیتا۔ (بخاری)

آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ سحری فجر سے تھوڑی دیر پہلے بالکل آخری وقت میں کھایا کرتے تھے۔ سیدنا عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم لوگوں سے جلد افطار کرنے والے اور سحری تاخیر سے کھانے والے تھے''۔ (مصنف عبدالرزاق)

اذان کے دوران کھانا پینا

ان دنوں چونکہ سحر و افطار اور اذان و نماز کے اوقات طے ہو چکے ہیں لہٰذا اگر موذن کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ ظن و تخمین سے کام لیتے ہوئے کیلنڈر کے اعتبار سے اذان دیتا ہے تو اس صورت حال میں اذان کے دوران کھانا پینا ٹھیک معلوم ہوتا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جب کوئی اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے۔ (ابو داؤد)

لیکن اگر موذن کے متعلق یہ معروف ہو کہ وہ فجر کے طلوع ہونے کے ساتھ اذان دے دیتا ہے تو اس صورتحال میں اذان کے سنتے ہی کھانے سے رک جانا چاہئے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کا فرمان ہے کہ ''بلال رات میں اذان دیتے ہیں سو کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں (متفق علیہ) اور دیگر روایات میں یہ بھی ہے کہ ام مکتوم تب تک اذان نہ دیتے تھے کہ جب تک انہیں یہ کہہ دیا جاتا کہ صبح ہو گی صبح ہو گی ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی تھے اور لوگوں کی طرف سے اطلاع صبح ملنے پر اذان دیتے تھے سو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان دیتے سو اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ام مکتوم کے اذان کہتے ہی کھانا پینا بند کر دو۔

افطاری

نبی اکرم ﷺ جہاں سحری میں تاخیر کرتے وہاں افطاری میں جلدی کرتے تھے اور افطاری جلدی کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ رمضان میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کا معمول یہی تھا کہ وہ افطاری جلد کرتے تھے سید عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب لوگوں سے جلد افطار کرنے والے تھے۔ (فتح الباری)

اسی طرح سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔ (بخاری)

ابن حبان میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے افطاری تاخیر سے کرنے کو یہودیوں اور عیسائیوں کا عمل بتایا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''میں اس بندے کو بہت دوست رکھتا ہوں جو روزہ کھولنے میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

مذکورہ احادیث رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ افطاری میں جلدی کرنا چاہئے سورج غروب ہونے کے بعد بلاوجہ بلا تاخیر ٹھیک نہیں نہ ہی اس بات کا انتظار ضروری ہے کہ تارے نظر آئیں تو روزہ کھولا جائے۔

روزہ کھولنے کی دعا

روزہ بسم اللہ پڑھ کر کھولنا چاہئے، روزہ کھولنے کی کوئی خاص دعا نہیں ہے، البتہ افطاری کرنے پر نبی اکرم ﷺ جو دعا ثابت ہے وہ یوں ہے: ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجران شاء اللہ''

(پیاس دور ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا''۔

دعا کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا افطاری کی اشیا چکھنے کے بعد پڑھی جائے گی جبکہ افطاری کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھی جائے گی افطاری کے وقت جو دعا مشہور و معروف ہے اور ہر کیلنڈر پر درج ہے ''اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت'' یہ دعا صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں یہ حدیث مرسل ہے اور مرسل روایت محدثین وائمہ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اسی طرح دوسری معروف دعا ''اللھم لک صمت و بک آمنت وعلیک توکلت وعلی رزق افطرت'' یہ دعا بھی سنداً ثابت نہیں۔

روزہ کس سے کھولا جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''نبی اکرم ﷺ نماز مغرب سے قبل تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے اور اگر تو کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ملتیں تو پانی کے چند گھونٹ بھر لیتے۔ (مسند احمد)

میرے پسندیدہ اشعار

مسلم امہ پہ ہے پھر نرغہ اشرار چل
چھوڑ دے ہاں چھوڑ دے دنیا کا کاروبار چل
پھر اٹھائے ہاتھ میں شمشیر و بردار چل
شہادت کی موت مرنا ہے تو چل کشمیر چل
مشکل میں جو گھبرا جائے وہ انسان نہیں ہوتا
جو کفر سے ڈر جائے وہ مسلمان نہیں ہوتا
موجوں سے یہ کہتا ہے سمندر کا سکوت
ساحل پہ جو رک جائے وہ طوفان نہیں ہوتا
مقتل میں شور اٹھا اخت سعد کا سر ہے یہ
کٹا تو جا سکا ہے جھکایا نہ جا سکا

اخت سعد گوجرانوالہ

گستاخ رسول کی سزا احادیث کی روشنی میں

ثقہ راوی کا ثقہ راوی سے متصل سند کے ساتھ نقل کرنا حتی کہ نبی کریم ﷺ تک سند کا پہنچنا اس کام میں اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو تمام امتوں پر خصوصیت عطا فرمائی ہے۔

اسماء الرجال کے علم سے حدیث کے راویوں کی چھان پھٹک ہوتی ہے۔ امت مسلمہ کے علاوہ دنیا میں آج تک کوئی قوم ایسی نہیں گزری کہ جس کے پاس چھان بین اور تحقیق کا ایسا طریقہ ہو، یہ طرہ، امتیاز اسی قوم کا ہے۔ اسماء الرجال کے علم سے حدیث کی حفاظت ہوتی ہے۔

محدث جلیل ابراہیم بن اسماعیل کہتے تھے:

"كُنَّا نَسْتَعِينُ بِالْحَدِيثِ عَلَى حِفْظِهِ بِالْعَمَلِ"

[الجامع لاخلاق الراوی : ۲۷۸/۲]

"ہم (لوگ) حفظ حدیث کے لیے اس پر عمل کرنے سے مدد لیتے تھے۔"

منکرین حدیث، بدعملی کو اجاگر کرنے، بے حیائی کو پھیلانے اور لوگوں کو بے دین بنانے کے لیے حدیث کا انکار کرتے ہیں۔

انکار حدیث کا دروازہ درحقیقت بدعمل لوگوں نے کھولا ہے اور محدثین نے ہر دور میں اس دروازے کو بند فرمایا ہے اور منکرین کے فتنہ کا منہ موڑ کر سنت وحدیث کی اہمیت کو اجاگر فرمایا ہے۔

دین اسلام کے متعلق شکوک وشبہات رکھنے والے اور اعمال میں تساہل برتنے والے لوگ منکرین حدیث کی طرف میلان رکھتے ہیں، کیونکہ ان سے غیر شرعی رعایتیں اور سہولتیں مکمل طور پر مل جاتی ہیں اور گستاخان رسول کو مہلت وسہولت اور چھوٹ بھی انہی منکرین حدیث کی وجہ سے ملتی ہے۔ اللہ انہیں ہدایت نصیب فرمائے اور ان کے فتنہ سے امت اسلامیہ کو محفوظ ومامون فرمائے۔ آمین!

اب دیکھتے ہیں کہ حدیث وسنت کی روشنی میں گستاخان رسول کی سزا اور ان کا انجام کیا ہے؟

گستاخوں کی سزا حدیث رسول ﷺ کے تناظر میں

گستاخ رسول ابن خطل

ابن خطل کا نام عبداللہ تھا، پہلے اسلام لایا، اس کے پاس نبی کریم محمد ﷺ نے ایک صحابی کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا، اس کے ہمراہ ایک غلام بھی تھا، ابن خطل غلام کو کھانا تیار کرنے کا کہہ کر خود آرام کرنے لگا۔ بیدار ہونے پر معلوم ہوا کہ غلام نے کھانا تیار نہیں کیا، ابن خطل نے غلام کو قتل کر ڈالا اور خود مرتد ہو گیا۔

اس نے گانے والی دو لونڈیاں اپنے ساتھ رکھ لیں، جن سے وہ محمد ﷺ کے خلاف (ہجو) توہین آمیز گیت کہلوایا کرتا تھا، گستاخی رسول میں یہ بہت آگے نکل گیا، اس کے جرم عظیم کی وجہ سے اس کو کعبۃ اللہ کے پردوں سے نکال کر زمزم کے کنویں اور مقام ابراہیم کے درمیان قتل کر دیا گیا۔

اس کو قتل کرنے کی سعادت سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ یا سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی۔ ابن خطل قاتل، مرتد اور گستاخ رسول تھا، ان تینوں جرائم کی سزا موت ہے، بلکہ گستاخی رسول کی سزا نا قابل معافی ہے۔

مسجد الحرام میں اس کے قتل سے معلوم ہوا کہ بیت اللہ میں گستاخ رسول پر حد لگائی جا سکتی ہے، مرتد کو مار اور قاتل کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ ایسا شخص:

﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾

[آل عمران : ۹۷]

"اور جو اس میں آ گیا امن والا ہو گیا۔" کے اس حکم سے خارج اور باہر ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: "اقْتُلُوهُ"

"یقیناً فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔ جس وقت آپ ﷺ نے (خود) اتارا تو ایک شخص نے آ کر خبر دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹک رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو قتل کر دو۔"

[بخاری، العمرۃ، باب دخول الحرم و مکہ بغیر احرام : ۱۸۴۶۔ بخاری، الجہاد و السیر، باب قتل الأسیر و قتل الصبر ۳۰۴۴۔ بخاری، المغازی، باب أین رکز النبی الرایۃ یوم الفتح : ۴۲۸۶]

جو اپنا دین بدل لے اس کو قتل کر دو

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ"

"رسول اللہ نے فرمایا، جو شخص اپنا دین بدل لے اس کو قتل کر دو۔"

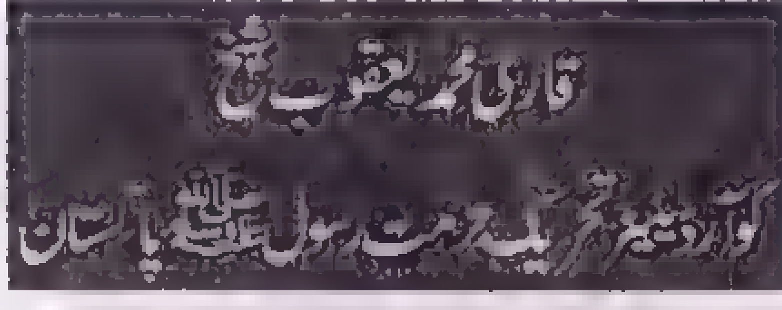
[بخاری، کتاب المحاربین من أهل الکفر و الردۃ، باب حکم المرتد و المرتدۃ : ۶۹۲۲۔ کتاب الجہاد والسیر، باب لایعذب بعذاب اللہ : ۳۰۱۷]

"نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرنے والا دین وملت سے خارج ہے۔ جو شخص اسلام لانے کے بعد آپ ﷺ کی گستاخی کرے، آپ ﷺ پر طعن کرے، تعلیمات سے عملی اور اعتقادی طور پر انکار کرے، آپ ﷺ کو جھٹلائے، مرتد ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔"

مرتد کو جلانا نہیں قتل کرنا ہے

جناب عکرمہ سے روایت ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بعض لوگوں کو جو دین اسلام سے مرتد ہو گئے تھے آگ سے جلوا دیا، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خبر ملی تو انہوں نے کہا کہ میں انہیں آگ سے نہ جلواتا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب سے عذاب مت دو۔

میں انہیں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق قتل کرتا۔ بلاشبہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو۔



[أبو داؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد : ۴۳۵۱۔ مسند أحمد : ۲۱۷/۲، ۱۸۷۱]

آگ سے عذاب دینا اللہ تعالی کے لیے خاص ہے۔ کسی ادارے، حکومت یا شخص کو اجازت نہیں کہ کسی مجرم کو آگ سے سزا دے۔

دین اسلام میں جبری طور پر کسی کو داخل کرنا درست نہیں، کیونکہ اسلام جبر واکراہ کا دین نہیں:

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾

[البقرۃ : ۲۵۶]

"دین میں کوئی جبر نہیں۔"

تلوار کی نوک یا اسلحہ کے زور پر کسی مرد وعورت کو اسلام میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب ودین سے ہو، اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو جزیہ (ٹیکس) ادا کریں گے۔ ہاں! اگر اسلام قبول کر لیتے ہیں تو اسلام کے احکام ومسائل اور فرائض کو پورا کرنا ان پر لازم آئے گا، اب ان کے لیے واپسی کا دروازہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اسی دروازہ کو بند رکھنے کے لیے مرتد اور گستاخ کی سزا اسلام نے قتل رکھی ہے۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ"

"جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس کا خون حلال نہیں ہے، سوائے اس کے کہ تین کاموں میں سے ایک کا ارتکاب کرے، شادی شدہ ہو کر زنا کرے، جان کے بدلے جان اور جو دین کو چھوڑ دے اور جو جماعت (ملت) کو چھوڑ دے۔"

[بخاری، الدیات، باب قول اللہ تعالی ان النفس بالنفس : ۶۸۷۸۔ مسلم، القسامۃ و المحاربین، باب ما یباح بہ دم المسلم : ۱۶۷۶۔ أبو داؤد، الحدود، باب الحکم فیمن ارتد : ۴۳۵۲]

ہاں! جو شخص مجبور کر دیا جائے اور

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾

[النحل : ۱۰۶]

"جس نے ایمان لانے کے بعد اللہ تعالی سے کفر کیا سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن رہا۔"

یہاں "کفر باللہ" سے مراد پورے دین اسلام سے انکار ہے، جس میں ایمان واسلام کے تمام ارکان شامل ہیں۔

کعب بن اشرف کا سر تن سے جدا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ" فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ" فَقَالَ: "نَعَمْ ...... فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ" قَالَ: "دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ"

"کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دے رہا ہے۔ اس پر محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اجازت دینا پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" مجھ کو یہ پسند ہے (لمبی حدیث ہے مختصر یہ کہ) پھر جب محمد بن مسلمہ نے اسے (کعب بن اشرف کو) اچھی طرح قابو میں کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کی اطلاع کر دی۔

[بخاری، کتاب المغازی، باب قتل کعب بن الأشرف : ۴۰۳۷]

کعب بن اشرف یہودی سردار تھا، بڑا سرمایہ دار تھا، اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کو ایذا پہنچاتا تھا اور مشرکین کو قوت وتقویت پہنچاتا تھا، ساتھ ساتھ بدعہد بھی تھا مگر جب اس کی شرارتیں، خباثتیں اور بدزبانی حد سے تجاوز کر گئی تو آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

کعب بن اشرف کا کام تمام کرنے والے خوش نصیب گروہ کے امیر سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے جو رشتہ میں کعب بن اشرف کے بھانجے تھے، وہ ان کا ماموں تھا، لیکن حرمت رسول ﷺ کے لیے اپنی جان، ماموں جان، بیوی بچے، بہن بھائی، ماں باپ، برادری، رشتہ دار، مال ومکان اور تجارت وکاروبار سب کچھ قربان ہے۔

نبی کریم ﷺ بقیع تک ان کے ساتھ چلے، پھر ان کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"انْطَلِقُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ أَعِنْهُمْ" [فتح الباری : ۹۷/۹]

"اللہ کے نام پر روانہ ہو جاؤ۔ اے اللہ ان کی مدد فرما۔"

سبحان اللہ! کتنا عظیم کارواں ہے یہ حرمت رسول کارواں، جس کی قیادت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کر رہے ہیں، جس کو الوداع اور اس کی کامیابی کے لیے دعا خود رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی حرمت وناموس کے لیے نکلنے والا ہر کارواں کامیاب وکامران ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، کیونکہ یہ کارواں عام کارواں نہیں حرمت رسول ﷺ کا کارواں ہے۔

اس کی تائید ونصرت کے لیے رسول اللہ نے دعا فرمائی ہے، گستاخان رسول اہل یورپ ومغرب کے لیے ایسے ہی کارواں کی آج ضرورت ہے، انہی حدود اور سزاؤں کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے، تبھی گستاخی کے یہ سلسلے بند ہوں گے۔ اگر ان کو مہلت ملتی چلی گئی تو یہ بے ادبی وگستاخی میں بہت آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ گستاخ رسول کعب بن اشرف یہودی کا قتل 3ھ میں ہوا۔

گستاخ رسول ابو رافع یہودی کا قتل:

"عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: "بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ وَيُعِينُ عَلَيْهِ ....."

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ابو رافع یہودی کے قتل کے لیے چند انصاری صحابہ کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو ان کا امیر مقرر کیا۔ ابو رافع رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ (طویل حدیث ہے) سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ مکمل پلان تیار کر کے اس کے قتل کے لیے قلعہ میں داخل ہوئے، پہلے حملہ میں وہ زخمی ہوا، دوسرے حملہ کے نتیجہ میں اس کا کام کچھ اس طرح تمام ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ"

"میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی تب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔"

حدیث کے آخر میں ہے:

"فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ"

"چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔"

اس عظیم کارروائی میں سیدنا عبداللہ کی پنڈلی ٹوٹ گئی تھی، کہتے ہیں جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((اُبْسُطْ رِجْلَكَ)) "اپنا پاؤں پھیلاؤ۔" میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا وہ پاؤں اتنا اچھا ہو گیا، جیسے کبھی اس پاؤں میں مجھے کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔

[بخاری، کتاب المغازی، باب قتل أبی رافع عبد اللہ بن أبی الحقیق : ۴۰۳۸۔ بخاری، کتاب الجہاد و السیر، باب قتل النائم المشرک : ۳۰۲۲]

ابو رافع کا نام عبداللہ تھا، اس کو سلام کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا، یہ خیبر کا باسی تھا حجاز میں اس کا قلعہ موجود تھا یہ مال دار، متکبر اور فتنہ پرور انسان تھا، اس کا سب سے بڑا جرم رسول اللہ کو ایذا دینا اور آپ ﷺ کے خلاف مشرکین کی مدد کرنا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے قتل کے لیے بھی ایک وفد تشکیل دیا اور عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اس کو قتل کرنے کی سعادت بھی اسی امیر کے حصہ میں آئی، اس گستاخ رسول کا قتل کعب بن اشرف کے بعد رمضان 6ھ میں ہوا ہے۔ کعب بن اشرف کو اوس اور ابو رافع کو خزرج نے قتل کیا۔ گستاخی کرنے کا آغاز اور اس کی ابتدا یہودیوں نے کی ہے۔ کعب بن اشرف اور ابو رافع دونوں یہودی تھے۔ آج بھی دنیا میں گستاخان رسول کی سرپرستی اور پشتی بانی یہودی کر رہے ہیں "فیس بک" کے مالکان بھی یہودی ہیں، جنہوں نے پوری دنیا میں خاکے پھیلائے اور لوگوں کو توہین رسالت کی دعوت دی ہے۔

یہودیوں کی طرح عیسائیوں کی گستاخیاں:

کعب بن علقمہ کہتے ہیں کہ غرفہ بن الحارث الکندی کے قریب سے ایک عیسائی گزرا تو انہوں نے اسے اسلام کی دعوت پیش کی، اس عیسائی نے رسول اللہ کی اہانت (گستاخی) شروع کر دی۔ غرفہ کندی نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس کی ناک پھوڑ دی، یہ معاملہ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ہم نے تو انہیں عہد وپیمان دیا ہے، غرفہ کندی کہنے لگے:

"مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَكُونَ أَعْطَيْنَاهُمْ عَلَى أَنْ يُظْهِرُوا شَتْمَ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا أَعْطَيْنَاهُمْ عَلَى أَنْ نُخَلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ كَنَائِسِهِمْ يَقُولُونَ فِيهَا مَا بَدَا لَهُمْ وَأَنْ لَا نُحَمِّلَهُمْ مَا لَا يُطِيقُونَ وَإِنْ أَرَادَهُمْ عَدُوٌّ قَاتَلْنَاهُمْ مِنْ وَرَائِهِمْ وَنُخَلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ أَحْكَامِهِمْ إِلَّا أَنْ يَأْتُوا رَاضِينَ بِأَحْكَامِنَا فَنَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَحُكْمِ رَسُولِهِ وَإِنْ غَيَّبُوا عَنَّا لَمْ نَعْرِضْ لَهُمْ فِيهَا"

(جاری ہے)

ایڈیٹر پرنٹر، پبلشر حمزہ عمران فاروقی نے پاک وطن پرنٹنگ پریس رائل پارک لاہور سے چھپوا کر 180 ملتان روڈ چوک حمایت اسلام لاہور سے شائع کیا، رابطہ ترسیل 0423-7240945

جنتی ریشم اور دنیاوی ریشم

قرآن میں ایک سورۃ "الدھر" ہے۔ اس کا دوسرا نام "الانسان" ہے۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ رسول کریمؐ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ سجدہ اور سورۃ الدہر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس سورت میں اللہ تبارک وتعاولیٰ بندے کی رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا خواہ وہ شکر کرنے والا بنے یا ناشکرا۔ پھر نیک لوگوں کے لئے جنت کی بے شمار نعمتوں کا ذکر ہے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرتا ہے، دعوت دین کی مشکلات پر صبر سے کام لیتا ہے، آزمائشوں اور تکلیفوں پر صبر کا دامن پکڑتا ہے، خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلانے پر ترجیح دیتا ہے۔ غرض اپنی زندگی کے ہر موڑ پر اللہ کی رضامندی چاہنے کے لئے صبر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سورۃ انسان کی آیت نمبر 12 میں ایسے مومنوں کے لئے فرماتے ہیں "اللہ انہیں ان کے صبر کرنے کے عوض جنت اور ریشم کا بدلہ عطا فرمائے گا"۔ پھر مزید نعمتوں کے تذکروں کے بعد آیت نمبر 21 میں ہے کہ "ان کے اوپر باریک ریشم کا سبز لباس اور گاڑھا ریشم ہوگا، انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں شراب پلائے گا جو پاک ہوگی۔

معزز قارئین وقاریات! سبحان اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے اپنے بندوں کے حسین بدنوں کو ڈھانپنے کا جنت میں جو انتظام کیا اس کے لئے ایسے کپڑے کا انتخاب کیا جو انتہائی نفیس اور ملائم ہے۔ حریر یعنی ریشم کا لباس جو جنتیوں کے لئے ہے اس کی اقسام بھی ہیں۔ جیسے "سندس خضر" سبز رنگ کا باریک ریشم اور "استبرق" گاڑھے قسم کا ریشم ہے۔ اللہ نے لباس کو انسان کے لئے زینت قرار دیا۔

انتہائی عجیب اور بے شرم لگتا ہے، عیب دار لگتا ہے۔ اللہ نے انسان کے عیب چھپانے اور اس کے جسم کو ڈھانپنے کے لئے اون، سوت اور ریشم جیسا کپڑا بننے کی صلاحیت عطا فرما کر احسان عظیم عطا کر دیا۔

دنیا میں ریشم اور سونا مرد کے لئے حرام اور عورت کے لئے حلال کر دیا اور جنت کی نعمتوں میں مرد کے لئے سونا بھی حلال ہو گیا اور ریشم کے خوبصورت لباس بھی مرد کی زیبائش کے لئے حلال کر دیئے گئے۔ جنت کی شاہانہ شان و شوکت یہ ہے کہ وہ جن نشستوں پر بیٹھے ہوں گے ان کے اوپر باریک سبز ریشم اور گاڑھے ریشم کے پردے لٹک رہے ہوں گے۔ اندازہ لگائیے جب پردے اتنے قیمتی اور نفیس ہوں گے تو ان کے ریشمی لباس کی کیا نفاست ہوگی۔ یہ ان مومن مردوں کے لئے ہے جنہوں نے دنیا میں مالی فراوانی کے باوجود اسے نہیں پہنا۔ ان کا دل چاہا بھی لیکن اللہ کا حکم سمجھ کر ریشم جیسے نفیس لباس سے دور رہے، اس پر صبر کیا۔ اسی طرح اللہ کے سب حکموں پر صبر کا بدلہ، حریر، سندس اور استبرق ہے۔

یہ تو جنت کے ریشم کی بات ہے لیکن اللہ نے دنیا میں ریشم کا کیڑا پیدا فرما کر اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک اس دنیاوی آنکھ کو بھی دکھا دی ہے اور اس ریشم کے کیڑے سے نکلنے والے ریشم کو محفوظ کرنے اور اس سے کپڑا بننے کے طریقے بھی سکھلا دیئے۔ ریشمی کیڑے سے حاصل کردہ کپڑے دنیا کے خوبصورت ترین اور مہنگے ملبوسات میں سے ہیں۔ جاپان میں ریشم کی ایک قسم کو "موتو" کہتے ہیں۔ ہندوستان

نفیس ہوتی ہے۔ سنا ہے کہ وہ ایک ماچس کی ڈبیہ میں آجاتی ہے۔ کوریا میں "ہنک" کے نام سے ریشم مشہور ہے۔

آیئے! اس کیڑے کے بارے معلوم کرتے ہیں جسے اللہ نے لوگوں کے لئے چن لیا کہ وہ ان کے لئے ایسی نفیس ریشم کی تار پیدا کرے جس سے وہ نرم و نازک اور نفیس کپڑا تیار کر سکیں۔ "اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"۔

ریشم بنانے والے کیڑے کو کیڑوں کی ملکہ کہا جاتا ہے۔



ان کیڑوں کو پالنا اور ان سے ریشم حاصل کرنا عام نہ تھا۔ پرانے وقتوں میں چین سے اس کی شروعات ہوئیں۔ کوئی ملک ریشم بنانے کے طریقہ کار سے واقف نہ تھا۔ صرف چین میں تیاری کی وجہ سے ریشم بہت نایاب اور مہنگا تھا۔

ریشم کے کیڑے شہتوت کے پتے کھاتے ہیں۔ ریشم کا مادہ کیڑا 500 سے زائد انڈے دیتا ہے، انڈوں کی جسامت سوئی کے ناکے جتنی ہوتی ہے۔ 20 دنوں کے بعد کیڑے نکل آتے ہیں۔ کیڑوں کو بھوک لگتی ہے تو شہتوت کے پتے کھاتے ہوئے ایسے آواز آتی ہے جیسے

بارش ہو رہی ہے۔ اب ریشم کے کیڑے کا وزن اس کی پیدائش کے وقت کی نسبت دس ہزار گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ نشوونما مکمل ہونے پر کیڑے کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے اور یہ نشانی ہوتی ہے کہ دھاگہ بنانے کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت ریشم کے کیڑے ایک لیس دار مادہ جسے "کویا" کہتے ہیں خارج کرنے کے لئے جگہ ڈھونڈتے ہیں۔ اب ریشم کے ان کیڑوں کو ڈبوں میں ڈال دیا جاتا ہے جہاں وہ نفیس دھاگہ خارج کرتے ہیں جو ان کے گرد ہی لپٹتا چلا جاتا ہے، یہ دن ریشم کے کیڑے پالنے والوں کے لئے مصروف ترین ہوتے ہیں۔ وہ ان ڈبوں کو کھلی اور ٹھنڈی جگہوں پر رکھتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے کے منہ سے ایک مرتبہ ریشم نکلنا شروع ہوتا ہے تو رکتا نہیں۔ ایک منٹ میں 10 سے 15 انچ مائع نما تار نکلتی ہے۔ ریشم کا کیڑا مسلسل سر ہلاتا رہتا ہے کویا مکمل ہونے تک وہ 150000 مرتبہ سر ہلاتا ہے۔ یعنی دو دن اور دو رات میں 50000 ہزار فٹ لمبا دھاگہ تیار کرتا ہے۔ یہ تو تھا ریشم کے کیڑے کا عمل جو اللہ قادر مطلق نے اسے وحی کیا جس طرح شہد کی مکھی کو وحی کے ذریعے شہد بنانا سکھایا۔ اب انسانوں نے اللہ کی دی ہوئی عقل سے اس ریشم کو محفوظ کیا۔ یاد رہے! دھاگے کو کوئے سے علیحدہ کر کے پھرکی پر چڑھانے کا عمل ریلنگ کہلاتا ہے۔ یعنی جیسے سوت کاتنے کے لئے چرخے استعمال ہوتے تھے اور اب بڑی بڑی مشینیں ہیں اسی طرح ریلنگ جدید مشینی طریقہ ہے۔ یہ عمل کیسے شروع ہوا اس کی بہت سی داستانیں ہیں۔

ریشم کی تار بنانے کا ایک دلچسپ راز آپ بھی سن لیں۔ مشہور ہے کہ ایک چینی شہزادی حسی لنگ شی شہتوت کے درخت کے نیچے بیٹھی چائے پی رہی تھی کہ اس کے کپ سے ایک کویا گرا اسے نکالتے وقت اس نے دیکھا کہ اس میں ایک نفیس دھاگہ نکل رہا ہے۔ اس نے اسے لپیٹنا شروع کر دیا اس طرح ریلنگ مشینوں کے ذریعے ریشم کا دھاگہ نکالنے کا کام شروع ہو گیا۔ ریشم انتہائی نرم و ملائم ہوتا ہے اسے رنگنا بھی آسان ہے۔ آج کل بازار و مارکیٹ میں کئی نقلی ریشم اور نائلون جیسے دھاگوں سے کپڑے تیار کر کے اسے ریشم کا نام دیتے ہیں، یہ سب مصنوعی ہے۔ جاپان کے سلک میوزیم کا محافظ کہتا ہے کہ اگرچہ سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے، ہم اسے بنانے کے بارے بہت کچھ جانتے ہیں لیکن اس کی نقل کبھی نہیں کر سکتے۔ اسی کو میں سلک کا راز کہتا ہوں۔ "سلک" ریشم کی خوبیاں تو بہت ہیں۔ ایک موتی کی مانند چمکیلا ہوتا ہے۔ اس میں پائے جانے والے امینو ایسڈز مختلف بیماریوں سے تحفظ کرتے ہیں۔ پسینہ جذب کرتا ہے، گرمی میں ٹھنڈک کا احساس پیدا کرتا ہے۔ ریشم کو آسانی سے آگ نہیں پکڑتی اور نہ ہی آگ لگنے کی صورت میں زہریلی گیس خارج کرتا ہے۔ سورج کی شعاعوں کو جذب کر کے جلد کی حفاظت کرتا ہے۔ رگڑ سے چارج پیدا نہیں ہوتا یعنی مثبت اور منفی دونوں برق پاروں کے لئے مفید ہے۔

اللہ اکبر! یہ ہے ریشم کے کیڑے کی صفت اور تعریف کہ یہ سردی اور گرمی سے بچاتا ہے۔ ریشم مہنگا ترین ہونے کی وجہ سے لوگوں کی دسترس سے باہر ہے۔ خوبصورت لباس عورت کی کمزوری ہے اور ریشم جیسا لباس جس کا اللہ نے تذکرہ جنتیوں کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ بہنو اور بیٹیو! اللہ کا پسندیدہ اور چنیدہ ریشم کا لباس اگر دنیا میں میسر نہیں ہوتا تو اللہ اس نعمت کو آخرت میں ہماری زیب و زینت اور آرائش کا ذریعہ بنا دے۔ حریر، سندس اور استبرق کے لباس جنت میں پہنا دے۔ (آمین)

جبریلؑ اور لبیک

اللہ اللہ! عجب نظارہ ہے تاحد نظر چاروں طرف صحابہ ہی صحابہؓ ایک ہی ہے آواز لبیک لبیک کا ہے نعرہ قدرے محسوس ہوا ہے ذرا سا آواز ہوئی ہے آہستہ اور ساتھ ہی جناب جبریلؑ آ گئے ہیں۔

حضرت زید بن خالد جہنیؓ بتلاتے ہیں:

''اللہ کے رسولؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: میرے پاس جناب جبریلؑ آئے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے: اے محمدؐ! اپنے صحابہؓ کو حکم دے دیجیے کہ وہ لبیک لبیک کی اپنی آوازوں کو بلند کریں کیونکہ لبیک لبیک کہنا حج کے شعار (علامت) میں سے ہے۔''

پتھر، درخت بھی

اللہ اللہ! مدینہ سے مکہ تک کیا سماں ہے کہ حاجی لبیک پکارتے ہیں تو جواب میں ریگستانوں کا ذرہ ذرہ لبیک لبیک پکارتا ہے۔ پہاڑوں کا ہر ہر پتھر لبیک لبیک پکارتا ہے۔ ہر درخت اور پودا لبیک لبیک پکارتا ہے۔ (مسلم:1184، ابن ماجہ:2923 (صحیح)

حاجیو! یہ منظر کشی کس نے کی؟ میرے حضورؐ نے فرمائی۔ ارشاد فرمایا:

''لبیک کہنے والا جو بھی لبیک کہتا ہے اس کے دائیں بائیں کے تمام درخت اور پتھر اس کے ساتھ لبیک کہتے ہیں، یہاں تک کہ دائیں بائیں سے زمین ختم ہو جاتی ہے۔''

قارئین کرام! ابن ماجہ میں ''مَدَر'' کا اضافہ ہے یعنی ہر اینٹ خواہ وہ کچی ہے یا پکی، مٹی کی ہے یا پتھر کی، وہ بھی لبیک کہتی ہے۔ اللہ اللہ! معلوم ہوا کہ حج کے دنوں میں جب حاجی لبیک پکارتے ہیں تو ساری زمین کا ذرہ ذرہ حاجی کے سنگ ہو جاتا ہے اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پکارتا ہے۔ ''لَا شَرِیْکَ لَکَ'' کہہ کر اللہ کی توحید کا اعلان کرتا ہے۔ شرک سے براءت کا اظہار کرتا ہے۔ سبحان اللہ!

میرے حضورؐ نے جب دائیں بائیں کا ذکر کر کے ساری زمین کا تذکرہ کیا تو اس میں زمین کا ہر ذرہ شامل ہو گیا...... زینت، پتھر اور اینٹ کا بطور خاص ذکر فرما دیا ......یوں ثابت یہ ہوا کہ جو حاجی بحری جہاز میں حج پر جاتا ہے تو سمندر کے پانیوں کا قطرہ قطرہ لبیک کہتا ہے۔ وہ فضاؤں میں سفر کرتا ہے تو فضاؤں اور ہواؤں کا ذرہ ذرہ ......وہ ایٹم ہو یا اس کا ذیلی ذرہ الیکٹران...... ہگز بوزون یعنی خدائی ذرہ ہو یا کوئی اور...... سب ذرات لبیک لبیک پکارتے ہیں...... حاجیو! خوش ہو جاؤ۔ بلند آواز ہو جاؤ۔ مزے مزے سے تلبیہ کہو۔ توحید کا ترانہ گاؤ...... تم اکیلے نہیں ہو۔ فضا کا ہر ذرہ، سمندر کا ہر قطرہ اور زمین کا ذرہ ذرہ تمہارا ہم زبان ہے۔ ابن خزیمہ:2634 اسنادہ صحیح۔ ابن ماجہ:2921 اسنادہ حسن۔

حج کا زیور

قرآن میں ''زینت'' کا لفظ 44 مرتبہ آیا ہے...... 3 مرتبہ کا تعلق خواتین سے ہے۔ مراد ان کا زیور ہے۔ اللہ اللہ! میرے حضورؐ نے بھی زینت کا لفظ استعمال فرمایا۔ اللہ کے رسولؐ نے بھی ''زینت'' کا جملہ اپنی زبان مبارک سے ادا فرمایا۔ کیسے؟ ذرا ملاحظہ ہو۔ فرمایا!

''بلاشبہ حج کی زینت تو لبیک لبیک پکارنا ہے۔''

جی ہاں! جس طرح سونے (GOLD) کا زیور عورت کا حسن ہے اسی طرح لبیک کہنا حج کا حسن ہے۔ جس طرح چاندی اور سونے کی انگوٹھی میں ہیرے کا ''نگ'' ہے اسی طرح حج کا نگ تلبیہ ہے لوگو! جس طرح اپنے حسن اور زینت کو نکھارنے کے لیے صابن اور شیمپو استعمال کیا جاتا ہے اور وہ میل کچیل صاف کر دیتا ہے، اسی طرح لبیک میں ''لا شریک لک'' کا بول شرک کی میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے، زینت کو نکھار دیتا ہے، حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے جس نے تلبیہ پکار کر شرک کی میل کچیل کو نہ اتارا اور توحید کے زیور کو نہ پہنا وہ زینت سے محروم رہا۔ وہ اس حسن، خوب صورتی اور جمال سے تہی دامن رہا کہ جسے حضورؐ نے حج کی زینت قرار دیا ...... حج کا زیور قرار دیا آیئے! حج اور عمرے کا احرام باندھ کر بلند آواز سے تلبیہ کہتے جائیں۔ لبیک پکارتے جائیں۔ حسین بنتے جائیں۔ خوب صورت بنتے جائیں۔

حضرت موسیٰؑ

قارئین کرام! ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ'' کی آوازیں وادیوں میں ...... ٹیلوں پر ...... (مسند احمد: 1870 قال شعیب صحیح) پہاڑوں کی چوٹیوں پر بلند ہو رہی ہیں...... حضورؐ کا قافلہ چلا جا رہا ہے۔ لیجیے یہ ایک وادی آ گئی۔ ایک پرانا منظر حضورؐ کی زبان مبارک سے ادا ہوا...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ بتلاتے ہیں:

''ہم اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جا رہے تھے۔ ہمارا ''وادی ازرق'' سے گزر ہوا تو اللہ کے رسولؐ نے صحابہؓ سے پوچھ لیا!

مولانا امیر حمزہ

((اَیُّ وَادٍ ھٰذَا))

''یہ وادی کون سی ہے؟''

صحابہؓ نے عرض کیا: یہ ''وادی ازرق'' ہے۔

اس پر حضورؐ نے فرمایا:

''مجھے تو یوں لگ رہا ہے کہ میں حضرت موسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک ٹیلے سے اتر رہے ہیں۔'' ''اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دیے ہوئے ہیں۔ لبیک لبیک کہتے اللہ کی طرف جا رہے ہیں۔ اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

اللہ اللہ! ''وادی ازرق'' میں مولا کریم نے اپنے حبیب اور خلیل حضرت محمد کریمؐ کو صدیوں پہلے کا منظر دکھلا دیا۔ اللہ کے رسولؐ نے دیکھا ہوا نظارہ صحابہؓ کو بتلا دیا ......معلوم یوں ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ کے رسولؐ اپنے سارے کام نبٹا کر اپنے اللہ کی طرف جا رہے ہیں...... اسی طرح حضرت موسیٰؑ بھی جب مصر سے وادی سینا میں آ گئے، وہاں جب اپنی قوم میں کئی سال بسر کرنے کے بعد اپنے کار نبوت کی ذمہ داریوں سے (مسلم:166 ابن ماجہ:2891، مسند احمد:1854، صحیح ابن خزیمہ:2633 صحیح) فارغ ہونے لگے تو وادی سینا سے اللہ کے گھر کی جانب چل دیے کیا والہانہ انداز ہے کہ حضرت موسیٰؑ ٹیلے سے اتر رہے ہیں، کانوں میں انگلیاں دیے ہوئے ہیں اور لبیک لبیک پکار رہے ہیں۔ جب کانوں میں انگلیاں دے کر ترانہ پڑھا جاتا ہے تو خود کو بھی خوب مزا آتا ہے۔ اپنے ترنم کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ اسی لیے تو مؤذن اپنے کانوں میں انگلیاں دے کر اذان کہتے ہیں اسی لیے تو قاری حضرات کانوں پہ ہاتھ رکھ کر تلاوت کرتے ہیں۔ خود بھی لطف اندوز ہوتے ہیں اور سامعین بھی جھوم جھوم جاتے ہیں...... ہاں ہاں! اللہ کے لاڈلے پیغمبر حضرت موسیٰؑ ''توحیدی ترانہ'' پڑھتے جا رہے ہیں اور لطف اندوز ہوتے جا رہے ہیں...... ان کا ایمان افروز منظر مولا کریم اپنے پیارے آخری رسولؐ کو دکھلا رہے ہیں۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ!

حضرت یونسؑ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بتلاتے ہیں کہ یہاں سے پھر ہم عازم سفر ہوئے۔ چلتے چلتے ہم ایک گھاٹی میں پہنچے۔ حضورؐ نے پوچھا!

''یہ گھاٹی کون سی ہے؟''

صحابہؓ نے بتلایا کہ یہ ''ہرشی'' گھاٹی ہے۔

اس پر آپؐ نے فرمایا:

''مجھے تو یوں لگ رہا ہے کہ میں حضرت یونسؑ کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ سرخ رنگ کی اونٹنی پر سوار ہیں۔ انہوں نے اونی جبہ پہن رکھا ہے۔ ان کی اونٹنی کی مہار چھوٹی ہوئی ہے اور اس وادی میں لبیک لبیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں۔'' صحیح ابن خزیمہ: 2633 صحیح۔ مسلم:166، ابن ماجہ:2891۔

قارئین کرام! مسند احمد میں مزید تفصیلی جملے یوں ہیں کہ ان کی اونٹنی کے بال سرخ گھنگریالے ہیں۔ لگام ایسی رسی کی ہے جو کھجور کی چھال سے بٹی ہوئی ہے۔

اللہ اللہ! میرے مولا کریم نے ''وادی ہرشی'' میں ایک دوسرا منظر اپنے حبیب اور خلیل حضرت محمد کریمؐ کو دکھلایا اور ایسا صاف شفاف اور واضح دکھلایا کہ حضورؐ پوری تفصیل سے بیان فرما رہے ہیں...... لبیک کہتے ہوئے حضرت یونسؑ کا والہانہ پن بتلا رہا ہے کہ انہوں نے اپنی اونٹنی کی لگام کو چھوڑ رکھا تھا اور لبیک پکار رہے تھے۔

حضرت یونسؑ عراق کے علاقے ''نینویٰ'' میں بھیجے گئے تھے۔ حضرت یونسؑ کی دعوت کو جب قوم نے نہ مانا اور اللہ کے عذاب کے آثار نمودار ہوئے تو یونسؑ اپنے اللہ سے اجازت ملنے کے بغیر ہی چل دیے۔ اُدھر قوم نے اللہ سے معافی مانگی اور اللہ نے عذاب ٹال دیا۔ جب وہ کشتی میں بیٹھے تو کشتی کا توازن خراب ہو گیا۔ ملاح کہنے لگا کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکل کھڑا ہوتا ہے اور میری کشتی میں بیٹھتا ہے تو کشتی کا توازن خراب ہو جاتا ہے، لہٰذا ایسا کوئی شخص یہاں موجود ہے تو وہ خود ہی سمندر میں اتر جائے تاکہ باقی مسافر بچ جائیں۔ یہ سن کر حضرت یونسؑ کو خیال آیا کہ وہ اللہ سے اجازت ملنے کے بغیر پہلے ہی قوم کو چھوڑ آئے ہیں۔ یوں ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے سمندر میں چھلانگ لگا دی...... ایک بڑی مچھلی نے انہیں نگل لیا۔ وہاں سمندر کی تہ میں بیٹھی مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونسؑ نے اللہ سے فریاد کی!

﴿لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الانبیاء: 87)

''مولا کریم! آپ کے سوا کوئی بھی مشکل دور نہیں کر سکتا۔ آپ پاک ذات ہیں۔ زیادتی کا ارتکاب تو مجھی سے ہوا ہے۔''

قارئین کرام! اللہ نے فریاد سنی اور مچھلی نے کنارے پر نمودار ہو کر حضرت یونسؑ کو خشکی پر اتار دیا...... وہ اپنی قوم کے پاس پہنچے...... جی ہاں! ان کی قوم تو اب ایمان والی بن چکی تھی...... حضرت یونسؑ کعبے کی زیارت کو چلے۔ نینویٰ سے مکہ آئے اور پھر واپس اپنی قوم میں چلے گئے۔ وہیں ان کی قبر مبارک آج بھی موجود ہے۔

ذی طویٰ میں رات

میرے حضورؐ کا قافلہ چلا آ رہا ہے۔ آٹھ راتیں راستے میں گزاریں۔ اب قافلہ شام کے قریب ''ذی طویٰ'' کے مقام پر پہنچ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بتلاتے ہیں کہ: ''حضورؐ نے رات ''ذی طویٰ'' میں گزاری، حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔''

انہی کی روایت کے مطابق ''حضورؐ نے یہاں فجر کی نماز ادا کی اور غسل فرمایا۔''

مزید بتلاتے ہیں: ''دن چڑھے مکہ میں داخل ہوئے۔''

دایاں بازو ننگا

اللہ اللہ! چلتے چلتے میرے حضورؐ اب بیت اللہ شریف میں تشریف لے آئے ہیں۔ اس گھر کے بارے میں میرے حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

''کعبہ کو (قرآن میں اللہ کی طرف سے) بیت العتیق (قدیم گھر) اس لیے کہا گیا ہے کہ کوئی جابر و ظالم اس پر قابض نہیں ہو سکا۔''

جی ہاں! حضرت یعلیٰ بن امیہؓ بتلاتے ہیں کہ:

''حضورِ نبی کریمؐ پر چادر تھی۔ آپؐ نے دایاں کندھا مبارک ننگا کر لیا اور طواف (کا آغاز) فرمایا۔'' (بخاری: 1573، مسلم: 1259)

توہین رسالت: شریعت اور قانون کیا کہتے ہیں......؟

آج کی فساد سے بھری زمین پر نظر ڈالیں تو یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ انسان کو دوسرے انسانوں کے بنیادی حقوق کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے، جس نے انسان کی رہنمائی کی ہے اور اپنے جلیل القدر پیغمبروں کے ذریعے انسان کو انسانی حقوق کی آگاہی دی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں مغلیہ سلطنت کے عدالتی مقدمات میں فیصلے قرآن و سنت اور فقہ کی روشنی میں کیے جاتے تھے۔ مغلوں کے زوال کے بعد 1860ء میں انڈین پینل کوڈ نافذ کیا گیا جس کے نفاذ اور تدوین کے لئے گورنر جنرل ہند نے لارڈ میکالے کی سربراہی میں ایک کمیشن تشکیل دیا تھا۔ انگلینڈ میں آج بھی اور 1860ء میں بھی قانون توہین مسیح بطور Common Law موجود تھا۔ اور وہ انگلینڈ کے مجموعہ قوانین میں Blasphemy Act شامل ہے۔ 1898ء میں دفعہ 124-A تعزیرات ہند میں شامل کی گئی جس کے تحت حکومت برطانیہ کے خلاف منافرت پھیلانے یا توہین حکومت کے جرم کی سزا عمر قید مقرر کی گئی۔ اس سال 1898ء میں ہی ایک دفعہ 153-A کا بھی اضافہ کیا گیا جس کا متن حسب ذیل ہے:

"جو کوئی الفاظ سے بذریعہ تقریر، تحریر، اشارات یا کسی دوسرے طریقے سے ہندوستان میں ہر مجسٹی کی رعایا کی مختلف جماعتوں میں دشمنی یا منافرت کے جذبات ابھارنے یا انہیں بھڑکانے کی کوشش کرے، اسے دو سال قید تک سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں"

حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے شاتمان کے خلاف مقدمات بھی اسی دفعہ 153-A کے تحت قائم ہوئے۔ جس میں سب سے مشہور مقدمہ "رنگیلا رسول" کے ناشر راج پال کے خلاف اسی جرم کے ارتکاب پر رجسٹر ہوا۔ عدالت سیشن جج سے اسے سزا دی گئی مگر ہائیکورٹ نے اسے سزا نہ دی جس کے خلاف مسلمانان ہند میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور ہر پلیٹ فارم سے سخت احتجاج کیا گیا تا آنکہ غازی علم دین شہید نے راج پال کو موت کے گھاٹ اتار کر اسے توہین رسالت کی سزا دی اور خود زندہ جاوید ہوگیا۔

جب برٹش گورنمنٹ نے مسلمانوں کے جذبات کو دیکھا کہ اس دفعہ 153-A سے وہ مجروح ہورہے ہیں تو ان کی اشک شوئی کے لئے A - 295 کو قانون فوجداری کے ترمیمی ایکٹ میں 1927ء میں Indian P.C میں شامل کیا گیا، وہ دفعہ یہ ہے:

"جو کوئی عمداً اور بدنیتی سے تحریری، تقریری یا اعلانیہ طور پر ہر مجسٹی کی رعایا کی کسی جماعت کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین یا توہین کی کوشش کرے کہ جس سے اس کے مذہبی جذبات مشتعل ہوں تو اسے دو سال تک قید، جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔"

قیام پاکستان کے بعد 23 مارچ 1956ء کو "ہر مجسٹی کی رعایا" کے الفاظ کو "پاکستان کے شہریوں" کے الفاظ سے تبدیل کردیا گیا۔

1961ء میں ایک ترمیمی آرڈیننس آیا مگر اس دفعہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

1980ء میں دوسرے ترمیمی آرڈیننس کے ذریعے 298-A کا اضافہ کیا گیا جو حسب ذیل ہے:

"جو کوئی تحریری، تقریری، اعلانیہ، اشارتاً یا کنایتاً بالواسطہ یا بلاواسطہ امہات المومنین رضی اللہ عنہما یا کسی اہل بیت یا خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم میں سے کسی خلیفہ راشد یا اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم کی بے حرمتی کرے، ان پر طعنہ زنی یا بہتان تراشی کرے، اسے تین سال تک کی سزا، یا سزائے تازیانہ دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

اس دفعہ میں امہات المومنین رضی اللہ عنہما اور اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم کی شان میں گستاخی کو تو قابل تعزیر گردانا گیا تھا مگر خود اس مقدس ہستی ﷺ جن سے نسبت کی وجہ سے ان کو یہ مرتبہ حاصل ہوا اس کی گستاخی کی کوئی سزا نہ تھی۔ جس پر سپریم کورٹ کے ایڈووکیٹ جناب اسماعیل قریشی کی جانب سے 1984ء میں شریعت کورٹ میں پٹیشن دائر کی گئی، ابھی شریعت کورٹ میں فیصلہ نہ ہوا تھا کہ محترمہ آپا نثار فاطمہ نے ملک کے سینئر علماء اور وکلاء کے توسط سے قومی اسمبلی میں توہین رسالت کے مجرم کے لئے سزائے موت کا بل پیش کیا، جسے فوجداری قانون ترمیمی ایکٹ نمبر 3 سال 1986ء کی صورت میں منظور کر کے تعزیرات پاکستان میں 295-C کی صورت میں نافذ کیا گیا، جس کا متن یہ ہے:

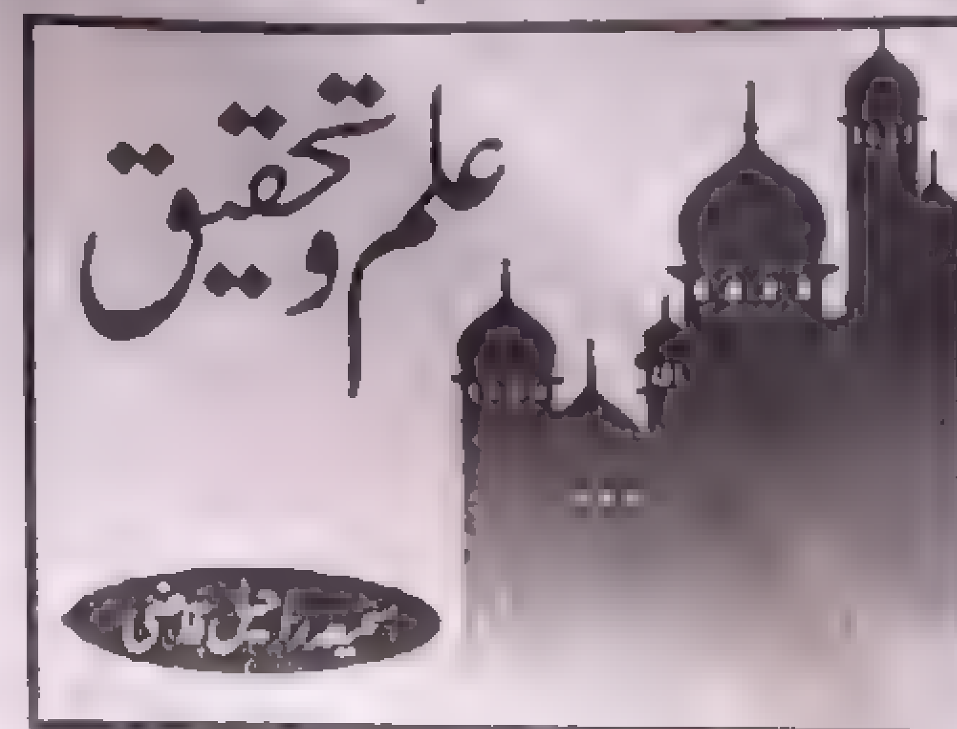
"جو کوئی عمداً، زبانی یا تحریری طور پر بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلاواسطہ، اشارتاً یا کنایتاً محمد ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت یا سزائے عمر قید کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جاسکتی ہے"

توہین رسالت کے متذکرہ بالا بل میں اہانت رسول ﷺ کی سزا بطور سزائے موت کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن اس میں عمر قید بھی رکھی گئی، جو قرآن و سنت کے منافی ہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ نے 30 اکتوبر 1990ء کو 295-C میں ترمیم کر کے عمر قید کے الفاظ حذف کر دیے اور اب یہ فیصلہ پی ایل ڈی میں شائع ہوا ہے۔ (حوالہ (PLD-FSC-1991-Page10

جو قانون توہین رسالت، اس وقت پاکستان میں رائج ہے وہ درحقیقت فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے مورخہ 30 اکتوبر 1990ء کی روشنی میں اور اس اعلیٰ عدالت کی ہدایت کے مطابق ترمیم کر کے نافذ کیا گیا ہے۔

فیڈرل شریعت کورٹ کا یہ فیصلہ عدالت کے پانچ فاضل جج صاحبان جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں نے مختلف مکاتب فکر کے چھ جید علمائے کرام (فقہا) کی معاونت سے صادر کیا تھا:

(1) جناب چیف جسٹس گل محمد خاں (سابق جج لاہور ہائیکورٹ)
(2) جناب جسٹس عبدالکریم خاں کندی (سابق جج پشاور ہائیکورٹ)
(3) جناب جسٹس عبدالرزاق تھیم (سابق جج کراچی ہائیکورٹ)
(4) جناب جسٹس عبادت یار خاں (سابق جج کراچی ہائیکورٹ)
(5) جناب جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خاں (پی ایچ ڈی اسلامی قانون)



ملک کی ایک اعلیٰ عدالت نے لاہور، کراچی اور اسلام آباد میں متعدد تاریخوں پر اس کی سماعت کی اور معاملے کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لے کر ٹھنڈے دل سے یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ اور دوسرے تمام پیغمبروں کی شان میں گستاخی کے کلمات ادا کرنے والے بدقسمت شخص کی سزا سزائے موت سے کم نہیں ہے اور جو کوئی عمداً زبانی یا تحریری طور پر یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلاواسطہ، اشارتاً یا کنایتاً حضور نبی کریم ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جائے گی۔ اگر وہی اعمال اور چیزیں دوسرے پیغمبروں کے متعلق کہی جائیں وہ بھی اسی سزا کے مستوجب جرم ہوگا۔

قرآن و سنت نے حد اور تعزیری سزاؤں کے لئے چند شرائط مقرر کی ہیں:

اسلام نے ہی دنیا میں سب سے پہلے نیت، ارادے اور قصد یعنی Intention کو جرم کا بنیادی رکن بنایا ہے۔ دنیا کے کسی اور قانون میں نیت کو جرم کا جزو نہیں سمجھا جاتا مگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ارادہ اور نیت کو جرم اور ہر عمل کی بنیاد بنا کر انسان کو جزا اور سزا کا مستحق قرار دیا جو دنیائے قانون و عدل میں سب سے پہلا انقلابی اقدام ہے۔ **"انما الاعمال بالنیات"** وہ مشہور حدیث ہے جو تمام حدیث و فقہ کی کتابوں میں پیشانی کے جھومر کی حیثیت سے سب سے پہلے لکھی ہوتی ہے۔

اس دفعہ کو قرآن و سنت سے ہم آہنگ کرنے کے لئے دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑے گا کہ اگر قصداً گستاخی کی ہو تو سزائے موت کا مستحق ہے مگر بلا ارادہ یا غلطی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے تو ایسی صورت میں سزائے موت کی بجائے تعزیر جس میں کوڑوں کی سزا اور جرمانہ شامل ہو، دی جانی چاہئے، واللہ اعلم بالصواب۔

قانون توہین رسالت، قرآن کی روشنی میں

(1) بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی طرف سے پھٹکار ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کردیا گیا ہے (احزاب 57)

(2) یہ حکم قتال اس لئے دیا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ اس کے لئے نہایت سخت گیر ہے (الانفال 13)

(3) اور جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچانا چاہتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (توبہ 61)

(4) اے لوگو جو ایمان لائے ہو راعنا نہ کہا کرو بلکہ انظرنا یعنی ہماری طرف التفات کیجئے کہا کرو اور توجہ سے بات سنو، یہ کافر تو دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔ (البقرہ 104)

(5) اور اگر تم ان لوگوں سے پوچھو (ایسی باتیں کیوں کرتے ہو) تو یہ ضرور جواب میں کہیں گے کہ ہم نے تو یونہی جی بہلانے کو ایک بات چھیڑ دی تھی اور ہنسی مذاق کرتے تھے، تم ان سے کہو، کیا تم اللہ کے ساتھ اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو؟

بہانے نہ بناؤ، حقیقت یہ ہے کہ تم نے اقرار ایمان کے بعد پھر کفر کیا، اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں تاہم ایک گروہ کو ضرور عذاب دیں گے، اس لئے کہ وہ اصل مجرم ہیں۔ (التوبہ 66,65)

(6) اے اہل ایمان! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی ان سے اونچی آواز میں بات کیا کرو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کیا کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (الحجرات 2)

(7) تم لوگ اپنے درمیان رسول کو بلانے کو، آپس میں ایک دوسرے کا سا بلانا نہ سمجھو (النور 64)

(8) پس اے محمد ﷺ! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی بھی مومن نہیں ہوسکتے، جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو اپنا حکم نہ بنالیں اور پھر جو کچھ بھی آپ ﷺ فیصلہ کر دیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ اسے پورا پورا تسلیم کریں (النساء 65)

یہودی اور مسلمان کا تنازع

حضور اکرم ﷺ کا یہودی کے حق میں فیصلہ، ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس مقدمے کو لے کر گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ کیا حضور ﷺ نے اس کا فیصلہ یہودی کے حق میں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس منافق کی گردن اڑادی۔ مقتول کے ورثاء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف قتل کا دعویٰ کیا، جس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب عطا کیا گیا۔

قانون توہین رسالت، حدیث کی روشنی میں

(1) امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عورت کے بارے میں بتایا کہ وہ حضور ﷺ کی توہین کیا کرتی تھی، ایک شخص نے اسے قتل کر دیا اور حضور ﷺ نے اس کے خون کا بدلہ قصاص و دیت کی صورت میں نہیں دلوایا۔ (سنن ابی داؤد 6/2)

(2) ایک شاعر جو کہ حضور ﷺ کو اپنے کلام کے ذریعے ہدف طعن تشنیع بناتا تھا اسے قتل کر دیا گیا (کتاب البخاری باب المغازی صفحہ 577,576)

(3) ایک صحابی نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کو قتل کر دیا اور حضور ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ نے تحقیق کی، جب ثابت ہوگیا کہ وہ توہین کی مرتکب ہوتی تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب گواہ رہو اس کا قتل ضائع ہوگیا اس کا بدلہ نہیں دیا جائے گا۔ (سنن ابی داؤد)

عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

(1) روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو جو گستاخ رسول تھا قتل کروا دیا۔ (حدیث 9704 صفحہ 307 جلد 5 مصنف عبدالرزاق)

(2) ابن وہب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک راہب نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی، جب اس کا پتہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو چلا تو آپ نے کہا کہ سامعین نے اس کو زندہ کیوں چھوڑا۔ (کتاب الشفاء قاضی عیاض)

فتویٰ امام مالک

ابن قاسم سے روایت ہے کہ امام مالک سے ایک نصرانی کے بارے میں فتویٰ طلب کیا گیا کہ اس دریدہ دہن نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے، اس کو کیا سزا دی جائے، جس پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا کہ اس کی گردن اڑادی جائے۔

فتویٰ امام ابن تیمیہ

امام ابن تیمیہ نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف الصارم المسلول علی شاتم الرسول میں فتویٰ دیا ہے کہ شاتم الرسول واجب القتل ہے اور اس کی توبہ اور معافی قابل قبول نہیں۔ (ص 42,41)

بچپن میں 'اسلامیات' کی تعلیم؟

یہاں اسلامی شریعت کی ان نصوص کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کی رہنمائی کے لئے نازل فرمایا ہے۔ وہ راسخ العقیدہ مسلمان جنہیں ایمان کی دولت نصیب ہے، ان کے لئے فرامین نبوی اور اُسوۂ حسنہ آنکھوں کا سرمہ ہے اور انہیں اللہ کی آیات سے ہی دلی سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ رہے دانشور تو ان کے پاس تاویلات فاسدہ اور توجیہات نادرہ کا ایک انبار ہے، جس میں وہ حیران پھرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر اس قدر دینی علم سیکھنا ضروری قرار دیا ہے، جس حد تک اسے اپنی زندگی میں واسطہ پیش آئے تاکہ ان مسائل میں وہ شرع کی رعایت رکھ سکے اور اس کے لئے دینی احکام بجالانا ممکن ہو سکے۔ ہمارے پیش نظر مسئلہ یہ ہے کہ یہ تعلیم کس مرحلہ پر دی جائے؟ اس سلسلہ میں بطورِ خاص نماز اور دینی عقائد کی تعلیم کا بھی انکار کیا جاتا ہے، کیونکہ ہماری حکومت نے بچپن میں نماز کی تعلیم کا خاتمہ کرنے کی بات کی ہے اور بعض نام نہاد دانشوروں اور سرکاری ملاؤں نے مذہبی علم کو محض اخلاقیات تک محدود کر کے عقائد کی تعلیم کو بھی خارج قرار دینے کا موقف پیش کیا ہے، ذیل میں ہم ان آیات اور احادیث کو پیش کرتے ہیں جن سے ان تینوں مسائل پر اسلامی نقطہ نظر کا تعین ممکن ہو سکے گا

۱۔ والد کی اس دینی تربیت کا آغاز بچے کی ولادت سے ہی ہو جاتا ہے، جب پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے، حدیث نبوی ہے کہ "میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسنؓ بن علیؓ کے کان میں اذان دی، جب اُنہیں سیدہ فاطمہؓ نے جنم دیا۔" (سنن ابو داود: ۵۱۰۵ حسن)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ بچے کو سب سے پہلے اذان کے ذریعے اسلام کے بنیادی عقائد مثلاً اللہ کی کبریائی اور وحدانیت، نبی ﷺ کی رسالت اور نماز کی دعوت دی جاتی ہے۔

۲۔ بعض دانشوروں کو اس بات پر اعتراض ہے کہ بچے کو سب سے پہلے اسلامی عقائد کی تعلیم کیوں دی جاتی ہے تو انہیں علم ہونا چاہئے کہ ان عقائد کی تعلیم تو ولادت سے بھی پہلے ہر انسان کی سرشت میں داخل کی گئی ہے اور اس سے اسکا اقرار بھی لیا جا چکا ہے، اس 'عہد الست' کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ (الاعراف: ۱۷۲)

قرآن کی رو سے انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کیا گیا ہے (الروم: ۳۰) ایسے ہی فرمان نبویؐ کے مطابق دنیا میں پیدا ہونے والے ہر بچے کو اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے، بعد میں اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۳۱۹)

۳۔ اس سلسلے میں سب سے واضح واقعہ حضرت ابن عباسؓ کا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سواری میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا تو آپ نے فرمایا: "اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں: تو اللہ (کے اوامر و نواہی) کی حفاظت کر تو اللہ تیری حفاظت کرے گا، ان کی پابندی کر تو اللہ کی مدد ہمیشہ تیرے ساتھ ہو گی۔ جب بھی مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ، جب بھی مدد چاہے تو اللہ سے مدد طلب کر۔ الخ" (جامع ترمذی: ۲۵۱۶ صحیح)

دیکھئے نبی کریم ﷺ کی تمام تر تعلیم عقائد اور اللہ پر ایمان (یقین و توکل) کی مضبوطی کے بارے میں ہے۔ پھر یہ تعلیم اس بچے کو دی جا رہی ہے جس کی عمر بہت چھوٹی ہے۔ جس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ آپ نے انہیں اپنے پیچھے سواری پر بٹھا رکھا تھا جیسا کہ مسند احمد بن حنبل کی روایت نمبر ۲۸۰۴ میں اس کی صراحت بھی موجود ہے اور وہاں غلام کے ساتھ غُلَیم (چھوٹا بچہ) کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ کا اپنا فرمان بھی موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت وہ ابھی بچے (صبی) تھے۔

۴۔ پھر عبد اللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے: "نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت میں ۱۰ برس کا تھا اور میں اس وقت قرآن کریم کی تمام مُحکم آیات سیکھ چکا تھا۔" (صحیح بخاری ۳۶۴۷)

مُحکم کا لفظ ان آیات پر بولا جاتا ہے جو متشابہ یا منسوخ نہیں ہیں۔

۵۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اپنے بچوں (کی تعلیم یا بولنے) کا آغاز لا الٰہ الا اللہ سے کیا کرو۔" (شعب الایمان: ۸۶۴۹)

۶۔ نبی کریم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب بنو ہاشم کا کوئی بچہ بولنے کے قابل ہو جاتا تو آپ اس کو سورہ بنی اسرائیل کی آخری آیت سات بار سکھایا کرتے (مصنف عبد الرزاق: ۷۹۷۶)

۷۔ صحابہ کرام کا معمول یہ تھا کہ سب سے پہلے وہ بچوں کو نماز سکھایا کرتے اور کوشش کرتے کہ سب سے پہلے بچہ جو لفظ بولے وہ لا الٰہ الا اللہ ہو۔ (ایضاً ۳۵۰۰)

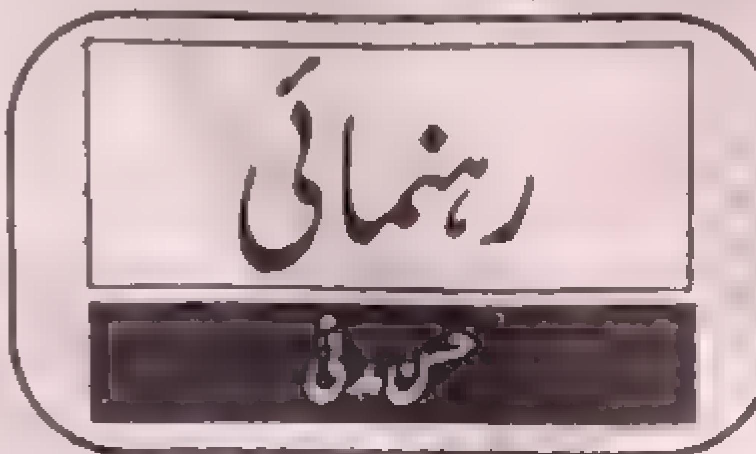
یہ تفصیل ہے قرآن اور عقائد سکھانے کی، جہاں تک احکام سکھانے کی بات ہے تو

۸۔ عبادات اور نماز کے احکام سکھانے کے بارے میں فرمان نبویؐ ہے: "اپنے بچوں کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو، دس برس کے ہو جائیں تو (نماز کے لئے) مارنے سے بھی گریز نہ کرو اور (اس عمر میں) ان کے بستر علیحدہ کر دو۔" (سنن ابو داود ۴۹۵، صحیح)

۹۔ حدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں اس عنوان "بچے کو نماز کا کب حکم دیا جائے؟" کے تحت مختلف صحابہ کرامؓ کے معمولات ذکر کئے گئے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے کہ بچوں کو بھی نماز کے لئے اُٹھایا کرو چاہے وہ ایک سجدہ ہی کریں۔ (رقم ۳۸۸۳) عبد اللہ بن عمرؓ اور ابن سیرینؒ بچے کو اس عمر میں نماز سکھایا کرتے جب اسے دائیں اور بائیں کی پہچان ہو جائے۔ (۳۴۸۵، ۳۴۹۵) عبد الرحمٰن ... کے نزدیک جب بچہ بیس تک گنتی گننا سیکھ جائے تب بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔ (۳۴۸۹) ابراہیم نخعی کا معمول یہ تھا کہ ۷ سے ۱۰ برس کی عمر کے دوران بچے کو نماز سکھا دیا کرتے۔ (۳۴۹۳) علی بن حسینؓ بچوں کو ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا کرتے، انہیں کہا گیا کہ یہ تو نماز کے اوقات نہیں ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ بچوں کے سو جانے سے بہتر ہے کہ ایسے کر لیا جائے۔ (رقم ۳۴۹۴) عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اپنے بچوں کی نمازوں پر نگرانی کیا کرو۔ (رقم ۳۴۹۷)

۱۰۔ ربیعؓ بنت معوذ فرماتی ہیں کہ ہم روزہ رکھا کرتیں اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتیں۔ ان کو ہم روئی کے کھلونے بنا دیتیں، جب کوئی بچہ رونے لگتا تو ہم اسے وہ دے دیتیں حتیٰ کہ افطاری کا وقت آپہنچتا۔" (صحیح بخاری: ۱۸۲۴)



۱۱۔ سعدؓ اپنے بچوں کو بعض دعائیں ایسے ہی سکھایا کرتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور کہتے کہ ان کلمات کے ساتھ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد پناہ حاصل کیا کرتے: (بخاری: ۲۶۱۰)

۱۲۔ اس دور کے بچوں پر حسن تربیت کا اثر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ۷، ۸ برس کی عمر کے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے گھر میں نماز پڑھتے ہیں اور نبی کریم ان کی اصلاح فرماتے ہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۱۴)

ان آیات و احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ بچے کو محض عقائد اور احکام و مسائل کی تربیت ہی دی جائے بلکہ ہماری حکومت نے چونکہ طریقہ نماز کو نصاب سے خارج کیا اور بعض دانشوروں نے بچپن میں عقائد کی تعلیم کا انکار کیا ہے، اس لئے اسی حوالے سے احادیث نبویؐ کا تذکرہ کیا گیا، البتہ اسلامی شریعت نے ماں باپ پر بچے کو بنیادی تربیت اور اخلاقیات سکھانے کی ذمہ داری بھی عائد کی ہے۔

۱۳۔ عمرؓ بن ابو سلمیٰ ذکر کرتے ہیں کہ میں ایک بار بچپن میں نبی ﷺ کی گود میں بیٹھ کر کھانے میں شریک تھا اور میرا ہاتھ پوری پلیٹ میں گھوم رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا: "اے بچے! اللہ کا نام لے کر کھا، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے۔" (صحیح بخاری ۵۰۶۱)

۱۴۔ بچوں کی تربیت کے بارے میں نبی ﷺ کی رہنمائی اس واقعہ سے بھی حاصل ہوتی ہے جس میں ہے کہ ایک ماں نے اپنے بچے کو کھجور کا جھوٹا لالچ دے کر قریب بلایا، تو آپ نے پوچھا: کیا تم اسے کھجور دینے کا ارادہ رکھتی ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ "ایسا نہ کرو، اس سے تمہارے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا ہے۔" (ابو داود: ۴۹۹۱ حسن)

۱۵۔ ایسے ہی نعمانؓ بن بشیر کے والد کا قصہ جنہوں نے ایک بیٹے کو تحفہ دے کر نبی ﷺ کو اس پر گواہ ٹھہرانا چاہا تو آپؐ نے پوچھا کہ تم نے باقی اولاد کو بھی ایسا ہی تحفہ دیا ہے اس نے نفی میں سر ہلایا تو آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری اولاد تم سے برابر حسن سلوک نہ کرے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اپنی اولاد میں برابری سے برتاؤ کرو۔ میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔" (مسلم ۱۶۲۳، بخاری: ۲۵۰۷)

۱۶۔ ایسے ہی وہ واقعہ بھی جب کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسنؓ و حسینؓ کو فرط محبت سے بوسہ دیا تو آپ کے پاس موجود صحابی اقرع تمیمیؓ نے فرمایا: میرے اس بچے ہیں، میں نے تو انہیں کبھی پیار نہیں کیا۔ تو آپ نے تبصرہ فرمایا: "جو دوسروں پر رحمت و شفقت نہیں کرتا، اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔" (بخاری ۵۶۵۱) ایک دیہاتی کو آپ نے فرمایا کہ "اللہ نے تیرے دل سے ہی محبت و شفقت کھینچ لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔" (صحیح ابن حبان ۵۵۹۵ صحیح)

مذکورہ بالا آیات و احادیث سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو اپنے بچوں کی اچھی تربیت کا پابند کرتا ہے اور جو آدمی اپنے بچوں کی تربیت اور ضروری دینی علوم سکھانے کا نہ خود اہتمام کرتا ہے اور نہ اس سلسلے میں دوسروں کی مدد لیتا ہے، گویا وہ اپنے بچوں کی حق تلفی کرتا ہے۔ یاد رہے کہ مذکورہ بالا تمام واقعات دینی علوم اور اسلامی عقائد کے حوالے سے ہی ہیں، اس لئے بطورِ خاص والدین کو اپنی ذمہ داری ادا کرنا چاہئے۔ آغاز میں ذکر کردہ قرآن کریم کی آیت "اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ" اور حدیث نبویؐ "ہر شخص اپنے گھر کا ذمہ دار ہے" کے مصداق یہ ذمہ داری باپ پر عائد ہوتی ہے جیسا کہ مشہور فقیہ ابن الحاج نے لکھا ہے: "باپ کو چاہئے کہ سکھانے کی سنت نبویہ کی خود بھی پیروی کرے، اسی بنا پر سلف صالحین اپنی اولادوں کو سات برس کی عمر سے خود پڑھانا شروع کر دیتے کیونکہ یہی وہ وقت ہے جب والد یا ولی کو اس امر کا حکم دیا گیا ہے کہ بچے کو نماز اور شرعی آداب سکھائے۔" (المدخل: ۲/۳۱۴)

مسلم معاشروں کی روایت یہی رہی ہے اور والد اپنی اولاد کو خود تعلیم دیتے رہے ہیں، بلکہ مسلمانوں کے سرمایہ علمی میں اکثر کتابیں وہ ہیں جنہیں والد اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت دینے کے لئے احاطہ تحریر میں لائے۔ لیکن فی زمانہ تعلیم و تعلّم کی یہ مفید روایات دم توڑتی جا رہی ہیں۔ آج کے دور میں کتنے بچے ہیں جن کی تعلیم کی ذمہ داری والدین خود ادا کرتے ہیں؟ اس دور میں ایک طویل نظام تعلیم ہے، جس میں ۳ سال کی عمر سے ہی بچے کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ ان حالات میں یا اس نظام تعلیم کا کام ہے کہ اس کے تحت ان اسلامی احکامات کو پورا کیا جائے۔ آج کے دور میں نظام تعلیم اس قدر طوالت اختیار کر چکا ہے اور بعض سکولوں میں بورڈنگ کا انتظام بھی ہوتا ہے، ان حالات میں بعض والدین کے لئے یہ گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ وہ اپنے بچوں کی مزید تعلیم کا کوئی علیحدہ نظم ترتیب دے سکیں۔ اس لئے ایک جامع نظام تعلیم کا لازمی خاصہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ بچے کی ہر نوعیت کی تعلیمی ضرورت کی بخوبی تکمیل کر سکے۔

بعض دانشوروں نے یہ عیارانہ مشورہ بھی دیا ہے کہ دینی تعلیم کو تو ماں باپ کے سپرد رکھا جائے، البتہ دیگر علوم کی ذمہ داری نظام تعلیم پر ڈال دی جائے۔ اس رائے کا مقصد بخوبی واضح ہے اور ہم آغاز میں بھی اس پر گفتگو کر چکے ہیں۔ مزید برآں مسلم ادوار میں بھی جو والدین خود اتنا علم نہ رکھتے تھے کہ بچے کو سکھا سکیں یا ان کی مصروفیت غیر معمولی ہوتی تو وہ بچوں کے لئے اتالیق مقرر کیا کرتے۔ مضمون ختم کرنے سے پہلے والد کی طرف سے ایسے چند اتالیقوں کو دی گئی ہدایات کے چند نمونے ذکر کئے جاتے ہیں:

☆ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹے امین کے اتالیق کو ان الفاظ میں اپنے بیٹے کی تربیت کی ذمہ داری سپرد کی: "امیر المومنین نے اپنا جگر گوشہ اور دل کا قرار آپ کے سپرد کیا ہے۔ اپنے ہاتھ کو اس پر کھلا رکھیں (مارنے سے بھی گریز نہ کریں)، آپ کی اطاعت اس پر ازبس لازم ہے۔ جو مقام (معلم) امیر المومنین نے آپ کے سپرد کیا ہے، اس کے ساتھ ویسے ہی پیش آیئے: اسے قرآن سکھلایئے، احادیث مطہرہ کی معرفت دیجئے، اشعار سے سیراب کریں اور اچھی عادات سکھلائیں۔" الخ

☆ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے اپنے بیٹے کے اتالیق کو ہدایت کی: "جس طرح انہیں قرآن سکھائیں، ویسے ہی اسے سچ بولنے کی بھی تعلیم دیں اور اخلاقِ جمیلہ کی صفات بھی اس میں راسخ کریں۔"

☆ خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے اپنے بیٹے کے اتالیق سلیمان کلبی سے کہا: "اس کو ادب سکھانے کی ذمہ داری میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ اللہ سے ڈر کر اس امانت (عظمیٰ) کو ادا کریں۔ سب سے پہلے میں آپ کو جس تعلیم کی پند و نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کی کتاب کی تعلیم دیں۔" الخ

راقم نے خصوصیت سے یہاں تین خلفاء کی ہدایات کا تذکرہ کیا ہے تاکہ اُس دور کے بااثر طبقہ کے رجحانات کا بھی اندازہ ہو سکے اور یہ بھی پتہ چلے کہ یہی وہ طرز تعلیم تھی جس کے ذریعے مسلمانوں نے دنیا کی قیادت کا منصب سنبھالے رکھا اور اسی دور کو تاریخ میں علوم کا سنہرا دور کہا جاتا ہے۔ علامہ اقبال نے خوب فرمایا ہے

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

رحمتِ عید میں فحاشی کی لعنت

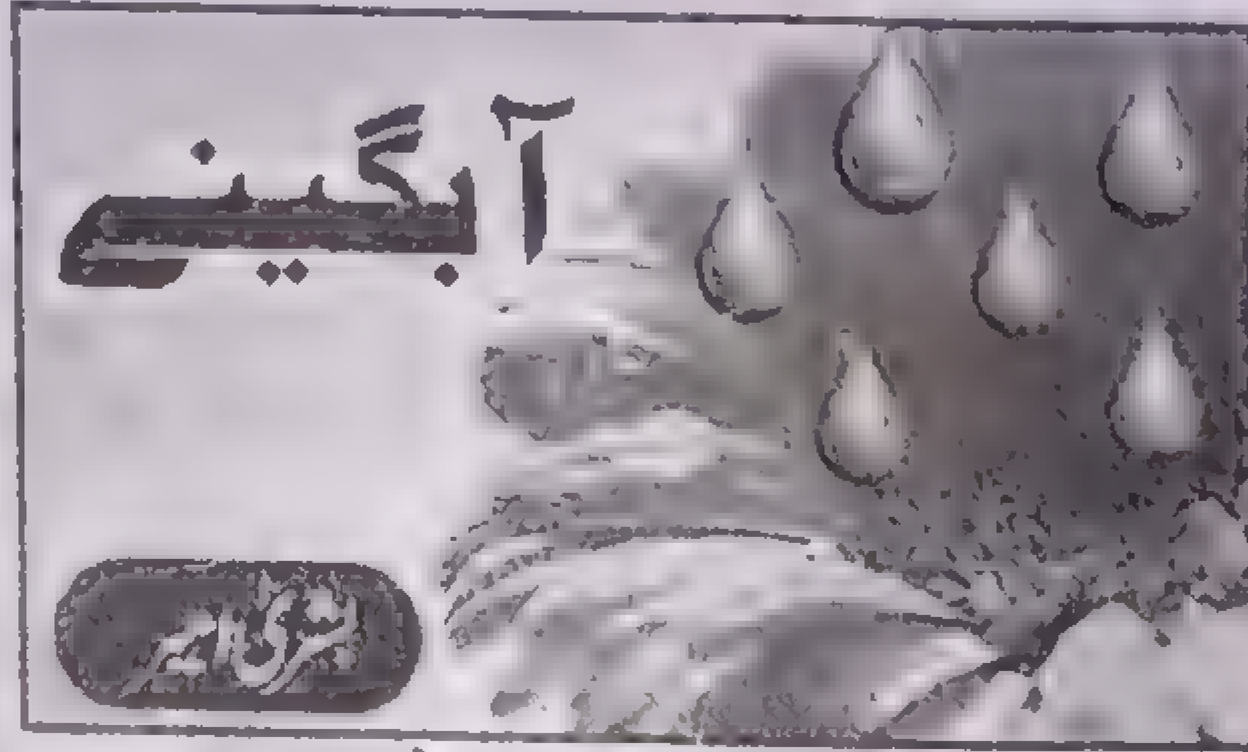
بیٹا نہ ہونے کی بنا پر بیٹیوں والی مائیں اپنی کسی ایک بیٹی کو بیٹے کا حلیہ دے دیتی ہیں۔ اسے لڑکوں والے کپڑے پہناتی ہیں۔ اس کا لڑکوں والا روپ بنا کر اپنی طرف سے وہ بیٹے کی کمی کو پورا کرتی ہیں۔ کیا وہ یہ نہیں جانتیں کہ اللہ نے جو اسے محرومی دی ہے اس کا اجر وثواب کتنا ہے اور دو بیٹیوں کو پالنا، ان کی دینی تربیت کرنا، انہیں نبی کریمؐ کے اتنا قریب کر دے گا جتنا کہ ہاتھ کے درمیان والی دو انگلیاں ہیں۔

آخر کیوں؟ وہ اس محرومی پر صابر شاکر ہونے کی بجائے دل کی تسلی کے لئے ایسا کام کرتی ہیں جس سے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہو۔ میرے دور پار کے ملنے والے ہیں، انہوں نے ایک بیٹی کو بیٹا نہ ہونے کی بناء پر لڑکا بنا دیا۔ نتیجتاً اس لڑکا بنی لڑکی نے خوب چنے چبوائے، اس کی عادتیں ایسی خراب ہوئیں کہ وہ لڑکوں میں بیٹھتی، لڑکوں کے ساتھ کھیلتی، اب وہ کسی صورت اس حقیقت کو قبول ہی نہ کرتی کہ وہ لڑکی ہے۔ وہ کسی نیک لڑکے کا روپ نہیں بلکہ ایک لوفر لڑکے کا روپ دھار چکی تھی۔ سگریٹ نوشی کرتی، پینٹ شرٹ پہنے سینماؤں کا رخ کرتی۔ باہر گلی میں لڑکوں کے ساتھ ہلہ گلہ کرتی، ماں باپ شرم وحیا والے تھے، وہ تو صرف بیٹے کی کمی پوری کرنے کے لئے دل کو تسلی دینے کے لئے ایسا کر رہے تھے، انہیں کیا معلوم تھا کہ ایک دن ان کے حیاء کا جنازہ نکل جائے گا۔ وہ اپنے کئے پر پچھتا رہے تھے کہ کاش! بیٹیوں پر ہی صبر کیا ہوتا تو آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔

لیجئے! ایک اور عورت کی داستان حیات سن لیجئے، وہ لاچہ اور مردانہ کرتہ پہنے ہوئے ہمارے گھر آئی، میں نے اسے اس لباس پر سرزنش کی اور بتلایا کہ نبی کریمؐ نے لعنت کی ہے ایسی عورتوں پر جو عورت مردوں والا لباس پہنے اور ایسے مرد پر بھی لعنت کی ہے جو عورتوں والا لباس پہنے مگر اس پر میری کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے مردانہ خصائل نہ چھوڑے، اپنے اسی ڈھیٹ پن کی وجہ سے اس کی شادی بھی ناکام ہوئی اور اب وہ نیم پاگل بنی گلیوں میں گھومتی پھرتی ہے۔ یہ تو کچھ عرصہ پہلے کی باتیں تھیں

اب تو صورتحال یہ ہو چکی ہے کہ ایسی بہت سی لڑکیاں بازاروں میں دکھائی دیتی ہیں، مردانہ چست جینز اور شرٹ پہنے ہوئے کہ ایک ایک انگ نظر آتا ہے یا ایسا باریک لباس زیب تن کئے ہوتی ہیں کہ باوجود پہننے کے ننگی نظر آتی ہیں۔ حضور پاکؐ کے اس فرمان کے مطابق کہ قربت قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کے لباس ایسے ہوں گے کہ پہننے کے باوجود ننگی نظر آئیں گی۔ آج اس کے آثار دیکھے جا رہے ہیں۔

اے حوا کی بیٹی! کاش تو جان لے کہ حیاء تو فطری طور پر تیری فطرت کے اندر رکھ دیا گیا ہے۔ قرآن میں



اپنے ماں باپ کا واقعہ ملاحظہ کر کہ جب شجر ممنوعہ کھانے کی بناء پر حضرت آدم وحوا کا جنتی لباس اتر گیا تھا اور وہ درختوں کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپ رہے تھے۔ یہ ہے فطرت جو ہر عورت ومرد کو ودیعت کی گئی ہے مگر آج یورپ نے اس فطرت کو تار تار کر دیا...... تجھ مسلمان کہلانے والی کو بھی وہ لباس دے دیا جس لباس نے تجھے بے لباس کر دیا، آج کے روشن خیالوں نے آزادی کی آڑ میں تجھے ننگا کر کے گلیوں اور بازاروں کی رونق بنا دیا اور ہر اوباش نظر کا شکار بنا دیا جبکہ اسلام نے تجھے پردے میں رکھ کر سیپ کا چمکتا موتی بنا دیا۔

قرآن نے تو (یُدْنِیْنَ مِنْ جَلَا بِیْبِهِنَّ) کہہ کر عورت کو پردے میں رہنے کا حکم فرما دیا۔ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے ان مسلمان لڑکیوں پر جو فحاشی وعریانی کو روشن خیالی کی آڑ میں فروغ دے رہی ہیں۔ عید کی رات ادھ ننگی ہو کر بازاروں میں گھوم پھر رہی ہوتی ہیں۔ چاند کی رات مردوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر چوڑیاں پہن رہی ہوتی ہیں اور سلام ہے یورپ کی پروردہ ان بیٹیوں لیلا (14 سال اور الما (16 سال) پر جنہوں نے اسلام قبول کر کے سوئمنگ والے ڈریس پر لعنت بھیجی۔ اپنے پورے جسم کو باپردہ کر لیا اور صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو گئیں، وہ جان گئیں کہ اسلام ہی میں عورت کا تقدس اور تحفظ ہے۔

اے میرے وطن کی بیٹیو! اس یورپ کی چمکتی دمکتی دنیا کو نہ دیکھو جسے کافر نے بظاہر جنت بنا دیا جبکہ اس کا باطن جہنم ہے۔ ایسی آزادی سے بچ جاؤ جیسی آزادی روشن خیالی کے شیطانی چکر میں دی جا رہی ہے۔ اپنے آپ کو نبی کریمؐ کی وعید سے بچا لو۔ وہ وعید جس کا نام لعنت ہے اور لعنت کا مطلب رحمان کی رحمت سے محرومی ہے۔ رمضان المبارک جو رحمتوں، مغفرتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس مہینے کا اجر آخر میں خراب نہ کر لینا، فحاشی وعریانی دامن میں لپیٹے ہوئے بازاروں میں گھوم پھر کر اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا بلکہ عید کا چاند دیکھ کر مسنون دعا اللّٰھم اھلہ علینا بالامن و الایمان والسلامۃ والاسلام ربی و ربک اللہ پڑھتے ہوئے اپنے لئے اور اپنے ملک کی خیر خواہی کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگنا، تکبیرات پڑھنا، عید والے دن طاق کھجوریں کھاتے ہوئے عید کی نماز کے لئے عید گاہ کی طرف تکبیرات پڑھتے ہوئے جانا۔ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا، اگر ایسا کر لیا تو پھر یہ بشارت بھی سن لے کہ راستے کے شجر وحجر سب تیرے لئے دعائیں کریں گے۔

پیارے نبیؐ نے فرمایا کہ ایسی عورتیں بھی عید گاہ کے لئے نکلیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی وہ مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل ہوں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حج کا مسنون طریقہ؟ سنت کے آئینہ میں حاجیوں کیلئے ہدایات ورہنمائی

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا

(آل عمران 97\3)

''اور لوگوں پر اللہ رب العزت کا یہ حق ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے''

مَنْ أَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

(متفق علیه)

''جو کوئی اس گھر کو آیا اور فحش کلامی و بدعملی نہ کی تو وہ (گناہ سے) ایسے لوٹا جیسے شکم مادر سے پیدا ہونے کے دن تھا''

عمرے کے ارکان

عمرے کے تین رکن ہیں:

(1) احرام باندھنے کے بعد نیت کرنا اور **اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً** کہنا (2) بیت اللہ شریف کا طواف کرنا (3) صفا و مروہ کی سعی کرنا (متفق علیہ)

عمرے کے واجبات

(1) میقات سے احرام باندھنا (2) سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا منڈوانا (بخاری و مسلم)

حج کے ارکان

(1) میقات سے نیت کرنا اور **اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً** کہنا، پھر 8 ذوالحجہ کو دوبارہ مکہ مکرمہ ہی میں اپنی منزل سے احرام باندھ کر **اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا** کہنا (3) میدان عرفات میں ٹھہرنا (3) طواف زیارت کرنا (4) صفا اور مروہ کی سعی کرنا۔

حج کے واجبات

(1) میقات سے احرام باندھنا (2) غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا (3) قربانی کی رات مزدلفہ میں گزارنا (4) دس ذوالحجہ کو صرف بڑے اور 12,11 ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو بالترتیب **بسم اللہ اللہ اکبر** کہہ کر سات سات کنکریاں مارنا (5) 11 اور 12 ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا (6) سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا سر منڈوانا اور یہی افضل ہے (7) طواف وداع کرنا۔ (مسلم)

(یاد رہے کہ حج کے واجبات میں سے کوئی واجب ادا نہ کرنے پر ایک قربانی لازم آتی ہے، جسے حدود حرم میں ذبح کر کے فقراء مکہ میں تقسیم کر دیا جائے، حاجی خود اس سے کچھ نہیں کھا سکتا۔ موطا)

میقات، احرام، تلبیہ

○......حج اور عمرے کے لئے احرام باندھنے کے مقام اور وقت کو میقات کہتے ہیں، مختلف جگہوں کے اعتبار سے احرام باندھنے کے مقامات بھی مختلف ہیں البتہ ہوائی راستوں سے جدہ آنے والے حجاج کو جہاز پر سوار ہونے سے قبل ہی احرام باندھ لینا چاہئے لیکن احرام کی نیت اس وقت کریں جب جہاز میقات کی حدود سے گزرے جس کا عموماً اعلان کر دیا جاتا ہے۔

○......حاجی کیلئے احرام باندھنے سے پہلے میقات پر یا میقات سے پہلے غسل کرنا اور بدن پر خوشبو لگانا مستحب ہے اور اگر ممکن ہو تو بدن پر خوشبو لگانا مستحب ہے اور اگر ممکن ہو تو حجامت وغیرہ سے بھی فراغت حاصل کر لینی چاہئے۔

○......عورتوں کو چاہئے کہ وہ بھی احرام سے قبل غسل کریں نیز وہ عورتیں جو حالت حیض یا نفاس میں ہوں وہ بھی غسل کر کے احرام باندھیں۔ (صحیح مسلم، حدیث 1409)

○......مرد حضرات احرام کے لئے دو سفید صاف ستھری ان سلی چادریں ایک بطور تہبند باندھ لیں اور دوسری اوپر اوڑھ لیں، لیکن لیں لیکن سر اور چہرہ ننگا رکھیں، جوتا کوئی سا بھی پہنا جا سکتا ہے تاہم ٹخنے ننگے رہنے چاہئیں۔ (البخاری 1542) جبکہ عورتوں کے احرام کے لئے کوئی لباس مخصوص نہیں ہے۔

○......پھر زبان سے اپنے حج یا عمرے کی نیت کریں اور تلبیہ کہیں۔ (مسلم) نیز اگر کوئی آدمی کسی کی طرف سے حج کر رہا ہو تو وہ نیت کرنے کے ساتھ **اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً** کے الفاظ کے آخر میں ''عَنْ'' کہہ کر اس کا نام بھی ذکر کرے، لیکن حج بدل کے لئے ضروری ہے کہ انسان پہلے خود فریضۂ حج کی ادائیگی کر چکا ہو (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

○ احرام باندھنے پر دایاں کندھا صرف بیت اللہ شریف کے طواف کے دوران ننگا کریں، اس سے پہلے اور نہ تو بعد ہی میں کندھا ننگا کرنا درست ہے۔

○......اگر حج و عمرے کے لئے جانے والے کو مکہ مکرمہ تک پہنچنے میں کسی قسم کی رکاوٹ یا بیماری وغیرہ کا خدشہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نیت کرتے وقت یہ الفاظ بھی کہے **اَللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي** اے اللہ رب العزت: میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے گا۔ پھر اگر وہ مکہ مکرمہ نہ پہنچ سکا تو فدیہ دیئے بغیر احرام کھول دے گا۔ اس کا حج نفلی ہے تو قضا بھی نہیں دینی پڑے گی۔ (صحیح بخاری)

○......حج یا عمرہ کرنے والا میقات پر احرام باندھتے ہی باآواز بلند تلبیہ پکارنا شروع کر دے۔ خواتین بھی ست (دبی، ہلکی) آواز میں تلبیہ کہیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

''حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، بار بار حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں پھر حاضر ہوں، یقیناً سب تعریفیں اور

ابومرجان انس مدنی

نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں'' (بخاری)

نبی ﷺ سے تلبیہ کے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ ''اے معبود برحق میں حاضر ہوں'' (نسائی)

عمرہ کرنے والا مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد جب طواف شروع کرنے لگے تو تلبیہ بند کر دے۔ (جامع ترمذی)

جبکہ حج کرنے والا 10 ذوالحجہ کے دن بڑے جمرے کو کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ ختم کرے گا۔ (بخاری)

نوٹ: حج و عمرہ کے لئے آنے والی خواتین کے لئے محرم کا ہونا ضروری ہے، عورت کا محرم اس کا خاوند اور وہ رشتہ دار ہے جن سے ہمیشہ کے لئے اس کا نکاح حرام ہو، بعض خواتین فرضی طور پر کسی بھی شخص کو محرم بنا لیتی ہیں جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلی دھوکا بازی ہے۔

حالت احرام میں ممنوع کام اور ان کا کفارہ

(1) جسم کے کسی حصے سے بال اکھاڑنا، کاٹنا یا مونڈھنا (2) ناخن تراشنا (3) خوشبو لگانا (4) مرد کا سر کو ڈھانپنا (پگڑی، ٹوپی یا رومال وغیرہ اوڑھنا) (5) مرد کا جسمانی ڈھانچے کے مطابق بنے یا سلے ہوئے کپڑے پہننا (جیسے شلوار قمیص، بنیان، کوٹ، سویٹر، پتلون، پاجامہ، وغیرہ) جبکہ عورت کا دستانے اور نقاب پہننا (بخاری)

نوٹ: اگر ان مذکورہ پانچ ممنوع کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو اس پر یہ کفارہ ہے، تین دن روزے رکھنا یا چھ مسکینوں کو ایک وقت کا کھانا کھلانا یا ''دم'' دینا (سورۂ بقرہ 196)

(6) جنگلی یا میدانی جانور کا شکار کرنا یا شکار کرنے میں کسی کی مدد کرنا...... اس کا کفارہ اسی جانور کی مثل صدقہ کرنا ہے (7) نکاح کرنا یا کروانا یا اس کا پیغام بھیجنا...... اس کا کفارہ صرف توبہ و استغفار ہے۔ (مسلم) (8) بیوی سے بوس و کنار کرنا۔ اگر نہ ہو تو اس پر توبہ و استغفار ہے اور اگر انزال ہو جائے تو اس کا کفارہ ایک گائے یا اونٹ ذبح کر کے فقرائے مکہ میں تقسیم کرنا ہو گا (9) بیوی سے مقاربت کرنا... اگر یہ مقاربت دس تاریخ کو جمرۂ کبریٰ کو کنکریاں مارنے سے پہلے تھی تو اس کا (1) حج باطل ہو جائے گا (2) حج کے بقیہ کام پورے کرے گا۔ (3) اگلے سال دوبارہ حج کرے گا (4) ایک اونٹ یا گائے حرم کی حدود میں ذبح کر کے فقرائے مکہ میں تقسیم کرے گا اور اگر ہم بستری دس تاریخ کو جمرۂ کبریٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد کی ہے تو اس کا حج تو صحیح ہو گا لیکن اس کو ''دم'' دینا ہو گا۔ (حاکم، بیہقی، موطا)

نوٹ: اگر عورت کو حالت احرام میں حیض و نفاس وغیرہ کا خون آ جائے تو وہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج اور عمرہ کے بقیہ تمام ارکان و واجبات ادا کرے گی۔ (بخاری و مسلم)

حاجی کے آٹھ تاریخ سے پہلے کرنے والے کام

عمرے کا مسنون طریقہ: (1) میقات سے احرام باندھنا اور **اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً** کہنا اور مرد کا بلند آواز میں جب کہ عورت کا پست آواز میں تلبیۂ توحید پکارنا (2) مکہ پہنچ کر تلبیہ ختم کر دینا اور باوضو مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے داخل کرنا اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا (3) تحیۃ المسجد ادا کرنے کی بجائے طواف قدوم سے عمرے کی ابتدا کرنا (4) طواف سے پہلے اضطباع (دایاں کندھا ننگا کرنے) کی حالت میں حجر اسود کے سامنے سے طواف کا آغاز کرنا (5) **بسم اللہ اللہ اکبر** کہتے ہوئے استلام کرنا اور بیت اللہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف کا آغاز کرنا (6) ممکن ہو تو ہر چکر میں رکن یمانی کو چھونا، اگر ممکن نہ ہو تو چھوئے بغیر گزر جانا (7) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار** اور باقی طواف میں جو بھی قرآنی یا نبوی دعائیں یاد ہوں وہ پڑھنا، ہر چکر کے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں۔ (8) مردوں کا طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل یعنی کندھے ہلاتے ہوئے آہستہ آہستہ دوڑنا باقی آخری چار چکروں میں عام رفتار سے چلنا (9) سات چکر پورے کرنا (10) چکروں کی تعداد میں شک پڑ جائے تو کم تعداد کو شمار کر کے باقی چکر پورے کرنا (11) کسی رکاوٹ کی وجہ سے طواف روکنا پڑے تو رکاوٹ دور ہونے کے بعد اسی جگہ سے طواف کے باقی چکر پورے کرنا۔ (12) طواف مکمل کرنے کے بعد **واتخذو امن مقام ابراهيم مصلى** (البقرہ 125\2) ''اور مقام ابراہیم کو اپنی نماز کی جگہ بناؤ'' پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم پر یا اس کے قریب اور بھیڑ کی صورت میں جہاں بھی جگہ ملے طواف کی دو رکعت ادا کرنا پہلی رکعت میں سورۂ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ الاخلاص پڑھنا۔ (13) اس کے بعد خوب سیر ہو کر آب زم زم پینا۔ (14) ممکن ہو تو خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان میں دیوار کعبہ (ملتزم) کے ساتھ لگ کر دعا و فریاد کرنا (15) حجر اسود کا استلام کر کے ''باب الصفا'' سے صفا پہاڑی کی طرف جانا (16) صفا اور مروہ کی سعی کرنا (17) صفا پر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (سورۂ بقرہ 157)

اس کے بعد یہ الفاظ کہے **اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ** پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ **اللہ اکبر** کہے اور تین بار یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

ان مذکورہ دعاؤں کے درمیان قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر جو دل چاہے دعا کرے، یہی دعا تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر مروہ پر بھی پڑھے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی) یاد رہے کہ مردوں کے لئے دو سبز نشانوں کے درمیان دوڑنا مستحب ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ)

(18) صفا سے مروہ تک ایک چکر شمار کرنا اور مروہ سے صفا تک دوسرا، اسی طرح سات چکر لگانا (19) مروہ پر ساتواں چکر پورا کر کے مردوں کا پورے سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا جب کہ عورتوں کا صرف سر کے بالوں کے آخر سے کچھ بال انگلی کے پورے کے برابر کاٹنا (20) احرام کی چادریں اتار کر عام لباس پہننا (بخاری، مسلم و سنن اربعہ)

(جاری ہے)

روزوں کے مسائل

خاور رشید بٹ

روزہ چھوڑنے کی رخصت:

(1) مسافر (البقرہ 185) (2) سفر کی حالت میں انسان روزہ رکھ بھی سکتا ہے لیکن اگر مشقت نظر آتی ہو تو نہ رکھنا افضل ہے (بخاری) (3) سفر کے دوران روزہ رکھا ہے لیکن ضرورت کے تحت توڑا بھی جا سکتا ہے (بخاری) (4) بیمار آدمی کو بھی روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔ (البقرہ) (5) حائضہ اور نفاس والی عورت (بخاری و مسلم) (6) حاملہ اور دودھ پلانے والی (صحیح ابو داؤد البانی) (7) مجاہد بھی روزہ چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ مقصد دشمن کے مقابلہ میں قوت کا حصول ہو (مسلم)

نوٹ: یہ تمام افراد اپنی اپنی مجبوری رفع ہونے کے بعد چھوڑے گئے روزوں کی قضا دیں گے اور قضا رمضان کے بعد کسی وقت بھی دی جا سکتی ہے (بخاری) لیکن جلدی قضا دینا مستحب ہے (مرعاۃ المفاتیح)

(8) بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیا کریں گے (بخاری) (9) جو انسان وفات پا جائے اور اس کے ذمہ روزے ہیں تو اس کے قریبی رشتہ دار اس کی طرف سے روزے رکھ سکتے ہیں (بخاری، مجمع الزوائد)

اعتکاف کے مسائل:

(1) اعتکاف کا لغوی معنی ٹھہرنا اور رکنا ہے (لسان العرب) (2) اصطلاحی طور پر عبادت کی غرض سے مسجد کو لازم پکڑنا (آپ کے مسائل از مبشر ربانی) (3) رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کا اعتکاف مسنون ہے (بخاری) (4) اعتکاف مسجد میں ہو گا (البقرہ) (5) رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے (بخاری) (6) جن کاموں کے بغیر چارہ نہیں اگر مسجد میں انتظام نہ ہو تو باہر نکلا جا سکتا ہے (بخاری) (8) ایک یا دو دن کا اعتکاف بھی ہو سکتا ہے (بخاری) (9) عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں لیکن مسجد میں (ابو داؤد) (10) اعتکاف کی ابتدا اس طرح ہو گی کہ اکیسویں کی رات مسجد میں گزرے اور صبح فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہوا جائے (احکام و مسائل از حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ) (11) معتکف اپنی بیوی سے مباشرت نہیں کر سکتا (البقرہ) (12) اعتکاف کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد لیلۃ القدر کی تلاش ہے (بخاری)

لیلۃ القدر:

(1) لیلۃ القدر کا دوسرا نام لیلہ مبارکہ ہے۔ (دخان) (2) اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (دخان) (3) یہ مبارک رات رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے (بخاری) (4) ہر سال ایک رات مقرر نہیں بلکہ یہ بدل بھی سکتی ہے (مرعاۃ المفاتیح) (5) اس رات میں کی ہوئی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے بھی افضل ہے (القدر) (6) رمضان کے آخری عشرے میں اس کی تلاش کیلئے خوب محنت کرنی چاہئے اور لنگوٹ کس لینا چاہئے (مسلم) (7) لیلۃ القدر کی دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے (لہٰذا) مجھے معاف فرما (صحیح ابن ماجہ البانی)

لیلۃ القدر کی علامات:

(ا) یہ رات گزرنے کے بعد والی صبح کو سورج بلند ہونے تک شعاعوں کے بغیر ہوتا ہے اور ایسے ہو جاتا ہے جیسے پلیٹ ہو (مسلم)

(ب) اس رات چاند کی کیفیت ایسے ہوتی ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔ (مسلم)

(ج) یہ بابرکت رات معتدل ہوتی ہے جس میں نہ گرمی اور نہ ہی سردی محسوس ہوتی ہے اور اس کے بعد والی صبح کو سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدھم ہوتی ہے (مسند بزار، شیخ سلیم الھلالی اور شیخ علی حسن عبدالحمید اس کی سند کو حسن قرار دیتے ہیں) (9) ایمان اور ثواب کی نیت سے جو اس رات کا قیام کرے گا اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری) (10) لیلۃ القدر سے محروم رہنے والا تمام بھلائیوں سے محروم اور بدنصیب ہے (صحیح ابن ماجہ)

نفلی روزے:

(1) شعبان کے اکثر دنوں کے روزے (بخاری) (2) ماہ محرم کے اکثر دنوں کے روزے (مسلم) (3) ہر مہینے کے آخری دو ایام (بخاری) (4) عاشورہ یعنی 9 محرم کا روزہ، اس کے بدلے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (صحیح ابوداؤد، مسلم) (5) یوم عرفہ یعنی 9 ذی الحجہ کا روزہ، اس کے بدلے اگلے ایک سال اور پچھلے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم) (6) ہر سوموار کا روزہ (مسلم) (7) ہر ماہ تین روزے لیکن زیادہ افضل ایام بیض 13-14-15 کے ہیں (مسلم، مرعاۃ المفاتیح) (8) شوال کے چھ روزے، یہ صیام الدھر کہلاتے ہیں (مسلم) یعنی ایسے ہے کہ جیسے اس انسان نے پورا سال روزے رکھے۔ (9) داؤدی روزہ یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھنا (بخاری) (10) ہر جمعرات کا روزہ (صحیح ترمذی) (11) ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے روزے (صحیح ترمذی) ایک دن روزہ دو دن افطاری (بخاری) (12) کوئی بھی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہیں رکھ سکتی (بخاری) (13) نفلی روزہ توڑا بھی جا سکتا ہے (مسلم) (14) نفلی روزہ دار کو اگر کوئی کھانے کی دعوت دے تو اسے اختیار ہے خواہ توڑ کر کھا لے یا اس کے لئے برکت کی دعا کر دے (صحیح ترمذی، مسلم) (15) نفلی روزے کی قضا دی جا سکتی ہے (بخاری) (16) اگر قضا نہ بھی دے تو کوئی حرج نہیں (صحیح ابو داؤد) (17) نفلی روزے کی نیت دن کے وقت بھی کی جا سکتی ہے (مسلم) (18) جہاد میں ایک نفلی روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ جہنم سے ستر سال کی دوری پر لے جاتا ہے (بخاری) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رزے دار اور جہنم کے درمیان اتنی بڑی خندق بنا دی جاتی ہے کہ جتنا آسمان و زمین کا آپس میں فاصلہ ہے (سلسلۃ الصحیحہ) (19) روزوں میں وصال ممنوع ہے یعنی بغیر افطاری کے روزے کی حالت میں ہی رہنا (بخاری) (20) وصال زیادہ سے زیادہ دوسرے دن کی سحری تک ہو سکتا ہے (بخاری)

ممنوع روزہ:

(1) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے (بخاری) (2) ایام التشریق (یعنی 11-12-13 ذوالحجہ) کو بھی روزہ رکھنا ممنوع ہے (مسلم) (3) خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا درست نہیں ہاں اگر اس کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا دن ملا کر روزہ رکھا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں (بخاری) (4) خاص ہفتہ کا دن مقرر کرنا بھی غلط ہے (صحیح ابوداؤد)۔

کیا ماہ صفر میں نحوست ہے؟

ایک آدمی کی نوکری چلی گئی اتفاقاً وہ صفر کا مہینہ تھا۔ شام کو آدمی نے گھر آ کر بیگم کو بتایا تو اس نیک بخت نے آسمان سر پر اٹھا لیا، آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے بولی:

"میں ہی نصیبوں جلی رات صفر کا چاند دیکھ بیٹھی، مجھے کیا خبر کہ ایسی نحوست پڑے گی۔ رات چاند دیکھا اب میاں کی نوکری جانے کی خبر سن لی۔ ہائے رے میں نے پہلی کا چاند کیوں دیکھا۔"

میاں بھی کسی سے کم نہ تھے، وہ تو بیوی سے بھی دو ہاتھ آگے نکلے، اگلے دن دوستوں سے کہنے لگے:

"ہفتہ بھر سے میری آنکھ پھڑک رہی تھی، میں سمجھ گیا تھا کہ کوئی مصیبت ٹوٹنے والی ہے۔"

طرفہ تماشا کہ یونہی صفر کا مہینہ شروع ہوا ہے، نوکری سے نکال دیا گیا۔ میں آج صبح جب دفتر کے لئے گھر سے نکلا تھا تو کالی بلی نے راستہ کاٹ دیا تھا، تبھی میرا ماتھا ٹھنکا تھا کہ آج کچھ ہو کر رہے گا۔

اس طرح کے ملتے جلتے بہت سے ایسے واقعات ہیں جو ہمارے معاشرے میں عام ہیں اور ان واقعات کو کسی مہینے یا دن کی نسبت سے منحوس قرار دے دیا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ اس زمانے میں بھی توہمات کا چلن اس قدر عام ہے کہ بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کا عقیدہ ہی جھاڑ پھونک تصویر اور جادو کرنے کے گرد گھومتا ہے، ایسے لوگوں میں بہت سی باتیں مشہور ہیں۔

مثلاً منگل کو بال نہیں کٹوانے، ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، جمعرات کو کپڑا نہیں کاٹنا غلط کٹ جاتا ہے۔

آسمان پر ستارہ ٹوٹتا دیکھ لینے سے محلے میں فوتگی ہو جاتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح یہ بھی مشہور ہے کہ صفر کا مہینہ منحوس ہے اور اس میں بہت سے کام الٹ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی اس ماہ کاروبار اور لین دین میں احتیاط برتتے ہیں۔ تاکہ خسارے سے بچ جائیں۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے:

مولانا مبشر احمد ربانی لکھتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے باطل خیالات اور رسومات میں سے "صفر" بھی ہے۔ صفر کے متعلق ان لوگوں کا گمان تھا کہ ہر انسان کے پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے جب پیٹ خالی ہو اور بھوک لگی ہو تو وہ کاٹتا اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ صفر کے متعلق یہ بھی ہے کہ یہ ایک بیماری ہے جو پیٹ کو کاٹتی ہے۔ اس کے علاوہ کئی لوگ صفر کے مہینے سے بدفالی لیتے تھے کہ اس میں بکثرت مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ان توہمات جاہلانہ کا رد فرمایا:

لَاعَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَاھَامَۃَ

(صحیح البخاری کتاب الطب 5717)

ایک مرض اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتا اور نہ ہی مرض صفر اس طرح ہے اور نہ ہی حامہ کی کوئی حقیقت ہے، صفر سے پیٹ کا مرض بھی مراد لیا گیا ہے جیسا کہ امام بخاری کا خیال ہے اور یہ بھی مراد لی گئی ہے کہ اس سے مراد صفر کا مہینہ ہے یعنی ماہ صفر منحوس نہیں بعض لوگ ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ماہ صفر ختم ہونے کی بشارت دے گا میں اسے جنت کی بشارت دوں گا لیکن یہ روایت من گھڑت ہے، ملا علی قاری کی الموضوعات الکبیر ص 116 میں لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں لہٰذا ماہ صفر کو منحوس خیال کرنا جاہلی توہمات سے ہے اور اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ (دیکھئے تفہیم دین ص 93)

کسی بھی مہینے کو وہ صفر ہو یا کوئی اور مہینہ منحوس تصور کرنا، اسے برا سمجھنا اصل میں اللہ کو برا بھلا کہنا ہے کیونکہ ماہ و سال اور ایام زمانے میں ہوتے ہیں اور زمانہ کو برا بھلا کہنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں جب مشرک لوگوں کو ایسے ہی کوئی دکھ تکلیف ہوتی تو وہ ایسے ہی زمانے کو برا بھلا کہتے تھے مثلاً عرب میں مشہور تھا

"یا خیبۃ الدھر" ہائے زمانے کی بربادی۔

یہ زمانے کو برے الفاظ سے یاد کرنا تھا اب ایام اور ماہ و سال کا خالق تو اللہ ہے گویا یہ اللہ کو برا بھلا کہنا تھا۔

یہی مشرک لوگ کہا کرتے تھے: ہمیں رات اور دن ہلاک کرتا ہے، وہی ہمیں مارتا اور زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا، انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی صرف اور صرف دنیا کی زندگی ہی ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔ دراصل انہیں اس کی خبر نہیں یہ تو صرف اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں۔" (ابن کثیر 4/159)

اس آیت کی تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ کو برا بھلا کہنا اور اپنی مشکلات اور دکھوں کو زمانے کی طرف منسوب کر کے اسے برا بھلا کہنا مشرکین عرب اور دھریہ کا کام ہے۔ دراصل زمانے کو برا بھلا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنا ہے۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم مجھے اذیت دیتا ہے، زمانے کو گالیاں دیتا ہے اور میں (صاحب) زمانہ ہوں، میرے ہاتھ میں معاملات ہیں، میں رات اور دن کو بدلتا ہوں۔" (بخاری کتاب التفسیر سورۃ جاثیہ 4826)

اسی طرح ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زمانے کو برا نہ کہو یقیناً اللہ ہی زمانہ ہے، یعنی زمانے والا ہے۔"

مسند ابی یعلیٰ 10\452(6066) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"ہائے زمانے کی بربادی، ہرگز کوئی نہ کہے، بے شک اللہ ہی زمانے والا ہے" (حلیۃ الاولیا 8/258)

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ **"انا الدھر"** کا معنی ہے کہ:

"میں زمانے والا اور کاموں کی تدبیر کرنے والا ہوں، جن کاموں کو یہ زمانے کی طرف منسوب کرتے ہیں (یعنی دن رات کا نظام وغیرہ ابدی ہے خود بخود چل رہا ہے، یہ زمانہ ہی مارتا اور زندہ کرتا ہے) جس نے زمانے کو اس بنا پر برا بھلا کہا کہ وہ ان امور کا بنانے والا ہے تو اس کی گالی اس رب کی طرف لوٹنے والی ہے جو ان امور کا بنانے والا ہے۔" (دیکھئے احکام و مسائل از مولانا مبشر احمد ربانی صفحہ 93)

لہٰذا زمانے کو برا بھلا کہنا جیسا کہ عوام الناس میں رائج ہے کہ زمانہ برا آ گیا ہے، صفر کے مہینے میں نحوست ہے برے کام اسی نحوست سے ہوتے ہیں یا پھر ایسے الفاظ کہنا کہ ہے، وقت کا ستیاناس وغیرہ دراصل اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنا ہے کیونکہ سارا نظام عالم اللہ وحدہ لاشریک کے قبضہ قدرت میں ہے وہی پیدا کرنے والا اور وہی مارنے والا ہے۔

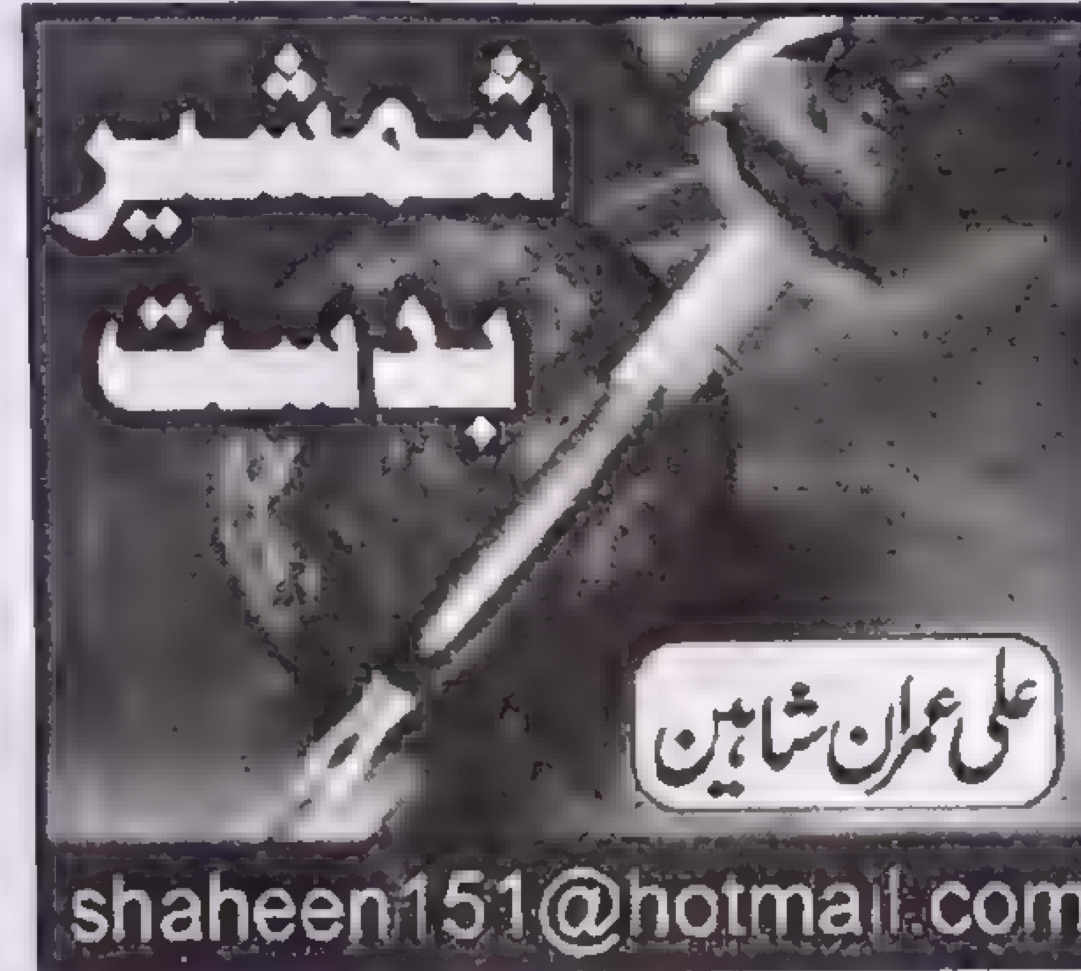
اس لئے ہیں ہر ممکن ان الفاظ سے بچنا چاہئے اور اپنے عقیدے اور سوچ دین اسلام کے مطابق بنا کر توہمات سے پیچھا چھڑانا چاہئے۔ (مرتب عبدالوارث ساجد)

دو چشمے دو کہانیاں

بابا جی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم تھا کہ بیوی حاجرہ سلام اللہ علیہا اور نومولود بیٹے کو سنگلاخ اور خشک پہاڑوں کے بیچ اللہ کے سہارے چھوڑ کر واپس لوٹ آئیں اور چھوڑنے کے بعد پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھیں۔ بیوی کا بھی اللہ پر اس قدر یقین تھا کہ اس نے بھی معمولی چوں چراں نہ کی۔ کچھ وقت گزرا تو پیاس نے آلیا اور ماں کو لخت جگر کی پیاس نے پانی کی تلاش میں قریب قریب واقع دو پہاڑیوں اور ان کے بیچ ڈھلوان پر پانی اور زندگی کی تلاش میں دوڑنے پر مجبور کر دیا۔ کہیں کچھ دکھائی نہ دیا تو اللہ پر لگی آس اور زیادہ مضبوط ہوئی۔ ساتواں چکر تھا کہ ننھا بیٹا جس کا نام اسماعیل رکھا گیا تھا، کے پیاس کی شدت سے پاؤں ننگی زمین پر رگڑنے سے پانی پھوٹ پڑا تھا اور اب بہتا ہی چلا جا رہا تھا۔ پانی کی فراوانی اور شدت کو دیکھتے ہوئے وہ خاتون جس نے اپنی ساری لو اللہ سے لگائی تھی، بولی "زم، زم" مطلب کہ رک جا۔ اب وہ شدت کا بہاؤ تو نہ رہا لیکن پانی کی سطح وہیں کی وہیں رک سی گئی۔ اس پانی میں اللہ نے ایسی تاثیر رکھی کہ یہ پیاس اور بھوک دونوں مٹانے اور بیماریاں تک دور کرنے والا بن گیا۔ پھر اس ویرانے میں اسی خاندان سے اپنا گھر "بیت اللہ" کے نام سے بنوایا اور آج یہ چھوٹا سا مقام دنیا کا سب سے پر رونق سب سے پرکشش مقام ہے۔ صدیاں بیتیں، ہزاروں سال گزر گئے لیکن اس چشمے کے پانی میں کبھی کمی نہ آئی حالانکہ یہاں سے ہر روز لاکھوں لوگ پانی پیتے، لاکھوں ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ حرم مکی ہو یا حرم مدنی دونوں جگہ یہ پانی اتنا وافر ہے کہ قطار اندر قطار رکھے واٹر کولرز میں سے ایک بھی ایسا نہیں ملتا کہ اس میں پانی کا لیول ہی کم ہو جائے یا ٹھنڈے کولر سے نارمل یا نارمل پانی کے کولر سے ٹھنڈا پانی نکل آئے۔ ان دنوں حرم مکی کے عین صحن میں خادم الحرمین الشریفین کے حکم پر اس چشمہ زم زم کے سب سے بڑے توسیعی منصوبے پر کام جاری ہے جو رمضان المبارک کے قریب مکمل ہو جائے گا۔ بھاری لاگت اور دن رات کی مشقت کے بعد زم زم کے اس کنویں سے اتنے بڑے پیمانے پر اور اتنی تیزی سے پانی نکالا جاسکے گا کہ یہاں آنے والے عازمین حج و عمرہ و دیگر زائرین کو اس حوالے سے کسی معمولی پریشانی یا کمی کا سامنا نہیں ہوگا۔

انسانی عقل حیران ہے کہ مکہ مکرمہ ہی نہیں اس سارے خطے میں دور دور تک سبزے کا نام و نشان نہیں، تو اس قدر پانی کیسے نکلتا آ رہا ہے۔ حرم مکی کے چہار اطراف دنیا کے بلند ترین ہوٹل، عمارتیں اور حرم شریف کے سارے اطراف میں بلند ترین مینار تعمیر کئے جا رہے ہیں لیکن اس چشمے کے پانی میں کمی کیوں نہیں آ رہی۔ حالیہ جاری بڑی توسیع کے موقع پر عالمی ماہرین نے کہا تھا کہ حرم مکی کے جتنے بڑے مینار تعمیر کئے جا رہے ہیں اس کے نتیجے میں تو لازمی طور پر زم زم کا چشمہ خشک ہو سکتا ہے، لیکن خشک کیا ہوتا ابھی تک کمی کا شائبہ تک دیکھنے کو نہ ملا۔ اس حیران کن عجوبے پر دنیا کے بے شمار اہل عقل و دانش حیران رہ جاتے ہیں تو بہت سے اس پر ایمان لا کر ابراہیم، حاجرہ اور اسماعیل علیھم السلام کی راہ پر چل پڑتے ہیں۔

25 نومبر کے روز پاکستان کی اعلیٰ ترین عدلیہ کے اعلیٰ ترین جج اور چیف جسٹس آف پاکستان جناب جسٹس ثاقب نثار نے چکوال میں واقع ہندوؤں کے قدیم مندروں کے بیچوں بیچ موجود چشمے کے خشک ہونے کے معاملے پر از خود نوٹس کی سماعت کی اور انتظامیہ کو یہ تک کہہ دیا کہ جو ہو جیسے ہو یہ چشمہ میں بھرا دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے اگر تمہیں مشکیں بھر بھر کے بھی لانی پڑیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔ اس کے لئے فیکٹریاں بند کرنی پڑیں تو وہ بھی کر دی جائیں گی۔ یہ چشمہ کون سا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس بارے ہندو مذہبی روایات کے مطابق لکھا ہے کہ ان کے ایک بہت بڑے اور مشہور دیوتا شیو جی (جس کے نام پر انتہا پسند ہندوؤں نے شیو سینا



یعنی شیو کی فوج کے نام سے تنظیم بھی بنا رکھی ہے) کی بیوی ستی موت سے دوچار ہوگئی تو شیو جی اتنا روئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی ایک نہ ختم ہونے والی لڑی جاری ہوگئی۔ اس طرح دونوں لڑیوں سے ہندوؤں کے لیے دو الگ الگ مقدس تالاب وجود میں آئے۔ جن میں سے ایک پشکار (اجمیر میں) ہے اور دوسرا چکوال کے راج کٹاس میں۔ سنسکرت میں کٹکشا کا مطلب آنسوؤں کی لڑی ہے۔ یہی لفظ کٹکشا صدیوں بعد بدلتا بدلتا اب کٹاس اور پھر ہندوؤں کے طاقتور ہونے سے کٹاس راج بنا۔ جب تقسیم ہند ہوئی تو پاکستانی پنجاب سے لگ بھگ سارے ہی ہندو بھارت چلے گئے تو یہ مندر ویران ہوگیا۔

2003ء میں اس وقت کی حکومت نے جب بھارت سے جنگ بندی کی تو انہیں خیال آیا کہ بھارت کے ساتھ خیر سگالی کے طور پر مندروں کو پھر آباد کیا جائے۔ پھر یہاں کروڑوں روپے خرچ ہوئے اور بھارتی حکومت سے کہا گیا کہ وہ یہاں ہندو یاتریوں کو بھیجے۔ بار بار کی درخواستوں پر چند درجن ہندو یاتری آنا شروع ہوئے۔ حال یہ ہوا کہ چودھری شجاعت حسین کی دعوت پر بابری مسجد شہید کرنے کے مرکزی کردار ایل کے ایڈوانی نے یہاں کا دورہ کیا اور نئی تعمیرات کا افتتاح کیا۔ پھر 26 نومبر 2008ء کو ممبئی حملے کا واقعہ پیش آ گیا تو چند درجن یاتریوں نے بھی الٹا یہاں آنے سے انکار کر دیا۔ پاکستان میں بسنے والے ہندو چونکہ سندھ یا چند ہزار بلوچستان میں ہیں اور ان کی اپنی اپنی مقدس عبادت گاہیں موجود ہیں، سو وہ یہاں کبھی نہیں آئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد یہاں 2،3 سیمنٹ فیکٹریاں لگیں جہاں پانی وافر استعمال ہوتا ہے۔ یوں دیکھتے ہی دیکھتے وہ مقدس چشمہ جس کے بارے میں، میں نے خود وہاں جا کر کئی بار لوگوں سے سینہ بہ سینہ منتقل ہونے والی روایات سنی تھیں کہ یہ چشمہ اتنا گہرا ہے کہ اس میں جو اتر جائے وہ کبھی واپس نہیں آتا اور اس کی گہرائی کو کبھی ماپا نہیں جا سکا، فیکٹریوں کے ٹیوب ویلز کے ذریعے یہاں سے پانی نکالنے کے باعث یہ تالاب دیکھتے ہی دیکھتے خشک ہونے لگا۔ قریبی چوا سیدن شاہ کی چھوٹی سی آبادی کو بیشتر پانی یہیں سے ملتا تھا جو پانی کی بوند بوند کو ترسنے لگی۔ ان کے لئے الگ انتظام کا سوچا جانے لگا لیکن یہ کسی نے نہ سوچا کہ اگر یہ چشمہ اتنا مقدس و پاک تھا تو خشک کیسے ہو گیا؟ مطلب کہ سچا چشمہ تو ہزاروں سال سے جاری و ساری ہے لیکن محض داستانوں پر قائم چشمہ کئی کلومیٹر دور کے ٹیوب ویلز سے پانی نکالنا بھی برداشت نہ کر سکا۔ اللہ نے ہماری آنکھوں کے سامنے ساری دنیا کو اس حوالے سے بھی حق اور باطل دکھا دیا۔ بھارت سے تو ہندو اب بھی کم ہی آتے ہیں لیکن سپریم کورٹ نے کہا کہ حکومت بتائے اس نے اب تک اس چشمہ کے لئے کیا کیا اور ہم ہندوؤں کے لئے ہر حد تک جائیں گے۔ دوسری طرف ہماری حکومتیں اسلام کے لئے تو کچھ نہیں کر سکتیں لیکن ان مندروں کے لئے زمانے سے بہت کچھ کر رہی ہیں۔ ہندو ہوں یا دیگر کوئی اور غیر مسلم، ہم انہیں برابر کا ہی پاکستانی سمجھتے ہیں اور بطور مسلمان ہم انہیں اقلیت کے طور پر نہیں ذمی کے نام سے پکارتے ہیں، مطلب، ان کی حفاظت ہمارے ذمے ہے۔ پہلے تو جناب چیف صاحب! اقلیت کی اصطلاح ختم کیجئے اور اس کے ساتھ یہ ضرور دیکھئے کہ جہاں اب نام کا کوئی ہندو دہائیوں سے نہیں وہاں ان کے نام پر صدیوں سے بستے اہل علاقہ پر زندگی تنگ نہ کیجئے۔ اگر سیمنٹ فیکٹری بند ہوئی تو بے شمار لوگ بے روزگار بھی ہو سکتے ہیں اور پھر یہ کیسا مقدس ترین تالاب ہے کہ جسے مشکوں سے بھرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کیا تالاب کبھی ایسے بھرے اور پھر زندہ رکھے جا سکتے ہیں؟ جی ہاں، ہرگز نہیں۔ اور رہا مسئلہ ہندوؤں کے مندروں اور ان کی ذات کی حفاظت کا، بھارت جس شخصیت کو اپنے لئے زمانے سے سب سے خطرناک سمجھتا، قرار دیتا اور اس کے خلاف ہمہ وقت عالمی مہم چلا رہا ہے، اس کا نام حافظ محمد سعید ہے جو تھر کے صحرا میں ہندوؤں کو سب سے بڑھ کر پانی پلا رہے ہیں، اور دنیا کو بتا رہے ہیں کہ وہ کسی کے مندروں کو نقصان نہیں پہنچانے دیں گے۔ یہی تو وجہ ہے کہ حافظ محمد سعید کو جب نظر بند کیا جاتا ہے تو یہی ہندو پورے سندھ اور کراچی میں حافظ محمد سعید کے حق میں مظاہرے کرتے ہیں۔ یہی اصل محبت اور خلوص ہے اسی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

موت اور زندگی کے پل

امیر حمزہ

ستمبر کا دن تھا۔ آفتاب کے غروب ہونے میں ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا۔ میں ننگے پاؤں گھر کے لان میں چہل قدمی کرنے لگ گیا۔ دروازے کے پاس ایک پودے کے گرد مٹی کو پاؤں کے ساتھ ہموار کرنے لگا تو بجلی کی ایک لٹکتی ننگی تار کے ساتھ جونہی میرا داہنا ہاتھ لگا تو مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ میرے انگوٹھے کے اوپر والے حصے نے ہتھیلی کی جانب تار کو ٹچ کیا تھا۔ بجلی کے ماہرین کہتے ہیں کہ ہاتھ کا بیرونی حصہ تار کو لگ جائے' تو بجلی کا کرنٹ ایک جھٹکا دیتا ہے اور بندہ گر جاتا ہے' جسم کے باقی حصے کو بھی کرنٹ لگے تو ایسا ہی ہوتا ہے' لیکن ہاتھ کی ہتھیلی کا معاملہ یہ ہے کہ یہاں کرنٹ لگے تو ہاتھ بند ہو جاتا ہے' یعنی بجلی کی تار کو پکڑ لیتا ہے۔ ایسی صورت میں جان یوں چھوٹتی ہے کہ بندہ گر جاتا ہے۔ گرنے کی وجہ سے تار چھوٹ جاتی ہے اور یوں زندگی ہو تو بندہ بچ جاتا ہے۔ میرے ساتھ المیہ یہ ہوا کہ تار کے ساتھ جونہی ہاتھ ٹچ ہوا تو شہادت والی انگلی کے پور نے تار کو پکڑ لیا۔ اب بچنے کی ایک ہی صورت تھی کہ میں زمین پر گر جاتا' مگر کیسے گرتا کہ میری کمر دیوار کے ساتھ لگ گئی؛ چنانچہ میں ایک بے جان بت کی طرح ہو کر رہ گیا۔ پاؤں ننگے تھے اور گیلی مٹی پر تھے۔ اب بجلی کا کرنٹ شاں شاں کرتے ہوئے میرے جسم میں ایک سرکل بنا چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ ایسی حالت کتنے سیکنڈ تک رہی۔ میرا ذہن کام کر رہا تھا۔ میں نے آواز دی' مگر خارجی دنیا میں اس آواز کا وجود نہیں ہوتا۔ اب میں نے سوچا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ سوچ آئی کہ نہیں، ابھی میری زندگی کا ٹائم باقی محسوس ہوتا ہے۔ ساتھ ہی محسوس ہوا کہ میرے جسم نے اوپر اور نیچے سے سکڑنا شروع کر دیا ہے' پھر محسوس ہوا کہ شاید مجھے آگ لگ جائے گی۔ میری لاش کوئلے کی صورت میں ہو جائے گی اور ساتھ ہی میں آزاد ہو چکا تھا۔ میں گرا بھی نہیں تھا۔ گویا میرے مولا کریم' جو میرے خالق ہیں، وہ مجھے بتلا رہے تھے کہ میرے بندے! یہ تو نے کیا سوچا؟ دیکھ لے بجلی نے ایسا زور لگا لیا، تمام ظاہری اسباب تیری موت کو یقینی بنا رہے تھے' مگر میں نے بجلی کو حکم دیا وہ تجھ سے الگ ہو گئی' تو اپنی جگہ پر اسی طرح موجود ہے۔

میں آگے کو بڑھا اور لان پر دراز ہو گیا۔ گھاس پر لیٹا تھا کہ گھر والے باہر نکلے۔ میرا عجب حال تھا۔ نیم بے ہوشی تھی۔ منہ میں پانی ڈالا گیا تو باہر نکل گیا۔ جلدی سے قریبی ہسپتال میں لے جایا گیا' جہاں 24 گھنٹے مجھے "آئی سی یو" میں رکھا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے: حمزہ صاحب کا زندہ بچنا اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔ انگوٹھا اس قدر جل چکا تھا کہ گوشت جل کر نیچے ہڈی تک پہنچ گیا تھا۔ شہادت کی انگلی کا پور جل چکا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیس سے تیس سیکنڈ تک میں بجلی کے نرغے میں رہا۔ بجلی کی رفتار ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلومیٹر ہے۔ میں کہتا ہوں؛ اگر دس سیکنڈ بھی میرے جسم میں بجلی دوڑتی رہی' تو تب بھی اس کا سفر 30 لاکھ کلومیٹر بنتا ہے۔ جی ہاں! بجلی ایک روشنی ہے۔ یہ ایک مادی چیز ہے۔ اس نے میرے اربوں خلیات میں سے ہر خلیے میں اپنی کرنٹ کی قوت کا اظہار کیا۔ اب سوچتا ہوں کہ میرے جسم میں جو روح ہے' وہ تو اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ وہ اس قدر لطیف ترین چیز ہے کہ اس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس روح کا بجلی کیا بگاڑ سکتی ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ بگاڑے گی تو جسم ہی کو نقصان دے گی اور جب جسم کا نقصان آخری درجے تک پہنچ جائے گا' تو روح جسم کو چھوڑ جائے گی، اور وہ بھی جسم کو اپنی مرضی سے نہیں چھوڑے گی' بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ٹائم پر اس وقت جسم کو چھوڑے گی جب اسے لینے والے آئیں گے۔

مولا کریم فرماتے ہیں "قسم ہے ان فرشتوں کی جو ڈوب کر سختی سے جان کھینچ لینے والے ہیں"۔ (النازعات: 1) حضورؐ فرماتے ہیں "مؤمن شخص (کا معاملہ الگ ہے) کہ وہ جب دنیا سے جانے والا ہوتا ہے' تو موت کا فرشتہ اس کے سر کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے پاکیزہ روح! اللہ تعالیٰ کی بخشش اور خوشنودی کی طرف نکل آ؛ چنانچہ وہ جان اس طرح نکلتی ہے جس طرح مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے۔" (مسند احمد: صحیح)۔ جی ہاں! اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا۔ یہ خصوصی نور ہے' جس کی رفتار کا عالم یہ ہے کہ وہ ساتویں آسمان سے زمین پر ایک سیکنڈ کے اربوں کھربوں ٹائم سے بھی کم وقت میں زمین پر آ جاتے ہیں، وہ مومن کے پاس بیٹھتے ہی ہیں' تو پورے جسم پر ان کا قبضہ ہوتا ہے اور روح ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ جنت سے ریشم اور کستوری کی خوشبو والا لباس لے کر آتے ہیں۔ پاکیزہ روح کو فوراً اس لباس کا پہناوا دیتے ہیں اور ساتویں آسمان تک اسے اس عزت اور پروٹوکول سے لے کر جاتے ہیں کہ فرشتے اس روح کو ایک دوسرے کے ہاتھوں میں رہنے نہیں دیتے۔ کیسا مبارک اور معزز سفر ہے یہ جسے ایک پاکیزہ روح طے کرتی ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنا ٹائم آنے سے پہلے ہم اپنی روح کو پاکیزہ اور خوشبودار بنانے کی کوشش کریں۔

بجلی ایک انسان کی ایجاد ہے۔ وہ موجد ہے۔ خالق نہیں ہے۔ خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے' جس نے ایک نہیں بے شمار کائناتیں "کن" کہہ کر بنا ڈالیں۔ انسان تو بنے بنائے 92 عناصر سے چیزوں کو دریافت کرتا ہے، بناتا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ موجد جن چیزوں کو بناتا یا ایجاد کرتا ہے، ان سے فائدے کے ساتھ ساتھ نقصان بھی اٹھاتا ہے۔ اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے ہی مرتا ہے۔ بجلی سے ہیٹر کی صورت میں گرمی اور اے سی کی صورت میں ٹھنڈ حاصل کرتا ہے' تو اسی کے کرنٹ سے جلتا اور مرتا بھی ہے۔ گاڑیاں اور جہاز بناتا ہے تو سفر کے فائدوں کے ساتھ ساتھ کار کے حادثے میں جلتا اور مرتا بھی ہے۔ بحری جہاز میں ڈوبتا ہے' تو ہوائی جہاز میں فضا ہی میں اپنا وجود بکھیر بیٹھتا ہے۔ یہ جس پلنگ پر آرام دِہ راتیں سوتا ہے اسی پر قیامت تک کے لئے موت کے ساتھ ہمکنار بھی ہوتا ہے۔ یہ نادان اپنی بنائی ہوئی چیزوں میں اس قدر مگن ہو جاتا ہے کہ فرعون بن جاتا ہے۔ کمزوروں پر ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالتا ہے۔ رحم، کرم، اور عفو و درگزر سے محروم ہو جاتا ہے۔ رشتے ناتے توڑ دیتا ہے۔ یہ بے ادب اور گستاخ بن جاتا ہے۔ بندوں کی بنائی ہوئی چیزوں پر قبضے کی خاطر یہ درندہ انسانیت کو نوچ ڈالتا ہے اور پھر آخر کار لکڑی، پتھر، لوہے اور پلاسٹک وغیرہ کی کسی چیز سے مر جاتا ہے۔

سبحان اللہ! میرا خالق تو وہ ہے کہ جس نے جو کچھ بنایا ہے اور جو کچھ صرف اور صرف اسی نے بنایا ہے اور جو بنایا ہے اس کا ذرہ ذرہ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہے، اس کی حمد کا ورد کرتا ہے۔ یہ ہے خالق۔ میرے اس مہربان خالق نے مجھے زندگی اور موت کے پل پر کھڑا دیکھا تو میں موت کے قریب تھا۔ بجلی مجھے موت کی وادی میں دھکا دینے کی سرتوڑ کوشش کر رہی تھی۔ جی ہاں! تعریف اس خالق اللہ کریم کی کہ جس نے بجلی کو جھڑکا۔ اس نے میرا ہاتھ چھوڑا اور ایسے آرام سے چھوڑا کہ مجھے ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی۔ منتظر تو میں پہلے بھی تھا۔ اب بھی انتظار میں ہوں کہ خالق میرے! جب تیرا بھیجا ہوا میرے پاس آ جائے تو میں خوشی خوشی سے تیرے پاس آؤں۔ جسم سے فوراً نکلوں اور ساتویں آسمان پر تیرا دیدار کروں۔ تب تک انتظار، انتظار، اے رحمان! آخر میں عیادت کرنے والے احباب گرامی کا شکریہ۔

اللہ کے رسولؐ کا الوداعی حج اور قربانی

موجودہ دن حج پر جانے کے دن ہیں۔ حجاج کرام حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ حاجیوں کی رہنمائی کے لئے مولانا امیر حمزہ کی حالیہ کتاب ''محمدؐ اور مکہ مدینہ'' کے آخری باب ''الوداعی حج'' کو قسط وار شائع کر رہے ہیں تاکہ اللہ کے رسولؐ کے حج کے ایمان افروز مناظر کو ملاحظہ کر کے حج کے ارکان ادا ہو سکیں۔ ان اقساط سے ''جرار'' کے فیس بک پیج ''جرار آفیشل'' پر بھی دنیا بھر سے اردو دان حجاج استفادہ کر سکیں گے۔ (ادارہ)

قربانی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے ۶۳۰ اونٹ نحر کیے۔ (مسلم: ۱۲۱۸)

اللہ اللہ! اور جو ذبح ہونے والے اونٹ تھے، ان کی کیفیت کیا تھی؟ اللہ کی قسم! بڑی ہی لاجواب ہے۔

آیئے! تصور ہی تصور میں منیٰ کے میدان کا نظارہ کرتے ہیں۔ چودہ سو سال قبل کا نظارہ۔ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ پانچ چھ اونٹنیاں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس لائی گئیں تاکہ آپ انہیں نحر کریں، تو:

''ان میں سے ہر ایک حضور ﷺ کے قریب ہونے کی کوشش کر رہی تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ مبارک سے پہلا نمبر قربان ہونے کا اس کا لگ جائے۔'' (ابوداود: ۱۷۶۵، قال الالبانی صحیح۔ مسند احمد: ۱۹۲۸۵)

اللہ اللہ! میرے مولا کریم نے جانوروں کو بھی اپنے پیارے نبی حضرت محمد کریم ﷺ کا ادب بتلایا، احترام کا ڈھنگ بتلایا کہ شرف حاصل کرو میرے نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک سے قربان ہونے کا، خون پیش کرنے کا، نحر ہونے کا۔ (سبحان اللہ!)

''حضور ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گوشت کو کھایا اور شوربے کو پیا۔'' (مسلم ۱۲۱۸)

حج اکبر

۱۰ ذی الحجہ قربانی کا پہلا دن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ!

''اللہ کے رسول ﷺ اپنے حج میں قربانی والے دن جمرات کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ قربانی کا دن ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ بڑے حج کا دن ہے۔'' ابو داود: ۱۹۴۵، ۱۹۴۶ ''صحیح''

جی ہاں! ثابت ہوا ہر حج...... حج اکبر ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اتفاق سے جمعہ کے دن حج آ جائے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے...... حج اکبر کے مقابلے میں عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے ...... یعنی عمرہ چھوٹا حج ہے اور اس کے مقابلے میں حج کے مہینے میں کیا ہوا حج ''حج اکبر'' ہے...... حاجیو! آیئے! اب اپنے پیارے رسول ﷺ کا تیسرا کام ملاحظہ کرتے ہیں!

بال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں، منیٰ میں حضور ﷺ نے حجام کو طلب فرمایا۔ اس نے حضور ﷺ کے سر مبارک کے دائیں جانب سے مونڈنے کا آغاز کیا۔ حضور ﷺ نے ایک ایک دو دو بال ان لوگوں میں تقسیم فرما دیے جو آپ ﷺ کے ارد گرد تھے۔ پھر حجام نے بائیں طرف سے مونڈا تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہاں ابو طلحہ ہے؟ چنانچہ آپ نے وہ بال مبارک ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے۔ (ابوداود: ۱۹۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جب اپنا سر مبارک منڈوایا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے حضور ﷺ کے بال مبارک کو پکڑا۔ (بخاری: ۱۷۱)

یاد رہے! خواتین حاجنوں کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے!

((لیس علی النساء الحلق إنما علی النساء التقصیر))

''عورتوں کے لیے سر منڈانا نہیں بلکہ ان کے لیے صرف بال کترا لینا کافی ہے۔'' (ابوداود ۱۹۸۴ حسن)

قارئین کرام! درست طریقہ یہ ہے کہ خواتین اپنے بالوں کے آخر پر تھوڑے سے بال قینچی سے کتر لیں۔

طواف زیارت

اے اللہ کے مہمانو! آپ نے قربانی بھی کر لی، حجامت بھی بنوا لی۔ اب احرام کھول دیں۔ احرام کی ساری پابندیوں سے آپ آزاد ہو چکے ہیں۔ صرف ایک پابندی باقی ہے اور وہ ہے میاں بیوی کے خصوصی تعلقات ..... جی ہاں! عام لباس زیب تن کریں اور چوتھا اور آخری عمل کرنے کی طرف چلنے کی تیاری کریں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ!

''پھر اللہ کے رسول ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف لوٹ گئے۔'' (مسلم: ۱۲۱۸)

قارئین کرام! ''افاضہ'' کے معنی لوٹنے کے ہیں۔ یعنی حج کے امور سرانجام دینے کے بعد واپس پھر اللہ کے گھر کی طرف جانا ہے۔ ۱۰ ذوالحجہ کی شام سے پہلے پہلے وہاں طواف کرنا ہے۔ (ابوداود: ۱۹۹۹ (حسن) لیکن اب نہ تو کندھا ننگا کرنا ہے نہ رمل کرنا ہے۔ بس معمول کے سات چکر پورے کریں، حجر اسود کا استلام کریں اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ''حج قران'' کیا تھا لہٰذا قارن اور مفرد کو پہلی سعی ہی کافی ہے ..... طواف افاضہ یا زیارت کے بعد بیوی سے تعلق کی پابندی بھی ختم ہو گئی...... یوں چاروں کام مکمل ہو گئے۔ حج تمتع کرنے والا سعی بھی کرے گا ..

لیکن اللہ کے رسول ﷺ چونکہ قارن تھے اس لیے آپ ﷺ نے سعی نہیں کی اور سیدھے آپ ﷺ زم زم کے کنویں پر تشریف لائے۔ آیئے! اب اپنے پیارے رسول ﷺ کو زم زم کے کنویں پر پانی نوش فرماتے ملاحظہ کرتے ہیں!

زم زم کے پاس

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ سبیل کے پاس تشریف لائے۔ پانی طلب فرمایا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کے پاس جاؤ اور اللہ کے رسول ﷺ کے لیے مشروب لاؤ۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: **''اسقنی''** یہی پلا دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اس میں تو لوگ ہاتھ بھی ڈالتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر کیا ہوا) یہی پلا دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی سے نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ زم زم کے کنویں کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت وہ لوگوں کو پانی پلا رہے تھے اور خدمت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا!

''خدمت جاری رکھو، بڑا نیک کام کر رہے ہو۔''

اس کے بعد مزید فرمایا!

''میرے پانی نکالنے سے لوگ بھی پانی نکالنے لگیں گے اور پانی پلانے کی اپنی خصوصیت سے تم محروم ہو جاؤ گے...... یہ مجھے خدشہ ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو میں اپنی سواری سے اترتا، رسی یہاں اپنے کندھے پر رکھ لیتا (اور پانی کے ڈول نکالتا)۔'' (بخاری: ۱۶۳۵)

منیٰ میں تین دن

حاجیو! طواف زیارت کے بعد رات واپس منیٰ میں ہی گزاریں گے۔ اس لیے کہ میرے حضور ﷺ واپس پھر منیٰ میں تشریف لے آئے ہیں۔ ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخوں کو ''ایام تشریق'' کہا جاتا ہے...... یہ سارے دن قربانی کے دن ہیں اور جمرات کو کنکریاں مارنے کے دن ہیں۔ مختلف میدانوں میں حج کے جس قدر امور بھی انجام دیے گئے ان میں سب سے لمبا قیام آخر پر منیٰ کا ہی قیام ہے۔ لہٰذا لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک تجویز رکھی۔ عرض کرنے لگیں!

مسجد خیف

''منیٰ'' میں ایک جگہ ہے، اس کو ''خیف'' کہا جاتا ہے۔ خیف اس جگہ کو کہتے ہیں جو پہاڑ کے دامن میں ہو، پانی بہنے کی جگہ سے بلند ہو...... اور دوسرا جو اس کے معنی ہیں وہ ''تھن کی کھال'' ہیں۔ اونٹنی، گائے یا بکری کے تھن کو ہاتھ ڈالا جائے اور دودھ نکالا جائے تو ہاتھ کھال ہی کو تنگ کرے گا اور دھار نکالے گا...... یعنی یہ جگہ جو قدرے بلند ہے ایسی بلند مقام ہے کہ یہاں روحانی طور پر دودھ کی دھاریں منہ میں گرتی ہیں...... جی ہاں! کیوں نہ بلند مقام ہو کہ میرے حضور نبی کریم ﷺ نے اس جگہ کے بارے میں ارشاد فرمایا! ''مسجد الخیف میں ستر (۷۰) نبیوں نے نماز ادا فرمائی ہے۔'' (ابن ماجہ ۳۰۷، ترمذی ۸۸۱ حسن صحیح)

حاجیو! یہاں میرے حضور ﷺ نے خود بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ سعودی حکومت نے یہاں شاندار مسجد تعمیر کر دی ہے۔ یہاں باجماعت نماز ہوتی ہے۔ لہٰذا منیٰ میں رہیں تو یہاں باجماعت نماز کا اجر سمیٹیں...... یہاں نہ آ سکیں تو اپنے خیمے کے اندر بھی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ نماز قصر ادا کریں۔ خیمے کے اندر باجماعت نماز کا اہتمام کر لیں۔

تینوں دن کنکریاں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بتلانے کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں ماری ہیں۔ (بخاری: ۱۷۴۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے اس جمرے کو جو منیٰ کی جانب ہے پہلے اسے کنکریاں ماریں، پھر درمیان والے جمرے کو اور سب سے آخر پر جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (بخاری: ۱۷۵۱)

دوسری روایت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ پہلے دونوں جمروں کو سات سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر کہتے اور پھر ذرا ہٹ کر قبلہ رُو ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، مگر تیسرے جمرے کو رمی کرنے کے بعد نہ تو وہاں رکتے اور نہ دعا کرتے۔ (بخاری: ۱۷۵۳)

یاد رہے! منیٰ میں ۱۰ ذی الحجہ کے علاوہ ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کی شام تک کے جو تین دن ہیں یہ ایام تشریق کے دن ہیں اور حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ کھانے پینے اور قربانی کرنے کے دن ہیں۔

حضور ﷺ کی وصیتیں

اللہ کے رسول ﷺ نے حج کے میدانوں میں، خاص طور پر منیٰ کے میدان میں بہت ساری وصیتیں کیں .. ارشاد فرمایا! ''کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ کسی عربی کو عجمی پر برتری ہے، اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے رنگ والے کو سفید رنگ والے پر برتری ہے۔ برتری ہے تو تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ سارے لوگ آدمؑ کی ہی تو اولاد ہیں، اور حضرت آدمؑ مٹی سے بنائے گئے تھے۔'' (مسند احمد: ۳/ ۴۱۱)

الغرض! اللہ کے رسول ﷺ کتاب و سنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔ (مسلم: ۱۲۱۸)

واضح فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ (طبرانی کبیر: ۷۶۱۷)

حدیثیں گھڑنے والوں کو بھی ڈرا دیا کہ ایسی حدیث جو میں نے نہیں کہی، جس نے وہ میرے ذمے لگا دی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ (مسند احمد: ۱۹۲۸۸)

بدعات سے بھی ڈرا دیا کہ جس نے دین میں ثواب سمجھ کر اپنی طرف سے چیزیں داخل کر دیں حوض کوثر پر وہ میرے قریب نہ آ سکے گا۔ (ابن ماجہ: ۳۰۵۷)

(باقی حصہ صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

ایڈیٹوریل

editor@arrarnew
0302-71468

پریشانیوں اور غموں سے نجات کا جامع علاج

ترتیب: بنت عبدالکریم

آج کل ہم میں سے اکثر لوگ عموماً خود اپنے آپ، یا اپنے اردگرد بے شمار افراد، کو حقیقی یا خود ساختہ مسائل اور پریشانیوں کی وجہ سے مستقل اضطراب، ذہنی تناؤ اور دل شکستگی وغیرہ جیسی کیفیات میں مبتلا پاتے ہیں۔

خلوص دل سے جو لوگ مسائل اور پریشانیوں اور ان کے مابعد اثرات سے بچنے اور ایک پرسکون و آسودہ زندگی گذارنے کے خواہش مند ہیں ان کے لئے ذیل میں ایک "تیر بہ ہدف نسخہ" درج ہے۔

نسخے کے تمام تر اجزائے ترکیبی سنت رسول ﷺ سے ماخوذ ہیں اور یہ حقیقت بذات خود اس کے پر اثر اور مفید ہونے کی بہت بڑی ضمانت ہے۔۔۔ایسے بے شمار افراد کی زندہ مثالیں موجود ہیں جنہوں نے محنت، لگن، ثابت قدمی اور مصمم ارادے کے ساتھ یہ علاج جاری رکھا اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت شاندار اور عمدہ نتائج دیکھے۔ بہت سے افراد اس نسخے کے تمام یا اکثر اجزاء سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود ان کی قدر و قیمت سے ناواقف یا استفادہ کرنے سے محروم ہوتے ہیں۔۔۔امید ہے یہ تحریر ان کو ان کی عمومی غفلت کی جانب متوجہ کر کے عمل کی جانب راغب کرے گی۔

یاد رکھیے "عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی"۔۔۔وما توفیقنا الا باللہ۔

(1) فرض نمازوں کے علاوہ تلاوت قرآن کریم روز کا لازمی معمول بنائیں۔ (قرآن کریم محض ثواب کی نیت سے تلاوت کرنا اچھی بات ہے لیکن اصل حق صرف تبھی ادا ہوتا ہے جب اس کے مفہوم اور پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی سعی کی جائے۔)

(2) رات کے آخری پہر (تہجد) کے وقت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں خلوص دل سے بہتری اور اصلاح احوال کی دعائیں کریں۔

(3) قبولیت دعا کے اوقات میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں خلوص دل سے بہتری اور اصلاح احوال کی دعائیں کریں۔ (حالت سجدہ میں، اذان اور اقامت کے درمیان، نماز (خصوصاً فرض) کے آخر میں درود پاک اور سلام پھیرنے کے درمیان (یہاں دعا صرف عربی زبان میں کی جا سکتی ہے۔۔۔ دعائے ابراہیمی کے علاوہ مسنون دعائیں جیسے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وغیرہ یاد کر کے پڑھی جائیں)، بارش شروع ہونے کے وقت، بروز جمعہ عصر اور مغرب کے درمیان وغیرہ۔)

(4) صبح و شام کے مسنون اذکار کا باقاعدگی سے معمول بنائیں (خواتین مخصوص ایام میں بھی ان اذکار کا ورد جاری رکھ سکتی ہیں)۔

(5) روزمرہ کے امور کے لئے صحیح احادیث سے ثابت دعائیں حفظ کر کے ہر موقع کی مناسبت سے پڑھنا لازمی معمول بنائیں۔ (کھانا شروع اور ختم کرنے، گھر سے نکلنے اور داخل ہونے، بیت الخلاء سے نکلنے اور داخل ہونے، سونے اور جاگنے، سفر وغیرہ۔۔۔ اور دیگر بے شمار معمولات کی دعاؤں (بشمول صبح و شام کے اذکار) کے لئے شیخ سعید بن علی القحطانی کی کتاب 'حصن المسلم' بہترین اور بآسانی دستیاب ہے۔)

(6) گناہوں سے بچنے کی حتی الوسع کوشش کریں۔ غفلت سے بچیں اور ایسے امور اور مقامات سے قطعاً دور رہنے کی کوشش کریں جو ذکر الٰہی سے غافل کرنے والے ہوں۔۔۔ کیونکہ ایسی جگہیں شیاطین کی آماجگاہیں ہوتی ہیں جہاں وہ بآسانی پر واہ لوگوں کو اچھائی سے غافل کر کے گمراہی کی جانب لے جاتے ہیں۔ (بازار، ٹی وی پر ڈرامے اور تفریحی پروگرام، جھوٹی کہانیاں ناول وغیرہ۔۔ اکثر لوگ شیطانی بہکاووں میں آ کر سنجیدگی سے ان کے سبق آموز اور کارآمد ہونے کے قائل ہوتے ہیں!)

(7) مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرنا معمول بنائیں اس امید کے ساتھ کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آپ کے مسائل حل فرمائیں گے۔ یاد رکھیں جو کسی مسلمان کی مدد کرتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کی مدد فرماتے ہیں اور جو کسی مسلمان کو کسی تکلیف سے نجات دلاتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کو تکلیف سے نجات دلاتے ہیں۔

(8) جو کسی مشکل یا مصیبت کا شکار ہیں ان کے حق میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے آسانی اور مشکل کشائی کی دعا کرنا معمول بنائیں ایسا کرنے والے کے لئے فرشتے اسی طرح دعا کرتے ہیں جس طرح وہ اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے کرتا ہے۔

(9) استغفار اور طلب معافی و بخشش کو حد درجہ معمول بنائیں۔

(10) انفاق فی سبیل اللہ (زکوٰۃ، صدقہ، خیرات) کی کثرت کریں۔

(11) ہر مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر۔۔۔ یہ ایک عظیم وصف ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے باقاعدگی سے دعا کرتے رہیں کہ آپ کو اس کا اہل اور حامل بنا دے۔ (ہمیشہ اپنے سے محروم تر لوگوں کو دیکھ کر ان نعمتوں کا شکر بجالاتے رہیں جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کو نوازی ہیں۔)

(12) رنج و کرب سے نجات کے لئے نبی کریم ﷺ نے کئی دعائیں تعلیم فرمائیں۔ ذیل میں درج دعاؤں کو متعدد بار پڑھیں:

﴿لا اله الاالله العظيم الحليم لا اله الاالله ربِ العرش العظيم لا اله الاالله ربِ السمٰوت و ربِ الارض ربِ العرش الكريم﴾

(اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بہت مرتبے والا بردبار ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں و زمین اور بزرگ اور برتر عرش کا رب ہے۔)

﴿اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ (أمتُكَ) وابنُ (بنتُ) عبدِكَ وابنُ (بنتُ) اَمَتِكَ ناصِيَتِى بِيَدِكَ ماضٍ فِىَّ حُكْمُكَ عدلٌ فِىَّ قَضَآئُكَ اَسئَلُكَ بِكُلِّ اِسمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيتَ بِهٖ نَفسَكَ اَو اَنزَلتَهٗ فِى كِتابِكَ اَو عَلَّمتَهٗ اَحَدًا مِن خَلقِكَ اَوِاستَاثَرتَ بِهٖ فِى عِلمِ الغَيبِ عِندَكَ اَن تَجعَلَ القُراٰنَ العَظِيمَ رَبِيعَ قَلبِى وَ نُورَ صَدرِى وَ جِلَاءَ حُزنِى وَ ذَهَابَ هَمِّى﴾

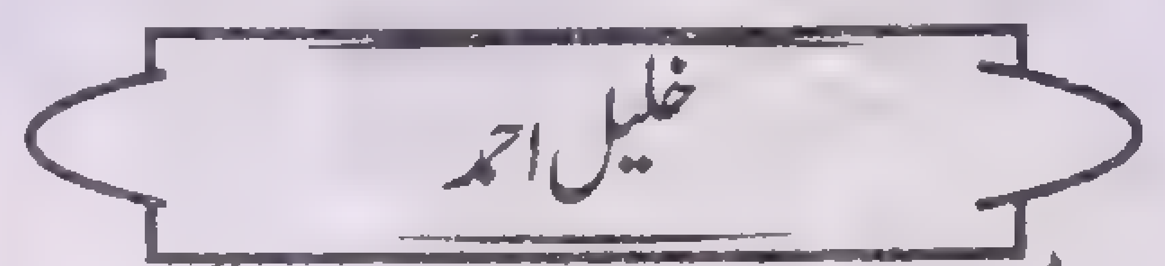
(اے اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ (تیری بندی) ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی کنیز کا بیٹا (کی بیٹی) ہوں میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے جاری و ساری ہے مجھ پر تیرا ہی حکم مبنی بر انصاف ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ میں تیرے ہر اس خاص نام کے ذریعے تجھ سے درخواست کرتا/کرتی ہوں جو تو نے خود نام رکھا ہے اپنا یا نازل فرمایا ہے اسے اپنی کتاب میں یا سکھایا ہے تو نے اسے کسی کو اپنی مخلوق میں سے یا جسے تو نے غیب کے پردے میں اپنے پاس رکھنے کو مناسب سمجھا ہے (میں درخواست گذار ہوں) کہ بنا دے تو قرآن مجید کو بہار میرے دل کی اور نور میرے سینے کا اور علاج میری رنجیدگی کا اور رفع کرنے والا میری فکروں کا۔ آمین)

"جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔"

(سورۃ النحل ۱۶: آیہ ۹۷)

"مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے لئے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے اس مومن آدمی کے کہ اگر اسے کوئی خیر پہنچی تو اس نے شکر ادا کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لئے اس (صبر) میں بھی ثواب ہے۔" (صحیح مسلم ۲۹۹۹)

بعثت نبوی کا تاریخی پس منظر



نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بلاتخصیص زمان و مکان ساری کائنات کے لئے ہادی بنا کر منصب نبوت پر فائز فرمایا۔ آپ کا پیغام اور تعلیمات کسی خاص قوم یا علاقہ کے لئے نہیں بلکہ ہر قوم اور ہر علاقہ کے لئے ہے۔ آپ کی بعثت سے 600 سال پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جبکہ حجاز کے علاقہ میں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بعد حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک تک کئی صدیاں گزرنے کے باوجود کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں کئے گئے۔

اسماعیل علیہ السلام کے بعد خاتم النبیین ﷺ ہی تشریف لائے۔ سورہ یٰس میں ارشاد ہے: "تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادا کو نہیں ڈرایا گیا تھا تو یہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (یٰس:6) قرآن مجید واضح کر رہا ہے کہ ان کے آباؤ اجداد کو نہیں ڈرایا گیا اور یہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔

بعثت مبارکہ سے پہلے عرب کسی بھی اعتبار سے مضبوط و مستحکم نہ تھے، نہ سیاسی مرکز تھا، نہ کوئی مستحکم حکومت تھی اور نہ روم و ایران کی طرح ان کے پاس کوئی تمدن تھا وہ قبائلی نظام میں بٹے ہوئے تھے۔ عرب فطری طور پر بہادر تھے اور اپنی صلاحیتوں کو غلط کاموں میں استعمال کرنے لگے تھے جس کی وجہ سے ان میں بت پرستی عام ہو گئی تھی، اخلاقی انحطاط روز بروز بڑھنے لگا تھا، بیٹیوں کے وجود کو اپنے لئے ننگ و عار سمجھتے تھے اور خود اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا شعار بنائے ہوئے تھے۔ مستزاد یہ کہ اس درندگی کو باعث فخر سمجھتے تھے، ان کے معاشرہ اور ماحول میں کوئی ایسی برائی نہیں تھی جو جگہ نہ پا چکی ہو۔

شراب، کباب، چوری، راہزنی، قتل، غارت گری، زنا، بدکاری روز کے معمول بن گئے تھے، گناہ اور گمراہیوں نے شرافت کا مقام حاصل کر لیا تھا۔ ان برائیوں کو برائی سمجھنے کے بجائے اپنے لئے باعث فخر اور اپنی تہذیب کا جز سمجھتے تھے اور دنیا کی کسی طاقت میں یہ جرات نہ تھی کہ ان کو ان کی گمراہی سے آگاہ کر سکے۔ قبائلی عصبیت فخر و مباہات ایسے عام ہو گئے کہ اس کی وجہ سے قبائل کا آپس میں کوئی ربط و تعلق نہ رہا بلکہ پندار خودی میں دوسرے قبائل کو کمتر اور اپنے غلام کی طرح سمجھنے لگے۔ ان کے معاشرہ میں عورت کا کوئی مقام نہ تھا بلکہ عورت کو دائرہ انسان میں شامل کرنا بھی گوارہ نہ کرتے تھے۔ تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ بعض شریف النفس انسان اپنے آپ کو ان گمراہیوں سے اور بدکرداریوں سے بچائے رکھے تھے لیکن دوسرے لوگوں کو ان کی گمراہیوں سے نکالنے اور صحیح راستہ بتانے میں اپنے آپ کو مجبور محسوس کرتے تھے۔ عرب کے اطراف روم اور ایران کی دو بڑی طاقتور حکومتیں موجود تھیں۔ یہ دونوں حکومتیں اپنی طاقت کے زعم میں کسی کو خاطر میں نہ لاتی تھیں۔ عربوں کے تباہ کن حالات اور انحطاط پذیر اقدار کی انہیں کوئی فکر نہ تھی۔ بس اس قوم کو غیر مہذب اور غیر ترقی یافتہ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے تھے۔ عرب میں بت پرستی کا بھی دور دورہ تھا۔ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت بٹھائے گئے۔ وہ اپنے زعم میں ہر چیز کا ایک الگ خدا مانتے تھے۔ ان کی پوجا اور ان سے اپنی عقیدت و احترام اس طرح کرتے تھے کہ خانہ کعبہ کا طواف برہنہ حالت میں کیا کرتے۔ مرد ہو یا عورت، اسی کو تعظیم سمجھتے تھے اور ایسا کرنا اپنے زعم باطل میں صحیح اور مقدس جانتے۔ ان کا تصور یہ تھا کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں، ان کپڑوں کے ساتھ طواف کرنا گناہ ہے لیکن وہ اس حقیقت سے غافل ہو گئے کہ برہنگی، اس سے بڑھ کر گناہ ہے بلکہ انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔ اس طرح شیطان نے ان کو گمراہی کے جال میں پھنسا دیا اور برائی کو ان کے سامنے مزین کر کے حق سے دور کر دیا تھا۔

ظہور اسلام سے پیشتر عرب مذہبی اعتبار سے بے راہروی اور گمراہی کا شکار رہے۔ مذہب کی حیثیت چند بناوٹی اور خود ساختہ رسم و رواج کی حد تک محدود ہو گئی۔ دین ابراہیمی کی صداقت امتداد زمانہ کے ساتھ یکسر بدل گئی۔ صرف چند نام اور طریقے باقی رہ گئے اور ان کو بھی اپنی خواہشات نفس کے مطابق تبدیل کر کے عمل کرنا شروع ہو گیا جس طرح طواف کی پاکیزگی کو ملیا میٹ کیا اور کئی گندگیاں اس میں شامل کر دیں اس طرح دیگر مناسک کا حال تھا۔ دین ابراہیمی میں جو چیزیں خدائے وحدہ لا شریک کے لئے بتلائی گئی تھیں اس کو انہوں نے اپنے مشرکانہ عقیدہ کے تحت معبودان باطلہ کے لئے اختیار کیا اور ان کے لئے نذر و نیاز پیش کرنے شروع کئے اور اپنی ان گمراہیوں کو دین کا نام دینے لگے۔

قرآن مجید ان کی تردید کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ترجمہ: "اللہ نے نہ تو بحیرہ کو مقرر کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو۔ لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اور ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے"۔ (المائدہ:301)

ایرانی قوم توحید سے خالی اور آتش پرستی اور دیگر خلاف حقیقت چیزوں میں مبتلا تھی۔ وہ انسان کو فائدہ دینے والی چیزوں کو خدائی کا درجہ دے کر ان کی پوجا کیا کرتی تھی۔ روشنی، آگ، ہوا، پانی اور آسمان وغیرہ کو انسانی حیات کے لئے ضرورت اور فائدہ بخش تصور کیا جاتا۔ اس لئے ان کو خدا کا درجہ دے کر ان کی پوجا کی جاتی اور کہیں نیکی کا خدا الگ اور بدی کا خدا الگ مانا جاتا۔ ان کا یہ تصور تھا کہ ایک ہی خدا خیر و شر کا خالق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ اس لئے دونوں کے لئے الگ الگ خالق تجویز کئے اور اس کو اپنا مذہبی عقیدہ بنا لیا۔

آتش کدہ ایران مشہور زمانہ ہے، آگ کی پوجا اس لئے کی جاتی کہ اس کی پوجا کی وجہ سے آگ ان کو نہیں جلائے گی۔ برسہا برس آگ کو جلایا جاتا اور آگ کو بجھنے نہیں دیا جاتا تھا، اس طرح کے مختلف اختراعی عقائد بنا لئے گئے اور اسی کو اپنا دین سمجھنے لگے۔ ایران اگرچہ حکومت کے اعتبار سے اور معاشی، سیاسی اعتبار سے مضبوط و مستحکم تھا لیکن عقائد کی بگاڑ اور دیگر گمراہیوں سے پاک نہ تھا۔

دوسری طرف روم کی حکومت تھی، یہ بھی ترقی یافتہ حکومت کہلاتی تھی، سیاسی اعتبار سے بھی مستحکم تھی، روم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے پہلے مختلف عقائد رہے تھے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد یہاں کے باشندگان نے بڑی محنت اور کوشش سے عیسائی مذہب کو پھیلایا۔

آخر کار رومی سلطنت کا غالب اور عام مذہب، عیسائیت ہو گیا۔ غرض بعثت نبویؐ سے عرب اور اطراف عرب کی کیفیت یہ تھی اس کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک اور علاقوں پر نظر ڈالی جائے اور ان کا تاریخی جائزہ لیا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں کہیں بھی دین حق کی روشنی نہیں تھی اور کوئی آسمانی مذہب یا آسمانی کتاب اپنی اصلی حالت پر باقی نہ تھی۔ ہر طرف باطل کا دور دورہ تھا اور ہر علاقہ کے لوگ اپنے فرسودہ نظام میں گرفتار تھے۔ کہیں بھی جمہوریت حق و صداقت، عدل و انصاف کا نظام نظر نہیں آتا۔ بادشاہ کی مرضی اور منشاء ہی دستور اور قانون و انصاف کہلاتا تھا۔ اس پر آشوب ماحول میں کہیں بھی امید کی کرن نظر نہیں آتی تھی۔ سماجی برائیاں، اخلاقی خرابیاں ہر علاقہ میں شکل بدل بدل کر نمایاں تھیں، گمراہی کا اندھیرا ایسا چھایا ہوا تھا کہ ہدایت کا سورج ان کی آنکھوں سے اوجھل تھا۔ نہ کسی کو ہدایت کی فکر تھی اور نہ ہدایت کی تلاش۔ سارے عالم کا نظام اس طرح افراتفری میں مبتلا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایسے وقت میں اپنے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا، آپ کی بعثت ساری کائنات کے لئے ہے۔ تاریخ انسانیت میں جتنے اخلاقی، روحانی اور اصلاحی انقلاب آئے وہ سب انبیاء کرام کے ذریعے ہی آئے۔ کرہ ارض پر انسانی صلاح و فلاح، تہذیب و تمدن اور ترقی و کامیابی انبیاء کرام ہی کی مرہون منت ہے۔ دنیا ایسی کوئی نظیر ہی پیش نہیں کر سکتی کہ انبیاء کے بغیر زمین پر بسنے والے کبھی چین و سکون سے رہے ہوں۔ کائنات کے آغاز ہی سے فیضان نبوت کے بغیر انسانی معاشرہ کو کبھی آسودگی حاصل نہ ہو سکی اور نہ کبھی انبیاء کے بغیر انسانی آبادی میں صالح انقلاب آیا۔ دیگر انقلابات و بر سے ہمیں کوئی مطلب نہیں۔ اقتدار کی تبدیلی، حکومتوں میں الٹ پلٹ جیسے انقلابات تو مختلف ذرائع سے آتے رہے اور آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ ایسے انقلابات کے نظائر مسلم قوم میں بھی پائے جاتے ہیں اور دیگر اقوام میں بھی لیکن یہ سارے انقلابات دنیوی اغراض کے لئے ہوا کرتے

(بقیہ نمبر 28 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

قرآن مجید کی برکات

قرآن مجید قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا

نیاز حسین

ترجمہ:۔حضرت عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور سکھائے“۔

ترجمہ:۔”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ”قرآن مجید کا ماہر معزز محترم فرشتوں اور معظم ومکرم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہو لیکن اس میں اٹکتا ہو اور (پڑھنا) اس پر (کند ذہن یا موٹی زبان ہونے کی وجہ سے) مشکل ہو اس کے لئے دوگنا اجر ہے“۔

ترجمہ:۔”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ”جو بندہ مومن قرآن مجید پڑھتا رہتا ہے، اس کی مثال مالٹا کی طرح (عرب کے ایک لذیذ پھل) کی سی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی خوب اور پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ بندہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال خشک کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی البتہ ذائقہ شیریں ہوتا ہے اور وہ منافق جو قرآن مجید پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ (گلاب کے پھول) کی سی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا حنظلہ (تمہ جو بہت کڑوا ہوتا ہے) کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بالکل نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور ایک روایت میں ”منافق کی بجائے فاجر (یعنی بدکار) کے الفاظ ہیں“۔

ترجمہ:۔”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم کو فرماتے ہوئے سنا ”قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا“۔

ترجمہ:۔”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ”جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اس کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (گویا صرف الم پڑھنے سے تیس نیکیاں مل جاتی ہیں“۔

ترجمہ:۔”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ”وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے“۔

ترجمہ:۔”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ”بروز قیامت صاحب قرآن (قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا) آئے گا تو قرآن کہے گا ”اے رب! اسے زیور پہنا، تو صاحب قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا، قرآن پھر کہے گا ”اے میرے رب! اسے اور بھی (اصلی لباس) پہنا، تو اسے عزت و بزرگی کا لباس پہنا دیا جائے گا، پھر قرآن کہے گا ”اے میرے مولیٰ! اب اس سے راضی ہو جا (اس کی تمام خطائیں معاف کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اس سے کہا جائے گا ”قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے زینے) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں اس کی نیکی بڑھتی جائے گی“۔

ترجمہ:۔”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جو قرآن سے محبت کرتا ہے“۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بے شک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے“۔

پس جو اس دسترخوان میں شامل ہو گیا اسے امن نصیب ہو گیا۔

ترجمہ:۔”حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ”بے شک تم قرآن سے بڑھ کر افضل کسی اور چیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف ہرگز نہیں لوٹو گے“۔

حضرت الحاج صوفی محمد صادقؒ

آپؒ خوش الحان نعت خواں اور سچے عاشق رسولؐ تھے

شاہد محمود گھمن

عاشق مصطفیٰ حضرت صوفی محمد صادقؒ کا شمار عاشقان رسولؐ میں ہوتا ہے۔ آپ بلند پایہ کے منفرد خوش الحان نعت خوان، باعمل روحانی شخصیت اور سچے عاشق رسول تھے۔ آپؒ نے ہر پہلو میں سنت نبویؐ کی سربلندی کو مقدم رکھا چہرے سے نورانیت عیاں تھی، سینہ کشادہ اور محبت رسول کا معدن تھا۔ آپ صورت و سیرت کے لحاظ سے اسلاف کی تصویر تھے۔ ثناء خوان رسول حضرت الحاج صوفی محمد صادقؒ گیلانی ہریکوئی نے دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی کتابیں بزرگ عالم دین حضرت مولانا امام دین نقشبندی شرقپوری سے پڑھیں۔ آپ کو بچپن ہی سے صاحب کرامت بزرگ حضور قبلہ پیر سید نورالحسن شاہ بخاری آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ آپؒ کو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی شرقپوری اور حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری حضرت کرمانوالہ شریف کی ملاقات و زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت الحاج صوفی محمد صادقؒ کے روزانہ کے معمولات میں تلاوت قرآن پاک، کثرت سے درود پاک، فرضی نمازوں کے ساتھ نفلی نمازیں بھی پابندی سے ادا کرنا شامل تھا۔ آپ بلند اخلاق، اعلیٰ کردار کے مالک، سنت و شریعت کے پابند تھے۔ آپؒ تمام عمر تعلیمات اسلامی پرکاربند رہے۔ پاکستان کے باعمل نعت خوانوں میں آپؒ کا نامور معتبر نام تھا۔ آپ عشق رسولؐ میں ڈوب کر محبت و عقیدت اور احترام سے اس انداز میں نعت رسول مقبول پڑھتے تھے کہ سامعین جھوم اٹھتے ان پر وجد طاری ہو جاتا۔

ثناء خوان رسول الحاج صوفی محمد صادقؒ کی زندگی اطاعت الٰہی اور محبت رسول کی زندہ تفسیر تھی جب تک زندہ رہے لوگوں کے دلوں میں عشق رسولؐ کی شمع روشن کیے رکھی۔ تاریخ میں ایسے ہی لوگ حیات دوام کے مستحق ٹھہرتے ہیں جو اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور تاجدار کائنات کی رضا کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ حضرت الحاج صوفی محمد صادقؒ کا نام ان کے عمل، روشن کردار اور عشق رسول کی وجہ سے زندہ رہے گا۔ عشق رسول، محبت صحابہ کرام و اہل بیت عظام اور اولیاء کرام ان کا افتخار اور اعزاز تھا۔ آپؒ کا فرمان ہے کہ شریعت کا باغی دشمن ہواؤں میں اڑ کر آگ اور پانی پر چل کر شعبدہ باز تو ہو سکتا ہے مگر قرب الٰہی کی منزل کا مسافر نہیں ہو سکتا۔ قرب الٰہی کے لئے مرشد کامل کی بیعت اور رہنمائی ضروری ہے۔ اپنے پیر و مرشد سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ آپؒ مشائخ عظام کے تذکرے کے وقت ان کی رفعت و شان بیان کر کے فرماتے تھے کہ ان کا مقام اپنی جگہ لیکن میرا شیخ میرا شیخ ہے میں نے ان جیسا کسی کو نہیں پایا۔

حضرت الحاج صوفی محمد صادقؒ نے اپنے پیر و مرشد حضرت پیر سید نورالحسن شاہ بخاریؒ کے وصال کے بعد الحاج پیر سید محمد باقر علی شاہ بخاری کے زیر سایہ غلامی میں زندگی بسر کر دی جمعۃ المبارک اور اتوار کو مرکز انوار و تجلیات آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں ضرور حاضری دیتے۔ دربار شریف کے علاوہ کئی کئی گھنٹے قبلہ سجادہ نشین کی بارگاہ میں باوضو دو زانوں بیٹھے رہتے اور فیوض و برکات سمیٹتے رہتے۔

قبلہ جن جی سرکار کے ساتھ آپ نے حج بیت اللہ، زیارت روضہ رسول کریمؐ اور متعدد عمروں کی بھی سعادت حاصل کی۔ الحاج صوفی محمد صادقؒ نے نوے سالہ قابل رشک اور شاندار زندگی گزارنے کے بعد 21 ستمبر 2009ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ ریاض رسول میں چہکنے والا بلبل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ گلزار نعت کا وہ گل نوبہار نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء و مشائخ اور عوام نے شرکت کی۔ زیارت کرنے والوں کا کہنا ہے آپ کے چہرے پر ایک ملکوتی تبسم رقصاں تھا۔ یوں نظر آ رہا تھا جیسے آپ آسودہ خواب ہیں۔ آپ کو گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں کوٹ ہرا کی مرکزی جامع مسجد کے متصل آپ کے استاد بزرگ عالم باعمل حضرت مولانا امام دین نقشبندی شرقپوری کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپؒ کا اور آپؒ کے استاد صاحب کا عرس مبارک 5 جون کو کوٹ ہرا میں منایا جاتا ہے۔

O......دل زیادہ دھڑکتا ہو تو شہد کو عرق گلاب میں شربت بنا کر پیجیے۔

O......دل کی رفتار سست ہو تو شہد پیجیے۔ سستی یا کاہلی ہو تو شہد کا شربت یا چائے پیجیے۔

O......چہرے پر کیل مہاسے ہوں تو شہد کی چائے ضرور پیئیں۔

O......چہرے کو خوبصورت بنانے اور چھائیاں دور کرنے کیلئے شہد شربت میں لیموں کے چند قطرے ڈال کر پیئیں۔

O......وزن کم کرنا اور موٹاپا دور کرنا ہو تو شہد کے شربت میں لیموں کے چند قطرے ڈال کر پیجیے۔

O......سینے میں جلن ہو تو شہد یا شربت شہد میں چند قطرے لیموں ڈال کر پینا چاہیے۔

O......پسینہ زیادہ آتا ہو تو شہد کا شربت پیئیں۔

O......پسینہ کم ہو تو شہد کا شربت یا شہد کی چائے پیجیے۔

O......تھوڑا کام کرنے سے دماغ تھک جاتا ہو تو شہد کھائیے۔

O......نظر تیزی سے کمزور ہو رہی ہو تو شہد کی چائے پیجیے۔

O......بدہضمی ہو تو غذا بند کر کے شہد کا شربت اور اس میں لیموں کا رس ڈال کر پیجیے یا شہد کی چائے میں لیموں کا رس ڈال کر پینا چاہیے۔

O......خون خراب ہو گیا ہو تو شہد پیا جائے۔

O......جسم پر تلوں کی زیادتی ہو تو شہد کا شربت یا شہد کی چائے پینے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

O......حافظہ کمزور ہو تو شہد کھائیں اگر آنکھیں گدلی ہوں تو شہد کی چائے پینی چاہیے۔

O......معدہ اور آنتوں پر ورم ہو تو شہد کی چائے افاقہ دیتی ہے۔

O......پیچش یا تبخیر معدہ ہو تو شہد کا استعمال کریں۔

O......برسات میں متلی اور بدہضمی ہو تو شربت شہد یا شہد کی چائے لیموں کا رس ملا کر پینا چاہیے۔

O......پسینہ میں بو ہو تو شہد کی چائے یا شہد کے شربت میں لیموں کا رس چند قطرے ملا کر پینے سے اس مسئلے سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔

O......بھوک نہ لگنے کی صورت میں شہد کی چائے یا شربت شہد میں لیموں کے چند قطرے ڈال کر پینا ضروری ہے۔

O......منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جائے تو شہد کی چائے میں یا شہد کے شربت میں لیموں کے چند قطرے ملا کر نوش کریں۔

☆☆☆

عید قربان کے موقع پر گوشت کے پکوان میں زیادہ مرچ مصالحہ جات سے پرہیز کریں: ڈاکٹر رانا عبدالجبار

گگومنڈی (نمائندہ خبریں) گوشت کا ضرورت سے زیادہ استعمال امراض کا سبب بن سکتا ہے۔ عید قربان کے موقع پر گوشت ضرور کھائیں لیکن اس ضمن میں اعتدال اور احتیاطی تدابیر کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں۔ گوشت کے پکوان میں زیادہ مرچ مصالحہ جات سے پرہیز کریں۔ ان خیالات کا اظہار سابق میڈیکل آفیسر انچارج بلال سرجیکل گگو ڈاکٹر رانا عبدالجبار نے انجمن تاجران اور پریس کلب کے عہدیداران صدر انجمن تاجران چودھری نصراللہ جٹ، صدر پریس کلب ارشد علی سلیمی، جنرل سیکرٹری غلام سرور قادری و دیگر سے خصوصی میٹنگ میں گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جوڑوں کے درد اور بلڈ پریشر، شوگر کے مریض گوشت کا استعمال کم کریں یورک ایسڈ کی زیادتی اور گردوں کے مریض گوشت کا استعمال اپنے معالج کے مشورہ سے کریں خصوصاً دل کے مریض گردہ کلیجی اور چربی والا گوشت استعمال نہ کریں۔

قربانی کی کھالیں درست ہاتھوں میں دیں!

ملکی قانون کے تحت ایسے اداروں کو کھال دینا جرم ہے جو دہشتگردی سے منسلک سرگرمیوں میں ملوث ہیں
عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے قربان کردہ جانوروں کی کھالیں صرف ایسے فلاحی اداروں کو عطیہ کریں جن پر کسی ملکی یا غیر ملکی قانون کے تحت
کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہو اور وہ خالصتاً ملکی فلاح کے لئے کام کر رہے ہوں

کالعدم اور زیرِ نگرانی تنظیموں کی فہرست درج ذیل ہے

1۔ لشکر جھنگوی
2۔ سپاہ محمد
3۔ جیش محمد
4۔ لشکر طیبہ
5۔ سپاہ صحابہ پاکستان
6۔ تحریک جعفریہ پاکستان
7۔ تحریک نفاذ شریعت محمد
8۔ تحریک اسلامی
9۔ القاعدہ
10۔ ملت اسلامیہ پاکستان
11۔ خدام الاسلام
12۔ اسلامی تحریک پاکستان
13۔ جمعیت الانصار
14۔ جمعیت الفرقان
15۔ حزب التحریر
16۔ خیر الناس انٹرنیشنل ٹرسٹ
17۔ بلوچستان لبریشن آرمی
18۔ اسلامک سٹوڈنٹس موومنٹ آف پاکستان
19۔ لشکر اسلام
20۔ انصار الاسلام
21۔ حاجی نامدار گروپ
22۔ تحریک طالبان پاکستان
23۔ بلوچستان ریپبلکن آرمی
24۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ
25۔ لشکر بلوچستان
26۔ بلوچستان لبریشن یونائیٹڈ فرنٹ
27۔ بلوچستان مسلح دفاع تنظیم
28۔ شیعہ طلبا ایکشن کمیٹی، گلگت
29۔ مرکز سبیل آرگنائزیشن، گلگت
30۔ تنظیم نوجوانان اہل سنت
31۔ پیپلز امن کمیٹی (لیاری)، کراچی
32۔ اہل سنت والجماعت
33۔ الحرمین فاؤنڈیشن
34۔ رابطہ ٹرسٹ
35۔ انجمن امامیہ گلگت بلتستان
36۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن گلگت بلتستان
37۔ تنظیم اہل سنت والجماعت، گلگت بلتستان
38۔ بلوچستان بنیاد پرست آرمی
39۔ تحریک نفاذ امن
40۔ تحفظ حدود اللہ
41۔ بلوچستان وجہ لبریشن آرمی
42۔ بلوچ ریپبلکن پارٹی آزاد
43۔ بلوچستان یونائیٹڈ آرمی
44۔ اسلام مجاہدین
45۔ جیش اسلام
46۔ بلوچستان نیشنل لبریشن آرمی
47۔ خانہ حکمت گلگت بلتستان، گلگت
48۔ تحریک طالبان سوات
49۔ تحریک طالبان مہمند
50۔ طارق گیدر گروپ
51۔ عبداللہ اعظم بریگیڈ
52۔ ایسٹ ترکمانستان اسلامک موومنٹ
53۔ اسلامک موومنٹ آف ازبکستان
54۔ اسلامک جہاد یونین
55۔ 313 بریگیڈ
56۔ تحریک طالبان باجوڑ
57۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (حاجی نامدار گروپ)
58۔ بلوچ سٹوڈنٹ آرگنائزیشن آزاد
59۔ یونائیٹڈ بلوچ آرمی
60۔ جئے سندھ متحدہ محاذ
61۔ داعش / آئی ایس آئی ایل / آئی ایس / آئی ایس آئی ایس
62۔ جماعت الاحرار
63۔ لشکر جھنگوی العالمی
64۔ انصار الحسین
65۔ تحریک آزادی جموں و کشمیر
66۔ الاختر ٹرسٹ
67۔ الراشد ٹرسٹ
68۔ جماعت الدعوۃ
69۔ فلاح انسانیت فاؤنڈیشن
70۔ غلامان صحابہ
71۔ معمار ٹرسٹ

وزارتِ داخلہ حکومتِ پاکستان

PID(I) 1238/17

5 ریزرز کا میرا اِکانومی پیک
شیو کی ٹینشن بھگائے

TEC-II
ULTIMATE SHAVING RAZOR

TEC-II
ULTIMATE SHAVING RAZOR


READY TO
EXPLORE
UNLIMITED
EXCITEMENT
Quaid-e-Azam
INTER PROVINCIAL
GAMES 2017
Islamabad
Starting from
25 to 29
December 2017

پین کلر دوائیں نقصان دہ، متبادل کیا ہے

جدید میڈیسن میں جسمانی دردوں کو کم کرنے کے لیے بعض دواؤں کو محفوظ مان کر استعمال کروایا جاتا ہے۔ایسی درد کم کرنے والی دواؤں کو مجموعی طور پر سوزش کم کرنے والی غیر اسٹیرائیڈس دوائیں کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں Non-steroidal anti-inflammatory drugs اور مختصراً NSAIDs کہتے ہیں۔یعنی یہ ایسے کیمیائی مرکبات سے بنی ہوتی ہیں جن میں اسٹیرائیڈ مرکبات استعمال نہیں کیے گئے ہیں۔(واضح رہے کہ اسٹیرائیڈ ایسے کیمیائی مرکبات ہوتے ہیں جو انسانی جسم پر بہت منفی اثرات مرتب کرتے ہیں اور اگر ان کو بھی استعمال کرنا ناگزیر ہو گیا ہو تو بہت ہی کم کیسوں میں اور کم عرصے کے لیے استعمال کروایا جاتا ہے)۔ اسٹرائیڈز سے عاری دوائیں بھی اب معلوم ہو رہا ہے کہ انسانی جسم پر خاصے منفی اثرات ڈالتی ہیں چونکہ اسٹیرائیڈز کے مقابلے میں یہ کم نقصان دہ ہوتی ہیں لہٰذا ان کو ترجیحی طور پر استعمال کروایا جاتا ہے لیکن ان غیر اسٹرائیڈز دواؤں کے بھی نقصانات کا عصر حاضر میں مختلف ممالک کی تجربہ گاہوں میں جائزہ لیا جاتا رہا ہے جن سے واضح ہوا ہے کہ یہ بھی اعضائے رئیسہ پر منفی اثرات ڈالتی ہیں۔

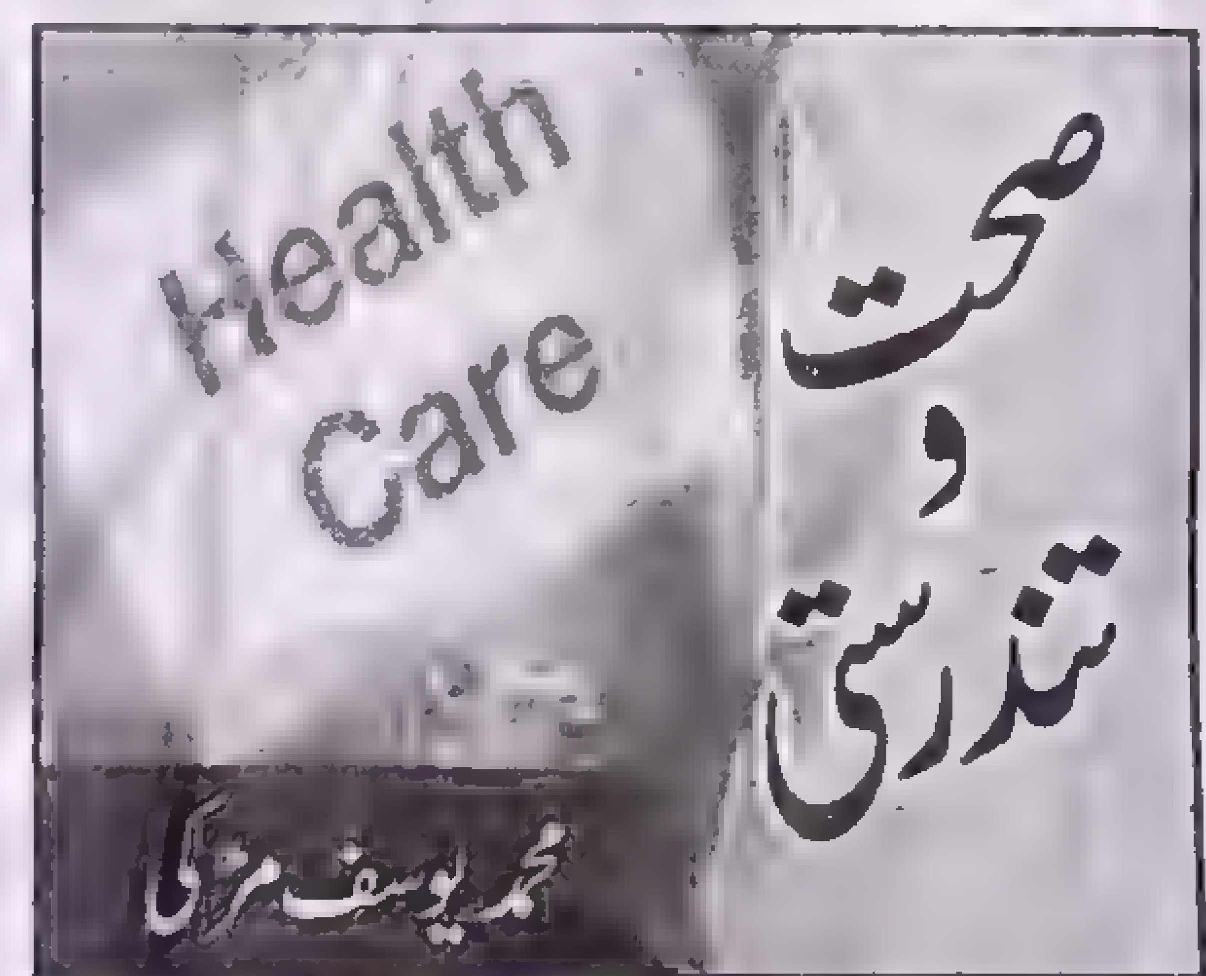
ایسی ہی غیر اسٹیرائیڈی دواؤں میں ایک آئبو پروفین ہے جسے ڈاکٹر لوگ آئے دن اپنے مریضوں کو استعمال کرواتے رہتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ امریکہ کے اس ادارے نے جو غذاؤں اور دواؤں کے مفید ہونے یا نقصان دہ ہونے کے بارے میں لگاتار تحقیقات کرتا رہتا ہے اور ساری دنیا کو اپنے نتائج سے آگاہ کرتا رہتا ہے، 2005ء ہی میں یہ وارننگ دی تھی کہ مانع سوزش غیر اسٹیرائیڈی دوائیں اتنی محفوظ نہیں ہوتیں جتنی کہ سمجھی جاتی ہیں لہٰذا ان کا استعمال جہاں تک ممکن ہو، نہیں کیا جانا چاہیے۔اس ادارے کو جسے یو ایس فوڈ اینڈ ڈرگس ایڈمنسٹریشن مختصراً (FDA) کہا جاتا ہے نے یہ واضح کیا تھا کہ آئیو پروفین جیسی محفوظ مانی جانے والی دوا بھی استعمال کرنے والوں میں دل کے دورے یا فالج کے خطرے کو بڑھاتی ہے۔

حال ہی میں امریکہ کے FDA ادارے نے پھر سے وارننگ جاری کی ہے کہ مذکورہ غیر اسٹیرائیڈی درد کم کرنے والی دواؤں کے استعمال سے شدید قسم کے ذیلی اثرات پڑ سکتے ہیں جیسے دل کی رگوں کا خراب ہونا اور آنتوں سے خون کا نکلنا وغیرہ جیسی تکلیف دہ اور جان کو جوکھم میں ڈالنے والی شکایات لاحق ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر آئبو پروفین جیسی دوا کے مسلسل استعمال کرنے کے ضمن میں ابتدائی چند ہفتوں میں ایسے ذیلی اثرات پڑ سکتے ہیں اور جیسے جیسے یہ طویل عرصہ کے لیے استعمال کی جائے گی خطرہ بڑھتا جائے گا اور یہاں تک کہ جان جانے کے خدشے بھی بڑھ جائیں گے۔

مذکورہ بالا صورتحال میں پھر درد کو کم کرنے کے لیے کیا کیا جائے، یہ ایک بڑا سوال ہے۔ اس ضمن میں صحت کے بعض ماہرین نے مشورہ دیا ہے کہ اس سوال کا جواب ان قدرتی غذائی اشیا اور جڑی بوٹیوں میں ڈھونڈنا چاہیے جو انسانی صحت اور جان کو خطرے میں ڈالے بغیر درد کو کم کرنے کا کام کر سکتی ہیں۔

ذیل میں چند ایسی اشیا کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

ہلدی: صدیوں سے ہندوستانی سماج میں لوگ



ہلدی کو مختلف عوارض اور تکالیف میں استعمال کرتے آئے ہیں۔ اسے مختلف طریقوں سے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہلدی میں ایک کیمیائی مرکب پایا جاتا ہے جو جسم میں اس کیمیائی مادے کی اثر انگیزی کو کم کرتا ہے جو درد پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ ہلدی میں موجود اس مرکب کو کرکومن کہا جاتا ہے۔ اس پر کی گئی تحقیقات سے واضح ہوا ہے کہ یہ نہ صرف درد کو کم کرتا ہے بلکہ سوزش، جلن وغیرہ کو بھی کم کرنے کی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا باقاعدہ استعمال جسمانی رگ و پٹھوں کو بھی فعال بنانے کا کام کرتا ہے۔ ہلدی کے استعمال کا طریقہ بھی بہت آسان ہے اور یہ سستا بھی ہے۔ ایک گلاس نیم گرم دودھ میں آدھا چائے کا چمچہ بھرا ٹلی ہلدی کا سفوف ڈال کر اچھی طرح ملا لیں اور اسے پی لیا کریں۔ ایسا دن میں دو بار یعنی صبح اور شام کریں۔ اس سے درد سے فوری راحت مل سکتی ہے۔

زیتون کا تیل: یہ تیل جسم کے مختلف قسم کے دردوں میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا زیتون کا تیل لے کر اسے ہلکا سا گرم کر لیں اور پھر دکھتے رگ، پٹھوں یا جوڑوں پر ہلکا سا مساج کریں۔ درد سے راحت پانے کا یہ ایک موثر طریقہ ہے۔

یاد رہے کہ جن لوگوں کو آرتھرائٹس کی شکایت لاحق ہے وہ ایسی غذائیں کھائیں جن میں کیلشیم، آئرن اور وٹامن سی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

اسی طرح آرتھرائٹس کے درد کے لیے ایک عمدہ نسخہ ہے کہ رات سونے سے پہلے درد کرنے والے حصے پر ہلکا سا گرم کیا ہوا سرکہ لگا کر مل دیں۔

پاؤ لیٹر سرسوں کے تیل میں 10 گرام کافور ملا کر ایک بوتل میں ڈال کر ڈھکن مضبوطی سے بند کر کے روزانہ دھوپ میں رکھ دیا کریں۔ ایسا اس وقت تک رکھا کریں جب تک کہ کافور تیل میں حل نہ ہو جائے۔ اس کے بعد اس تیل کو درد کرنے والے جوڑوں پر روزانہ دو بار لگا کر مل دیں۔

رہیوماٹائیڈ آرتھرائٹس کے درد سے راحت پانے کے لیے روزانہ چند گرام ادرک کھایا کریں۔ اگر تازہ ادرک نہ ملے تو سونٹھ کا تھوڑا سا سفوف کھا کر اوپر سے پانی پی لیا کریں۔

لہسن: کمر وغیرہ کے درد کو کم کرنے کے لیے ایک عمدہ نسخہ یہ ہے کہ روزانہ 2 تا 3 لہسن کی پوتھیاں چھیل کر کھانے کے ساتھ کھا لیا کریں اور ساتھ میں لہسن کا تیل متاثرہ جگہ پر لگایا کریں۔

لہسن کا تیل تیار کرنے کا طریقہ: تقریباً 60 گرام تیل لے کر اس میں دس عدد لہسن کی تریاں چھیل کر ڈال دیں اور اس تیل کو ہلکی آنچ پر اچھی طرح گرم کریں جب یہ تیل خوب گرم ہو جائے تو اسے اتار کر ٹھنڈا کر کے بوتل میں محفوظ کر لیں۔ اس تیل سے روزانہ متاثرہ حصہ پر ہلکے ہاتھوں مساج کیا کریں۔ (تیل ان میں سے کوئی بھی لے سکتے ہیں: سرسوں کا تیل، تل کا تیل یا کھوپرے کا تیل)۔

تلسی: اسی طرح تلسی کے پتے بھی درد کم کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ایک کپ پانی میں دس عدد تلسی کے پتے ڈال کر اسے اس وقت تک ہلکی آنچ پر ابالیں جب تک یہ آدھا کپ نہ ہو جائے۔ اس کے بعد اسے ٹھنڈا ہونے دیں اور اس میں تھوڑا کھانے کا نمک ملا کر روزانہ ایک بار پی لیا کریں۔ اس سے خصوصی طور پر کمر اور پیٹھ کا درد کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

گزرگاہوں کو تنگ مت کریں

امیر افضل اعوان

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کسی راستہ میں چلا جارہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ پڑی ہوئی دیکھی تو اس کو ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اسے یہ دیا کہ اس کو بخش دیا'' (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 628) غور فرمایئے کہ خلق خدا کی راہ سے کسی رکاوٹ کو دور کرنا کس قدر باعث ثواب ہے کہ اللہ پاک نے صرف ایک کانٹوں بھری شاخ پر بخشش کا پروانہ دے دیا، ایک اور حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ راہ کی رکاوٹیں دور کرنا بھی صدقہ ہے''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا یہ بھی صدقہ ہے'' (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 2366) ذرا توجہ فرمائیں کہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی کتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اجتماعی مفاد اور خلق خدا کی بھلائی کے نظریہ سے اس کو صدقہ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے برعکس ہم کسی بیمار معاشرتی سوچ کا مظاہرہ کرتے ہوئے تجاوزات کی شکل میں راستے کی رکاوٹیں اور دوسروں کی مشکلات بڑھانے کے عادی ہو چکے ہیں، مہذب معاشرہ میں پیدل چلنے والوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ان کے لئے نہ صرف فٹ پاتھ بنائے جاتے ہیں بلکہ زیبرا کراسنگ پر ٹریفک کا رک جانا بھی معمول کی بات تصور کیا جاتا ہے اور ہر شخص اس کی پابندی کو لازم جانتے ہوئے ان ضوابط کو ملحوظ رکھتا ہے۔ یہاں بازاروں میں چونکہ پارکنگ کا کوئی معقول انتظام نہیں اس لئے ایسے میں ریڑھی کے آگے کوئی موٹر سائیکل یا گاڑی کھڑی کر دی جائے تو سڑک باقی ہی نہیں رہتی، حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں اس عمل کو پسند نہیں فرمایا ''حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے اچھے اور برے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے اچھا عمل راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کر دینا پایا اور میں نے ان کے برے اعمال میں سے مسجد میں تھوکنا اور اس کا دفن نہ کرنا پایا'' (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث 1228) اس حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا کس قدر اہمیت و برکت کا حامل ہے کہ اسے ہمارے پیارے رسول ﷺ نے خود اپنی امت کے لئے پسند فرمایا مگر ہم اس پر بھی توجہ دینے کے لئے تیار نہیں۔

قارئین کرام! موجودہ برسراقتدار حکومت نے پنجاب کے ہر ضلع میں آج کل تجاوزات کیخلاف گرینڈ آپریشن جاری کر رکھا ہے۔ سابقہ ادوار کا جائزہ لیا جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ ماضی میں بھی انتظامیہ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے کام کرتی رہی ہے مگر انتظامیہ کی کاوشوں کو تاجر طبقہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے خاک میں ملاتا رہا اور جب انتظامی افسران بازار میں آپریشن یا دورہ کے بعد واپس جاتے تو وہ دوبارہ مقرر کردہ حدود سے تجاوز شروع کر دیتے جس کی وجہ سے مسائل جوں کے توں برقرار رہتے لیکن اس دفعہ صورتحال ماضی سے برعکس ہے کیونکہ اس بار تجاوزات وقتی نہیں بلکہ مستقل بنیادوں پر ختم کی جارہی ہیں اور باقاعدہ چیک اینڈ بیلنس رکھا جارہا ہے کہ جس جگہ یا بازار سے تجاوزات ختم ہوئی ہیں وہاں دوبارہ تو قبضہ مافیا موجود نہیں۔ آیئے ذرا جائزہ لیں کہ اسلام میں اس کی کتنی اہمیت وضرورت بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے'' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں جن میں سب سے بڑھ کر لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کا قول ہے اور سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کر دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے'' (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث 156) توجہ فرمایئے کہ راستہ کی رکاوٹیں دور کرنا دراصل ایمان کا ہی حصہ ہے اور کسی لڑائی جھگڑے کی صورت میں بھی راستہ روکنے کی اجازت نہیں۔ اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں مرقوم ہے'' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم راستہ میں آپس میں جھگڑ پڑو تو سات ہاتھ چھوڑ دو (راہ گیروں کے لئے)''

راستہ کے حقوق بیان کرتے ہوئے اسلام میں بہت سخت احکامات دیئے جاتے ہیں، ایک حدیث مبارکہ میں مرقوم ہے'' حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سر راہ بیٹھنے سے پرہیز کرو صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم رابستہ میں ہی بیٹھنا پسند کرتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو، صحابہؓ نے عرض کیا اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا'' (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث 1151) یہاں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ راہ سے رکاوٹیں دور کرنے کے ساتھ ساتھ اگر آپ راستہ میں بیٹھیں تو اس کے بھی کچھ آداب اور حقوق ہیں مگر ہم اس پر بھی توجہ نہیں دیتے جو کہ بحیثیت مسلمان ہمارے لئے لمحہء فکریہ ہے۔ بازاروں میں بیٹھنے والوں کو جہاں راستہ کی رکاوٹوں کا خیال رکھنا چاہئے وہیں راستہ کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں۔ انسان کے حقوق وفرائض کی وضاحت کرتے ہوئے اسلام میں یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ صدقہ انسان پر واجب ہے اور کس طرح واجب ہے اس کا بیان اس حدیث مبارکہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ ملتا ہے'' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے بدن کے جوڑ پر طلوع آفتاب کے ساتھ ایک صدقہ واجب ہو جاتا ہے دو آدمیوں میں انصاف وعدل کرا دینا صدقہ، کسی آدمی کو اس کے سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کی سواری پر اس کا مال واسباب لاد دینا صدقہ ہے، کسی سے اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھے صدقہ ہے اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے'' (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث 256)

دوسروں کی مشکل آسان کرنے اور راستہ کی رکاوٹیں دور کرنے کے حوالہ سے اسلام میں متعدد مقامات پر بڑی اہمیت اور وضاحت کے ساتھ بے شمار احکامات ملتے ہیں اور اسی طرح ان کی فضیلت بھی بیان کی جاتی ہے مگر افسوس کہ ہم ان احکامات سے یا تو واقف ہی نہیں یا پھر ہم خود ان کے منافی چلنا اپنا فرض اولین گردانتے ہوئے اپنی روش تبدیل کرنے کو تیار نہیں، لیکن موجودہ انتظامی افسران جس طرح اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں اس سے عوام بھی خوش اور مطمئن ہیں کہ بہت عرصہ بعد مثبت تبدیلیوں کا ظہور ممکن ہو رہا ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ پاک انہیں مزید ہمت، حوصلہ عطا فرمائے تا کہ وہ وطن عزیز میں رواج وروایت بن جانے والے ان معاشرتی ناسوروں کی بیخ کنی جاری رکھیں۔

ڈاکٹر صاحبان، کانگو کے مریضوں کا علاج کرتے وقت ذاتی حفاظتی اقدامات مثلاً دستانوں اور ماسک کے استعمال کو یقینی بنائیں۔

جانوروں پر پلنے والے چیچڑ اور متاثرہ جانور کے خون سے

کانگو

بخار لاحق ہو سکتا ہے

علامات

- جسم میں شدید درد
- منہ اور ناک سے خون بہنا
- جسم پر سرخ رنگ کے نشانات اور دھبے
- متلی اور قے
- تیز بخار

احتیاطی تدابیر

- جانوروں اور ان کے باڑوں کو چیچڑوں سے محفوظ رکھنے کیلئے احتیاطی تدابیر اپنائیں صفائی کا خاص خیال رکھیں
- محکمہ لائیوسٹاک کے مشورے سے چیچڑ مار ادویات استعمال کریں اور بچوں کو جانوروں کے ساتھ کھیلنے سے روکیں
- جانوروں کو ذبح کرنے اور گوشت بناتے وقت احتیاط کریں اور جانوروں کے خون سے خود کو آلودہ ہونے سے بچائیں۔
- جانوروں کا خون اور آلائشیں احتیاط سے تلف کریں اور انہیں زمین میں دبا دیں۔
- خون آلود کپڑے تبدیل کریں اور ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھو لیں۔
- تیز بخار یا کانگو بخار کی علامات کا احساس ہو تو فوراً قریبی سرکاری ہسپتال سے رجوع کریں۔





ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب
محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر
حکومت پنجاب

مفید معلومات اور رہنمائی کیلئے ہیلتھ لائن پر مفت کال کریں **0800-99-000**



ہیپاٹائٹس سے بچاؤ

آپ کی بھی ہے ذمہ داری



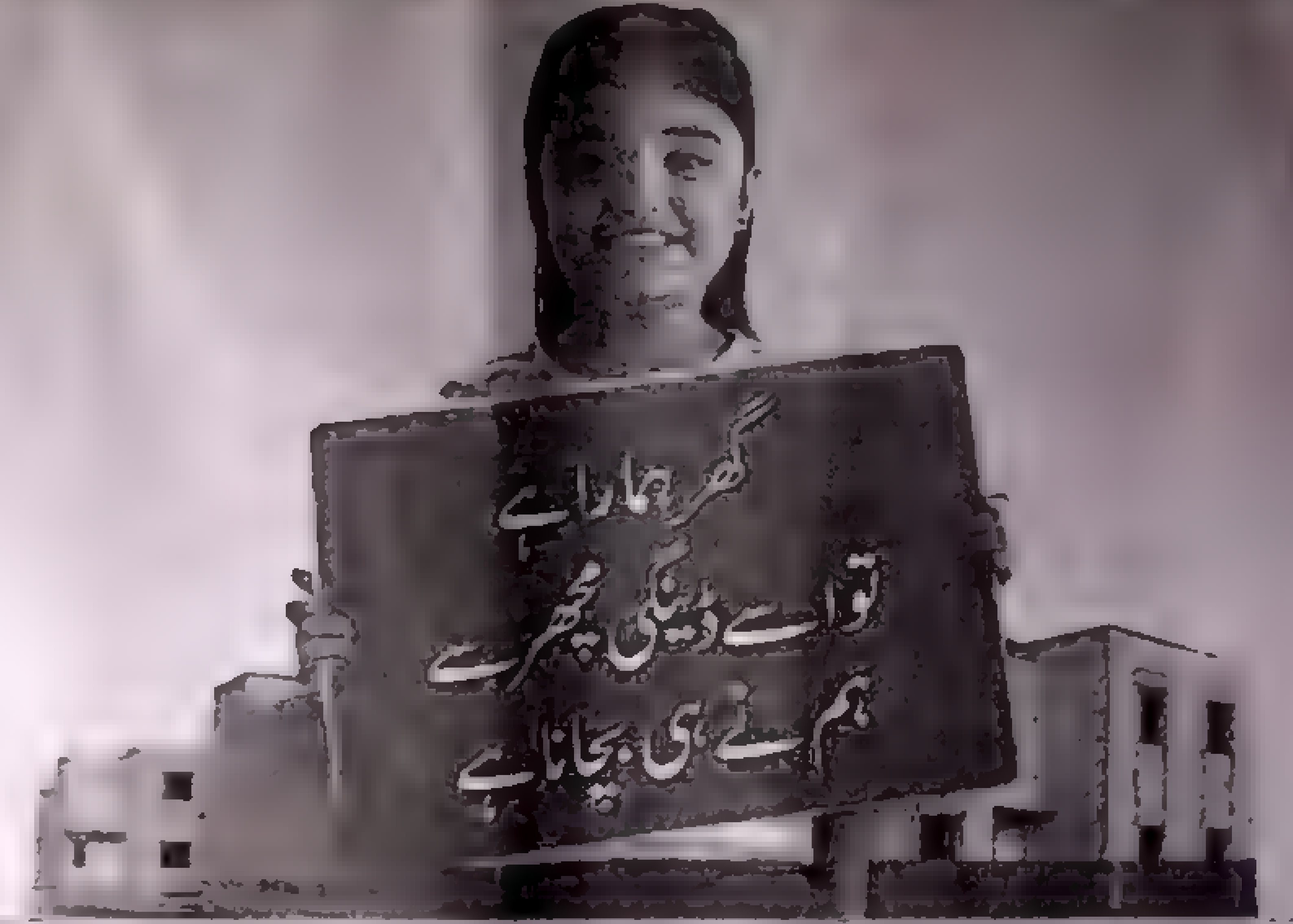
ہیپاٹائٹس ٹیسٹ ہے ضروری...

کل نہیں آج · آج نہیں ابھی!



محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری
ہیلتھ کیئر حکومت پنجاب





ڈینگی کے تدارک میں اپنی ذمہ داری کا بھی احساس کریں
حکومتی اقدامات کو کامیاب بنائیں

اپنے ماحول کو خشک اور صاف رکھنا ہر شہری کا بھی مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی فریضہ ہے
کسی ایک کی لاپرواہی ڈینگی مچھر کی افزائش کا باعث بن کر پورے معاشرے کے لیے
وبالِ جان بن سکتی ہے

انتباہ!
کسی بھی نجی یا سرکاری املاک میں
ڈینگی لاروا کی موجودگی
قابلِ تعزیر جرم ہے

یاد رہے!
ڈینگی مچھر، زیکا اور چکن گنیا
جیسے امراض کا بھی سبب بنتا ہے

آئیں! ایک بار پھر ہم سب مل کر ڈینگی کے خلاف جاری حکومتی اقدامات کو کامیاب بنائیں


ماحول کو خشک اور صاف رکھیں
گھر کی ہفتہ وار صفائی کریں

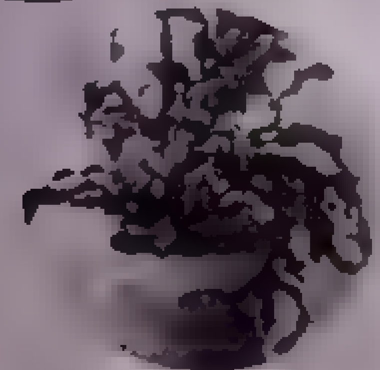

کھڑکیوں اور دروازوں
پر جالی لگوائیں


پانی کے برتن ڈھانپ
کر رکھیں


پانی کی ٹینکی کو ڈھانپ دیں


کاٹھ کباڑ اور پرانے ٹائر
ٹھکانے لگا دیں


فریج کی ٹرے اور جانوروں کے پانی والے
برتن باقاعدگی سے صاف کریں


گملوں اور کیاریوں کی
صفائی کا خاص خیال رکھیں

صحت خدمت صحت عبادت

مزید معلومات کے لیے ہیلتھ لائن پر مفت کال کریں
0800-99-000


محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، حکومتِ پنجاب

SPL # 3766

DISPOSABLE بوتلوں کو دوبارہ استعمال کرنے کے نقصانات

کیا آپ کو معلوم ہے کہ مارکیٹ میں فروخت ہونے والے منرل واٹر' کاربونیٹڈ ڈرنکس اور دیگر مشروبات کی پلاسٹک بوتلوں کے دوبارہ استعمال سے پلاسٹک میں موجود ایک کیمیکل BPA یعنی Bisphenol A پانی میں منتقل ہوجاتا ہے۔ Bisphenol A کیمیکل انسانی جسم میں سرطان اور قلبی امراض کا باعث بنتا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر عوام الناس کی بہتر صحت کو یقینی بنانے کی غرض سے عوام الناس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ منرل/ ڈرنکنگ واٹر اور کاربونیٹڈ ڈرنکس کی پلاسٹک بوتلوں کو ایک مرتبہ استعمال کے بعد چھید کر کے ضائع کردیں تاکہ ان کے دوبارہ استعمال کی روک تھام ہوسکے اور گھریلو استعمال کیلئے صرف اور صرف شیشے یا Re-Useable food grade پلاسٹک بوتلوں کا استعمال کریں۔ مزید برآں پلاسٹک کی بوتلوں کو دھوپ اور گرمی سے بچائیں کیونکہ دھوپ اور گرمی میں درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے Bisphenol A کے حل پذیر ہونے کا کیمیائی عمل تیز ہوجاتا ہے۔

IPL-17185

ڈائریکٹر جنرل پنجاب فوڈ اتھارٹی

C-83 نیو مسلم ٹاؤن لاہور رابطہ نمبر: 0423-99330092



Trim
XL
Pakistan Standards
PS 2002
CM/L-2048/2008(R)
میں اور میری شیو... دونوں فِٹ


Pakistan Standards
CML-2019/2008(R)
ٹریٹ
ہائی جین
ریزر
Treet
Hygiene
جسم کی پاکی روح کی پاکیزگی
خاص صفائی کا مقبول ترین ریزر

بھکاری

ہر ایک کو بھکاری بنا کر رستے میں بٹھایا ہوا ہے اور ہر ایک خود کو مالک سمجھتا ہے جب تک ٹھوکر نہیں لگتی جب تک گھٹنوں پر نہیں گرتا اپنی اوقات کا پتہ ہی نہیں چلتا، وجود کے نصیب میں ہے بھکاری ہونا۔ بس ''ذات'' بھکاری نہیں ہو سکتی۔ وجود کے مقدر میں مانگنا ہے۔ ''ذات'' کا وصف دینا ہے۔ میں کیا تو کیا سب بھکاری ہیں، آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں کبھی نہ کبھی بھکاری بننا ہی پڑتا ہے۔ مانگنا ہی ہوتا ہے۔ کوئی عشق مانگتا ہے کوئی دنیا اور جو یہ نہیں مانگتا وہ خواہش کا ختم ہو جانا مانگتا ہے۔

☆......☆......☆

حضرت علیؓ فرماتے ہیں

حضرت علیؓ نے فرمایا: زندگی میں اگر بُرا وقت نہ آتا تو اپنوں میں چھپے غیر اور غیروں میں چھپے اپنے کبھی ظاہر نہ ہوتے۔

عقل کی لاکھوں دلیلیں اللہ تعالیٰ سے ایک گناہ بھی معاف نہیں کروا سکتیں۔ مگر ندامت کا ایک آنسو ممکن ہے زندگی کے گناہ معاف کرا دے۔

لوگ پیار کے لیے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لیے، بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار کیا جائے اور لوگوں کو استعمال کیا جائے۔

☆......☆......☆

عورت نہ حُسن ہے، نہ جنس ہے، نہ جسم ہے۔ کئی عورتیں آپ کے پاس سے گزر جائیں گی لیکن آپ کو خبر بھی نہ ہوگی۔ کوئی عورت آپ سے بہت دور کھڑی ہوگی اور آپ محسوس کریں گے کہ وہ عورت کھڑی ہے۔ (ممتاز مفتی)

☆......☆......☆

محبت اور کمال حکمت

اگر آپ کو کوئی چھوڑ کر چلا جائے یا کچھ لوگ آپ سے آنکھیں پھیر لیں تو غمگین نہ ہوں کیونکہ ممکن ہے یہ آپ کی اُس دعا کا نتیجہ ہو جو آپ نے کسی رات اللہ سے مانگی ہو کہ یا اللہ، ہر وہ شر جو تو نے میرے لیے لکھ رکھا ہے مجھے اس سے دور کر دے، بعض لوگوں کی موجودگی ہماری زندگی میں ہمارے لیے شر کا سبب ہوتا ہے ہمیں اُن سے کوئی بھی نقصان پہنچ سکتا ہے جسمانی، روحانی یا ایمانی۔ اور یہ لوگ بعض اوقات ہمارے دل کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ہمیں چھوڑ جاتے ہیں یا کسی وجہ سے ہم سے منہ موڑ لیتے ہیں تو ہمیں بہت صدمہ پہنچتا ہے کیونکہ ہمیں اُن سے یہ اُمید نہیں ہوتی۔ ہم اداس ہو جاتے ہیں، ہمارا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ اس مقام پر ہمیں اللہ کی ہم سے محبت اور اس کی کمال حکمت کے متعلق سوچنا چاہیے کہ اللہ نے ہم پہ رحم کیا اور ہمیں اُن کے شر سے بچا لیا۔

☆......☆......☆



طبیب کیا کہتا ہے

حجاج بن یوسف نے ایک طبیب سے فرمائش کی کہ مجھے طب کی کچھ اچھی باتیں بتاؤ:

طبیب نے جواب دیا:

1۔ گوشت صرف جوان حلال جانور کا کھاؤ۔
2۔ دوپہر کا کھانا کھا کے تھوڑی دیر سو جاؤ۔
3۔ رات کا کھانا کھا کر چلو چاہے تمہیں کانٹوں پر ہی کیوں نہ چلنا پڑے۔
4۔ جب تک پیٹ کی پہلی غذا ہضم نہ کر لو دوسرا کھانا نہ کھاؤ۔
5۔ رات کو بستر پر سونے سے پہلے بیت الخلا جانا ضروری ہے۔
6۔ نئے موسم کے پھل کھاؤ جب موسم جانے لگے وہ پھل کھانا چھوڑ دو۔
7۔ کھانا کھا کر فوراً پانی پینے سے بہتر ہے زہر پی لو یا پھر کھانا ہی نہ کھاؤ۔

☆......☆......☆

نیکیاں

ایک قافلہ سفر کے دوران ایک اندھیری سرنگ سے گزر رہا تھا۔ کہ ان کے پیروں میں کنکریاں چبھیں، کچھ لوگوں نے اس خیال سے کہ یہ کسی اور کو نہ چبھ جائیں، نیکی کی خاطر اُٹھا کر جیب میں رکھ لیں۔ کچھ نے زیادہ اُٹھائیں کچھ نے کم۔ جب اندھیری سرنگ سے باہر آئے تو دیکھا وہ ہیرے تھے!

جنہوں نے کم اُٹھائیں وہ پچھتائے کے زیادہ کیوں نہ اُٹھائیں، جنہوں نے نہیں اُٹھائیں وہ اور بھی پچھتائے۔

دنیا میں زندگی کی مثال اس اندھیری سرنگ جیسی ہے، اور نیکیاں یہاں کنکریوں کی مانند ہیں۔ اس زندگی میں جو نیکی کی، وہ آخرت میں ہیرے کی طرح قیمتی ہوگی اور انسان ترسے گا کہ اور زیادہ کیوں نہ کیں۔

زندگی

زندگی بہت تھوڑی ہے، کسی سے نفرت یا کسی کا بُرا سوچ کر شاید ہم اپنی انا کی تسکین تو کر لیں مگر یقین جانیے آپ کے اندر کا انسان کبھی خوش نہیں رہ پائے گا اس لئے اپنے ارد گرد [illegible] محبتیں بانٹیں۔

☆......☆......☆

تتلی

تتلی کی زندگی صرف 14 [illegible] لیکن [illegible] وہ خوشی سے اُڑتی ہے اور بہت سے دلوں کو خوش کرتی ہے، زندگی کا ہر لمحہ نایاب ہے اس لئے ہمیشہ خوش رہو۔

قیدی کے قتل کا حکم

ایک بادشاہ نے ایک قیدی کے قتل کا حکم دیا۔ قیدی نے گالیاں دینا شروع کر دیں کیونکہ اس کے سوا وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ بادشاہ نے وزیروں میں سے ایک سے پوچھا ''یہ کیا کہہ رہا ہے؟''۔ وزیر نے کہا اے آقا! وہ کہہ رہا ہے کہ وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ بادشاہ کو رحم آ گیا اور قیدی کو معاف کر دیا گیا۔ یہ دیکھ کر ایک بدخصلت وزیر نے کہا کہ قیدی گالیاں بک رہا تھا ہمیں زیب نہیں دیتا کہ آپ کے سامنے جھوٹ بولیں۔ یہ سن کر بادشاہ کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا مجھے اس کا جھوٹ تیرے سچ سے زیادہ پسند آیا کیونکہ اس کے جھوٹ میں اچھائی کو پہلو ہے اور تیرے سچ کی بنیاد لڑائی ہے۔

سوچنے کی بات

امریکہ میں جب ایک قیدی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تو وہاں کے کچھ سائنس دانوں نے سوچا کہ کیوں ناں اس قیدی پر کچھ تجربہ کیا جائے۔ قیدی کو بتایا گیا کہ ہم تمہیں پھانسی دے کر نہیں ماریں گے بلکہ زہریلا کوبرا سانپ ڈسا کر ماریں گے، اس کے سامنے بڑا سا زہریلا کوبرا سانپ لے آنے کے بعد اس کی آنکھیں بند کر کے اس کو کرسی سے باندھ دیا گیا۔ اور اس کو سانپ نہیں بلکہ دو سیفٹی پن چبھوئی گئیں۔ قیدی کی کچھ سیکنڈ میں ہی موت ہو گئی پوسٹ مارٹم کے بعد پایا گیا کہ قیدی کے جسم میں سانپ کے زہر جیسا ہی زہر ہے اب یہ زہر کہاں سے آیا جس نے اس قیدی کی جان لے لی! وہ زہر اس کے جسم نے ہی صدمے میں جاری کیا تھا۔

ہمارے ہر عمل سے مثبت یا منفی توانائی بنتی ہے اور وہ ہمارے جسم میں اسی کے مطابق ہارمونز تیار کرتی ہے۔

75 فیصد بیماریوں کی وجہ منفی سوچ ہی ہوا کرتی ہے آج انسان خود ہی اپنی منفی سوچ سے خود کو ختم کر رہا ہے، اپنی سوچ ہمیشہ مثبت رکھیں اور سدا خوش رہیں۔

25 سال کی عمر تک ہمیں یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ کیا سوچیں گے!

50 سال کی عمر تک اسی ڈر میں جیتے ہیں کہ لوگ کیا سوچیں گے؟

50 سال کے بعد پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بارے میں کوئی سوچ ہی نہیں رہا تھا۔

زندگی خوبصورت ہے اس لیے ہمیشہ خوش رہیں۔

مراسلہ: خضر یونس

سموگ (دُھندلا بادل)

اس سے مت ڈریں ..صرف احتیاط برتیں

ناسا کی تحقیق* کے مطابق بھارتی پنجاب میں دھان کی فصل کے مڈھوں کو آگ کے ذریعے تلف کرنا لاہور سمیت پنجاب میں دھندلے بادل (Smog) کا باعث بن رہا ہے۔ جو کہ بارش میں تاخیر کے باعث نہ صرف آنکھوں میں شدید تکلیف اور حدِ نگاہ میں خطرناک کمی کا باعث ہے۔ بلکہ سانس اور پھیپھڑوں کی بیماری کا سبب بھی بن سکتا ہے۔





دھواں، گرد اور دھند کی آمیزش کو "سموگ" کہتے ہیں

احتیاطی تدابیر دورانِ سموگ

- روزانہ زیادہ سے زیادہ پانی پیئیں
- زیادہ سے زیادہ وقت گھروں میں گزاریں۔ بازاروں، گلیوں یا سڑکوں پر زیادہ چلنے پھرنے سے پرہیز کریں
- گھروں کی کھڑکیاں اور دروازے بند رکھیں
- گھروں کی صفائی کے دوران جھاڑو کی بجائے گیلا کپڑا استعمال کریں
- گھر سے باہر نکلتے وقت چشمے کا استعمال کریں اور سفر کے دوران یا بعد میں آنکھوں کو پانی سے اچھی طرح دھوئیں
- ہلکا اور ڈھیلا ڈھالا لباس پہنیں، سر پر ٹوپی یا رومال ضرور رکھیں اور ناک و منہ کو ماسک یا رومال سے ڈھانپ کر رکھیں
- بہت زیادہ ٹھنڈے مشروبات پینے سے اجتناب کریں
- گھروں کے باہر مٹی والی جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کریں
- تعمیراتی جگہوں اور کوڑا کرکٹ والی متعفن جگہوں پر بھی توجہ دیں تاکہ دھول یا مٹی وغیرہ نہ اُڑے
- اپنی گاڑیوں کا معائنہ کروائیں تاکہ دھویں کی وجہ سے ماحول میں آلودگی کم سے کم ہو اور زیادہ سفر کرنے سے پرہیز کریں
- بچوں اور بزرگوں پر خصوصی توجہ دیں اور ان کی صحت کا خاص خیال رکھیں

آنکھوں اور سانس کی بیماری کی صورت میں فوری طور پر اپنے قریبی ڈاکٹر یا سرکاری ہسپتال سے رجوع کریں

*https://www.nasa.gov/image-feature/goddard/2017/agricultural-fires-cluster-in-india

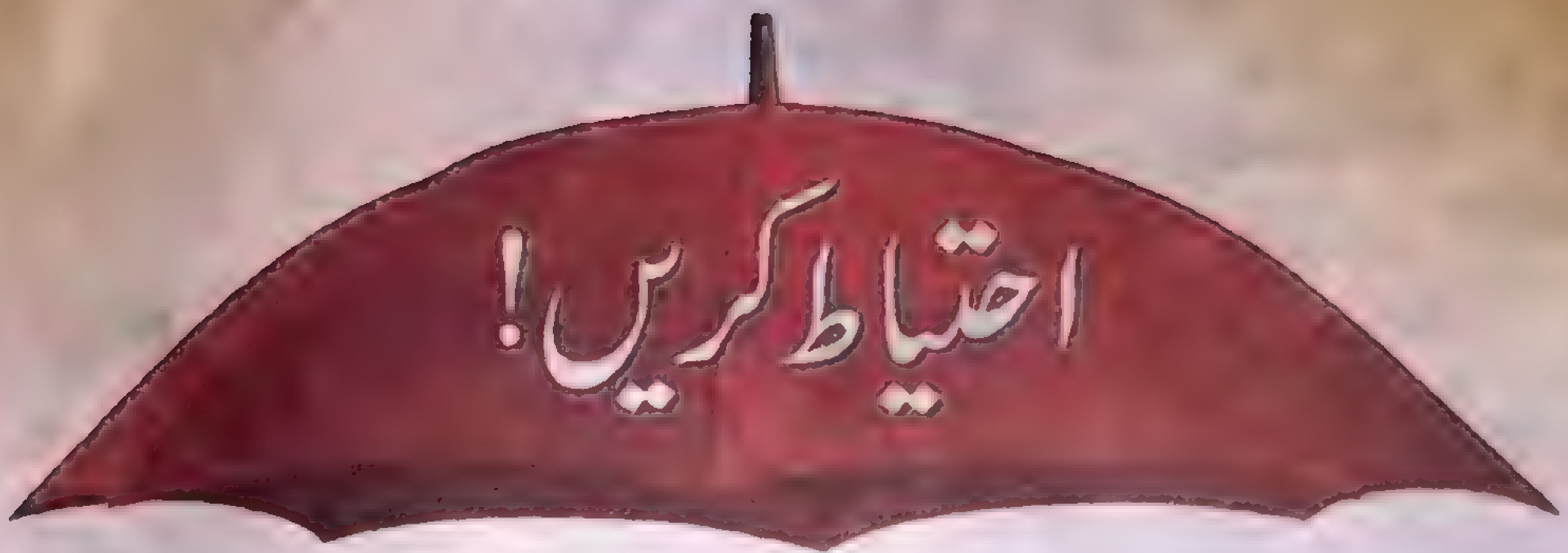
SPL-4685



محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر
حکومتِ پنجاب

مزید معلومات اور رہنمائی کے لیے ہیلتھ لائن پر مفت کال کریں

0800-99-000



شدید گرمی کی حالیہ لہر ہیٹ سٹروک کا باعث بن سکتی ہے جو جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے

- شدید گرمی میں گھر سے باہر کم نکلیں
- باہر جاتے وقت ٹوپی اور چھتری کا استعمال کریں یا سر کو کپڑے سے ڈھانپ لیں
- چائے اور کافی کا استعمال کم کریں
- ٹھنڈی اور سایہ دار جگہ پر وقت گزاریں
- پُر ہجوم جگہ پر جانے سے پرہیز کریں
- سحری اور افطاری کے دوران مشروبات کا زیادہ سے زیادہ استعمال یقینی بنائیں
- پانی کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں

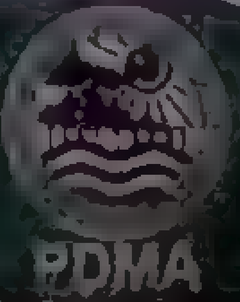
میں ڈاکٹر سے رجوع کریں:

- پسینہ زیادہ آئے
- سر درد ہو یا چکر آئیں
- دل کی دھڑکن تیز ہو جائے
- متلی ہو یا قے آئے
- جلد کی رنگت زرد ہو جائے
- پیٹ یا پٹھوں میں کھچاؤ ہو

- غنودگی یا بے ہوشی کی صورت میں
- جلد سرخ، گرم اور خشک ہونے پر
- بخار یا جسم کا درجہ حرارت 104° F سے زیادہ ہو جانے پر

صورتحال میں
1129 پر رابطہ کریں

آپ کی حفاظت کے لیے کوشاں



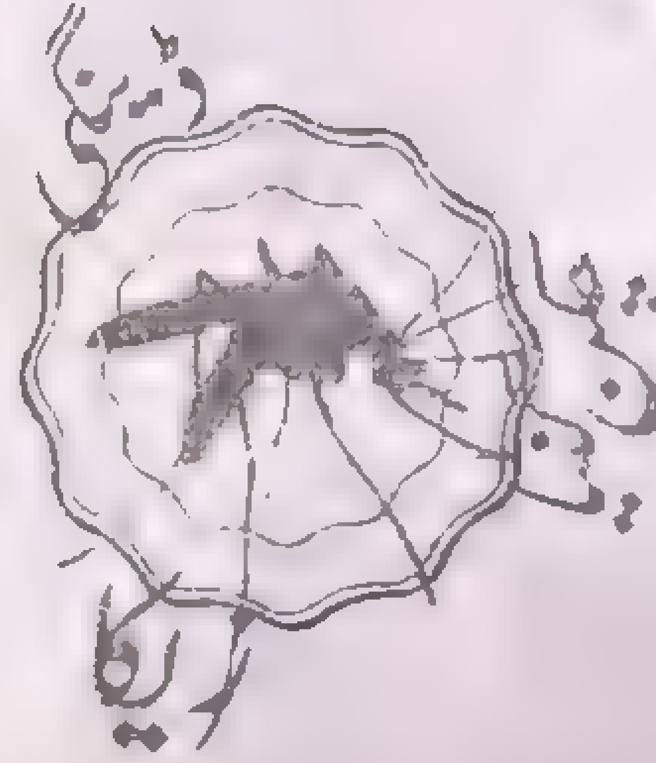
حکومت پنجاب

احتیاط کی عادت۔ ڈینگی سے حفاظت



کیا آپ کا گھر ڈینگی سے محفوظ ہے ؟

بدلتے موسم میں برتیں خاص احتیاط!



مچھر کے کاٹنے سے بچنے کیلئے کوائل، میٹ اور مچھر بھگاؤ لوشن استعمال کریں اور پوری آستین والے کپڑے پہنیں

کہیں بھی پانی جمع نہ ہونے دیں اور مچھر کے کاٹنے سے بچیں

آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ: ڈینگی لاروا پیدا ہونے کی جگہ مثلاً



- ☑ پانی جمع کرنے کے برتن، گھڑے، ڈرم، بالٹی، ٹب، ٹینکی وغیرہ اچھی طرح ڈھکے ہوئے ہیں



- ☑ روم کولر وغیرہ اگر استعمال میں نہیں ہیں تو اُن کا پانی نکال کر مکمل صفائی کر دی گئی ہے
- ☑ پرندوں اور جانوروں کے پانی کے برتن باقاعدگی سے صاف کئے جاتے ہیں



- ☑ گھر کا ناکارہ سامان تلف کر کے صفائی کو یقینی بنایا گیا ہے



- ☑ گھر کے اندر، چھت پر، پودوں کی کیاریوں اور گملوں میں پانی ہرگز جمع نہ ہونے پائے



- ☑ پانی کے پائپ اگر کہیں سے لیک کر رہے ہوں تو انکی مرمت کروالی گئی ہے

یاد رکھیں! ڈینگی کا مچھر ڈینگی بخار کے علاوہ زیکا اور چکن گنیا پھیلانے کا باعث بھی ہے۔



مزید معلومات اور مفت علاج کیلئے قریبی سرکاری ہسپتال سے رجوع کریں

SPL-1850



ہیلتھ لائن نمبر فری ملائیں **0800-99-000**

ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیلتھ سروسز

محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر حکومتِ پنجاب

لیموں کی افادیت

جلد کی خوبصورتی برقرار رکھنے کیلئے ایک قدرتی ذریعہ

لیموں ایک ایسا پھل ہے، جو آسانی سے دستیاب ہوتا ہے۔ لیموں آپ کے سراپے کو خوبصورت اور دلکش بنانے کی تمام تر خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ لیموں جلد کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے ایک قدرتی ذرائع ہے۔

بہت زیادہ چکنی جلد کیلئے

ایک لیموں کا عرق نکال لیں اور اس کے ہم وزن ٹھنڈا پانی لیں، دونوں کو مکس کر لیں۔ اس آمیزہ سے پانچ منٹ تک





اپنے چہرے پر ہلکا ہلکا مساج کریں اور پھر ٹھنڈے پانی سے چہرہ دھولیں۔

آنکھوں کی تھکن دور کرنے کیلئے

چار چمچے لیموں کا جوس لیں اور اسے ٹھنڈے پانی میں ملالیں۔ کاٹن کے کپڑے کو اس پانی میں بھگو کر اپنی بند آنکھوں پر دس منٹ تک رکھیں، یہ عمل آپ کی آنکھوں کی تھکن دور کرنے میں بہت موثر ثابت ہوگا۔

بے رونق جلد کیلئے

آدھا چمچہ لیموں کا رس، ایک چمچہ کھیرے کا رس اور چند قطرے عرق گلاب، اس آمیزے کو چہرے اور گردن پر لگائیں اور پندرہ منٹ کے بعد نارمل پانی سے دھولیں، یہ عمل آپ کی جلد کو رونق بخشے گا۔

کھلے ہوئے مسام بند کرنے کیلئے

اگر آپ کے چہرے کے مسام کھل گئے ہیں تو پریشان ہونے کی بات نہیں۔ لیموں کا رس لیں اور جلد پر لگائیں اور پندرہ منٹ بعد چہرہ دھولیں، مسام بند ہو جائیں گے۔

گرتے ہوئے بالوں کیلئے

ایک لیموں کا رس نکالیں اور چار چمچ ناریل کا پانی لیں، دونوں کا آمیزہ بنائیں، اس کو سر کی جلد پر اچھی طرح ملیں، ایک گھنٹے تک ایسا ہی رہنے دیں، پھر سر دھولیں، اس عمل کو ہر ہفتہ دہرائیں، جب تک کہ بال گرنا بند نہ ہو جائیں۔

خشک جلد کیلئے

ایک انڈے کی زردی میں چند قطرے لیموں کا رس اور چند قطرے زیتون کا تیل ملائیں۔ اس آمیزے کو اپنے چہرے پر اس وقت تک لگا رہنے دیں، جب تک کہ خشک نہ ہو جائے یعنی تناؤ محسوس ہونے لگے تو ٹھنڈے پانی سے چہرہ دھولیں۔

چہرے کی دلکشی میں اضافے کیلئے

ایک چمچہ لیموں کا رس، ایک چمچہ کھیرے کا رس اور ایک چمچہ گاجر کا رس لیں، تینوں کو آپس میں یکجا کر لیں اور چہرے پر لگائیں، پندرہ منٹ بعد ٹھنڈے پانی سے دھولیں، یہ عمل آپ کی دلکشی میں اضافے کا سبب بنے گا۔

بھورے تلوں سے نجات کیلئے

دو بادام چھیل کر پیس لیں اور ایک انڈے کی سفیدی کے ساتھ، جس میں آدھا چمچہ لیموں کا رس ملا ہو، ان اشیاء کا آمیزہ بنالیں، پندرہ منٹ تک چہرے پر لگائیں، اس کے بعد پہلے گرم پانی سے اور پھر ٹھنڈے پانی سے چہرہ دھولیں۔

دانتوں کی چمک کیلئے

اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے دانت صاف اور چمکدار رہیں تو ہفتے میں ایک دفعہ لیموں کے رس میں تھوڑا سا نمک ملا کر اپنے دانت صاف کریں۔

ان تمام تراکیب کے علاوہ آپ روزانہ کسی نہ کسی طریقے سے اگر اپنی خوراک میں لیموں کا استعمال کریں گی تو اس کے اندر موجود تیزابیت کا عنصر نہ صرف آپ کے زخموں کو جلد بھرے گا، آپ کے دانتوں کو صاف ستھرا رکھے گا بلکہ آپ کے بال، آپ کے ناخن اور آپ کی جلد کی ہیئت کو بہتر طور پر برقرار بھی رکھے گا۔

☆☆☆



مختصر جگہ میں زیادہ چیزیں

آپ مختصر جگہ میں زیادہ چیزیں رکھنا چاہتی ہیں تو صرف اتنا کیجئے کہ سامان کی الماری کے کسی خانے یا دراز میں بوتلیں رکھنے کے ریک کو خانے کے سائز کی مناسبت سے کاٹ کر فٹ کر لیں۔ اب بوتلوں کا یہ ریک، الماری کے خانے/دراز کے اندر چھوٹی چھوٹی مگر مختلف قسم کی اشیاء کو آپس میں گڈمڈ ہونے سے محفوظ رکھتے ہوئے مطلوبہ شے کی فوری دستیابی میں مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔

اونی ملبوسات کو دھو کر خشک کرنا

اونی ملبوسات موسم سرما میں بے حد کارآمد ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ دشواری یہ ہے کہ جب ان کو دھویا جاتا ہے تو مشین سے خشک کرنے میں خراب بھی ہو سکتے ہیں اور ہاتھ سے نچوڑ کر خشک ہونے میں وقت بہت لگتا ہے، اس کا ''آرام دہ'' حل یہ ہے کہ پہلے اونی کپڑا دھو کر نچوڑ لیں اور پھر اسے کسی دبیز سے تولیے پر بچھا کر آہستہ آہستہ تولیہ لپیٹیں۔ اس عمل سے زائد پانی تولیے میں جذب ہوتا جائے گا اور پھر جب آپ اسے الگنی پر ڈالیں گے تو نسبتاً جلد سوکھ سکے گا۔ دوسرے طریقوں کے مقابلے میں اس میں کسی نقصان کا خدشہ بھی نہیں ہے۔

سامان آرائش کی حفاظت

طویل سفر پر جاتے وقت خاص کر کسی خوشی کی تقریب میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے اگر آپ اپنا میک اپ کا سامان محفوظ طریقے سے ساتھ لے جانا چاہتی ہیں تو صرف اتنا کیجئے کہ اول تو ایسی چیزوں کو بقیہ سامان سے بالکل الگ رکھیے۔ دوسرے ان کے ڈھکن وغیرہ اچھی طرح بند کر لیجئے۔ تیسرا کام یہ کیجئے کہ ان چیزوں کے ڈھکنوں کے کناروں پر نیل پالش کی تہ لگا دیجئے۔ سامان آرائش گرنے اور خراب ہونے سے محفوظ رہے گا۔

شیشہ چمکانا

آپ کو اپنے شیشے کے برتن چمکانے ہوں، یا گاڑی کا سامنے کا شیشہ (ونڈ شیلڈ)، اس کے لئے بیکنگ سوڈا اور پانی ملا کر پتلا سا پیسٹ بنالیجئے اور اسے شیشے کے برتن یا گاڑی کے شیشے پر رگڑیں۔ پھر اچھی طرح دھو کر کسی نرم کپڑے سے خشک کر لیں۔ برتن جگمگا اٹھیں گے اور نئے لگیں گے اور آپ کی گاڑی کی ونڈ شیلڈ بھی دمکنے لگے گی۔

رنگ کے برشوں کی حفاظت

اگر آپ کو رنگ و روغن کے کئی برشوں کو ایک جگہ رکھنے، ان کو ایک دوسرے سے "ایک جان ایک قالب" ہونے سے روکنے اور ان کے ریشوں کو درست حالت میں رکھنے کے مسائل کا سامنا ہو تو اس کا آسان حل یہ ہے کہ تمام برشوں کا رنگ و روغن صاف کرنے کے بعد ہیئر ڈرائیر سے خشک کر کے کسی پرانے کین یا بالٹی میں ان برشوں کو ہک کی مدد سے الگ الگ لٹکا دیں۔ اس طرح یہ سب ایک جگہ بھی رہیں گے اور ایک دوسرے سے الجھنے اور چپکنے سے بھی محفوظ رہیں گے۔

کچے رنگ والے کپڑے پر استری

اگر آپ بھاپ والی استری سے کسی ایسے کپڑے پر استری کر رہی ہیں، جس کے بارے میں آپ کا خیال ہے کہ اس کا رنگ کچا ہے اور استری کی حرارت سے اتر جائے گا اور استری بھی خراب ہوگی تو یوں کیجئے کہ جس کپڑے پر استری کرنا ہے اس کے اوپر نیچے، دونوں طرف سفید اور جاذب کپڑا رکھ کر استری کیجئے۔ جہاں جہاں استری کرتی جائیں، سفید کپڑے کی یہ دوہری تہ وہاں کھسکالیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ کپڑا ذرا بڑا ہو تاکہ استری کے ادھر ادھر ہونے سے اصل کپڑا محفوظ رہے اور کچا رنگ اترنے کی صورت میں ان دونوں سفید کپڑوں ہی پر لگے۔

☆☆☆

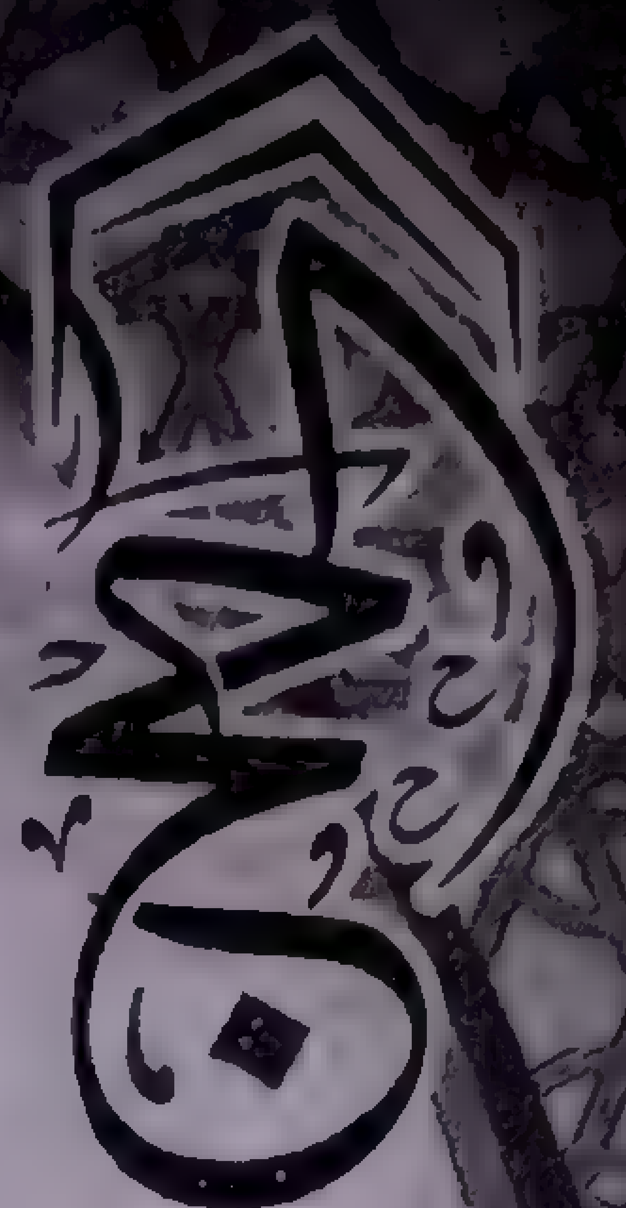
امید ہے آپ کو ہماری یہ کاوش پسند آئی ہوگی۔ اپنے خیالات ہم تک پہنچانے کے لئے دفتر کے پتے پر رابطہ کریں یا ای میل کریں۔

''خواتین پاکستان''
روزنامہ ''پاکستان'' 41 جیل روڈ، لاہور
pakkhawateen@yahoo.com

اس کے علاوہ بھی اگر کوئی بات دوسری بہنوں تک پہنچانا چاہتی ہیں یا ہمارے ایڈیشن کی بہتری کے لئے کوئی مشورہ دینا چاہتی ہیں تو بھی ہمیں ضرور لکھیں۔

(ادارہ)


5 ریزرز کا
اکانومی پیک
TEC-II
ULTIMATE SHAVING RAZOR
شیونگ اِکانومی... میرا مسئلہ حل ہوا



سمیٹنے چلے رحمتوں کا خزانہ
ہر لب پہ جاری یہی ترانہ

لبیک اللھم لبیک

طواف کعبہ

خانہ کعبہ کو دیکھنے کی حسرت پوری ہونے والی ہے۔ کعبہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے موبائل بند کر دیں اور پہلی نظر پڑتے ہی عجز و انکساری کے ساتھ دعا مانگیں کہ یہی وہ گھڑی ہے کہ جب مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔

طواف کعبہ کے دوران کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے

- سبز یا گرین لائٹ دیکھ کر طواف کا آغاز کریں اور اسی پر ختم کریں
- معلوماتی کتابچے کی مدد سے ہر چکر کے دوران خصوصی دعاؤں کا ورد جاری رکھیں
- طواف کے دوران دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر چلیں پریشانی کا سبب نہ بنیں
- معذور افراد کیلئے مخصوص راستے پر چلنے سے گریز کریں اور کہیں بھی کھڑے نہ ہوں
- دھکم پیل سے باز رہیں مطاف میں رش ہو تو بالائی منزل پر تشریف لے جائیں
- ہمیشہ اپنے ہی گروپ کے ساتھ رہیں
- حجر اسود کو بوسہ دینا مشکل ہوتا ہے لہذا دور سے اشارے کے ذریعے بوسہ کر لیں
- مناسک حج سے متعلق معلوماتی کتابچہ ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

پاکستان یا سعودی عرب رہنمائی یا شکایات کیلئے مندرجہ ذیل طریقوں سے رابطہ کریں


Rehnuma-e-Hajj



شکایات اور رہنمائی کیلئے ویب سائٹ **www.cms.mora.gov.pk**

شکایات کیلئے موبائل ایپلی کیشن **Hajj Complaint Lodging System**


Pak Hajj Muavin

پاکستان میں شکایات کیلئے فون نمبر: **042-111-725-425**

سعودی عرب میں شکایات کیلئے ٹال فری نمبر: **800-1166622**

حج انکوائری نمبرز
051-9205696-9216980-2



وزارت مذہبی امور
وبین المذاہب ہم آہنگی
حکومت پاکستان، اسلام آباد

PID(I)975/17

مزید معلومات کیلئے وزارت مذہبی امور کی ویب سائٹ www.mora.gov.pk | www.hajjinfo.org | /mora.official ملاحظہ کریں۔

مچھروں سے پھیلنے والے وبائی امراض سے بچیں

صحت خدمت
صحت عبادت

مچھر کے کاٹنے سے مختلف وبائی امراض جیسے **ڈینگی، ملیریا، زیکا اور چکن گونیا** کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

احتیاط کریں!

- اپنے ماحول کو خشک اور صاف رکھیں اور ناکارہ سامان تلف کر دیں
- نکاسی آب کا خاص خیال رکھیں، ٹوٹے فرش اور چھتوں کی مرمت کروائیں
- دروازوں اور کھڑکیوں پر مچھروں سے بچنے کے لیے جالی لگوائیں
- پوری آستین والے کپڑے پہنیں اور مچھر بھگاؤ لوشن اور میٹ استعمال کریں
- پرانے ٹائروں کو بارش سے محفوظ اور خشک مقام پر رکھیں
- کھڑے پانی کے تالابوں اور نالیوں پر مچھر مار ادویات یا مٹی کے تیل کا استعمال کریں
- ایئر کولر اور فریج کی ٹرے کو ہفتے میں ایک بار خشک کر کے صاف کریں
- پودوں کو حسب ضرورت پانی دیں اور زائد پانی کھڑا نہ ہونے دیں
- درختوں میں موجود سوراخوں کو ریت سے بھر دیں
- قبروں پر پانی کے برتن نہ رکھیں
- کھلی فضا میں سوتے وقت دوا لگی مچھر دانی استعمال کریں
- مویشیوں کے باڑے اور ارد گرد کے ماحول کو گوبر سے صاف رکھیں

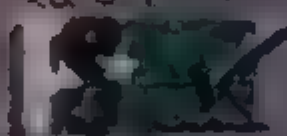
SPL-3351

ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیلتھ سروسز
محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، حکومتِ پنجاب

مزید معلومات کے لیے ہیلپ لائن پر مفت کال کریں **0800-99-000**

Directorate General Health Services Punjab

علاج کے لیے قریبی سرکاری ہسپتال سے رجوع کریں


Pakistan Standards
TRADE MARK NO. 21142


Saba


Saba
BEAUTY SOAP




یہ مہکتی قربتیں
صبا
بیوٹی سوپ

طب کی تاریخ کا انوکھا واقعہ

دو ماہ کی بچی کے پیٹ سے دو جڑواں بچے نکال لئے گئے

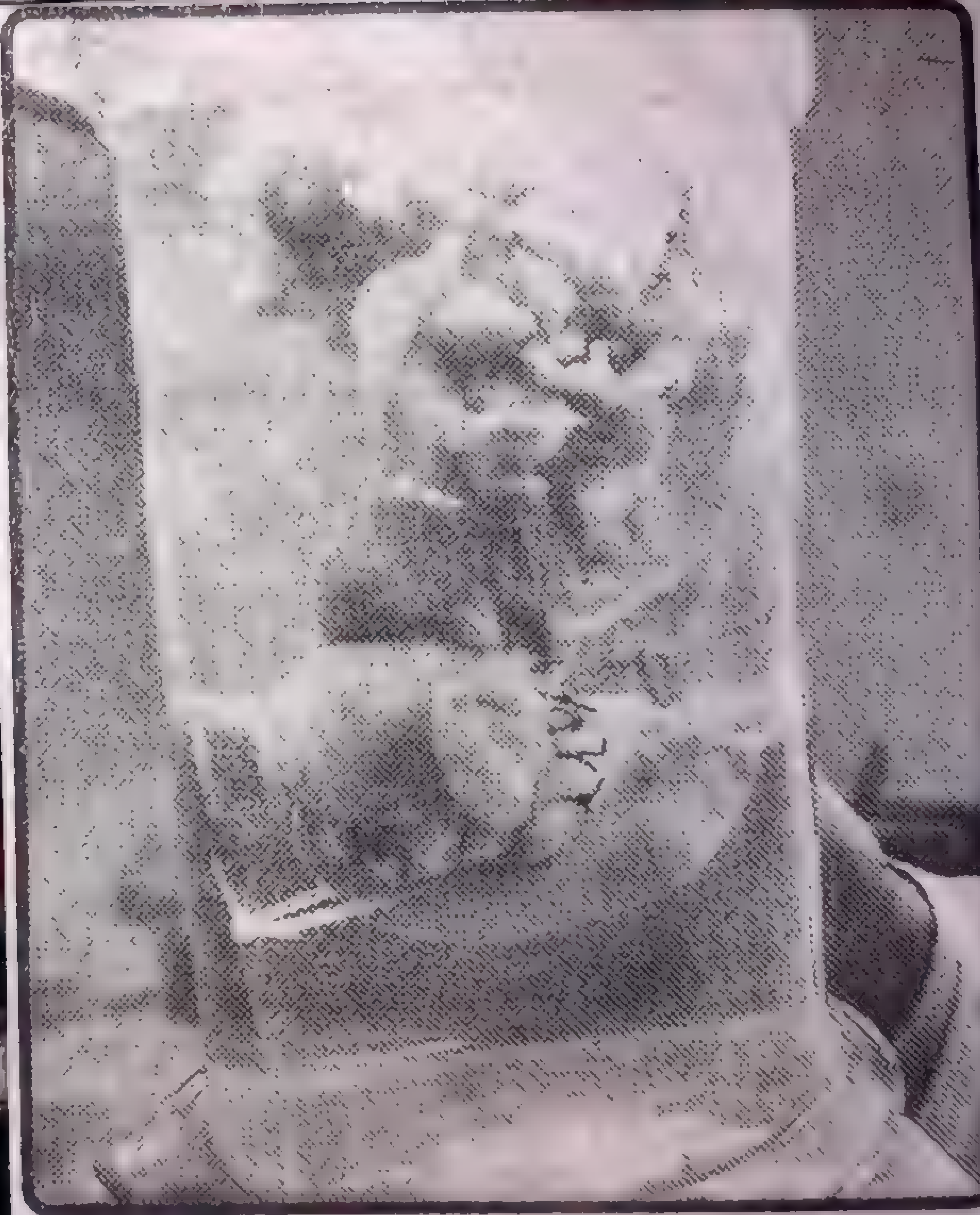
بچی کو ایبٹ آباد سے پمز ہسپتال اسلام آباد لایا گیا بچی کا سائز 40 سینٹی میٹر اور وزن 3 کلوگرام تھا

دونوں بچے زندہ ہیں ان کا وزن ایک کلوگرام اور لمبائی تقریباً 15 سینٹی میٹر ہے



اسلام آباد (مانیٹرنگ سیل) اسلام آباد کے پمز ہسپتال میں دو ماہ کی بچی کے پیٹ سے 2 جڑواں بچے نکال لئے گئے۔ جیو کے مطابق 2 ماہ کی بچی کو ایبٹ آباد سے اسلام آباد لایا گیا۔ بچی کا سائز 40 سینٹی میٹر تھا آپریشن سے پہلے اس کا وزن 3 کلوگرام تھا اس کے بہت سے آپریشن کر کے 2 جڑواں بچے نکالے گئے ہیں جو زندہ ہیں ان کا وزن ایک کلوگرام ہے اور لمبائی تقریباً 15

باقی صفحہ 4 کالم 2 پر



اسلام آباد: 2 ماہ کی بچی کے پیٹ سے نکالے گئے جڑواں بچے ڈاکٹرز نے ایک جار میں رکھے ہوئے ہیں



انوکھا واقعہ

سینٹی میٹر ہے بچی کے پیٹ سے پیدائش کے بعد رسولی بتائی گئی تھی لیکن الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے میں بھی یہ سامنے نہیں آیا کہ بچی کے پیٹ میں 2 بچے پرورش پا رہے ہیں پمز کے سرجنز نے انتہائی مشکل آپریشن کر کے بچی کے پیٹ سے ان بچوں کو نکالا ہے انہوں نے آپریشن رسولی سمجھ کر کیا لیکن آپریشن کے بعد بچے نکلے ایک بچی کی مکمل نشوونما ہو چکی ہے دوسرے بچے کی آدھی نشوونما ہوئی یہ جڑواں بچے 4 ماہ تک زندہ رہے اور پھر ان کی موت واقع ہوئی یہ حیران کن واقعہ ہے طب کی دنیا میں ایسا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ 3 جڑواں بہن بھائی تھے جن میں سے 2 بچوں کی نشوونما بہن کے پیٹ میں ہوئی ہے ڈاکٹرز کے مطابق بچی کی حالت تشویشناک ہے۔

کراچی: مقامی ٹیکسٹائل مل کی لفظ اللہ اور محمد کپڑے پر چھاپنے کی گھناؤنی حرکت

ل مالکان پرنٹ شدہ کپڑا امریکا برآمد کرتے رہے، ایف آئی آر درج ہونے کے باوجود پولیس سے ساز باز کر کے معاملہ رفع دفع کرادیا گیا

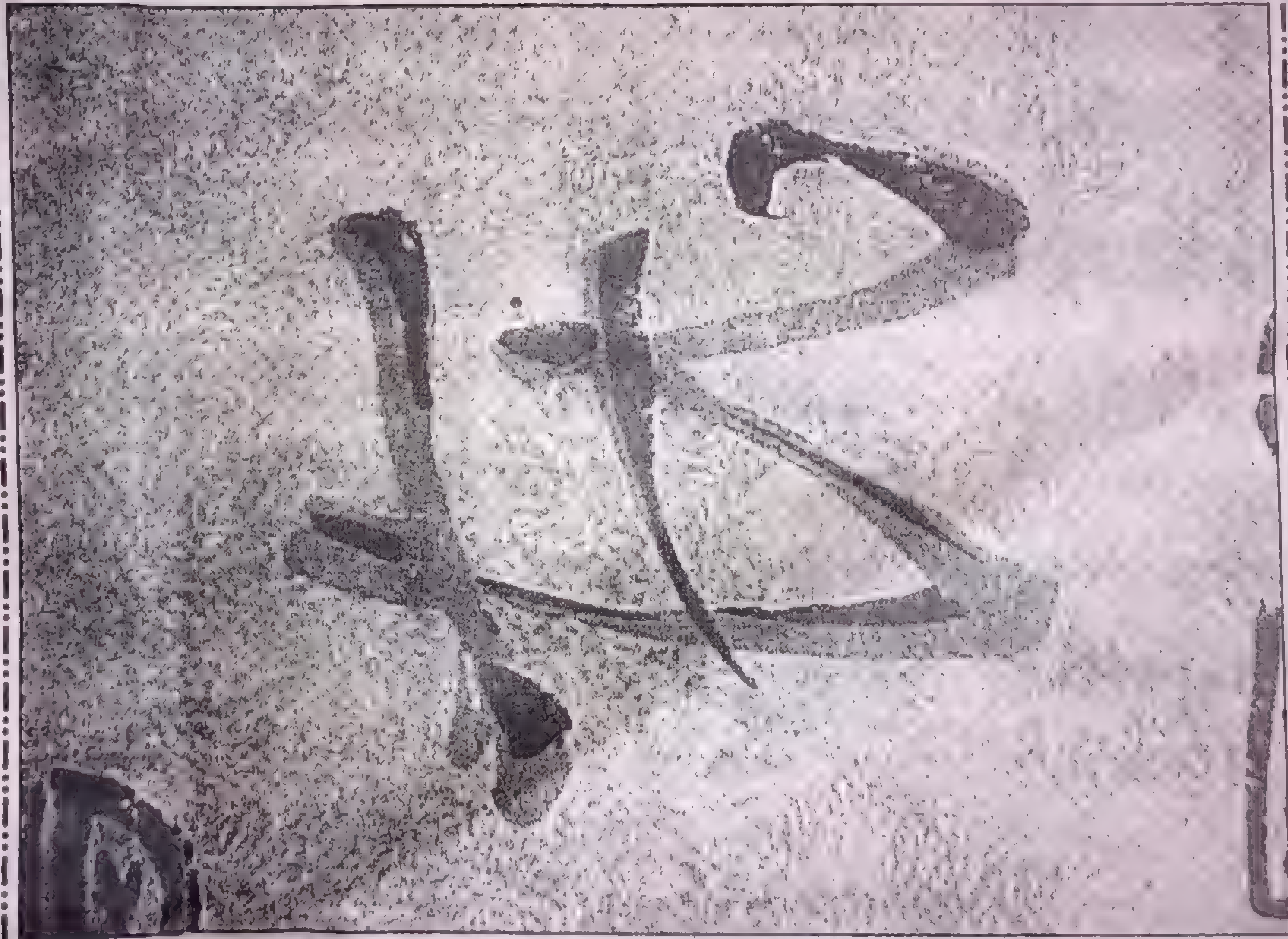
کراچی (پ ر) لانڈھی میں واقع ایک ٹیکسٹائل ملز کے مالک چند برس قبل اپنے ڈائریکٹر ٹیکنیکل اور ڈائریکٹر مارکیٹنگ کی ملی بھگت سے بیڈ شیٹ پر لفظ اللہ اور محمد پرنٹ کر کے امریکا ایکسپورٹ کرتے تھے۔ اس ضمن میں مورخہ 2001-9-25 کو قادر خان مندوخیل نے ناظم اعلیٰ نعمت اللہ کو درخواست دی جس پر سٹی گورنمنٹ نے مذکورہ ٹیکسٹائل مل پر چھاپہ مارا۔ بعدازاں ملزمان کے خلاف دفعہ 295-APPC اور 295CPPC کے تحت تھانہ قائد آباد میں ایف آئی آر نمبر 390/01 کاٹی گئی۔ ملزمان نے بعدازاں ناظم اعلیٰ کے سامنے تحریری

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 22


انتظار بسیار کے بعد

کراچی (اسٹاف رپورٹر) لانڈھی میں واقع اس ٹیکسٹائل مل کی بمع ثبوت خبر بہت عرصے کے انتظار کے بعد سامنے آئی ہے۔ اس سے پہلے ادارہ کے دفتر میں متعدد مرتبہ ایسے کپڑے، چپلیں اور جوتے لائے گئے جن پر ثبت نقش ونگار کے ذریعے اسماء مقدسہ کی توہین کی گئی تھی مگر ادارے نے اس وجہ سے انہیں شائع نہ کیا کہ ان کے بنانے والی فیکٹری کا اتا پتا کسی کو معلوم نہ تھا۔ عموماً یہ کام خود کو گمنام رکھ کر کیا جاتا رہا ہے۔ اگر بغیر مجرم کی نشاندہی کے ایسی خبریں شائع کی جائیں تو ان سے عام

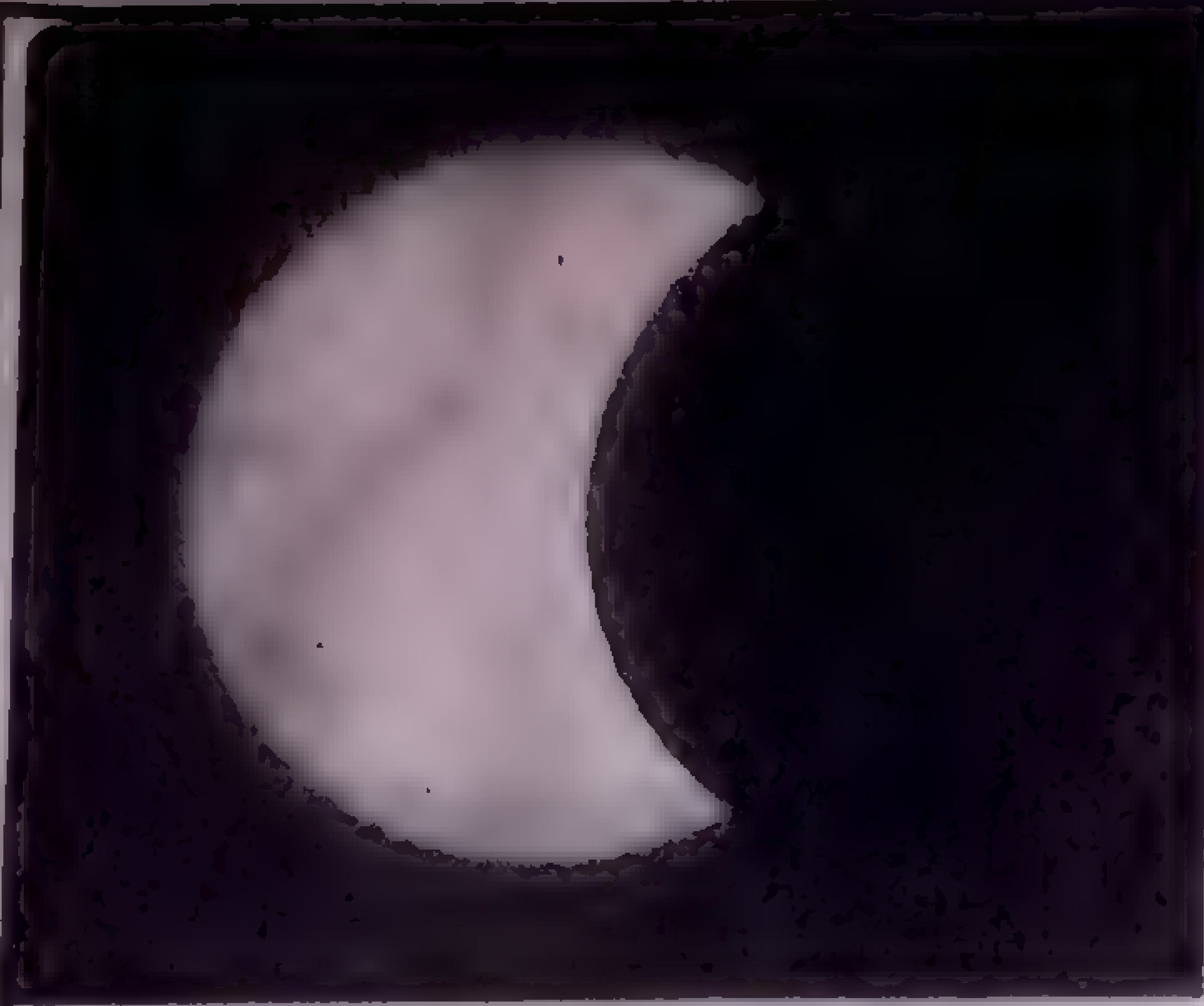
باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 21

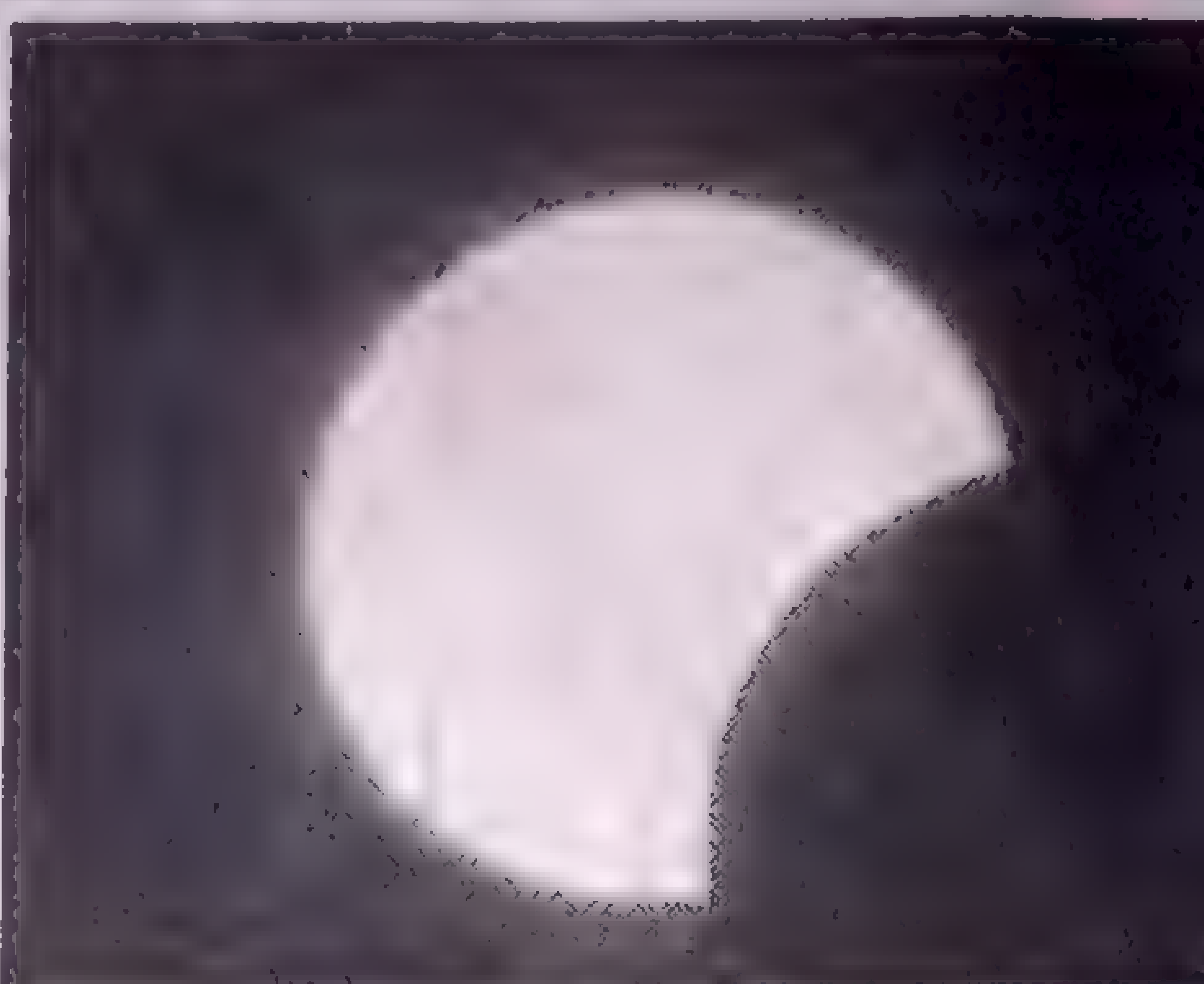


حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت نام بیڈ شیٹ پر چھاپنے کی ناپاک جسارت



بیروت: لبنانی خواتین خاص قسم کی عینکیں لگا کر سورج گرہن دیکھ رہی ہیں، اوپر قازقستان کے علاقے بیکونور میں نظر آنے والے سورج گرہن کے مختلف مناظر



پاکستان میں نظر آنے والے سورج گرہن کے مختلف روپ




عمان اور بغداد میں خواتین سورج گرہن دیکھ رہی ہیں

بقیہ

سورج گرہن

شام 5 بجکر 46 منٹ پر ختم ہوگا سورج گرہن کا آغاز برازیل سے ہوگا اور منگولیا جاکر ختم ہوگا یہ برازیل سے وسطی ایشیاء کے راستے جائیگا اور افریقہ کے علاوہ یورپ میں بھی دیکھا جائیگا محکمہ موسمیات کے مطابق افریقہ' یورپ اور وسطی ایشیاء میں پورا سورج گرہن دیکھا جائیگا جبکہ پاکستان میں یہ جزدی طور پر نظر آئے گا جن ملکوں میں سورج گرہن دیکھا جائیگا ان میں آئیوری کوسٹ ''گھانا'' ٹوگو' بینس' نائیجریا' نائیجر' چاڈ' لیبیا' مصر' ترکی جارجیا' جنوبی روس' قازقستان اور منگولیا شامل ہیں سورج گرہین کا ایک شہر میں دورانیہ زیادہ سے زیادہ 4 منٹ گیارہ سیکنڈ ہوگا سورج گرہن پورے پاکستان میں نظر آئیگا لیکن شمالی علاقوں میں زیادہ اور جنوبی علاقوں میں کم ہوگا پاکستان میں زیادہ سے زیادہ اس کی شدت 57 فیصد اور کم سے کم 17 فیصد ہوگی اس روز پاکستان میں مطلع بالکل صاف ہوگا۔

گھریلو ملازم نے 12 سالہ لڑکے کو زیادتی کے بعد موت کے گھاٹ اتار دیا

شفیق آباد میں امجد ایک گھر میں ملازم تھا، اس نے نعمان کو اغوا کرنے کے بعد زیادتی کی، پکڑے جانے کے ڈر سے قتل کر ڈالا

پولیس حراست میں ملازم امجد نے اعتراف جرم کرلیا، ملزم کی نشاندہی پر دریا کنارے دفنائی گئی لاش کو برآمد کرلیا گیا

لاہور (اپنے رپورٹر سے) شفیق آباد میں گھریلو ملازم نے مالک کے 12 سالہ بیٹے کو اغوا کرنے کے بعد زیادتی کا نشانہ بنایا اور بعد ازاں اسکا گلا دبا کر قتل کر دیا۔ ملزم نے بچے کو قتل کرنے کے بعد اسکی لاش دریا کنارے مٹی میں دبا دی۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے اسکی نشاندہی پر لاش برآمد کرلی ہے۔ کریم پارک کا رہائشی 12 سالہ نعمان بدھ کے روز سے لاپتہ تھا۔ اسکے اہل خانہ اور دیگر رشتہ دار اسکو تلاش کرتے رہے لیکن اسکا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ جس کے بعد انہوں نے پولیس کو اطلاع کی۔ پولیس نے گمشدگی کی رپورٹ درج کرلی۔ نعمان کے گھر میں گزشتہ دو سال سے گجرات کا رہائشی نوجوان امجد ملازم تھا۔ وہ بھی نعمان کو تلاش کرتا (صفحہ 5 بقیہ نمبر 18)



قتل ہونیوالا نعمان اعجاز



تھانہ شفیق آباد کے علاقہ میں قتل ہونے والے نعمان اعجاز کے گھر کے باہر لوگوں کا رش



نعمان اعجاز کا والد



ملزم امجد

سحر وافطار میں ہمارا غذائی پلان اور اس کے طبی فوائد

س رمضان المبارک کے روزے کی فرضیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

☆ اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (بقرہ:185)

جو شخص اس مہینہ میں موجود ہو وہ روزہ رکھے۔

رمضان المبارک کا مہینہ بڑی خیر و برکت والا ہے۔ اس کے آغاز سے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ انسان کو گمراہ کرنے والے سرکش و بڑے بڑے شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس ماہ کی آمد پر مساجد کی رونق اس قدر دوبالا ہو جاتی ہے کہ باقی ایام میں اتنی رونق دکھائی نہیں دیتی۔ لوگ تلاوت قرآن حکیم' ذکر باری تعالیٰ' صدقات وخیرات' قیام اللیل اور دیگر نیکیوں میں بکثرت حصہ لیتے ہیں۔ غرض جتنے فضائل اس ماہ کو حاصل ہیں وہ کسی اور کو نہیں۔

روزہ کے روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے فوائد ہیں۔ یہاں پر رمضان المبارک میں ہمارے سحری وافطاری کے پروگرامز میں ہماری خوراک کیا ہونا چاہیے اس پر کچھ باتیں عرض کی جائیں گی جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی صحت کو بحال رکھ سکیں گے اور ساتھ ساتھ ان بابرکت گھڑیوں میں عبادت سے بھی مکمل طور پر لطف اندوز ہوا جا سکے گا۔ ان شاء اللہ

☆☆سحری کی برکات:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تسحروا فان فی السحور برکة

بخاری :120/4 مسلم (1095)

☆ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

البرکة فی ثلاثة الجماعة والثرید والسحور

(طبرانی کبیر (6127)' ذکر اخبار اصبهان 57/1 مجمع الزوائد 151/3 موضح اوهام الجمع والتفریق 263/1)

☆ تین چیزوں میں برکت ہے۔ جماعت' ثرید اور سحری میں

سیدنا ابوهریرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" نعم سحور المومن التمر" (ابوداؤد 303/2' ابن حبان (223)

☆ مومن کی بہترین سحری کھجور کھانا ہے۔

سحری کرنا آپ ﷺ کی سنت ہے کچھ لوگ نیند کی محبت میں رات کو ہی کھانا کھا کر سو جاتے ہیں، ان کا روزہ تو ہو جائے گا مگر وہ سحری کی برکات، سنت اور صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

☆☆سحری میں ہماری خوراک:

☆ سحری کیلئے اٹھیں تو ایک چمچ شہد لے لیا جائے۔

☆ سحری میں تلی ہوئی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

☆ زیادہ مرغن غذا اور تیز مرچ مصالحہ سے بچا جائے۔

☆ چائے، پان، اور سگریٹ نوشی سے پرہیز لازم ہے۔

☆ دودھ، مکھن، دہی، لسی اور فریش جوس لیا جائے۔

☆ دودھ میں شہد یا کوئی فریش جوس ملا کر پیا جا سکتا ہے۔

☆ معدہ میں جلن کے مریض سحری میں ٹھنڈا دودھ شہد ملا کر پیا کریں۔

☆ چپاتی، پراٹھہ، ڈبل روٹی، چکن، مٹن، سبزیاں اور انڈہ استعمال کریں۔

☆ سحری میں کھجور، شہد اور دودھ کا استعمال بھی حسب ضرورت کیا جا سکتا ہے۔

☆ شوگر کے مریض متوازن خوراک اپنے ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق لیں۔

☆ بچوں کو دودھ پلانے والی مائیں، اپنی خوراک کا خصوصی خیال رکھیں، گوشت، سبزیاں اور دودھ کا استعمال زیادہ کریں۔

☆☆افطاری کی برکات

ڈاکٹر جاوید بشیر (ہومیوپیتھ)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

کان النبی ﷺ یفطر علی رطبات قبل ان یصلی فان لم یکن رطبات فتمرات فان لم یکن تمرات حسا حسوات من ماء ۔ مسند احمد 163/3 ابوداؤد 306/2 ابن خزیمه 277/3-278 ترمذی 70/3

☆ نبی ﷺ نماز (مغرب) سے قبل تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے اور اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہارے) سے روزہ افطار کرتے اور اگر خشک کھجوریں نہ ملتیں تو پانی کے چند گھونٹ بھر لیتے۔

☆☆افطاری میں ہماری خوراک:

☆ افطاری کھجور سے کریں۔ تازہ پانی، دودھ یا فریش جوس کے چند گھونٹ پیئے جائیں۔

☆ فوراً پانی یا شربت نہ پیا جائے۔

☆ افطاری میں تلی ہوئی چیزیں، سموسہ، پکوڑے سے پرہیز کیا جائے۔ زیادہ مرغن غذا اور تیز مرچ مصالحہ سے بچا جائے۔

☆ دودھ، شہد اور پھل کا استعمال کیا جائے۔ مصنوعی شربتوں سے پرہیز کریں۔ دہی یا دودھ کی لسی بنا کر استعمال کریں۔

☆ بہتر تو یہی ہے کہ افطاری میں دودھ اور پھل کھائے جائیں، اور نماز مغرب سے فارغ ہو کر تسلی سے کھانا کھائیں۔

☆ افطاری سے لے کر سونے تک وقفہ وقفہ سے پانی، دودھ اور فریش جوس کا استعمال توانائی کو بحال کر دے گا۔

☆ بچوں کو دودھ پلانے والی مائیں، خوراک کا خصوصی خیال رکھیں، گوشت، سبزیاں اور دودھ کا استعمال کریں۔

☆ معدہ میں جلن کے مریض ٹھنڈا دودھ شہد ملا کر پیا کریں۔ یا دہی استعمال کریں۔

☆ شوگر کے مریض متوازن خوراک اپنے ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق لیں۔

☆ چپاتی، ڈبل روٹی، چکن، مٹن، سبزیاں اور انڈہ استعمال کریں۔

☆ افطاری کے بعد بہت زیادہ کھانے سے گریز کریں، تاکہ آپ با آسانی نماز تراویح ادا کر سکیں گے۔ اور عبادت میں دل لگے۔

☆☆نوٹ:

☆ بازاری کھانوں سے مکمل پرہیز کریں، گھر پر افطاری اور کھانا تیار کیا جائے۔

☆ افطاری کے بعد تازہ پانی زیادہ سے زیادہ پیا کریں۔

☆ رات کی چہل قدمی کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔

موٹاپہ، ہائی بلڈ پریشر، کولسٹرول، شوگر اور جوڑوں کے مریضوں کیلئے

رمضان المبارک میں ﴿ڈائیٹ غذائی پلان﴾

☆☆سحری:

☆ دو ڈبل روٹی کے سلائس، دو شامی کباب، ایک انڈہ ابلا ہوا (بغیر زردی) دہی میڈیم پیالی یا ایک گلاس دودھ بغیر بلائی کے۔ یا

☆ ایک عدد چکن برگر، ایک انڈہ ابلا ہوا (بغیر زردی) دہی ایک میڈیم پیالی یا ایک گلاس دودھ بغیر بلائی کے۔

☆☆افطاری:

☆ ایک عدد کھجور، ایک سیب میڈیم سائز۔ ایک یا دو گلاس نمکین سکنجبین۔ یا

☆ ایک عدد کھجور، ایک پلیٹ فروٹ چاٹ میڈیم سائز۔ ایک یا دو گلاس نمکین سکنجبین۔

☆☆رات کا کھانا:

☆ ایک عدد چکن پیس بغیر چکنائی کے (اوون میں فرائی کیا ہوا یا کوئلوں پر بھنا ہوا)۔ دو سلائس اور ایک کپ قہوہ بغیر چینی۔ یا

☆ سادہ / ابلے چاول ایک پلیٹ، دہی سادہ، تازہ سبز سلاد اور ایک کپ قہوہ بغیر چینی۔ یا

☆ ایک پلیٹ سبزی، دہی سادہ، دو سلائس یا ایک روٹی اور ایک کپ قہوہ بغیر چینی۔ یا

☆ ایک پلیٹ ابلے ہوا سفید چنے، تازہ سبز سلاد اور ایک کپ قہوہ بغیر چینی۔

☆☆نوٹ:

☆ بازاری کھانوں سے مکمل پرہیز کریں، گھر پر افطاری اور کھانا تیار کیا جائے۔

☆ افطاری کے بعد تازہ پانی زیادہ سے زیادہ پیا کریں۔

☆ سفید چینی کی بجائے کینڈرل استعمال کی جائے۔

☆ رات کی چہل قدمی کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔

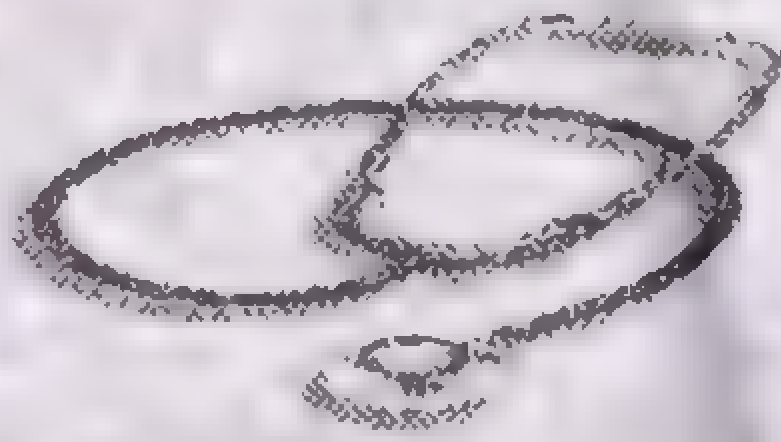
☆ اللہ رب العزت ہمیں رمضان المبارک سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق دے۔ اور ہماری مغفرت فرما دے۔ آمین۔

فزیکل تھراپی

8 ستمبر کو دنیا بھر میں فزیکل تھراپی کا دن منایا جاتا ہے ، اس کا مقصد فزیکل تھراپی کی افادیت اور ضرورت کے بارے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے، فزیکل تھراپی فزیوتھراپی کا ہی ایک اہم شعبہ ہے جس میں مساج، ورزش، ہیٹنگ یا گرمائش، الٹراساؤنڈ ویوز، اور ایسے کئی دوسرے طریقوں سے جسمانی امراض کا علاج کیا جاتا ہے ، فزیوتھراپی نہ صرف ہڈیوں جوڑوں پٹھوں کی تکلیف ، سوزش ، چوٹ ، آپریشن کے بعد اعضاء کی بحالی کیلئے مقبول ہے بلکہ نیوروسرجری، پھیپھڑوں، دل کی سرجری کے بعد بھی مریضوں کو فزیوتھراپی کی ہدایت کی جاتی ہے، فزیوتھراپی کی ابتداء بقراط کے وقت سے ہی ہوگئی تھی، جہاں مریضوں کو آرام دینے کیلئے مساج، مالش اور گرم پانی کا استعمال کیا جاتا تھا، جدید فزیوتھراپی میں مساج، ہاتھوں سے پریشر، بجلی، الٹراساؤنڈ ویوز، ہیٹ اور کولڈ پیڈ، گرم پانی ورزش جیسے تمام طریقوں کو استعمال کیا جاتا ہے، بعض اوقات سانس کے مرض میں مبتلا مریضوں کو بھی فزیکل تھراپی کا کہا جاتا ہے، ایسے مریضوں میں سینے کی فزیوتھراپی کی جاتی ہے، جس سے انکو سانس لینے میں آسانی ہوتی ہے، کئی اعصابی اور دماغی بیماریوں کیلئے مخصوص فزیکل تھراپی موجود ہے جیسا کہ لقوہ، فالج، پارکنسز ڈیزیز، ملٹی پل سکیروسز، پیدائشی دماغی کمزوری، کئی ممالک میں آکوپنکچر بھی فزیوتھراپی کا ہی حصہ تصور کیا جاتا ہے ، اور کئی فزیوتھراپسٹ دیگر طریقوں کے علاوہ آکوپنکچر اور کائروپریکٹس بھی کرتے ہیں۔

گردن، کندھوں، کمر اور جوڑوں میں درد کیلئے بھی فزیوتھراپی کا سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے، بعض اوقات تکلیف ہڈیوں یا جوڑوں میں کسی نس کے دب جانے کے باعث ہوتی ہے، ایسی تکلیف میں جسم کا کوئی حصہ خاص کر بازو یا ٹانگ سن رہتا ہے ، سوئیاں چبھتی محسوس ہوتی ہیں ، بے جان محسوس ہوتا ہے اور درد ہوتا ہے ، ایسے میں اگر سوزش ہو ٹھنڈا کپڑا برف یا کولڈ پیڈ رکھیں، اگر صرف درد ہو سوزش نہ ہو تو گرم کپڑا ہیٹ پیڈ رکھیں ، شدید درد کی حالت میں فزیوتھراپی نہیں کی جاتی بلکہ ادویات کے ذریعے کچھ دن میں درد اور سوزش کم کر کے پھر فزیوتھراپی شروع کی جاتی ہے، فروزن شولڈر، ہشیاٹیکا، گھٹنوں کے درد، گردن کے درد اور لقوہ میں فزیو تھراپی سے دو سے تین ہفتے میں ہی کافی افاقہ ہوتا ہے۔

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران

Drnosheen786@hotmail.com

جیسا کہ اب کئی فزیوتھراپسٹ دوسرے طریقوں کے ساتھ آکوپنکچر، ریفلیکسولوجی، پریشر تھراپی اور کائروپراکٹس بھی کرتے ہیں ، ان طریقوں سے پرانے درد کو بھی کسی حد تک پڑ جاتا ہے، یہ قدیم چینی طریقہ علاج ہیں جو اب کئی ممالک میں فزیوتھراپی میں شامل کرلئے گئے ہیں، ان کے مطابق جسم میں ایسے کئی پوائنٹس یا مقامات ہیں جن پر ہاتھوں کے ذریعے پریشر دینے، مساج کریں، آکوپنکچر کرنے، ہیٹ لگانے یا معمولی بجلی لگانے سے یہ پوائنٹ ایکٹو ہوتے ہیں، ان مقامات پر موجود نسیں جسم کے اندرونی حصوں اور اعضاء تک پیغام رسانی کرتی ہیں جس سے کیمیکل کم یا زیادہ ہوتے ہیں، اور مناسب مطلوبہ مقدار میں آجاتے ہیں، اور تکلیف کم ہوجاتی ہے، اس کیلئے خاص طور پر ہتھیلی اور پیر کے تلوے پر ایسے پوائنٹس کا روزانہ مساج کیا جاتا ہے اور پریشر دیا جاتا ہے جس سے آہستہ آہستہ اندرونی اعضاء اور نظام میں بہتری آتی ہے۔

کھیرا

دنیا میں سب سے زیادہ کھیرا چین میں اگایا جاتا ہے۔ غذائی اجزا میں 90 فیصد پانی کی مقدار کے ساتھ کھیرا گرمی کے موسم میں بہترین غذا ہے۔ ایک کھیرے میں تقریباً 16 کیلوریز ہیں۔ کھیرے میں قابل ذکر وٹامن صرف ایک ہے جو وٹامن کے 'K' ہے۔ جس کی مقدار 16 مائیکروگرام ہے۔ یعنی روزانہ ضرورت کا تقریباً 16 فیصد صرف ایک کھیرا کھانے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ دوسری وٹامن بہت کم مقدار میں ہیں لیکن وٹامن بی 2، بی 6، بی 1، بی 9، وٹامن سی، میگنیشیم، مینگنیز، کیلشیم، فاسفورس، پوٹاشیم، زنک، آئرن، فلورائڈ کی روزانہ ضرورت کی مقدار پائی جاتی ہے۔

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران

Drnosheen786@hotmail.com

غذائی ماہرین کی تحقیق ثابت کرتی ہے کہ کھیرا میں کئی ایسے اجزا ہیں جو جسمانی صحت کے لئے بہت مفید مانے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ''لاگنین'' نامی ایک عنصر دل اور شریانوں کے امراض سے بچاؤ، کچھ اقسام کے کینسر سے بچاؤ (جیسا کہ چھاتی، بچہ دانی، پراسٹیٹ) میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ کیوکربیٹاسن نامی عنصر جسم میں ٹیومر اور کینسر کے خلیوں کو بننے سے روکتا ہے۔ خاص کر خواتین میں ہارمون ایسٹروجن کی زیادتی کے باعث بننے والے کینسر کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

کھیرے میں پائے جانے والے غذائی اجزا خون سے فاضل اور زہریلے مادوں کو صاف کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے زہریلے مادے جسم میں کسی ایک جگہ متواتر اکٹھا ہونے سے اس جگہ ٹیومر یا کینسر بن سکتا ہے۔ ایسے مادوں کی مستقل صفائی اور جسم سے اخراج ضروری ہے۔ غذاؤں میں پائے جانے والے قدرتی اینٹی آکسیڈنٹ اجزا ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن میں سے ایک کھیرا ہے۔

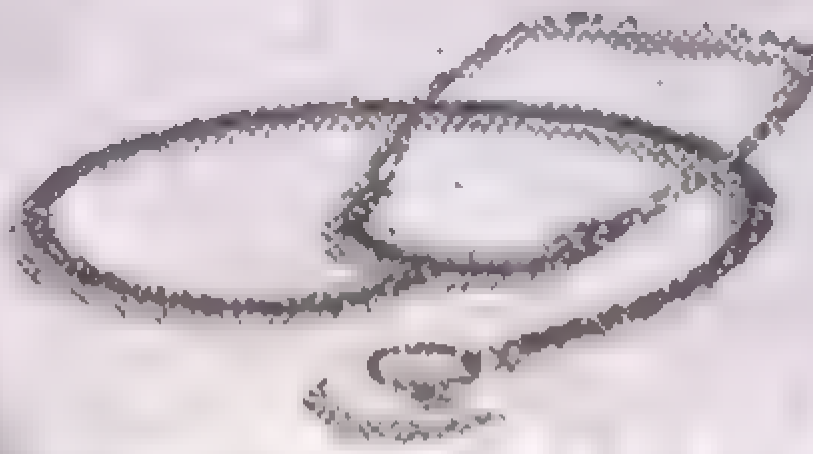
تازہ کھیرے کی ایک اور خوبی جسم سے سوزش پیدا کرنے والے زہریلے مادوں کو ختم کرنا بھی ہے۔ اس کے استعمال سے جوڑوں کی سوزش، جلد کی خشکی، جلن، خارش، آنکھوں کی سوزش، خشکی ختم ہوتی ہے، جسم میں پانی کی کمی پوری ہوتی ہے۔ کھیرا اور کھجور ایسے افراد کے لئے بہترین غذا ہے جن کا خون پتلا ہو یا جنہیں خون بہہ جانے کا مرض ہو جیسا کہ ہیموفیلیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

باڈی بلڈنگ اور سٹیرائڈز

نئے اور نوجوان کھلاڑیوں کا سپورٹس اور باڈی بلڈنگ کے دوران جسم کے پٹھوں کو مضبوط کرنے اور طاقت بڑھانے کی خاطر ادویات کا استعمال کرنا کوئی نئی بات نہیں۔ اس مقصد کے لیے بازار میں کھلے عام ایسی ادویات مل جاتی ہیں جن پر خاص طور پر باڈی بلڈنگ سپلیمنٹ لکھا ہوتا ہے۔ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ تمام سپلیمنٹ صحت کے لیے محفوظ نہیں ہیں۔ گوجرانوالہ اور نواح میں پچھلے کچھ عرصے کے دوران کئی نوجوان باڈی بلڈرز کی اموات ہوئی جن کی وجہ اچانک ہارٹ اٹیک بتائی جاتی ہے۔

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران

Drnosheen766@hotmail.com

باڈی بلڈنگ یا جم جانے والے نوجوانوں کو اپنا جسم مضبوط بنانے کا جنون ہوتا ہے۔ ان میں سے کئی آگے چل کر اسے پروفیشن کے طور پر اپنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جم ٹریننگ کے ساتھ بہترین خوراک لازمی ہے۔ بدقسمتی سے وہ نوجوان جو روزانہ گوشت دودھ پھل جیسی مہنگی خوراک نہیں لے سکتے یا نہیں لینا چاہتے یا جلد از جلد اپنا جسم باڈی بلڈرز جیسا بنانا چاہتے ہیں۔ وہ مسلز بلڈنگ سپلیمنٹ کا سہارا لیتے ہیں اور ایسے میں کسی معیاری سپلیمنٹ کے بجائے مضر یا غیر معیاری دوا یا جلد فائدے کے لئے مضر خطرناک خوراک لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

مسلز بلڈنگ کے لیے سب سے زیادہ ''اینابولک سٹیرائڈ'' ''ANABOLIC STEROID'' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ''ہیومن گروتھ ہارمون HGH، انسولین، اور پیشاب آور دوا DIURETIC بھی لی جاتی ہیں۔ ان کا مقصد کم سے کم وقت میں جسم کے پٹھوں کو مضبوط کرنا اور ان کا MASS بڑھانا ہے لیکن جسم سے چربی کم کرنا ہے۔ دنیا میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں نے بہت کم عرصے میں ان ادویات کی مدد سے اپنے جسم کو باڈی بلڈنگ کے قابل بنایا یا باڈی بلڈرز جیسا بنایا۔ لیکن یہ بھی ثابت ہوا کہ کم عرصے میں بہترین نتائج حاصل کرنے والے ان نوجوانوں میں جگر یا گردے کی خرابی کے علاوہ نوجوانی میں ہی ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔

جم جا کر فٹ رہنے کے لیے ورزش کرنا بہت اچھی عادت ہے۔ لیکن باڈی بلڈر جیسا جسم بنانے کا جنون ایسی ادویات کے استعمال پر مجبور کر دیتا ہے۔ اگرچہ پاکستان باڈی بلڈنگ فیڈریشن نے تمام ہیلتھ کلب اور باڈی بلڈنگ جم پر ادویات کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ یہاں ٹریننگ کرنے والے تمام جوانوں کا مہنگا ڈوپ ٹیسٹ ہو سکے والدین اپنے طور پر جم جانے والے بچوں اور ان کے جم اور کلب پر نظر رکھیں کہ وہاں ایسی ادویات مہیا کی جا رہی ہیں یا نہیں اور کیا ان کا بچہ کسی ایسی دوا کا استعمال تو نہیں کر رہا۔

ایکنی

چہرے پر دانے نکلنا عموماً نوجوانوں کا مسئلہ رہتا ہے۔ ان دانوں کو ایکنی ولگیرس کہا جاتا ہے۔ جلد کی تہوں میں موجود غدود بند ہو جائیں تو جلد کے اوپر دانے بن جاتے ہیں۔ ایکنی کے ساتھ دانے کے گرد سوزش بھی ہو جاتی ہے۔ اکثر دانوں میں پیپ بھر جاتی ہے اور درد بھی رہتا ہے۔ ایکنی کا مسئلہ عام طور پر بارہ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ دانوں کی زیادہ تعداد چہرے اور گردن پر ہوتی ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایکنی چہرے پر کم اور کمر پر زیادہ ہو جائے۔ ایکنی کے دانوں کا سائز چھوٹا بڑا ہو سکتا ہے۔ یہ دانے بہت معمولی سا دھبا، کیل، پھنسی، مہاسے، آبلہ، چھالہ اور بعض دفعہ گلٹی کے برابر بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر غدود کے مادے میں بیکٹیریا جمع ہو جائے تو دانا بہت بڑا، پیپ سے بھرا اور اردگرد جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اکثر نوجوانوں کو بلوغت کے ابتدا میں ہارمون کی تبدیلی کے باعث بھی ایکنی ہو جاتی ہے جو کافی سال رہتی ہے۔

خواتین میں بہت زیادہ ایکنی کے ساتھ وزن بڑھنے لگے تو یہ پولی سسٹک اووری کی نشانی ہے۔ اس کے لئے انہیں الٹرا ساؤنڈ کروا کر چیک کروانا چاہیے۔ صرف جلد پر کریم لگانے سے ایکنی دور نہیں ہوگی یا ایسی خواتین کو خون کے مکمل ٹیسٹ کے ساتھ ''ٹیسٹوسٹیرون'' لیول بھی چیک کروانا چاہئے۔ وٹامن A کی کمی سے بھی نہ صرف چہرے بلکہ گردن، کمر اور بازو پر بھی ایکنی ہو جاتی ہے۔

اگر ایکنی صرف جلد کا مسئلہ ہو اور اس کا باعث ہارمون کی خرابی یا کسی اندرونی نظام کی خرابی نہ ہو تو پھر جلد کا علاج ہی کیا جاتا ہے اور اگر اس کی وجہ ہارمون کی کمی بیشی ہو تو ان ہارمونز کو نکالنا ضروری ہوتا ہے لیکن یہ فیصلہ مکمل تشخیص کے بعد ہی کیا جاتا ہے۔ علاج کیلئے بین زائل پر آکسی ڈیز Benzyol Peroxidase والی کریم جلد پر روزانہ لگائیں۔ اس کے ساتھ Tretenoin, Retenoid کے اجزا والی کریم بھی دستیاب ہیں۔ وٹامن A کی کریم اور ایزی لک ایسڈ کریم بھی دستیاب ہے۔ چند کریم دو یا تین ادویات کا مکسچر ہوتی ہیں۔ انہیں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انہیں روزانہ صبح شام دو سے تین ماہ لگائیں۔ اگر ایکنی سرخی مائل یا اس کے گرد جلد سرخی مائل ہو جائے تو یہ بیکٹیریا کی انفیکشن ہے۔ اس کے لئے اینٹی بائیوٹک کریم لگائیں جیسا کہ ایری تھروسین یا ٹیٹرا سائیکلین یا کلنڈا مائسین، دونوں طرح کی کریم کو اکٹھا ملا کر مکس کر کے بھی لگا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ روزانہ ایک ماہ تک وٹامن اے اور وٹامن سی کی گولی ضرور لیں۔ جلد کی صفائی کے لئے اینٹی ایکنی سوپ یا فیس واش ضرور استعمال کریں۔ غذا میں پھل، سبزی اور پانی زیادہ لیں۔ گوشت، چینی، چاکلیٹ، چائے، کولڈ ڈرنک کم کر دیں۔

☆☆☆

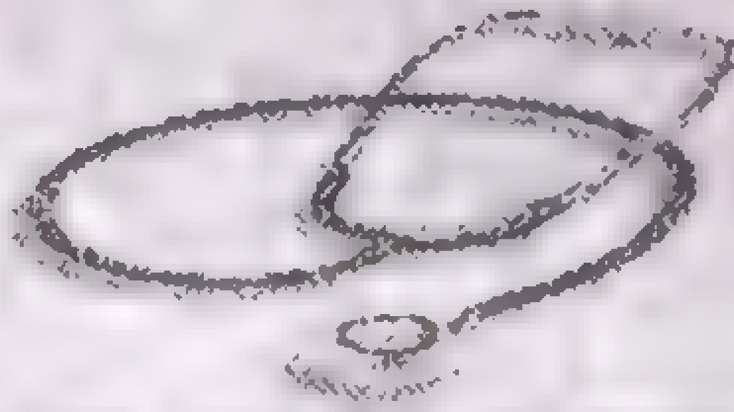
خبریں کلینک

ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

آپ کیسے سوتے ہیں

نفسیاتی ماہرین اور دنیا بھر کی ریسرچ ثابت کرتی ہے کہ کسی بھی انسان کے سونے کا طریقہ یا نیند کے دوران اس کی پوزیشن بتاتی ہے کہ اس کی اصل شخصیت کیسی ہے۔ اکثر لوگ نیند کے دوران بار بار پوزیشن بدل لیتے ہیں لیکن وہ پوزیشن جس میں سب سے زیادہ دیر تک سوتے رہیں یا با آسانی سو سکیں ان کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ماہرین کے مطابق نیند کے دوران عموماً چھ مختلف پوزیشن میں سے ایک ہوتی ہے۔ تقریباً 40 فیصد افراد ''فیٹس پوزیشن'' میں سوتے ہیں۔ جبکہ خواتین اس طرح سونا زیادہ آرام دہ سمجھتی ہیں۔ ایسے میں انسان اکٹھا ہو کر سوتا ہے جیسا کہ ٹانگیں اکٹھی کر کے پیٹ کے ساتھ لگا لیتا ہے۔ ایک ہاتھ اکثر تکیے کے نیچے اور ایک اوپر ہوتا ہے یا ایک ہاتھ تکیے پر اور دوسرا سینے کے برابر ہوتا ہے۔ ایسے افراد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بظاہر بڑے مضبوط یا سخت گیر ہوتے ہیں لیکن اندر سے نرم دل، حساس، اور سوچ کر فیصلہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ یسے لوگ ابتدائی ملاقات پر فری نہیں ہوتے بلکہ کم گو یا شرمیلے نظر آتے ہیں۔ تعلقات بنانے میں کچھ وقت لیتے ہیں۔

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

تقریباً 15 فیصد افراد ''لاگ پوزیشن'' میں سوتے ہیں۔ ایسے افراد ایک کروٹ پر سوتے ہیں۔ ٹانگیں بالکل سیدھی رکھتے ہیں۔ بازو بھی بالکل سیدھے رکھ کر سوتے ہیں۔ ایسے لوگ دوسروں میں جلد گھل مل جاتے ہیں۔ محفلوں اور ہجوم کو پسند کرتے ہیں۔ لوگوں کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاتے، سیدھی سادی اور بے فکری کی زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں۔ کسی بات کو دل پر نہیں لیتے۔

13 فیصد لوگ ''پرنر پوزیشن'' میں سوتے ہیں۔ ایک کروٹ پر سوتے ہیں جبکہ دونوں بازو سیدھے نیچے کی بجائے سامنے کی طرف پھیلا کر سوتے ہیں۔ ہر چیزوں کی شدید خواہش رکھنے والے ہوتے ہیں۔ فیصلہ کرنے میں دیر لگاتے ہیں لیکن جب فیصلہ کر لیں تو بدلنا مشکل ہوتا ہے۔ ان کی شخصیت بہت حد تک کھلی کتاب کی طرح ہوتی ہے۔ اپنی باتیں زیادہ دیر تک چھپا نہیں سکتے۔ ان کی منفی بات یہ ہے کہ جلد مایوسی کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔

8 فیصد لوگ ''سولجر پوزیشن'' میں سونا پسند کرتے ہیں۔ یعنی بیلکل سیدھے، دونوں بازو ساتھ لگا کر۔ ایسے لوگ خاموش طبع ہوتے ہیں۔ زیادہ ملنا جلنا اور لوگوں میں گھلنا پسند نہیں کرتے۔ ہجوم سے دور رہتے ہیں۔ اکیلے رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ تھوڑے ضدی اور اپنے فیصلے خود کرنے والے کسی حد تک مفرور اصولوں کے پکے ہوتے ہیں۔

''فری فالر'' انداز میں 7 فیصد لوگ سوتے ہیں۔ الٹے ہو کر پیٹ کے بل، دونوں ہاتھ تکیے کے اوپر اور سر ایک طرف کر کے سوتے ہیں۔ کھل کر بات کرنے والے، بے دھڑک، تنقید ناپسند کرتے ہیں۔ بظاہر جوشیلے یا نڈر نظر آنے والے یہ افراد اندر سے جلد گھبرا جانے والی شخصیت کے مالک ہیں۔ غیر متوقع صورتحال میں جلد پریشان ہو جاتے ہیں اور کنفیوژ رہتے ہیں۔

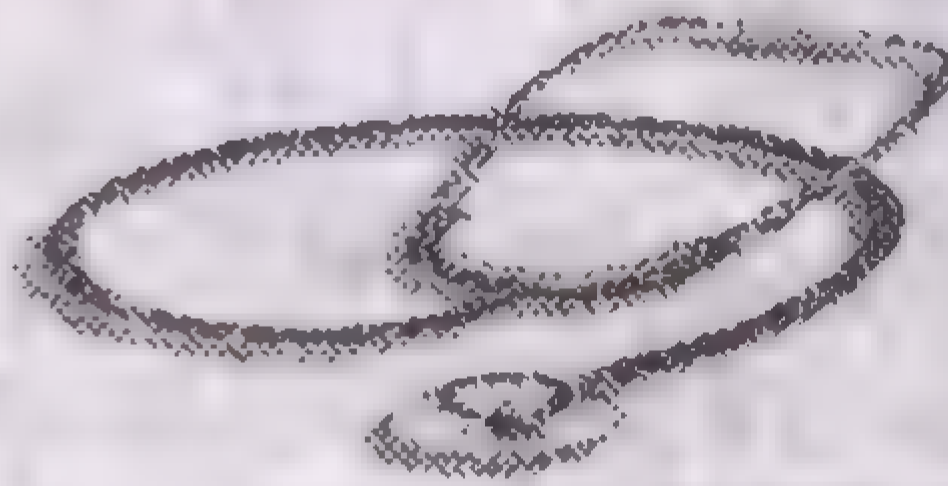
5 فیصد سٹار فش پوزیشن میں سوتے ہیں۔ کمر کے بل سیدھی ٹانگیں دونوں ہاتھ تکیہ پر اوپر کی طرف۔ دوسروں کی بات دھیان سے سنتے ہیں، اچھے دوست ہوتے ہیں، بڑھکیں مارنے کی بجائے کچھ کرنا پسند کرتے ہیں۔ لوگوں کی توجہ حاصل کرنا یا توجہ کا مرکز بننا پسند نہیں کرتے۔ جہاں تک ہو سکے خاموشی سے دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔

☆☆☆

سفید موتیا

آنکھ کے اندر لینز (عدسہ) پروٹین سے بنا ہوتا ہے جو روشنی کی لہروں کو آنکھ کے پردے پر فوکس یا مرکوز کرنے کا کام کرتا ہے۔ مختلف چیزوں اور مختلف فاصلوں کو دیکھنے کے لئے لینز اپنی شکل اور سائز چھوٹا بڑا یا کم زیادہ کرسکتا ہے۔ اگر لینز کی فوکس کرنیکی صلاحیت کم ہوجائے تو چیزیں دھندلی نظر آتی ہیں اسی لئے بہتر دیکھنے کے لئے عینک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر لینز کے اندر پروٹین اور پانی کی مقدار میں تبدیلی آجائے تو لینز شفاف نہیں رہتا اور سفیدی مائل دھندلا ہوجاتا ہے اور ہر تصویر کو دھندلا پیش کرتا ہے۔ بظاہر دیکھنے میں لینز بالکل سفید نظر آنے لگتا ہے۔ اسی باعث اسے سفید موتیا کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے کیٹاریکٹ کہا جاتا ہے جسے یونانی میں آبشار کا مطلب دیا جاتا ہے۔

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

سفید موتیا عموماً 60 سال کی عمر کے بعد کبھی بھی ہوسکتا ہے۔ عمر کے علاوہ اور خاص کر 60 سے پہلے ہونے کی اور وجوہات بھی ہیں جیسا کہ آنکھ میں بار بار انفکیشن' آنکھ میں الرجی' آنکھ میں سرخی رہنا' ذیابیطس' سٹیرائیڈ کا استعمال' سورج کی تیز روشنی میں زیادہ دیر رہنا' غیر متوازن غذا' کم روشنی میں پڑھنا۔ سفید موتیا بتدریج بڑھتا ہے اس کے مکمل ہونے یا نظر کو پوری طرح دھندلا کرنے میں کئی ماہ یا کئی سال لگ جاتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ دونوں آنکھوں میں ایک ساتھ ہی موتیا شروع اور مکمل ہو لیکن ایک آنکھ میں سفید موتیا ہونے کے بعد کسی نہ کسی وقت دوسری میں ہونا کافی حد تک یقینی ہے۔

سفید موتیا ہونے سے نظر دھندلانے لگتی ہے۔ عینک لگواکر یا نمبر بار بار بدلواکر بھی نظر درست نہیں ہوتی اور چیزیں مسلسل دھندلی نظر آتی ہیں۔ موتیا سے بچاؤ کے لئے سورج کی تیز روشنی سے بچاؤ' دھوپ میں سن گلاسز کا استعمال' کنٹیکٹ لینز کا کم سے کم استعمال' آنکھوں کی الرجی اور انفکیشن کا مکمل علاج' متوازن غذا ضروری ہیں۔ آنکھوں کی صحت اور نظر کی بہتری کے لئے ایسی غذائیں استعمال کرنا مفید ہے جن میں بیٹا کیروٹین لیوٹن اور زیا زینتھین موجود ہوں یہ نباتات اور منرل آنکھوں کے لئے بہت ضروری اور فائدہ مند ہیں۔

بیٹا کیروٹین والی قدرتی غذاؤں میں شکر قندی' گاجر' سبز سبزیاں' پیٹھا کدو' سردا' گرما' سرخ شملہ مرچ' خوبانی خشک' مٹر شامل ہیں۔

لیوٹن (LEUTIN) اور زیازینتھین (ZEAXANTHINE) نہ صرف نظر بلکہ آنکھ کے پردے کی صحت کے لئے بھی بہترین ہیں۔ قدرتی ذرائع انڈے کی زردی' مکئی' شملہ مرچ' انگور' کیسوی پھل' براکلی' ساگ' پالک' مالٹا موسمی' زوکینی سبزی' بند گوبھی' سبز پتوں والی تمام سبزیاں آڑو' جیری' پپیتا' رس بھری' فالسہ' دھنیا' پودینہ شامل ہیں۔

☆☆☆

چہرے کا تشنج

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

چہرے کا تشنج، چہرے کا عصبی درد، درد ابرو، تمام ایک ہی مرض ''ٹرائی جیمی نل نیورلجیا'' TRIGEMINAL NEURALGIA کے نام ہیں۔ جسے ''ٹی این'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس درد میں مریض کے چہرے کے ایک جانب شدید درد اٹھتا ہے۔ بالکل ایسے جیسے ایک طرف کرنٹ لگا ہو، یا ٹیس پڑی ہو یا کسی نے چھری سے کاٹ دیا ہو۔ یہ درد وقفے وقفے سے اٹھتا ہے اور لگاتار نہیں رہتا۔ ابتداء میں لوگ اسے دانت یا کان کا درد بھی سمجھ لیتے ہیں۔ یہ درد اکثر کان سے دانت یا جبڑے کے درمیان چہرے کے حصے پر ہوتا ہے۔ یہ مرض عموماً 50 سال سے زائد عمر کے افراد میں ہوتا ہے۔ عورتوں میں اس کی شرح زیادہ ہے۔ اگر 30 سے کم کے کسی شخص کو ایسی علامات کے ساتھ درد ہو تو اس میں اعصابی نظام کے دوسرے امراض کی چھان بین بھی کرنا چاہیے۔

''ٹرائی جیمینل نرو'' دماغ سے نکلنے والی پانچویں بڑی نس ہے۔ یہ نس دباؤ پریشر حرارت اور درد کے لیے خاصی حساسیت رکھتی ہے۔ یہ چہرے جبڑے کی حساسیت اور چبانے کے سگنل کو دماغ تک لے جاتی اور واپس لاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نس کا وہ حصہ جو دماغ سے باہر ہے اور چہرے تک پھیلا ہوتا ہے کسی باعث دباؤ میں آجاتا ہے یا اس پر پریشر پڑتا ہے جس کے باعث وقفے وقفے سے ایسا درد اٹھتا ہے۔ جیسا کہ چوٹ لگنے، دانت میں کیڑا لگنے، دانت خراب ہونے، دانت کیلئے غلط انجکشن لگ جانے، گلے کے پچھلے حصے میں گلٹی بننے سے اس نس پر پریشر پڑ جاتا ہے۔ ایک اور وجہ نسوں کے گرد پائی جانے والی حفاظتی جھلی کی خرابی ہے جسے ''ملٹی پل سکلروسز'' کہا جاتا ہے۔

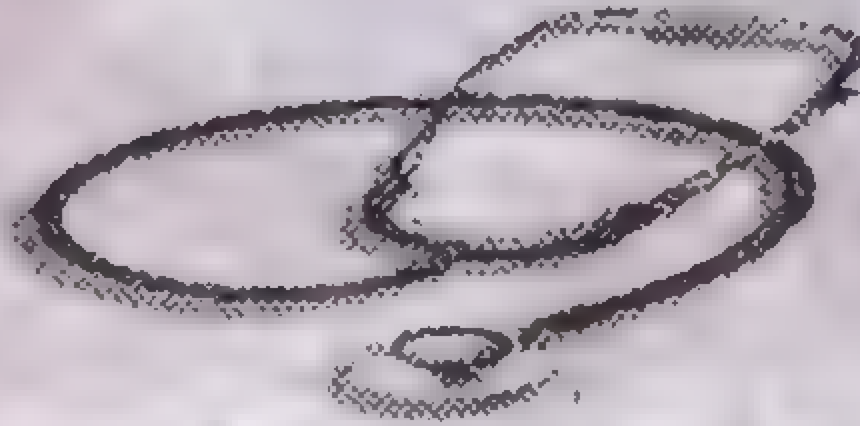
ٹی این کا درد وقفے وقفے سے دن یا رات میں کئی بار اٹھتا ہے۔ مریض کے مطابق اس کے چہرے پر ایک خاص مقام ہے جس کے چھیڑے جانے پر درد شروع ہو جاتا ہے۔ دانت صاف کرنے، خارش کرنے، تیز ہوا، کوئی چیز لگنے، چبانے، تیز گرمی یا تیز سردی لگنے، زیادہ منہ کھولنے، اونچا بولنے، اونچی آواز سن لینے، یا ایسی کسی معمولی بات پر بھی درد چھڑ جاتا ہے۔ درد کی نوعیت میں مریض کو پہلے چہرے کے ایک طرف بار بار ہلکے جھٹکے لگنے، یا تشنج جیسی علامت کا احساس ہوتا ہے۔ پھر یہ درد کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ''ٹرائی جیمینل نس'' چہرے پر چار طرح پھیلتی ہے یا تین شاخیں بناتی ہے۔ کان سے آنکھ کے ساتھ کا حصہ، گال کی ہڈی، ناک، اوپر کا ہونٹ، اوپر کے جبڑے کا حصہ، گال کا نچلا، جبڑے کا نچلا، نچلے ہونٹ کا حصہ شامل ہیں۔ درمیانی شاخ کا درد سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ٹی این کی تشخیص زیادہ تر مریض کی بتائی جانے والی علامات پر ہی کر لی جاتی ہے۔ اسے ختم کرنے کیلئے عام درد کشا ادویات کارآمد نہیں ہوتی بلکہ اس کیلئے خاص ادویات لینا پڑتی ہیں۔ قابل ذکر اور محفوظ ترین TEGRETOL ہے۔ دیگر میں BACLOFEN اور CARBA MAZEPINE شامل ہیں۔ ہر دوا کی خوراک مریض کے درد کی شدت کے مطابق طے کی جاتی ہے البتہ اسے لگاتار لینا ضروری ہے۔ شدید درد کی صورت میں مریض کو ''نروبلاک انجکشن لگایا جاسکتا ہے۔'' اور اگر یہ دونوں طریقے کارگر نہ ہوں تو آپریشن کے ذریعے نس کو بند کیا جاتا ہے اس پر ہا پریشر ختم کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

ذیابیطس اور نیوروپیتھی

نیوروپیتھی اعصابی نظام کا نقصان ہے یعنی دماغ، نسوں میں ہونے والی خرابی نیوروپیتھی کہلاتی ہے۔ اس تکلیف میں دماغ سے نسوں (NERVES) اور پھر نسوں کے درمیان سگنل بھیجنے یا پیغام رسانی میں کمی اور سستی ہوجاتی ہے۔ دماغ سے براہ راست نسوں اور دماغ سے حرام مغز کے ذریعے نسوں کو سگنل جاتے اور آتے ہیں۔ نسوں کا یہ نیٹ ورک تمام جسم کے ہر حصے تک جاتا ہے اسی لیے جسم کے کسی بھی بیرونی یا اندرونی حصے میں ہونے والی حرکت، یا چوٹ اور اس کے ردعمل کیلئے دماغ سے ہر وقت سگنل جاری ہوتے ہیں۔ نیوروپیتھی کی کیفیت ذیابیطس میں بہت عام ہے کیونکہ ذیابیطس کے مریضوں میں خاص کر وہ جنہیں بہت لمبے عرصے سے مرض ہو یا وہ جن میں ذیابیطس کنٹرول اچھا نہ ہو خون کی نالیاں پوری طرح سے خلیوں اور نسوں کی آکسیجن اور غذائیت نہیں پہنچا سکتیں اس لیے نسوں کی سگنل آگے بھیجنے کی اہلیت بھی کم ہوجاتی ہے۔

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

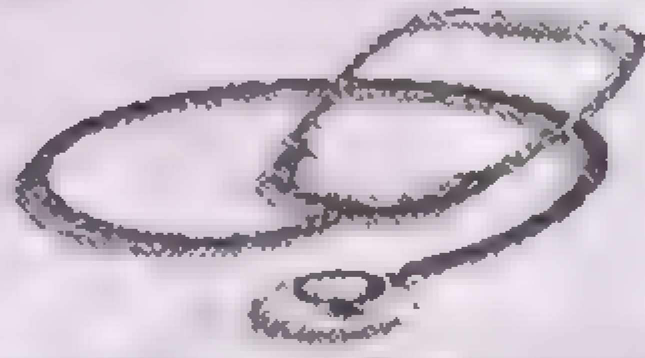
نیوروپیتھی سے پیروں، ٹانگوں، ہاتھوں میں بے حسی کی کیفیت ہوجاتی ہے۔ ہاتھوں، پیروں میں سردی، گرمی محسوس کرنے کی حس کم ہوجاتی ہے کیونکہ دماغ سے سب سے دور ہونے والے مقامات میں پیر ہیں اس لیے نیوروپیتھی سب سے پہلے پیروں میں ہوتی ہے پھر بڑھتے ہوئے ٹانگوں تک آجاتی ہے۔ نیوروپیتھی کے باعث جسم کے پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ معدہ خالی ہونے میں زیادہ وقت لیتا ہے جس سے معدہ میں متلی، قے، پیٹ پھولنا، ڈکار، قبض، بے آرامی رہتی ہے۔ مثانہ میں کنٹرول کا مسئلہ ہوسکتا ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد بھی حاجت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اچانک بستر یا کرسی سے کھڑے ہوں تو سر چکرا جاتا ہے یا کمزوری ہوتی ہے۔ بلڈ پریشر لو ہو سکتا ہے۔ پیروں اور ٹانگوں پر پسینہ کم آتا ہے جس سے یہ جگہیں خشک ہوجاتی اور بعض اوقات خارش ہوسکتی ہے۔ رفتہ رفتہ نسوں کی بے حسی درد کی شکل اختیار کرجاتی ہے ایسا ہونے لگے تو یہ ذیابیطس کی ایک پیچیدگی کی ابتداء ہے۔

علاج کیلئے لازمی شوگر کنٹرول کریں۔ پیروں کو صاف رکھیں، پیروں کی ورزش یا واک کریں کیونکہ اس سے پیروں اور ٹانگوں کو خون کی گردش بہتر ہوگی اور نسیں بہتر کام کریں گی۔ روزانہ رات نیم گرم پانی کے ٹب میں پیر ڈبو کر بیٹھیں اس سے بھی خون کی گردش بہتر ہوگی اور درد کو آرام آئے گا۔ وٹامن B.6 اور B.12 کی گولیاں دو سے تین ماہ روزانہ لیں۔

☆☆☆

☆☆☆☆ ڈائلیسز ☆☆☆☆

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران

Drnosheen786@hotmail.com

گردوں کا کام جسم کے فاضل مادوں کو خون سے الگ کر کے جسم سے خارج کرتا ہے۔ جب گردے کام کرنا چھوڑ دیں تو اس عمل کیلئے ڈائلیسز مشین کا سہارا لینا پڑتا ہے یہ مشین مصنوعی گردہ ہے جو خون کو فاضل فالتو مادوں سے صاف کر دیتی ہے اگر ایسا نہ کیا جاتے تو مریض کی جان جا سکتی ہے۔

ڈائلیسز دو طرح کا ہوتا ہے۔ پیرا ٹونیل ڈائلیسز (PD) جس میں فاضل مواد کو پیٹ کے ذریعے نکالا جاتا ہے۔ سرجری کے ذریعے پیٹ میں ایک نالی لگائی جاتی ہے۔ اس سے دو لیٹر تک ڈائلیسز مائع یا پانی پیٹ میں داخل کیا جاتا ہے۔ اس سے ہر چھ گھنٹہ بعد زہریلا مادہ نکالا جاتا ہے۔ مستقل ڈائلیسز کروانے والے مریض ڈاکٹر سے سیکھنے کے بعد اس عمل کو گھر پر بھی کروا سکتے ہیں۔ البتہ اس کیلئے ٹریننگ اور صفائی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ یہ عمل سستا ہے لیکن پرانا ہونے اور انفکشن کا رسک ہونے کے باعث بہت زیادہ مقبول نہیں ہے۔

دوسرا طریقہ ہیمو ڈائلیسز HD ہے جس میں ڈائلیسز مشین کے ذریعے گردے صاف کیے جاتے ہیں۔ عموماً ایک ہفتے میں دو سے تین بار ڈائلیسز کیا جاتا ہے۔

اس عمل کے لئے مریض کے جسم کی کسی بڑی شریان میں مستقل ''فسٹولا'' بنایا جاتا ہے۔ ڈرپ لگانے کی سوئی یا بریلولا کی طرز پر یہ زیادہ دیر مستقل رہنے والا طریقہ ہے جس میں بار بار نیا بریلولا نہیں لگانا پڑتا۔ اس میں سوئی کی بجائے ایک سوئی کی مانند ٹیوب چھوٹے سے آپریشن سے جسم کی بڑی شریان میں ڈال دی جاتی ہے اور اس پر پٹی باندھ دی جاتی ہے۔ ہر بار ڈائلیسز کروانے کے لئے اس پٹی کو کھول کر ٹیوب سے ڈائلیسز مشین کو جوڑا جاتا ہے۔ اس کے ایک سرے سے خون صفائی کے لئے مشین میں جاتا ہے اور صاف ہونے کے بعد دوسری جگہ سے جسم میں دوبارہ داخل ہوتا ہے۔ ڈائلیسز کے دوران مریض کی کسی بڑی شریان سے ٹیوب مشین سے جوڑ دی جاتی ہے۔ تین چار گھنٹے کے دوران مریض کے جسم کا خون بار بار اسی ٹیوب کے ذریعے صاف ہوتا ہے۔

ڈائلیسز کے عمل کے لئے عام پانی نہیں بلکہ خاصی ڈائلیسز فلٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ ڈایالائزر کہا جاتا ہے۔ پہلی ڈائلیسز مشین 1943ء میں ہالینڈ کے ایک طبی ماہر نے تیار کی جسے وہ بتدریج بہتر کرتا گیا۔ البتہ 16 ناکام ڈائلیسز اور دو سال بعد ایک عورت کا کامیاب ڈائلیسز کیا گیا جو اگلے سات سال تک اس سے مستفید ہوتی رہی۔

ڈائلیسز کے دوران مریض میں خون کی کمی ضرور ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض مستقل بنیادوں پر ادویات لیں یا انجکشن لگوائیں۔ اسی طرح ان مریضوں کو پانی کم استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ خوراک میں پروٹین مثلاً گوشت چکن مچھلی کھا سکتے ہیں، البتہ کیلا، کھجور، مالٹا، کینو سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے پوٹاشیم بڑھ جاتا ہے جو دل کیلئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

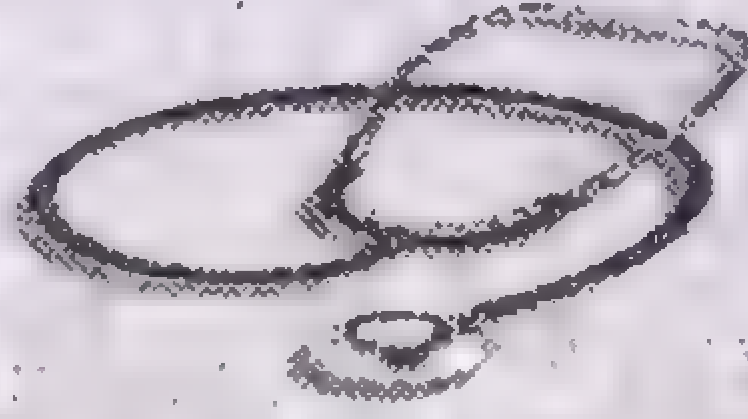
عام طور پر ایک دفعہ کے ڈائلیسز کا خرچ پانچ سے چھ ہزار ہے۔ ہفتے میں کم از کم دو بار ڈائلیسز کروانا لازمی ہے یوں ماہوار اخراجات چالیس سے پچاس ہزار تک ہو سکتے ہیں۔

بعض اوقات گردے کسی انفکشن یا دواؤں کے اثر کے باعث کام کرنا چھوڑ جاتے ہیں اور مریض کو وقتی ڈائلیسز کروانا پڑتا ہے۔ ایسے میں اصل وجہ دور کر کے گردے دوبارہ کام کرنا شروع کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

سبزیاں کتنی ضروری؟

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

سبزیاں اور پھل جسم سے زہریلے مادے ختم کرنے اور قوت مدافعت بڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دنیا بھر میں ملٹی وٹامن گولیوں کا رواج تبھی ہوا جب لوگوں نے غذا میں سے تازہ پھل اور تازی سبزی کم کر دی۔ اگر روزمرہ خوراک میں پھل سبزی بڑھا دیں تو یقین جانیں وٹامن کی گولی کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔

پھلوں کو تازہ کھانا ہی ضروری ہے ہمارے ہاں سبزی کو اتنا زیادہ پکا دیا جاتا ہے کہ اس کی اصل افادیت ضائع ہو جاتی ہے۔ اصولاً سبزی کو صرف اتنا پکائیں کہ ان کا کچا پن دور ہو جائے۔ سلاد میں استعمال کی جانے والی سبزیاں کو بطور خاص اسی طرح بغیر پکائے کھانا چاہیے مختلف سبزیوں کے اجزا مختلف خوبیاں اور افادیت رکھتے ہیں۔ غذا میں روزانہ سبزیاں لینے سے ہی ان کے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں جو سبزی کچی نہ کھائی جا سکے اسے بھون کر پکانے کی بجائے اس کا سوپ بنا کر پینا زیادہ اچھا ہے۔ اگر ممکن ہو تو سٹیم کر کے کھالیں۔

چقندر خون کی کمی دور کرتا ہے، جگر کے امراض میں فائدہ مند ہے۔ اس کے اجزاء کینسر اور ٹیومر کے خلیوں کو ختم کرتے ہیں۔ شملہ مرچ میں وٹامن سی، بی، کیروٹن کے علاوہ ایسے اجزاء ہیں جو خون صاف کرنے کا کام کرتے ہیں یہ اجزاء خون کے زہریلے مادوں کو مارتے ہیں، خون پتلا رکھتے ہیں، دل کے امراض سے بچاتے ہیں، بلڈ پریشر کم کرتے ہیں، سفید موتیا سے بچاؤ دیتے ہیں۔ سیم کی پھلیوں میں ایک عنصر لیوڈوپامین سے ملتا ہے اور پارکنسزم کے مریضوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے رعشہ کو کم کرتا ہے۔

بند گوبھی معدے کے السر، تیزابیت اور ہاضمے کیلئے مفید ہے۔ بند گوبھی براکلی کے اجزا اینٹی آکسیڈنٹ ہونے کے باعث خون میں زہریلے مادے نہیں بننے دیتے۔ مستقل بند گوبھی کھانے والے افراد بہت حد تک کینسر سے محفوظ رہتے ہیں۔

پھول گوبھی میں بند گوبھی سے کم توانائی ہے۔ اس کے وٹامن بھی جسم سے فاسد مادے خارج کرتے ہیں۔

گاجر میں کیروٹین وٹامن اے آنکھوں اور جلد کیلئے بہت اچھی ہے اس کا روزانہ استعمال خواتین میں چھاتی کے کینسر سے بچاؤ فراہم کرتا ہے۔ کھیرا میں دیگر اجزاء کے ساتھ پانی' مولی بیڈنم کی زیادہ مقدار، جسم میں سوزش کو کم کرتی ہے، جسم کے زائد پانی کو خارج کرتا ہے، جلد کے اندر نئے خلیے بناتا ہے، جسم کی بافتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ کھیرا نہ صرف کھانے میں بلکہ جلد پر ماسک بنا کر لگانے کیلئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بینگن انتہائی کم کیلوریز والی سبزی ہے اس لیے اکثر وزن کم کرنے کیلئے بینگن کھایا جاتا ہے۔

لہسن کولیسٹرول کم کرتا ہے، خون کی نالیوں کو کھولتا ہے، وزن کم کرتا ہے جسم میں قوت مدافعت بڑھاتا ہے۔

ادرک قے متلی بدہضمی کو دور کرتا ہے۔ جوڑوں کی سوزش کو کم کرتا ہے۔

کرم کلاں سبزی اگرچہ بہت کم کھائی جاتی ہے لیکن جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے جوڑوں کی سوزش کم کرتی ہے اور فاسفورس کی زیادہ مقدار کے باعث انہیں مضبوط کرتی ہے۔ لیموں جسم کے زہریلے مادے ختم کرتا ہے اور انہیں خارج کرتا ہے۔ اسی لیے وزن کم کرنے اور ہاضمے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جلد پر لگانے سے جلد کے اندر جمع زہریلے مادے صاف کرتا ہے۔ سبز پیاز بلڈ پریشر کم کرتا ہے۔ پیاز میں دیگر اجزاء کے ساتھ سلفر کی خاص مقدار ہے خون کو پتلا رکھتا ہے، سانس کی نالیوں کو کھولتا ہے، بلڈ پریشر کم رکھا ہے، جراثیم مارنے کی اصلاحیت رکھتا ہیں۔ بھنڈی کے اجزاء اعصابی نظام کو مضبوط کرتے ہیں۔ مٹر قوت مدافعت بڑھاتے ہیں۔ مولی جگر کے خلیوں کو مضبوط کرتی ہے، بائل کو خارج کرتی ہے، یرقان اور پتے کی پتھری سے محفوظ رکھتی ہے۔ شکر قندی ٹیومر کینسر اور سوزش زدہ خلیوں کو ختم کرتی ہے، شلجم جسمانی کمزوری دور کرتا ہے۔ ان میں زیادہ تر سبزیاں سلاد بنا کر کھائی جا سکتی ہیں۔

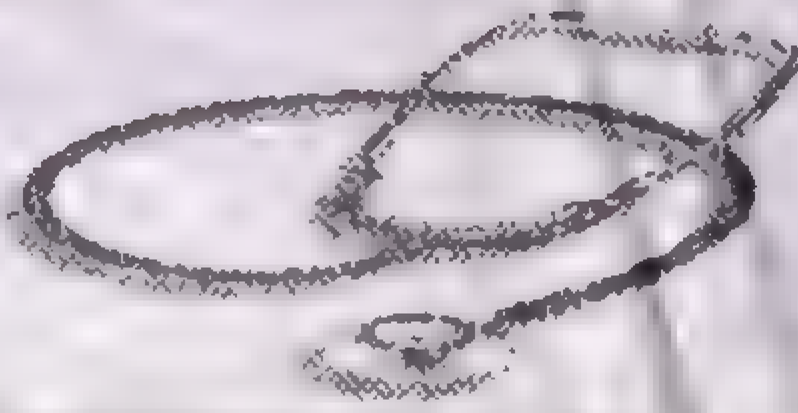
☆☆☆

گردے کیسے کام کرتے ہیں

انسانی جسم میں گردے خون کی صفائی اور کیمیائی اجزا کے توازن کو برقرار رکھنے کے کام کے ساتھ اور بھی کئی کام سرانجام دیتے ہیں۔ انسانی مٹھی کے سائز کے دونوں گردوں سے روزانہ تقریباً 50 گیلن خون گزر کر فلٹر ہوتا ہے۔ جس سے اندازاً آدھا گیلن فالتو مضر اجزا اور پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ جسمانی خلیوں میں روزانہ ہونے والی توڑ پھوڑ کے بعد بننے والے فالتو اجزا بھی خون میں شامل ہو کر گردوں سے فلٹر ہوتے ہیں۔ صفائی کی خاطر خون ہر گردش پر گردوں سے بھی گزرتا ہے۔

گردوں کا اصل کام فلٹر کی طرح صفائی کا ہی ہے۔ جیسے روزانہ گھر کی صفائی کی جاتی ہے۔ اگر کچھ دن صفائی نہ ہو تو کوڑا گھر کے اندر ہی رہ جائے گا۔ اسی طرح جسم کو بھی اپنے فالتو بیکار مادے نکالنے کے لئے ہر وقت صفائی کی ضرورت ہوتی ہے جو گردے ہی کرتے ہیں۔

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

گردوں کے اندر صفائی کا کام کرنے کے لئے انتہائی باریک نالیاں "نیفرون" ہوتی ہیں۔ ان کی تعداد تین سے دس لاکھ تک ہو سکتی ہے۔ خون کی نالیوں کے سرے ان نیفرون سے جڑے ہوتے ہیں اور خون کے اجزا نیفرون میں داخل ہو جاتے ہیں۔ البتہ خون نیفرون میں نہیں جاتا۔ نیفرون سے گزرتے ہوئے جسم کو جن اجزا کی ضرورت ہوتی ہے وہ نیفرون کی جھلی سے واپس خون میں چلے جاتے ہیں۔ بیکار اجزا پانی کے ساتھ پیشاب بن کر گردوں سے باہر نکل جاتے ہیں۔ گردے جسم کے فالتو پانی کو بھی خارج کرتے ہیں اور نمکیات اور دیگر اجزا کے ساتھ پانی کا توازن بھی قائم رکھتے ہیں، خون میں ایسڈ (تیزابیت) کو متوازن رکھتے ہیں۔

گردے "رینن" ہارمون بناتے ہیں جو بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے۔ گردوں سے "اریتھرو پائٹن" ہارمون بنتا ہے جو ہڈیوں کے گودے کو متحرک کر کے خون کے سرخ ذرات بناتا ہے۔ ایک اور ہارمون "کیلسی ٹرال" بناتے ہیں جو وٹامن ڈی کو فعال شکل دیتا ہے تاکہ جسم میں کیلشیم کو روک سکے۔ گردوں میں خرابی کے بعد یہ تینوں ہارمون بھی بننا کم ہو جاتے ہیں یا بند ہو جاتے ہیں اس لیے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے، خون کی کمی ہو جاتی ہے، وٹامن ڈی اور کیلشیم کم ہو جاتے ہیں، ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں، ایسڈ بڑھ جانے سے غنودگی تھکن اور سستی ہو جاتی ہے۔

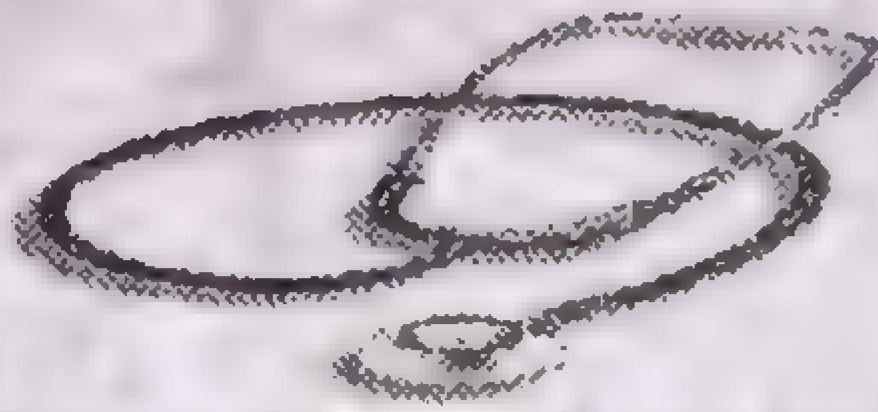
صحت مند شخص کے جسم میں گردے سو فیصد کام کرتے ہیں۔ اگر پچاس فیصد بھی کام کرتے رہیں تو صحت پر کوئی خاطر خواہ فرق نہیں پڑتا جیسا کہ ایک گردہ عطیہ کرنے سے احتیاط کے ساتھ باقی زندگی گزر سکتی ہے۔ لیکن اگر گردے چالیس فیصد سے کم کام کریں تو گردوں کی خرابی کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اگر گردے پندرہ فیصد سے کم کام کریں تو ڈائلسز کی ضرورت پڑتی ہے۔

گردوں کو خراب کرنے والی بیماریاں زیادہ تر "نیفرون" کو ہی خراب کرتی ہیں۔ جس سے نیفرون کے کام کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ گردوں کو بتدریج خراب کرنے والے امراض میں ذیابیطس سرفہرست ہے۔ کنٹرول میں نہ رہنے والا بلڈ پریشر بھی گردوں کو خراب کرتا ہے۔ ان کے علاوہ درد کم کرنے والی ادویات کا بہت زیادہ استعمال، بیکٹیریا وائرس فنکس انفیکشن، پتھری بھی گردے خراب ہونے کی وجہ بنتے ہیں۔

☆☆☆

گیسٹروسکوپی

خبریں کلینک



ڈاکٹر نوشین عمران
Drnosheen786@hotmail.com

گیسٹروسکوپی ایک ایسا ٹیسٹ ہے۔ جس میں خوراک کی نالی، معدے اور چھوٹی آنت کے پہلے حصے ڈیوڈینڈم کا اندرونی معائنہ کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے اینڈوسکوپ کا آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس ٹیسٹ کو اکثر اینڈو سکوپی بھی کہا جاتا ہے۔ اینڈوسکوپ ایک باریک پلاسٹک کی لچکدار ٹیوب ہے جس کے آگے بہت چھوٹا کیمرہ لگا ہوتا ہے۔ ٹیوب یا نالی منہ کے ذریعے اندر داخل کی جاتی ہے۔ یہ تاثر غلط ہے کہ نالی ناک سے داخل کی جاتی ہے۔ منہ سے داخل کرنے کے بعد آہستہ آہستہ آگے دھکیلا جاتا ہے۔ خوراک کی نالی معدے اور پھر چھوٹی آنت کے پہلے حصے تک اندرونی حالت کا معائنہ کیا جاسکتا ہے۔ نالی کے کیمرے کے باعث ڈاکٹر براہ راست بھی اندرونی سطح دیکھ سکتا ہے اور اسے ٹی وی سکرین پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ کیمرہ کے ساتھ ایک لائٹ بھی موجود ہوتی ہے جو اندرونی سطح کو روشن کرتی ہے۔ اور اسی باعث اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس نالی میں اتنی گنجائش ہوتی ہے کہ اس کے اندر کوئی اور باریک آلہ تار کے ذریعے داخل کیا جاسکے۔ مثلاً اگر ڈاکٹر کو معائنہ کے دوران اندرونی حصے میں کوئی خرابی نظر آئے یا کوئی ٹیومر یا زخم ہو تو ایک باریک آلے کے ذریعے اس کی بائی آپسی کی خاطر تھوڑا مواد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اندرونی زخموں، رستے ہوئے خون کو بند کرنے کیلئے اسی نالی کے ذریعے انجکشن لگایا جاسکتا ہے۔

گیسٹروسکوپی عموماً ایسے افراد میں کی جاتی ہے جنہیں السر کا خدشہ ہے، ادویات کے ذریعے، بدہضمی، معدے کی دوسری علامات یا درد کنٹرول نہ ہوتا ہو، بار بار قے متلی ہو اور دوا سے نہ رکے، کھانے نگلنے میں دشواری ہو یا معدے خوراک کی نالی کا ایسا مسئلہ جو عام طبی معائنے سے تشخیص نہ ہو سکے۔ ان میں السر، ٹیومر کینسر جیسے مسائل بھی شامل ہیں۔

گیسٹروسکوپی ٹیسٹ کیلئے مریض کو بے ہوش نہیں کیا جاتا بلکہ ٹیسٹ سے کچھ دیر پہلے سن کرنے کی خاطر دوا پلا دی جاتی ہے۔ اس سے زبان حلق سن ہو جاتا ہے اور نالی گزارتے تکلیف کم ہو جاتی ہے مریض کو سیدھا لٹا کر نالی کے سرے کو پانی کے گھونٹ کی طرح نگلنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ اسے آگے کی طرف دھکیلا جاتا ہے۔ مریض ٹیسٹ کے بعد پانچ چھ گھنٹے تک سوائے پانی کے چند گھونٹ کے اور کچھ نہ لے تو بہتر ہے۔ ٹیسٹ کے بعد مریض باآسانی گھر جاسکتا ہے اور رپورٹ اسی وقت بتادی جاتی ہے البتہ بائی آپسی کی رپورٹ ملنے میں کئی دن لگ سکتے ہیں۔

یہ ٹیسٹ صرف ماہر ڈاکٹر ہی کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے خصوصی تربیت لی جاتی ہے۔ ٹیسٹ اگرچہ بہت زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتا لیکن اکثر مریضوں کو ٹیسٹ کروانے کے دوران کافی دقت محسوس ہوتی ہے۔ کئی ایک کو حلق میں خارش یا خراش ہو جاتی ہے۔ دانتوں یا مسوڑھوں پر سوج ہو جاتی ہے، زبان پر خراش آجاتی ہے، ڈاکٹر تجربہ کار نہ ہو تو گیسٹروسکوپی نالی کے باعث خوراک کی نالی یا معدے میں زخم آسکتے ہیں جن سے خون جاری ہو جاتا ہے۔

یہ ٹیسٹ صرف منہ حلق خوراک کی نالی معدے اور ڈیوڈینم کا معائنہ یا بائی آپسی کر سکتا ہے یا ان حصوں میں کوئی اور عمل کر سکتا ہے۔ اس کے ذریعے پتے جگر یا لبلبے کو نہیں دیکھا جاسکتا۔

☆☆☆

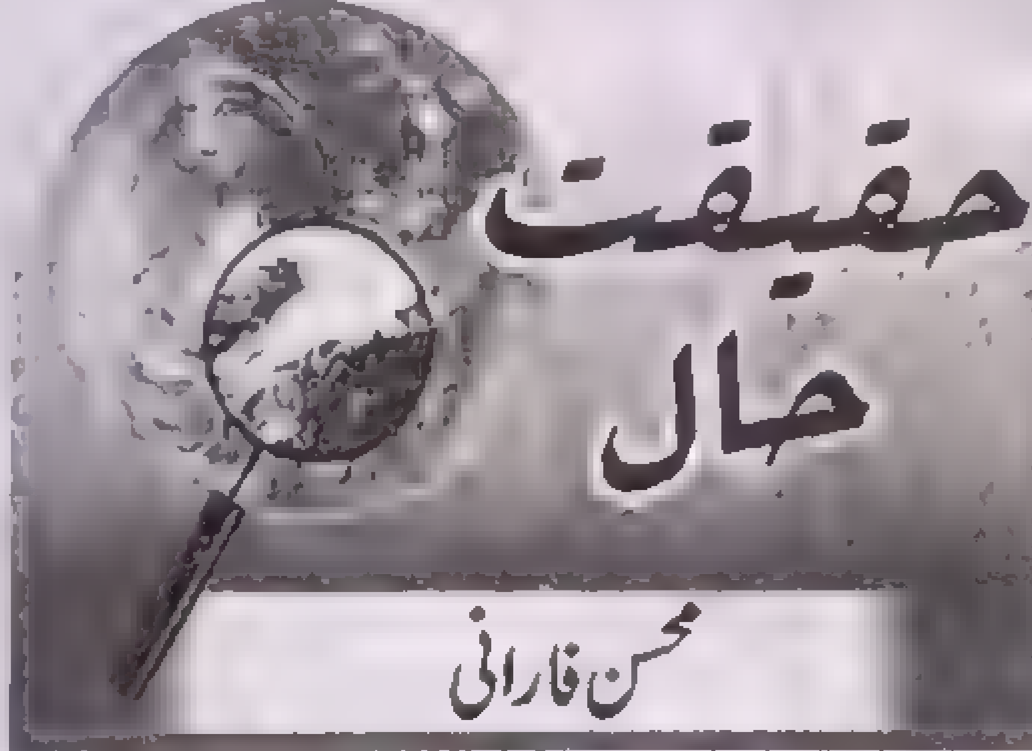
الرجی کے فلو سے نجات کیونکر؟

راقم مئی 1964ء میں چک نمبر 31 ای بی لالہ لدھارام نزد عارف والا سے لاہور میں وارد ہوا اور پھر یہیں کا ہو کے رہ گیا۔ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کی ایف ایس سی سال اول کی (ای) کلاس میں داخلہ ملا۔ سائیکل پر اچھرہ سے کالج جانا ہوتا۔ ان دنوں کا لاہور آج کے مقابلے میں بہت صاف ستھرا اور خوشگوار تھا۔ آلودگی نہ ہونے کے برابر تھی کہ گاڑیاں کم تھیں۔ موٹر سائیکل اور رکشے بھی گنتی کے تھے اور ابھی شہر میں تانگے کی سواری عام تھی۔ ڈبل ڈیکر او منی بسوں میں سفر کا اپنا مزہ تھا۔ لاہور صوبے کا سب سے بڑا شہر تھا مگر سب کھلے منہ پھرتے تھے۔ یہ منہ پر "چھکلی" یا ماسک چڑھا کر سڑکوں پر نکلنے کی ضرورت لوگوں کو 92-1991ء کے بعد پیش آئی (راقم نے "چھکلی" سے ہمیشہ احتراز کیا ہے) جب ٹیلی فون کے تار کھمبوں کے بجائے زیر زمین بچھانے کے لیے لاہور کی بیشتر سڑکیں کھودی گئیں، اچانک شہر میں گرد اور آلودگی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا اور ڈسٹ الرجی بہت سوں کے لیے باعث آزار بن گئی۔

اس سے پہلے بازار میں ریڑھی ٹھیلے سے کٹے ہوئے پھل کھا لینے میں کوئی قباحت نہ تھی مگر اب ڈسٹ الرجی اور فلو کے وائرس نے ہمارا بھی قافیہ تنگ کر دیا۔ چھینکیں روز کا معمول ہوا اور فلو اور بخار سے صحت متاثر ہونے لگی۔

جولائی 1993ء میں راقم اردو ڈائجسٹ (سمن آباد) میں ادارتی فرائض سرانجام دیتا تھا، انجمن اہل سنت بلتستان (سکردو) کے مدرسے کی ٹویوٹا جیپ میں جو مرمت کے لیے راولپنڈی آئی تھی، مدرسے کے ذمہ داران سمن آباد آئے اور ہمیں بلتستان کے سیر سپاٹے کی دعوت دی، چنانچہ راقم، مدیر منتظم اردو ڈائجسٹ ڈاکٹر اعجاز حسن قریشی کے فرزندگان ہارون اعجاز و طاہر اعجاز اور ان کے ایک دوست اس دورے پر نکل پڑے۔ مشترکہ دوست حاجی عبدالغفور بھی ساتھ لے لیے۔ سیلانی قسم کے حاجی صاحب کھانے پکانے کے ماہر تھے، انہوں نے ایک سٹوو اور مرچ مسالے راولپنڈی سے ساتھ لے لیے۔ اگلی رات نتھیا گلی میں اور اس سے اگلی رات کاغان کے آگے ناران میں، پھر ایک رات مانسہرہ میں اور ایک رات حکلوٹ میں گزار کر سکردو پہنچ گئے اور پھر چار پانچ روز بلتستان کے خوبصورت مقامات اور وادیاں، خپلو سے آگے مچلو گاؤں اور دم سم کی فوجی پوسٹ تک دیکھا کیے جہاں سے آگے سیاچن کی طرف بلا اجازت جانا ممنوع تھا۔ واپسی پر سکردو ایئرپورٹ سے اڑے اور اسلام آباد آن اترے۔

اس خوشگوار سفر میں راقم کو یہ تجربہ ہوا کہ جامعہ اسلامیہ (سکردو)، جنت نظیر مدرسہ اہل حدیث (غواڑی)، پہاڑی گاؤں براہ خپلو اور مچلو میں ہم جن کے بھی مہمان ہوئے، وہاں تازہ رس بھرے میٹھے شہتوت اور رسیلی شیریں خوبانیاں پلیٹوں میں ہمارے آگے رکھ دی جاتیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ راقم جو بلتستان کے سرد موسم میں شدید زکام میں مبتلا ہو گیا تھا، شہتوت اور خوبانیاں کھانے سے زکام جاتا رہا۔ مزیدار شہتوت کیا تھے، بس کھاتے جاؤ اور سب ہضم!



واپس لاہور پہنچے تو پھر ڈسٹ الرجی کے ستم نے آ لیا۔ انسیڈال کی گولی سے وقتی افاقہ ہوتا۔ جسم میں قوت مدافعت کی شدید کمی تھی۔ پھر یہ ہوا کہ ڈاکٹر محمد سرور جو ایٹمی توانائی کمیشن کے لاہور آفس میں بطور انجینئر تعینات ہوئے، انہوں نے ہمارے محلے میں کرائے پہ آن بسیرا کیا۔ ان کی صاحبزادی رضوانہ (حال ڈاکٹر ایم بی بی ایس) اور ہماری بڑی بیٹی صباحت سکول میں کلاس فیلو تھیں۔ یوں ڈاکٹر محمد سرور سے جو ہومیو پیتھ معالج بھی ہیں، دوستانہ تعلقات استوار ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے مسلم روڈ (سمن آباد) پر جز وقتی کلینک کھول لیا تھا۔ ان کے دم سے ہم علاج معالجے میں ایلو پیتھی سے ہومیو پیتھی پر آ گئے۔ میٹھی گولیوں اور ڈراپس سے ڈسٹ الرجی سے افاقہ تو رہا لیکن پرہیز نہ ہو پاتا اور بازار کی کوئی چیز جس پر معمولی سی گرد کا بھی شائبہ ہوتا، کھا لیتے تو پکڑے جاتے اور شدید فلو اور بخار، ناک میں جمے ریشے اور کھانسی و بلغم کے عوارض میں دس پندرہ دن مبتلا رہتے۔

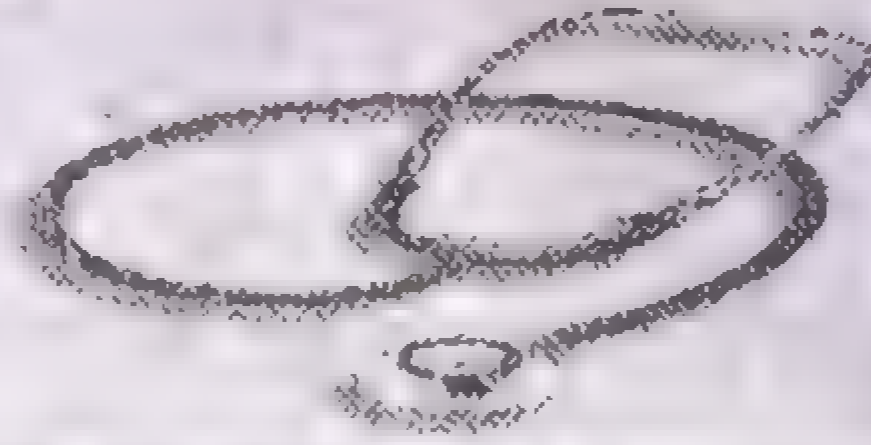
2000ء میں راقم نے نوائے وقت کے گھاٹ کا پانی پینا شروع کیا اور چار سال بعد نوائے وقت (ندائے ملت) سے مستعفی ہو کر کتاب و سنت کے عالمی ادارے دارالسلام کی لاہور برانچ نزد سیکرٹریٹ میں تاریخی و جغرافیائی تحقیق و ادارت کے فرائض ادا کرنے کا آغاز کیا۔ ادارے کے منتظم حافظ عبدالعظیم ہر سال کارکنان کو تفریحی ٹور پر لے جاتے تھے۔ ایک سال ہم کھیوڑہ نمک کی کان دیکھنے گئے۔ دو مزدا کوچوں میں صبح صبح دفتر نزد سیکرٹریٹ سے نکلے۔ اپریل کے ابتدائی دن تھے۔ سمن آباد موڑ اور گلشن راوی کے راستے موٹروے پر جا چڑھے۔ اس سے سڑکوں پر جھاڑو دینے والے گرد اڑا رہے تھے۔ اتفاق سے میں جہاں بیٹھا تھا، ادھر کی کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا، چنانچہ سکھیاں پل تک جاتے جاتے مجھے چھینکوں اور بہتے نزلے نے آ لیا۔ میں ہومیو پیتھک گولیاں پھانکنے لگا مگر زکام کی شدت میں کمی نہ آئی۔ جیب میں ٹشو کے پارچے بھی ختم ہو گئے۔ مجھے سخت پریشانی نے آ لیا کہ ساتھی تو سارا دن مزے کریں گے مگر میرا چھینک چھینک کر شام تک برا حال ہو جائے گا۔

لیکن اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ پچھلی کوچ کا ٹائر پنکچر ہو گیا اور ڈرائیور ٹائر بدلنے میں مصروف ہو گیا، لہٰذا ہماری گاڑی بھی کالا شاہ کاکو انٹر چینج پر رک گئی۔ وہاں سائیڈ روڈ اور مین روڈ کے درمیان گھاس کی پٹی پر بیری کا ایک درخت تھا۔ ساتھی اتر کر بیر کھانے میں مشغول ہو گئے۔ ایک ساتھی نے مجھے کچھ بیر دیے۔ وہ کھانے سے مجھے فلو سے قدرے افاقہ محسوس ہوا۔ پھر خود میں نے گھاس میں گرے کچے پکے بیر چن کر جیب بھر لی۔ اتنے میں پچھلی گاڑی آ گئی اور ہم آگے چلے۔ وہ دو مٹھی بیر کھانے سے پندرہ بیس منٹ میں میرا فلو یوں ختم ہو گیا جیسے فلو ہوا ہی نہیں تھا۔ دراصل دیسی بیر وٹامن سی کا خزانہ ثابت ہوئے تھے جس کی جسم میں کمی زکام اور فلو کا باعث بنتی ہے۔ وہ کمی پوری ہونے سے میرا فلو جاتا رہا تھا۔

قارئین کرام! زکام یونانی لفظ ہے اور طب یونانی کی یہ اصطلاح عرب طبیبوں نے نزلے کے معنی میں استعمال کی۔ اس مرض کی شدید شکل انگریزی میں انفلوئنزا کہلاتی جسے مختصر طور پر فلو کہا جاتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں 1918ء میں لاکھوں لوگ فلو کی وبا سے ہلاک ہو گئے تھے۔ میرے بیان کردہ ذاتی تجربات کا حاصل یہ ہے: 1۔ زکام اور فلو سے بچنا ہے تو وٹامن سی والے پھل روزانہ صبح شام باقاعدگی سے بلا ناغہ استعمال کریں، مثلاً امرود، سیب، آم، انگور وغیرہ (امرود میں وٹامن سی کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے)۔ لیکن شرط یہ ہے پھل شہر کی گرد سے آلودہ نہ ہو۔ اس سے بچنے کے لیے پھل اس وقت خریدیں جب صبح پھل فروش منڈی سے لے کر آتا ہے۔ بہتر ہے کریٹ یا ٹوکری سے نکلوا کر پھل خریدیں۔ 2۔ کھانے کی کوئی بھی چیز منہ میں ڈالنے یا پھل کاٹنے یا وضو کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھو لیں۔ 3۔ بعد از دوپہر یا شام کو ریڑھی سے خریدا ہوا پھل عموماً زکام اور فلو کا باعث بنتا ہے۔ 4۔ اس برس مئی سے آم دستیاب تھا۔ راقم عموماً صبح دفتر جانے سے پہلے آم خرید لیتا۔ اگر شام کو آم یا سیب خریدتا تو استعمال سے پہلے آم اور ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھو لیتا۔ اس احتیاط سے پوری گرمیوں میں زکام یا فلو نہیں ہوا۔ 5۔ اب آم ختم ہو رہے ہیں تو راقم انگور استعمال کرنے لگا ہے، وہ بھی میٹھے اور صبح خرید کر۔ کھٹا انگور کھانسی کا باعث بنے گا۔ انگور کے بعد صبح خریدے ہوئے امرود یا سیب کام آئیں گے۔ شام کا خریدا ہوا سیب بھی صابن سے دھو کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ 6۔ لاہور کا فلو وائرس اس قدر خبیث ہے کہ سادہ پانی کے ساتھ گرد آلود پھل کو دھونے سے بھی نہیں اترتا۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ گرد آلود پھل کو سادہ پانی سے دھو کر چھلکا اتار کر کھا لیا جائے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے کیونکہ گرد کا وائرس پھل کا چھلکا اتارتے وقت آپ کے ہاتھ اور پھل کے گودے کو آلودہ کر سکتا ہے جس سے زکام اور فلو کا امکان باقی رہتا ہے۔ 7۔ راقم کا معمول یہ ہے کہ صبح پکتے دلیے یا سویوں یا رات کی باریک کی ہوئی روٹی میں چینی کے بجائے آٹھ دس کھجوریں یا ایک بڑے میٹھے آم کا گودا یا ایک دو امرود مع شہد یا کھجور ڈال کر ناشتے میں استعمال کرتا ہوں۔ ڈبل روٹی اور بیکری کی چیزوں سے نفور ہوں۔ ان پکتے حلوے میں شام کو خریدا ہوا پھل کاٹ کر ڈال لیتا ہوں، یوں وائرس جاں بحق ہو جاتا ہے۔ اس طرح ام الامراض قبض بھی نہیں ہوتی اور بواسیر سے بھی مکمل آرام رہتا ہے (بشرطیکہ بواسیر کا مریض مرچ کم سے کم استعمال کرے) وما علی الا البلاغ!/

راقم اللہ کے فضل سے دور جدید کی مختلف بیماریوں سے 72 سال کی عمر میں محفوظ ہے۔

خوشبو سے علاج



ڈاکٹر نوشین عمران

Drnosheen786@hotmail.com

خوشبو سے علاج کو ایروماتھراپی کہا جاتا ہے۔ خوشبو نہ صرف مزاج کو خوشگوار بناتی ہے بلکہ کئی جسمانی تکالیف سے مسائل کو کم کرنے میں بھی مددگار ہے۔ سائنسی بنیادوں پر خوشبو کے اثرات اور استعمال کی تصدیق اور تائید کی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ کمرے یا گھر میں کسی خاص خوشبو کا ایئر فریشنر سپرے کریں تو موڈ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ کافور یا دوسری کئی طرح کی خوشبو تیل اور پتیوں کی صورت بھی ملتی ہیں جنہیں جلایا جاتا ہے یا کمروں میں ان کی ''دھونی'' دی جاتی ہے۔ دھونی دینے کا یہ قدیم طریقہ ایروماتھراپی کی ہی ایک قسم ہے۔

خوشبو صرف پھولوں سے ہی نہیں بلکہ پودے کے مختلف حصوں مثلاً چھال' تنے' جڑ' پتیوں سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ ایروماتھراپی میں خوشبو کو صرف سونگھا ہی نہیں جاتا بلکہ اس کے تیل مختلف طریقوں سے استعمال کیے جاتے ہیں۔ تیل لگانے' مساج کرنے یا ان کی خوشبو ناک میں داخل ہونے سے پٹھوں' ہڈیوں پر اپنا اثر دکھاتی ہے اور دماغ کے ذریعے اعصابی نظام کو بہتر بناتی ہے۔ ایروماتھراپی میں زیادہ تر نفسیاتی تناؤ' ڈپریشن' موڈ کی بہتری' جسمانی درد کا علاج کیا جاتا ہے۔ خوشبو کے اثرات مختلف طریقوں سے مرتب ہوتے ہیں۔ مختلف خوشبوؤں اور مختلف پودوں کی خوشبو کے اثرات مختلف ہوتے ہیں۔ خوشبو کے ناک میں پہنچنے کے بعد ناک کے اندرونی اعضاء اور نسیں متحرک ہو جاتی ہیں اور اعصابی نظام کے ذریعے دماغ تک اس کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ خوشبو کے مالیکیولز دماغی خلیوں میں احساسات اور جذبات کو متحرک کرتے ہیں مثلاً ''لیونڈر'' کی خوشبو دماغ کو سکون دیتی ہے جیسے نیند کی گولی اثر کرتی ہے۔ لیونڈر آئل کا کنسیٹیون گردن پر مساج سکون دیتا ہے اور نیند آجاتی ہے رات کو کمرے میں لیونڈر کی خوشبو آرام دہ نیند دیتی ہے۔ ایروماتھراپی کے ماہرین کے مطابق پودوں سے حاصل کیے گئے تیل مختلف طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ جلد پر مساج' سونگھنے' کمرے میں خوشبو جلانے' نہانے کے پانی میں شامل کرنے۔ یہ دماغ کو سکون دیتے ہیں۔ نفسیاتی اور ذہنی مسائل کو دور کرتے ہیں جلد کی حفاظت کرتے ہیں' بال گرنے سے روکتے ہیں' بے چینی اضطراب کم کرتے ہیں' قبض اور نظام ہضم کو درست کرتے ہیں' جسمانی درد دور کرتے ہیں' چنبل کا علاج کرتے ہیں' جراثیم کو مارتے ہیں۔

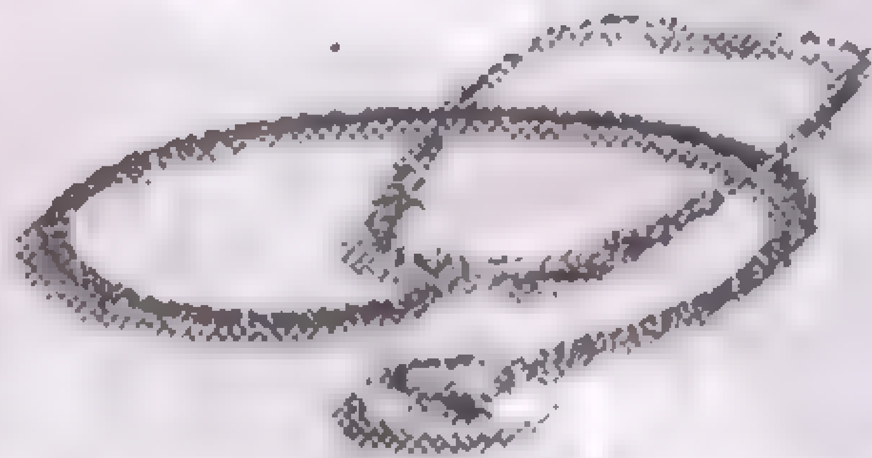
دنیا بھر میں ایروماتھراپی سے ایسے مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے اور انہیں اپنایا جا رہا ہے چند آئل جو عموماً استعمال کیے جاتے ہیں ان میں لیونڈر آئل ذہنی تناؤ' ڈپریشن' نیند کی کمی کے لئے استعمال ہوتا ہے' لیمن گراس' بدہضمی' چہرے کی ایکنی' جسمانی درد' پسینہ کی زیادتی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لیموں پیروں کی سوزش' پیروں میں فنگس انفیکشن' جسم پر موکے' رنگت اور جلد کے نکھار' پیروں' ٹانگوں پر پھولی ہوئی رگوں سے تکلیف میں کمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تلسی کا تیل سانس کی تکلیف' زکام سردی' تھکن' آرتھرائٹس' جانور کے کاٹے ڈنگ' مچھروں سے حفاظت' سائی نس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تیج پات بالوں کی خشکی' اعصابی دردیں' خون کی بہتر گردش' پٹھوں کے کھنچاؤ' ہاتھ پاؤں میں سوئیاں چبھنا جیسے مسائل کے حل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سبز الائچی کا تیل بھوک کی کمی' پیٹ درد' منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے ہے۔ دار چینی' قبض' پٹھوں کا درد' تھکن دور کرنے کے لئے ہے۔

☆☆☆

فولک ایسڈ

فولک ایسڈ یا فولیٹ یا وٹامن B9 اگرچہ خوراک کا معمولی حصہ ہے، لیکن جسم میں اس کے کام بہت اہم ہیں۔ حاملہ خواتین میں فولک ایسڈ کی کمی سے دوران حمل بچے کی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔ ایسے بچوں میں نہ صرف دل کے پیدائشی نقائص ہوتے ہیں بلکہ ان کے اندر نیورل ٹیوب بھی پوری طرح نہیں بنتی جس سے دماغ، اعصابی نظام یا حرام مغز میں نقص یا کٹے ہونٹ تالو پیدا ہوسکتا ہے۔ کینیڈا میں ہونے والی ایک تحقیق اور تجربات کے مطابق حاملہ خواتین کو روزانہ کم ازکم سو ملی گرام فولک ایسڈ درکار ہے۔ اگر ایک دن مقدار کم ہو تو اگلے چند دن میں پوری کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر دوران حمل فولک ایسڈ کی مقدار مسلسل کم رہے تو بہت امکان ہے کہ بچے میں کوئی پیدائشی نقص ہوجائے گا۔ کینیڈا میں جب حاملہ خواتین کو فولک ایسڈ کی مقدار بذریعہ دوا، خوراک یا ایسی خوراک کے ذریعے دی گئی جس میں فولک ایسڈ کا اضافہ کیا گیا تھا تو ایسے پیدائشی نقائص کے کیس 23-11 فیصد کم ہوگئے۔

فولک ایسڈ جو وٹامن B9 ہے خلیوں کی تقسیم اور ان کی نشوونما کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ دوران حمل اگر ایسے بچوں میں پیدائشی نقائص نہ بھی ہوں تو آگے چل کر ذیابیطس، میٹا بولک سنڈروم، دمہ کی شکایات ہوجاتی ہیں۔ فولک ایسڈ کی کمی تولیدی نظام کو بھی متاثر کرتی ہے جس سے بانجھ پن ہوسکتا ہے فولک ایسڈ کی کمی ہوجانے سے ہونے والی کچھ علامات یہ ہیں۔ منہ کے اندر اور کناروں پر چھالے زبان پر سوج، دست، ڈپریشن، خون کی کمی، کمزوری، تھکاوٹ، بالوں کی رنگت میں تبدیلی خاص کر گرے رنگ کے بال۔



خبریں کلینک

ڈاکٹر نوشین عمران

Drnosheen786@hotmail.com

وٹامن کی کمی نہ ہو اس کیلئے قدرتی خوراک کے ذرائع بہترین طریقہ ہیں۔ سپلیمنٹ اس صورت میں دیئے جاتے ہیں جب کسی بھی وٹامن یا منرل کی کمی کی نمایاں علامات ہوں یا خون کے ٹیسٹ کے ذریعے ان کی تصدیق ہوجائے ایسی صورت میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دو سے تین ماہ سپلیمنٹ جاری رکھے جائیں قدرتی غذائیں جن میں فولک ایسڈ کی زیادہ مقدار موجود ہے ان میں گہرے سبز رنگ کی پتوں والی سبزی، ساگ پالک، مٹر، بندگوبھی، براکلی، سلاد، کرم کلاں، شملہ مرچ، مالٹا، کنو، پپیتا، کیلا، خربوزہ، گریپ فروٹ، انگور، دودھ اور دودھ سے بنی غذائیں، انڈہ، گوشت، مچھلی، سرخ لوبیا، مونگ پھلی، ٹماٹر شامل ہیں۔

موجودہ دن

حج پر جانے کے دن ہیں۔ حجاج کرام حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ حاجیوں کی رہنمائی کے لئے مولانا امیر حمزہ کی حالیہ کتاب ''محمدؐ اور مکہ مدینہ'' کے آخری باب ''الوداعی حج'' کو قسط وار شائع کر رہے ہیں تاکہ اللہ کے رسولؐ کے حج کے ایمان افروز مناظر کو ملاحظہ کر کے حج کے ارکان ادا ہو سکیں۔ ان اقساط سے ''جرار'' کے فیس بک پیج ''جرار آفیشل'' پر بھی دنیا بھر سے اردو دان حجاج استفادہ کر سکیں گے۔ (ادارہ)

اللہ کے رسولؐ کا الوداعی حج

چلو چلو مکہ چلو

ہجرت کیے ہوئے...... مکہ کو چھوڑے ہوئے مدینہ کو بسائے ہوئے میرے حضورؐ کو ۹ سال ہو گئے۔ دسواں سال بھی اپنے خاتمے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ میرے حضورؐ نے حج کرنے کا اعلان کر دیا۔ میرے حضورؐ کا یہ پہلا حج تھا۔ سارے عرب میں نقارہ بج گیا کہ شاہِ عربؐ حج کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ بھی اعلان تھا کہ جو چاہے ساتھ چلے۔ چنانچہ مدینہ منورہ اور اطراف و اکناف میں ایک جذبہ تھا، ایک ولولہ تھا کہ حج کو جائیں گے، حضورؐ کے ہمراہ جائیں گے...... سارے عرب سے مسلمان اس کوشش میں تھے کہ حج کو جائیں تو حضورؐ کے ساتھ جائیں۔ چنانچہ ہر ایک مدینے آ رہا تھا کہ حضورؐ کا ساتھی بن کر مکہ جائے۔ جن کے لیے سفر بہت لمبا تھا، وقت تھوڑا تھا وہ اپنے اپنے میقات سے مکہ کی جانب چل رہے تھے کہ چلو مکہ چلتے ہیں اور وہاں حضورؐ کے ساتھ مل جائیں گے...... الغرض! ان دنوں کی صورتِ حال حضرت جابر بن عبداللہؓ یوں بیان کرتے ہیں!

''اللہ کے رسولؐ نے ۹ سال مدینہ میں گزار دیے، حج کو نہیں گئے۔ پھر لوگوں میں دسویں سال اعلان کرا دیا کہ اللہ کے رسولؐ حج کرنے تشریف لے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مدینہ میں بے شمار لوگ آ گئے۔'' مسلم: ۱۲۱۸۔

قارئین کریم! حدیث، سیرت اور تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان دنوں کا منظر یہی نظر آتا ہے!

چلو ۔۔ چلو ۔۔ مکہ ۔۔ چلو
حضورؐ ۔۔ کے ۔۔ ہمراہ ۔۔ چلو

عقیق کی راہیں

حضرت انسؓ بتلاتے ہیں!

''ہم لوگ اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے ظہر کی نماز چار رکعات ادا فرمائی۔'' (بخاری 1546)

قارئین کرام! مسجد نبوی سے ذوالحلیفہ تک کوئی چودہ کلومیٹر کا سفر ہے۔ یہ سفر طے کرتے کرتے میرے حضورؐ ایک وادی میں تشریف لے آئے ہیں...... اس وادی کا نام ''عقیق'' ہے۔ علامہ سمہودیؒ اپنی کتاب ''وفاء الوفاء'' میں حضورؐ کا یہ جملہ لائے ہیں:

''مجھے عقیق کی وادی پسند ہے۔''

قارئین کرام! کئی صدیاں پہلے یمن کا ایک بادشاہ اس علاقے میں آیا تھا۔ اس کا نام ''تبع'' تھا۔ ''تبع'' کا تذکرہ قرآن کی سورہ ''دخان'' میں بھی آیا ہے۔ جی ہاں! جب وہ یثرب آیا اور یثرب کی مذکورہ وادی سے اس کا گزر ہوا تو اس کی ہریالی اور شادابی کو دیکھ کر کہنے لگا! ''یہ تو زمین کا عقیق (خوب صورت پتھر) معلوم ہوتا ہے، تب سے اس وادی کا نام ''عقیق'' مشہور ہو گیا۔

اللہ اللہ! میرے حضورؐ کو بھی یہ وادی پسند تھی...... میں کہتا ہوں جب اللہ نے دیکھا کہ میرے محبوب کو یہ وادی پسند ہے تو اللہ نے اس وادی کو مبارک بنا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بتاتے ہیں!

''جب اللہ کے رسولؐ ذوالحلیفہ کی ایک وادی (عقیق) کے درمیان رات کا پڑاؤ کیے ہوئے تھے تو آپؐ کو خواب دکھلایا گیا اور بتلایا گیا کہ!

''میرے محبوب! آپ اس وقت ایک برکتوں بھرے میدان میں ہیں۔''

ذوالحلیفہ

حلف اس کا مادہ ہے جس کا معنی قسم اُٹھانا ہے۔ حلیف بھی اسی سے ہے۔ حلیفہ تصغیر ہے اور مؤنث ہے۔ اسی لیے عرب لوگ اپنی بچیوں کا نام بھی ''حلیفہ'' رکھتے ہیں [illegible] جی ہاں! ذوالحلیفہ کے مبارک مقام پر حاجی ارادہ اور قصد کرتا ہے۔ اللہ کے گھر میں جانے کا۔ عمرہ اور حج کرنے کا۔ وہ یہاں عہد و پیمان باندھنے والا ہے۔

''ذوالحلیفہ'' پورے علاقے کا نام ہے۔ جہاں آج ''مسجد ذوالحلیفہ'' ہے، اس کو اللہ کے رسولؐ نے اہل مدینہ کا میقات مقرر فرمایا ہے۔ یہ وادی عقیق کی مغربی سمت میں ہے۔ جی ہاں! ہم بات کو مزید آگے بڑھاتے ہیں کہ میرے پاک حضور نبی کریمؐ جب اس وادی میں تشریف لائے تو:

''آپؐ نے اپنی سواری کو بطحاء کے میدان میں بٹھایا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔''

جی ہاں! میرے حضورؐ ظہر کے وقت مدینہ منورہ سے چلے اور عصر کے وقت ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔

حضرت انسؓ بتلاتے ہیں کہ یہاں:

''اللہ کے رسولؐ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں (قصر نماز) ادا فرمائیں۔''

حضرت انسؓ مزید بتلاتے ہیں:

''پھر آپؐ نے رات یہیں ذوالحلیفہ میں گزاری اور صبح ہو گئی۔''

قارئین کرام! اگلے دن صبح ہوئی تو حضورؐ نے صحابہ کو ایک خوش خبری سنائی۔ ملاحظہ ہو...... فرمایا!

''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا ''فرشتہ'' آیا اور کہنے لگا: اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور یہ بھی اعلان کر دیجیے کہ میں نے حج کے ساتھ عمرہ کرنے کی بھی نیت کر لی ہے۔''

اللہ اللہ! وادی عقیق مبارک...... اس کا کنارہ ذوالحلیفہ بھی مبارک اور اس وادی کا میدان ''بطحاء'' بھی مبارک...... میرے حضورؐ ظہر تک یہیں ٹھہرے رہے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو حضرت انسؓ بتلاتے ہیں کہ:

''حضور نبی کریمؐ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔''

امام بخاریؒ اسی بات کو اس انداز سے لائے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ''فصلّی بہا'' ذوالحلیفہ کے مقام پر (دو رکعت قصر) نماز ادا فرمائی۔ (بخاری: 1532)

ذوالحلیفہ آنے والو! آپ دیکھ رہے ہو کہ یہاں اب ''مسجد ذوالحلیفہ'' ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں اللہ کے رسولؐ نے نماز ادا فرمائی۔ سعودی عرب کے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے اس جگہ بڑی عالی شان مسجد بنوائی۔

ذرا غور کیجیے! چودہ سو سال قبل یہاں کیا ایمان افروز منظر ہو گا جب حضورؐ یہاں موجود تھے۔ میں سوچتا ہوں جب یہاں ہزاروں صحابہ کرامؓ نے رات گزاری، ان کے قدم لگے، حضورؐ کی موجودگی میں وہ کس قدر خوش تھے کہ حضورؐ کے ساتھ حج کرنے جا رہے ہیں۔ جی ہاں! اس مبارک میدان نے جہاں حضورؐ کے مبارک قدموں کو بوسے دیے وہاں میرے حضورؐ کے پاک باز صحابہ کے قدم بھی چومے۔ اس میدان کا دُور دُور تک چپہ چپہ مبارک ہے۔ بالشت بالشت میں برکت ہی برکت ہے۔ مدینہ پاک کے میقات ذوالحلیفہ سے جو احرام باندھ کر مکہ جا رہے ہیں انہیں مبارک ہو...... مبارک ہو...... مسجد ذوالحلیفہ میں صاف ستھرے طہارت خانے ہیں اور وہاں غسل کیجیے، احرام باندھیے اور مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کیجیے...... اور آیئے! اب چودہ سو سال پیچھے چلے جائیں۔ حضورؐ کی روانگی کا وجد آفریں منظر ملاحظہ کریں۔

بالوں میں گوند

میرے حضورؐ کی دس سالہ مدنی جد و جہد کا پھل سامنے ہے۔ اب میرے حضورؐ ''سرکارِ مدینہ'' سے بہت آگے ''سرکارِ عرب'' بن چکے ہیں۔ سارا عرب آپؐ کے زیرِ نگیں ہے۔ ''جزیرۃ العرب'' کے آپ شاہ بن چکے ہیں اور اب اپنے رب کریم کے حضور مکہ میں حاضری دینے جا رہے ہیں۔

مدینے سے مکہ کئی دنوں کا سفر ہے، پھر بے شمار لوگ آپؐ کے ساتھ ہیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں!

''میں نے حضورؐ کے آگے لوگوں کو دیکھا تو حد نگاہ تک سوار اور پیدل لوگ ہی لوگ تھے۔ آپؐ کے دائیں جانب دیکھا تو یہی حال تھا۔ آپؐ کے بائیں طرف نظر کی تو یہی کیفیت تھی۔ جب میں نے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی یہی نوعیت تھی۔ جی ہاں! اللہ کے رسول ہمارے درمیان تھے۔''

قارئین کرام ذرا تصور کیجیے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ جب چلیں گے، اونٹوں اور گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے قدموں کی دھول بھی اڑے گی۔ ریگستانی اور پہاڑی علاقوں میں یہ دھول اگرچہ کم ہوتی ہے مگر اتنے بڑے قافلے کی دھول بھی کوئی کم نہ ہو گی۔ چنانچہ ضروری ہے کہ شاہِ عرب کے لیے کوئی خصوصی خدمت کا سسٹم بن جائے۔ ان کے ساتھ پانی کی مشکیں ہوں۔ جہاں قافلے کا پڑاؤ ہو وہاں شاہِ عرب غسل فرمالیں، تازہ ہو جائیں۔ ایسا ہو جاتا تو کوئی حرج بھی نہ تھا...... مگر مگر!

میں صدقے قربان جاؤں اپنے پیارے حضورؐ جیسے شاہِ عرب پر کہ ایسا کوئی بندوبست نہیں کیا ہے...... کیسا بندوبست کیا؟ آیئے! میں آپ کو دکھلاؤں۔ کیسا بندوبست ہے؟ میرے حضورؐ نے اپنے سر مبارک کے بالوں کو جمانے کا بندوبست کر لیا ہے...... میرے حضورؐ کے جو بال مبارک تھے، امام بیہقیؒ اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں لکھتے ہیں:

''اللہ کے رسولؐ کے بال مبارک خوب صورت تھے اور معمولی خم دار تھے۔ نہ بالکل سیدھے اور نہ گھنگھریالے تھے۔ جب آپؐ بالوں میں کنگھی فرماتے تو ہلکی ہلکی ایسی لہریں بن جاتیں جیسا کہ ہوا چلنے پر ریت کے ٹیلوں پر لہریں بن جاتی ہیں یا پانی کے تالاب میں ہوا کے چلنے سے لہریں بن جاتی مسلم: ۱۲۱۸۔ ہیں۔ جب بعض اوقات آپؐ کنگھی نہ کرتے تو بال مبارک انگوٹھی کی طرح حلقوں کی شکل اختیار کر لیتے۔''

قارئین کرام! ہم نے اپنے حضورؐ کے بالوں کی کیفیت اس لیے آپ کے سامنے رکھی تاکہ واضح کریں کہ حضورؐ کے بال مبارک جو کندھوں تک پڑتے تھے یا تو لمبے راستے میں دھوئے جاتے اور ہر روز کالی زلفوں کے درمیان سرخ و سفید اور دمکتا مبارک چہرہ صحابہ کرامؓ دیکھتے اور خوش ہوتے مگر حضورؐ نے اپنے لیے کوئی خاص بندوبست نہیں کرنے دیا۔ جس طرح ہزاروں صحابہ گرد و غبار میں اٹے چلیں گے اسی طرح میرے حضورؐ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ ہی سب ایک ہی شان سے چلیں گے۔ اب حضورؐ نے اپنے لمبے بالوں کا کیا بندوبست کیا؟

ہاں ہاں! شاہِ عرب نے اپنے سر کے بالوں کو ''تلبید'' کر لیا...... یہ ایک ایسا گوند نما مواد ہے کہ اسے سر مبارک پر لگا لیا تاکہ بال چپکے رہیں۔ گرد و غبار پڑے تو کم پڑے اور بال بکھرنے سے بھی بچ جائیں۔ اللہ کی قسم! سادگی اور عاجزی کی انتہا ہے جو میرے حضورؐ نے، شاہِ عرب نے دنیا کے سامنے نمونہ کے طور پر دکھائی ہے۔

بالوں میں خوشبو

میرے حضورؐ نے سر مبارک میں خوشبو بھی لگائی ہے۔ حضرت عائشہؓ اپنا چشم دید منظر بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

''میں اللہ کے رسولؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔'' (بخاری: 1566)

قارئین کرام! یہ خوشبو حضرت عائشہؓ نے ہی لگائی تھی۔ تمام ازواج مطہرات آپؐ کے ہمراہ تھیں۔

احرام باندھتے ہوئے خوشبو لگانا حضورؐ کی سنت ہے۔ البتہ لبیک پکارنے کے بعد خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔ جی ہاں! میرے حضورؐ نے خوشبو بھی لگا لی۔

آیئے! اب اپنے پیارے حضورؐ کے احرام کی چادریں ملاحظہ کرتے ہیں۔

احرام کی چادریں

احرام دو ہی چادروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک باندھنے والی اور ایک اوڑھنے والی...... لوگو! میرے حضورؐ نے یہ دو چادریں لیں، مگر یہ کیسی تھیں؟ حضرت انس بن مالکؓ ان چادروں کا حال بیان کرتے ہوئے بتلاتے ہیں کہ حضورؐ نے حج کے لیے جو:

''چادریں لیں، وہ ایسی معمولی تھیں کہ ان کی قیمت چار درہم ہو گی بلکہ اتنی بھی نہ ہو گی۔'' (ابن ماجہ: 2890 اسناد حسن)

(باقی حصہ صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

عید کے احکام وآداب

شیخ محمد صالح المنجد

عادتا اور بار بار تکرار سے آنے والی ہر چیز کو عید کا نام دیا جاتا ہے، اور عید ایسے شعار ہیں جو ہر امت میں پائے جاتے رہے ہیں چاہے وہ اہل کتاب سے تعلق رکھتی ہوں یا پھر ان کا تعلق بت پرستی سے تھا یا اس کے علاوہ کسی اور سے تعلق رکھیں۔

اس لیے کہ عید منانا سب لوگوں کی شرست اور طبیعت میں شامل ہے اور ان کے احساسات سے مرتبط ہوتی ہے لھذا سب لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی نہ کوئی تہوار ہونا چاہیے جس میں وہ سب جمع ہو کر اپنی خوشی و فرحت اور سرور کا اظہار کریں۔

مسلمانوں کی صرف اور صرف دو عیدیں اور تہوار ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ نبویہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو تہوار تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے اور خوشی وراحت حاصل کرتے تھے، لھذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں؟

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقینا اللہ تعالی نے تمہیں ان دونوں کے بدلے میں اچھے دن دے دیے ہیں عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1134)۔

یہ دونوں عیدیں اللہ تعالی کے شعار اور علامتوں میں سے جن کا احیاء کرنا اور ان کے مقاصد کا ادراک اور ان کے معانی کو سمجھنا ضروری ہے۔

عید کا روزہ رکھنا

عیدین کا روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (827)۔

نماز عیدین کا حکم

بعض علماء کرام نے عیدین کی نماز کو واجب قرار دیا ہے، جن میں علماء احناف شامل ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اس قول کے قائلین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین پر ہیشگی فرمائی ہے اور کبھی بھی ترک نہیں کی کبھی ایک بار بھی ترک نہیں کی۔

اور انہوں نے اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان سے بھی استدلال کیا ہے:

(لھذا تو اپنے رب کے لیے نماز ادا کر اور قربانی کر) یعنی نماز عید ادا کر کے بعد میں قربانی کر، اور یہاں پر امر کا صیغہ ہے، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں حاضر ہونے کے لیے گھروں سے باہر نکلنے کا حکم بھی دیا اور جس عورت کے پاس پردہ کرنے کیلیے اوڑھنی اور برقعہ نہ ہو وہ اپنی بہن سے عاریتا حاصل کرلے۔

لہذا مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز عیدین میں حاضر ہونے کی خصوصی حرص رکھے اور کوشش کرے، اور نماز عیدین کے وجوب کا قول قوی معلوم ہوتا ہے اور یہی کافی ہے کہ نماز عیدین میں حاضر ہونے میں جو خیر وبرکت اور اجر عظیم پایا جاتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور پیروی بھی ہے۔

نماز عید کا وقت

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ نماز عیدین کا وقت دیکھنے کے اعتبار سے سورج ایک نیزہ اونچا ہو جانے پر شروع ہو جاتا ہے اور زوال کی ابتداء تک وقت رہتا ہے۔

نماز عید کا طریقہ

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے: نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دو رکعت ہیں یہ قصر نہیں بلکہ مکمل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے جس نے بھی جھوٹ باندھا وہ ذلیل ورسوا ہوا۔

اور ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ عیدگاہ جاتے تو سب سے پہلے نماز ادا کرتے۔

نماز عید کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں اور تکبیروں کے بعد قرآت ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔

اگر مقتدی امام کے ساتھ تکبیروں کے دوران ملے تو وہ امام کے ساتھ ہی تکبیر کہے اور اس کی اقتدا کرے گا اور اس کی چھوٹی ہوئی زائد تکبیروں کی قضاء نہیں اس لیے کہ وہ سنت ہیں واجب نہیں۔

نماز عید میں قراءت

نماز عید میں امام کے لیے سورۃ ق اور سورۃ القمر پڑھنی مستحب ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو واقد رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھا کرتے تھے، تو وہ کہنے لگے: ان میں سورۃ ق والقرآن المجید، اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھا کرتے تھے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (891)۔

خطبہ سے قبل نماز ادا کرنا

عید کے احکام میں یہ بھی ہے کہ نماز عید خطبہ سے قبل ادا کی جائے جیسا کہ مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید والے دن خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی اور بعد میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ دیکھیں مسند احمد حدیث نمبر (1905) اور صحیح میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

اور مندرجہ ذیل ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ خطبہ نماز عید کے بعد ہی ہے:

عیدگاہ میں نفل ادا کرنا

نماز عید سے قبل اور بعد میں کوئی نفل نہیں ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نماز عید کے لیے عیدگاہ نکلے اور دو رکعت ادا کی ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1159)۔

یہ تو اس وقت ہے کہ جب عیدگاہ یا پھر عام جگہ پر نماز عید ادا کی جائے لیکن اگر لوگ نماز عید مسجد میں ادا کریں تو پھر مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے قبل دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں گے۔

جس شخص کی نماز عید فوت ہو جائے اس کے لیے راجح یہی ہے کہ اس کے لیے قضاء میں دو رکعت ادا کرنا جائز ہے۔

نماز عید میں عورتوں کا حاضر ہونا

حفصہ رحمہ اللہ بیان کرتی ہیں کہ ہم قریب البلوغ اور بالغ عورتوں کو نماز عیدین میں شامل ہونے سے روکا کرتی تھیں، تو ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں ٹھری اور اپنی بہن سے حدیث بیان کی جس کے خاوند نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر بارہ غزووں میں شرکت کی تھی، وہ بیان کرتی ہے کہ میری بہن بھی ان میں سے چھ غزووں میں اس کے ساتھ تھی وہ کہتی ہے کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں۔

میری بہن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا اگر ہم میں کسی ایک کے پاس اوڑھنی نہ ہو اور وہ نہ جائے تو کیا اس پر کوئی حرج ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کی سہیلی کو چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنی اسے بھی دے اور وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ خیر وبھلائی اور دعا میں شرکت کرے۔

غسل کرنا

نماز عید کے لیے نکلنے سے قبل غسل کرنا عید کے آداب میں شامل ہے، امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں بیان کیا ہے کہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے۔ دیکھیں الموطا حدیث نمبر (428)۔

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا (عید کی تین سنتیں ہیں پیدل چلنا، غسل کرنا، اور نکلنے سے قبل کھانا) یہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی کلام ہے ہو سکتا ہے انہوں نے بعض صحابہ کرام سے اخذ کی ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے نماز عید کے لیے غسل کرنے پر علماء کرام کا اتفاق ذکر کیا ہے۔

اور جس سبب کی بنا پر جمعہ اور دوسرے اجتماعات کے لیے غسل کرنا مستحب ہے وہ سبب عید میں بھی موجود ہے اور ہو سکتا ہے کہ عید میں زیادہ واضح ہو۔

عید کے لیے نکلنے سے قبل کھانا

یہ بھی آداب میں شامل ہے کہ نماز عید الفطر کے لیے نکلنے سے قبل کچھ کھجوریں کھالی جائیں، کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لیے کچھ کھجوریں کھانے سے قبل نہیں نکلتے تھے، آپ طاق کھجوریں کھاتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (953)۔

عید کے دن تکبیریں کہنا

عید والے دن تکبیریں کہنا ایک عظیم سنت ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تاکہ تم گنتی مکمل کرو اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

اور ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی اور مالک بن انس رحمہم اللہ تعالی سے عیدین میں تکبیریں اونچی آواز میں کہنے کے بارہ میں پوچھا تو ان کا جواب تھا: جی ہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی بھی امام کے نکلنے تک اونچی آواز میں تکبیریں کہتے تھے۔

اور ابو عبدالرحمن سلمی سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے کہا: (عید الفطر میں عید الاضحیٰ کی بنسبت زیادہ شدید تھے) وکیع رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ یعنی وہ تکبیریں کہنے میں۔ دیکھیں ارواء الغلیل (3/122)۔

تکبیر کے الفاظ اور طریقہ

مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے صحیح سند کے ساتھ وارد ہے کہ:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ایام تشریق میں تکبیریں کہا کرتے تھے اور کہتے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے اللہ ہی کی حمد وثنا ہے۔

اور ابن ابی شیبہ نے یہ روایت ایک جگہ اسی سند سے تکبیر کے الفاظ تین بار نقل کیے ہیں۔

اور محاملی نے بھی صحیح سند کیساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے:

اللہ تعالی بہت ہی بڑا ہے اللہ تعالی بہت ہی بڑا ہے، اللہ بڑا اور اجل ہے اللہ بڑا ہے اور اللہ ہی کی حمد وثنا ہے۔ دیکھیں الارواء الغلیل (3/126)۔

عید کی مبارکباد

عید کے آداب میں مبارکباد بھی شامل ہے، اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اس کی مبارکباد دیتے ہیں اس کے الفاظ جو بھی ہوں مثلا کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں اللہ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے، یا پھر عید مبارک کے الفاظ بولتے ہیں، اور اس طرح کے دوسرے الفاظ جو مبارکباد کے لیے مباح ہوں بولے جاسکتے ہیں۔

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے سے کہتے اللہ تعالی ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔ اس کی سند حسن ہے دیکھیں فتح الباری (2/446)۔

مسلمان خاندان اسلام کی آغوش میں

س:۔ میں دعوت دین کا کام کرتا ہوں اور میرا زیادہ تر وقت اسی میدان میں گزرتا ہے۔ میں جب گھر واپس آتا ہوں تو میری بیوی اکثر مجھ سے جھگڑا کرتی ہے کہ میں اس کا اور اپنے بچوں کا کوئی خیال نہیں رکھتا۔ وہ یہ بھی کہتی ہے، بیوی بچوں کا خیال رکھنا، ان پر توجہ دینا بھی ایک بہت بڑا فریضہ ہے جس کی اہمیت فریضہ دعوت دین سے کسی طور کم نہیں حالانکہ میں اس کو وقت بھی دیتا ہوں۔ اسکی ضروریات کا خیال بھی رکھتا ہوں اور بچوں کی نگہداشت بھی حتی المقدور کرتا ہوں مگر وہ کبھی بھی راضی نہیں ہوتی اس صورتحال میں آپ میرے لئے کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپکے علم میں برکت نصیب فرمائے۔ آمین یاد رہے میری بیوی میرے عمل سے خوش نہیں یعنی وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔

ج:۔ یہ امت یعنی امت محمدیہ ﷺ متوسط راہ اختیار کرنے والی ہے جو افراط و تفریط (کمی و زیادتی) سے ہٹ کر ہے۔ جو شخص اس امت میں شامل ہونے کا دعویدار ہے اسے چاہئے کہ زندگی کے ہر شعبے اور ہر کام میں درمیانی راہ اختیار کرے اس طرح کہ نہ ہی تو وہ کسی مسئلہ میں زیادتی کرے اور نہ ہی کمی کرے۔ جو سوال آپ نے کیا ہے اس کے تناظر میں اگر ہم دیکھیں تو مسلمانوں یا یہ کہہ لیں کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) کچھ تو وہ ہیں جو اپنا اکثر وقت اپنے اہل وعیال سے دور رہ کر گزارتے ہیں چاہے یہ دوری سفر، دعوت دین، ملازمت یا کسی اور جائز کام کی غرض سے ہو یا کسی مجبوری کی وجہ سے ہو۔

(۲) کچھ وہ ہیں جو اکثر اوقات اپنے اہل وعیال سے چمٹے رہتے ہیں اور بہت کم وقت گھر سے باہر صرف کرتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے دین کی دعوت کے لئے بھی وقت نکالنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔

ہم کہنا چاہیں گے کہ جیسے ہر مسلمان پر اس کی بیوی بچوں کے کچھ حقوق ہیں جن کا خیال رکھنا اور ان کو پورا کرنا اس پر فرض ہے ایسے ہی اس کے اہل وعیال کے علاوہ بھی کچھ لوگوں کے حقوق ہیں جن کو بجالانا اس پر واجب ہے لہٰذا ہر دو ذمہ داریوں سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہونے کے لئے اسے راہ توسط اختیار کرنا ہوگا جو ہر طرح کی کمی اور زیادتی سے پاک ہو۔ لہٰذا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ دعوت دین میں اس قدر مشغول ہو جائے کہ اپنی بیوی بچوں کو بھول ہی جائے اور ان کی ذمہ داریوں کو پورا کرے اور یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے اہل وعیال میں اس قدر مگن ہو جائے کہ اللہ کے دین اور دعوت دین کو پس پشت ڈال دے، درمیانی راہ اختیار کرے اور حقوق کی ادائیگی میں کمی زیادتی سے بچنے کی کوشش کرے۔

عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسارؓ کی عیادت کی جبکہ وہ سونے کے قریب تھے معقل بن یسارؓ کہنے لگے میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول ﷺ سے سُن رکھی ہے۔ پھر کہنے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ”جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے رعایا کا نگران بنایا اور اس نے خیر خواہی کے ذریعے ان کی اصلاح نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم ہو جائے گا (متفق علیہ)

اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”تم سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی (ذمہ داری کے) متعلق سوال ہوگا۔ پس حاکم وقت ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے، اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا، خبردار تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس (کی ذمہ داری) کے متعلق سوال ہوگا۔ (متفق علیہ)

بہت سی عورتیں چاہتی ہیں کہ ان کا خاوند گھر سے باہر ہی نہ نکلے حتیٰ کہ نماز کی ادائیگی کے لئے بھی نہ جائے، ایسی عورت کہاں پسند کرے گی کہ اس کا خاوند دعوت دین کا کام کرے، کسی عورت کا مشہور قول ہے کہ ”میرے لئے میرے خاوند کی لائبریری کے بدلے تین سوکنوں کو برداشت کرنا آسان ہے۔“ یہ اس وجہ سے تھا کہ اس کا خاوند علم، تعلیم اور مطالعہ کرنے کے لئے اپنا اکثر وقت لائبریری میں گزارتا تھا۔ اس صورتحال کے پیش نظر ہم کہنا چاہیں گے بیوی کی ہر خواہش کو تو پورا نہیں کیا جائے گا البتہ اللہ تعالیٰ کی منشاء و مراد کو مدنظر رکھا جائے گا ہر معاملہ میں شریعت کی حد بندی اور رہنمائی کو سامنے رکھا جائے گا۔

نبی ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عبادات کے اندر زیادتی اور شرعی حدود کو تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کے غصب ہو جائیں خصوصاً بیوی، بچوں کے حقوق کے ضیاع سے منع کیا گیا ہے بچنے کے لئے یہ حکم صادر فرمایا گیا۔

عون بن ابی جحیفہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا سلمانؓ اور سیدنا ابی درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ایک دن سیدنا سلمانؓ ابو درداءؓ کی ملاقات کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ام درداءؓ کو دیکھا وہ عجیب سی (میلی کچیلی) حالت میں ہے تو انہوں نے پوچھا: آپ اس حالت میں کیوں ہیں؟ وہ کہنے لگیں: آپ کے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا سے کچھ دلچسپی نہیں ہے (یہ پردہ کے حکم کے نزول سے پہلے کا واقعہ ہے) کچھ دیر کے بعد ابو درداءؓ تشریف لے آئے انہوں نے کھانا تیار کیا اور ان سے کہنے لگے کھایئے۔ انہوں نے کہا میں تو روزہ دار ہوں تو وہ (سلمانؓ) کہنے لگے: میں

فتاویٰ: ابراہیم آل شیخؒ/ابن بازؒ
ترجمہ: محمد اختر صدیق

اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک آپ میرے ساتھ نہیں کھائیں گے۔ یہ سن کر انہوں نے بھی کھالیا (نفلی روزہ ختم کردیا) جب رات ہوئی تو ابو درداءؓ عبادت کے لئے اٹھنے لگے تو انہوں نے (سلمانؓ) نے کہا ابھی سو جایئے۔ آرام کیجئے وہ یہ سن کر سو گئے کچھ دیر کے بعد وہ دوبارہ اٹھنے لگے تو انہوں نے کہا ابھی آرام کیجئے وہ پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری پہر شروع ہوا تو سیدنا سلمانؓ کہنے لگے اب اٹھیے وہ دونوں اٹھے اور نماز پڑھی پھر سلمانؓ کہنے لگے تیرے اوپر تیرے رب کا حق ہے۔ تیرے اوپر تیرے نفس کا حق ہے تیرے اوپر تیرے اہل وعیال کا حق ہے ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔ ابو درداءؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا قصہ سنایا تو نبی رحمت ﷺ کہنے لگے (صدق سلمان) سلمانؓ نے سچ کہا (بخاری)

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے عبداللہ! کیا یہ صحیح ہے کہ تم ہر روز روزہ رکھتے ہو اور ساری ساری رات عبادت کرتے ہو“ وہ کہتے ہیں میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ ایسے ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایسا مت کرو، روزہ رکھو بھی اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی یقیناً تیرے اوپر تیرے جسم کا حق ہے اور تیرے اوپر تیری آنکھوں کا حق ہے اور تیرے اوپر تیری بیوی کا حق ہے اور تیرے اوپر تیرے مہمان کا حق ہے اور اگر تو مہینہ میں تین روزے رکھ لے تو یہ تیرے لئے کافی ہے۔ تیرے لئے یہ عمل کا دس گنا اجر ہے۔ یقیناً یہ تیرے لئے پورے سال کے روزے شمار ہونگے۔ وہ (عبداللہ) کہتے ہیں میں نے اپنے اوپر شدت کی اور نبی ﷺ نے اس کے مطابق معاملہ فرمایا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”پھر تم اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے زیادہ رکھنے کی کوشش نہ کرو۔ میں نے عرض کیا داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا آدھا زمانہ (ایک دن روزہ ایک دن افطار) عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو فرمایا کرتے تھے کاش میں نبی کریم ﷺ کی عطا کردہ رخصت پر عمل کرتا اور اس سے فائدہ اٹھا لیتا (متفق علیہ)

آپ اگر اس حدیث پر غور کریں تو روزہ رکھنے میں بھی اعتدال اور درمیانی راہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح اس میں قیام قرأۃ قرآن، اور عبادت میں راہ توسط اختیار کرنے کا حکم ہے یاد رکھئے! جو اپنے اوقات کو مرتب کرتا ہے۔ ہر صاحب حق کو اس کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے تو پھر اسے اس بات کو خاطر میں نہیں لانا چاہئے کہ کون اس سے ناراض ہوتا ہے اور کون راضی۔ آپ نہ ہی تو اپنے تمام اوقات دعوت دین میں صرف کریں کہ آپ کی بیوی کا حق غصب ہو اور نہ ہی دعوت دین سے پہلوتہی کریں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو پس پشت ڈال دیں۔ اس معاملہ میں ہم آپ کو ایک مشورہ دیتے ہیں جو ان شاء اللہ آپ کے لئے آپ کے مشن میں معاون ہوگا۔ آپ کوشش کیجئے کہ اپنی بیوی کو اس مقدس اور اہم مشن میں اپنا شریک بنائیں۔ آپ انہی کو اچھی اچھی کیسٹیں اور کتابچے دیجئے جو اس کے دل میں دعوت دین کا شوق پیدا کرسکیں۔ اگر وہ کیسٹیں سننے اور کتابچے پڑھنے کے لئے تیار نہ ہو تو آپ اسے درس و دروس میں شریک ہونے کا شوق دلائیں تاکہ اسے دعوت دین کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ آپ اسے عورتوں کے کسی ایسے تعلیمی مرکز میں وقتاً فوقتاً بھیجا کریں جس میں دعوت دین کا کام ہوتا ہو۔ جب وہ آپ کے ساتھ دعوت کے عمل میں شریک ہوں گی تو اسے یہ احساس نہیں ہوگا کہ اس کا خاوند اس سے دور رہتا ہے اس کا فارغ وقت علمی مجالس میں گزرے گا اور اسے بوریت نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

دوسرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اسے اس بات کی اہمیت کا احساس دلائیں کہ اگر وہ آپ کے ساتھ دعوت کے عمل میں شریک ہوگی تو اس کے لئے بے شمار اجر و ثواب ہوگا آپ اسے یہ بھی سمجھائیں کہ آپ کی غیر حاضری میں اگر وہ مناسب طریقہ سے اپنے گھر کی حفاظت کرتی ہے۔ بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہے تو یہ بھی اس کے لئے اجر وثواب کا باعث ہے۔ صحابیات اپنے خاوندوں کی غیر موجودگی میں اپنے گھروں اور اپنی اولادوں کی حفاظت کیا کرتی تھیں ان کے خاوند کئی ماہ کے لئے میدان جہاد میں حاضری دیتے اور گھر سے غائب رہتے جب کسی عورت کا خاوند، دعوت دین، حصول علم یا جہاد وغیرہ کے لئے گھر سے باہر ہوتا ہے اور اس کی بیوہ اس کے گھر کی مکمل حفاظت کرتی ہے۔ بچوں کی نگہداشت کرتی ہے، اپنی عصمت کا خیال رکھتی ہے، خاوند کے مہمانوں اور عزیزوں کی خدمت کرتی ہے۔ جب وہ اس کے گھر آتے ہیں، تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ میدان جہاد میں چلنے والے تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے:۔

(۱) اسکو بنانے والا

(۲) پکڑانے والا

(۳) چلانے والا

بیوی کو سمجھنا چاہئے کہ دین کا کام مل کر ہوتا ہے۔ یہاں ہم یہ بات مناسب سمجھتے ہیں کہ دین کا کام کرنے والے مرد حضرات کی بیویوں کو اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنا چاہئے۔ جب ان کی شادی سیدنا زبیرؓ سے ہوئی اس وقت ان کے مالی حالات انتہائی مخدوش تھے۔ یہ امت محمدیہ ﷺ کے سب سے افضل شخص یار غار، خلیفہ اول امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہے۔ خاوند کے مالی حالات مخدوش ہیں سیدنا زبیرؓ جہاد پر چلے جاتے ہیں یہ عظیم باپ کی عظیم بیٹی اپنے خاوند کے گھوڑے کے لئے چارہ کاٹتی ہے کنویں سے پانی کھینچتی ہے مشک میں پانی بھر کے کمر پر لاد کر لاتی ہے۔ آٹا گوندھتی ہے روٹیاں پکانے کی کوشش کرتی ہے حالانکہ اسے روٹیاں پکانے کا تجربہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری عورتوں کو سمجھ اور فہم و شعور عطا فرمائے اور ان کے حالات درست فرمائے وصلی اللہ علی نبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

مختصر طریقہ حج وعمرہ (آخری قسط)

آٹھ ذوالحجہ کا دن

منیٰ کی طرف جانا، یاد رہے کہ حج تمتع کرنے والا آٹھ تاریخ کو اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھے اور یہ الفاظ کہے

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا

تمام حاجی خواہ مکہ کے مقیم ہوں یا باہر کے رہنے والے ہوں، منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کئے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو رکعت ادا کرے، جبکہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھے (بخاری ومسلم)

نو ذوالحجہ (عرفات) کا دن

مستحب ہے کہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد تلبیہ اور تکبیریں کہتے ہوئے عرفات کی طرف جائیں (وہاں حاجی ایک اذان کے ساتھ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز قصر یعنی دو دو رکعت کر کے ادا کرے اور ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہے پھر سورج غروب ہونے تک حاجی کے لئے مسنون ہے کہ وہ اللہ کے ذکر، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں مشغول رہے، دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا مستحب ہے نہ کہ جبل رحمت کی طرف، نیز حاجی کے لئے نو ذوالحجہ (یوم عرفات) کا روزہ رکھنا غیر مشروع ہے۔ وادیٔ عرنہ، میدان عرفات کی حدود میں داخل نہیں، لہٰذا وہاں ظہر عصر کی نماز کے بعد ٹھہرنا صحیح نہیں۔ اسی طرح جبل رحمت پر چڑھنا بھی مستحب نہیں) اس دن اس دعا کو پڑھنا سابقہ انبیاء اور آپ ﷺ کی سنت ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

البتہ لیٹ ہونے والے اگر دس تاریخ کو طلوع فجر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ جائیں تو ان کا رکن بھی ادا ہو جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

میدان عرفات کے چاروں طرف پیلے رنگ کے بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں جو اس کی حد بندی کی نشاندہی کرتے ہیں مسجد نمرہ کا کچھ حصہ میدان عرفات میں اور زیادہ تر اس کی حدود سے باہر ہے لہٰذا حجاج کرام کو چاہئے کہ وہ خطبہ حج اور نمازوں کے فوراً بعد مسجد نمرہ سے آگے چل کر میدان عرفات میں وقوف کریں ورنہ حدود عرفات سے باہر وقوف سے حج باطل اور ضائع ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ یوم عرفہ جہنم کی آگ سے آزادی کا دن ہے لہٰذا خوب اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر خشوع وخضوع عاجزی وانکساری، گریہ زاری کے ساتھ اپنے لئے اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

حاجی مزدلفہ میں یہ رات آرام کرتے ہوئے گزارے، وہاں فجر کی نماز ادا کرے اور فجر کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرے حتیٰ کہ خوب سفیدی ہو جائے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے منیٰ کی طرف نکل جائے، یاد رہے کہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔ کمزور عورتوں، عمر رسیدہ اور معذور حضرات کے لئے چاند کے غروب ہو جانے کے بعد بھی مزدلفہ سے منیٰ کو جانا جائز ہے۔ (بخاری ومسلم، زاد المعاد)

جمرات کو مارنے کے لئے کنکریاں اگر آسانی سے مل جائیں تو مزدلفہ چھوڑنے سے پہلے کسی وقت بھی لے لے، یہ کنکریاں منیٰ کے میدان سے بھی لی جا سکتی ہیں جن کا سائز چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہو نیز جمرات کو ماری ہوئی کنکریاں لینا اور کنکریوں کو دھونا خلاف سنت ہے۔

دس ذوالحجہ کا دن

سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف جانا، وہاں حاجی یہ چار کام کرے۔

(1) بڑے جمرات کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر مارنا اور اس کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دے۔

(2) قربانی کرنا۔

(3) سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا منڈوانا، اور یہی افضل ہے (بخاری، مسلم، ابن خزیمہ)۔

(4) طواف زیارت کرنا، اگرچہ اس کو مجبوری کے تحت ''طواف وداع'' تک موخر کرنا بھی جائز ہے لیکن طواف وداع کے ساتھ طواف زیارت کی بھی نیت کر لے، دونوں ادا ہو جائیں گے۔

فائدہ (1) حج افراد اور حج قران کرنے والے نے اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تو وہ طواف زیارت کے ساتھ سعی کرے۔

فائدہ 2: حج قران اور حج تمتع کرنے والا قربانی کرے۔

فائدہ 3: مکہ کے رہائشی پر قربانی نہیں ہے۔

فائدہ 4: دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مار لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں صرف حاجی اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا، البتہ طواف زیارت اور سعی کر لینے کے بعد بیوی سے ہم بستری کرنا بھی جائز ہے، یاد رہے کہ دس تاریخ کے چار کاموں کی مذکورہ ترتیب مستحب ہے لیکن حج کی صحت کے لئے شرط نہیں اور نہ ہی ترتیب چھوڑنے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ)

فائدہ 5: اگر کوئی مرد یا عورت بیمار ہو یا کمزور ہو تو وہ اپنی کنکریاں مارنے کے لئے اپنے کسی عزیز یا ساتھی کو اختیار دے سکتے ہیں۔

گیارہ ذوالحجہ کا دن

(1) گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حجاج کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

محمد انس ابو مرجان

(2) زوال کے بعد تینوں جمرات کو **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر ترتیب کے ساتھ پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارنا، یاد رہے کہ صرف چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا مستحب ہے (مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، ابن خزیمہ)

نوٹ: جس حاجی کو جمرے کو کنکریاں مارتے ہوئے گنتی میں شک پڑ جائے تو جس گنتی پر اسے یقین ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے باقی گنتی مکمل کرے۔

بارہ ذوالحجہ کا دن

(1) بارہ ذوالحجہ کی رات بھی منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حاجیوں کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

(2) گیارہ تاریخ کی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا، اب اگر کوئی مکہ جانا چاہے تو وہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائے اور جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہے تو طواف وداع کرے البتہ تیرہ تاریخ کی کنکریاں مارنا افضل ہے۔ (سورۂ بقرہ 302، ابوداؤد، موطا)

تیرہ ذوالحجہ کا دن

(1) بالکل گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی طرح تیرہ ذوالحجہ کو بھی تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا۔

(2) مکہ کو چھوڑتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے اور اس کے چھوڑنے پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

نوٹ: حیض اور نفاس والی عورتیں طواف وداع نہیں کریں گی بشرطیکہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں (صحیح بخاری 1755)

مدینۃ الرسول ﷺ کا مبارک سفر

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ حج مکہ مکرمہ میں پورا ہو جاتا ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ حج جیسی عظیم سعادت نصیب فرمائیں تو وہ مدینہ نبویہ کی زیارت سے محروم کیوں رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کا شہر ہے لہٰذا حاجی اگر مدینہ نبویہ کی طرف سفر کرنا چاہے تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے البتہ مدینہ نبویہ پہنچ کر اس کے لئے درج ذیل زیارتیں مشروع ہیں (بخاری ومسلم)

(1) مسجد نبوی کی زیارت: جب حاجی مسجد نبوی میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد یعنی دو رکعتیں ادا کرے البتہ ریاض الجنۃ میں دو نفل پڑھنا افضل ہے۔ (بخاری ومسلم)

(2) قبر رسول ﷺ کی زیارت: حاجی آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جائے، انتہائی ادب واحترام کے ساتھ دھیمی آواز میں سلام کہے اور درود پڑھے پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی سلام کہے۔ (موطا)

(3) بقیع الغرقد کی زیارت: یہ مدینہ نبویہ کا قبرستان ہے، حاجی وہاں جائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تمام مومنین کے لئے استغفار اور بلندی درجات کی دعا کرے (مسلم)

البتہ قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم، ابن ماجہ)

(4) شہدائے احد کی زیارت: حاجی شہدائے احد کی قبروں کے پاس جائے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرے یہاں بھی بقیع الغرقد (قبرستان) والی دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(5) مسجد قباء کی زیارت: حاجی باوضو ہو کر مسجد قبا جائے اور وہاں دو نفل ادا کرے جس کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (نسائی)

ضروری وضاحت

حاجی کرام! یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں درج ذیل شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے:

(1) صحیح عقیدہ اور شرک سے اجتناب۔

(2) اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور ریاکاری وکشور کشائی سے اجتناب۔

(3) اتباع سنت رسول ﷺ

(4) رزق حلال۔

یعنی عبادت صرف حصول رضائے الٰہی کے لئے ہو اور اس میں کسی قسم کا دکھلاوا نہ ہو اور نہ ہی اس عبادت کا مقصود کسی اور کو خوش کرنا ہو، اگر ان شرطوں میں سے ایک بھی شرط فوت ہو جائے تو عبادت رائیگاں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما امرو الا ليعبدو الله مخلصين له الدين

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

صلو كما رايتمونی اصلی

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا''

اور فرمایا

خذو عنی مناسككم

مجھ سے اعمال حج سیکھ لو

لہٰذا ہمیں حج اور دیگر عبادات میں ان شرطوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

مدینہ نبویہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں لازمی اور ضروری سمجھ کر ادا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا عمل کیا ہے بلکہ جتنی بھی نمازیں پڑھنے کا موقع ملے سعادت ہے۔ یاد رہے کہ ان نمازوں کا حج یا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں، اس بارے میں پیش کی جانے والی حدیث ضعیف ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی حدیث نمبر 364) جبکہ اس ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث درج ذیل ہے جس میں کسی جگہ، علاقہ، یا مسجد کی تخصیص نہیں اور اس میں چالیس نمازوں کی بجائے چالیس دن کی تمام کی نمازوں کا ذکر ہے، حدیث کا متن یہ ہے:

''جس نے چالیس دن تمام نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں اس کے لئے دو چیزوں سے برات لکھ دی جاتی ہے (1) جہنم کی آگ سے (2) نفاق سے (ترمذی) تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلہ الاحادیث الصحیحہ للالبانی حدیث نمبر 2652)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے حج اور تمام نیک اعمال قبول فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

گستاخان رسول کا عبرتناک انجام

قسط2

ادارہ ''نظریہ پاکستان'' کے تحت شائع ہونیوالی کتاب ''شاتم ملعون شیطان رشدی'' کتاب سے ایک منتخب باب

الحاج محمد حسین گوہر

محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے آکر اس سے کہا کہ یہ شخص (اشارہ حضور اکرم ﷺ کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اس نے ہمیں تھکا مارا ہے، اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں، جواباً کعب نے کہا ابھی آگے دیکھنا اللہ کی قسم بالکل اکتا جاؤ گے، محمد بن مسلمہ نے کہا، چونکہ ہم نے اب ان کی اتباع کر لی ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں اسے چھوڑنا مناسب نہیں ہے، میں تم سے ایک دو وسق غلہ قرض لینے آیا ہوں، کعب نے کہا میرے پاس کوئی چیز گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چیز چاہتے ہو کہ میں گروی رکھ دوں۔ کعب نے کہا اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا تم عرب کے خوبصورت جوان ہو تمہارے پاس ہم اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا پھر اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اپنے بیٹوں کو گروی کس طرح رکھ سکتے ہیں، کل انہیں اس پر ہر کوئی گالیاں دے گا کہ آپ کو ایک دو وسق غلے کے عوض گروی رکھا گیا تھا۔ یہ ہمارے لئے بڑی عار ہوگی البتہ ہم آپ کے پاس اپنا اسلحہ گروی رکھ سکتے ہیں جس پر کعب راضی ہو گیا، محمد بن مسلمہ نے کعب سے کہا کہ میں دوبارہ آؤں گا، دوسری دفعہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب کے پاس رات کے وقت آئے، ان کے ہمراہ ابونائلہ بھی تھے جو کہ کعب کے رضاعی بھائی تھے، پھر انہوں نے اس کے قلعے کے پاس جا کر آواز دی، وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہے، کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں اگر شریف آدمی کو رات کے وقت بھی نیزہ بازی کیلئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے۔ محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ کے ہمراہ ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشیر بھی تھے۔

محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اس کے سر کے بال ہاتھ میں لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا، جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو پھر اس کو قتل کر ڈالنا، کعب چادر لپٹے ہوئے باہر آیا، اس کا جسم خوشبو سے معطر تھا، محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج سے زیادہ عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی، کعب نے کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو عطر میں ہر وقت بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی مثال نہیں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا، کیا مجھے تمہارے سر کو سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا اجازت ہے، محمد بن مسلمہ نے کعب کا سر سونگھا اس کے بعد اس کے ساتھیوں نے سونگھا، پھر انہوں نے کہا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا اجازت ہے، پھر جب محمد بن مسلمہ نے پوری طرح سے اسے قابو کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

پھر رات کے آخری حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا ''ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے'' انہوں نے جواب عرض کیا ''سب سے پہلے آپ کا چہرہ مبارک اے اللہ کے رسول ﷺ'' اس کے بعد کعب بن اشرف کا قلم کیا ہوا سر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو آپ ﷺ نے الحمدللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (فتح الباری)

ابورافع یہودی کا قتل

ابورافع ایک مالدار یہودی تھا جو کہ خیبر میں رہتا تھا۔ غزوہ احزاب میں اہل مکہ کو مسلمانوں کے خلاف ابھارنے والا اور ان کی مالی امداد کرنے والا یہی شخص تھا۔ اس نے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی دشمنی میں اپنے مال کو خرچ کیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیتا تھا جس وجہ سے آپ ﷺ نے اس یہودی تاجر کے قتل کا فیصلہ فرمایا۔

چنانچہ سیدنا براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کے قتل کے لئے چند انصاری صحابہ کرامؓ کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو ان کا امیر مقرر فرمایا ابورافع رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ وہ حجاز میں اپنے قلعے کے اندر رہتا تھا۔ جب یہ اس کے قلعے کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانور لے کر اپنے گھروں کو واپس آ چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرے رہو میں اس قلعے پر جا رہا ہوں اور اندر جانے کی کوئی تدبیر نکالتا ہوں تا کہ اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں چنانچہ وہ آئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر انہوں نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو۔ اچانک دربان نے آواز لگائی کہ قلعے کے تمام آدمی اندر آنا چاہیں تو جلدی آجائیں۔ اب میں دروازہ بند کر دوں گا۔ عبداللہ بن عتیک نے کہا۔ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی کارروائی کو دیکھنے لگا جب تمام لوگ اندر آ گئے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیوں کا حلقہ ایک کیل پر لٹکا دیا۔ جب سارے لوگ سو گئے تو میں اٹھا اور چابیوں کا حلقہ اتار کے قلعے کا دروازہ کھول لیا۔

ابورافع اپنے خاص بالاخانے میں تھا۔ جب داستان گو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کمرے کی طرف چڑھنے لگا۔ میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لئے کھولتا اندر سے بند کرتا چلا جاتا تھا کہ اگر اس قلعے کے لوگوں کو میرے بارے میں علم ہو بھی جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ بالآخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ وہ اس وقت ایک تاریک کمرے میں اپنے بال بچوں کے درمیان سو رہا تھا۔ مجھے کوئی اندازہ نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے۔ میں نے آواز دی۔ اے ابورافع وہ بولا کون؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر ایک ضرب لگائی۔ اس وقت میرا دل تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا اسی وجہ سے میں اس کا کام پہلی ضرب میں تمام نہیں کر سکا۔ وہ چلایا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی رہا پھر دوبارہ اندر گیا۔ اب میں نے آواز بدل کر پوچھا۔ ابورافع یہ کیسی آواز تھی۔ وہ بولا تیری ماں ہلاک ہو۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے وار کیا ہے۔ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں میں نے پھر آواز کی طرف بڑھ کر ایک اور ضرب لگائی۔

اب وہ کافی زخمی ہو چکا تھا لیکن مرا نہیں تھا۔ اب میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی اب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے اب میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولنے شروع کئے اور آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں نے یہ سمجھا کہ میں زمین تک پہنچ چکا ہوں اس لئے میں نے اپنا پاؤں زمین پر رکھ دیا تو میں نیچے گر پڑا۔ چاندنی رات تھی اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا میں نے یہ پروگرام بنایا کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب مرغ نے آواز دی تو اسی وقت قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو کر ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔

میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ انہیں کہا جلدی کرو اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ نے میرے پاؤں پر اپنا دست مبارک پھیرا جس سے پاؤں ایسا ہو گیا جیسے کبھی اس میں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

ایک روایت میں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی ٹوٹنے کا ذکر ہے جبکہ بخاری شریف کی ہی دوسری روایت میں پاؤں میں چوٹ کا ذکر ہے۔ دونوں باتوں میں اختلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ پنڈلی بھی ٹوٹ گئی ہو اور پاؤں پر بھی چوٹ آئی ہو۔

(رواہ البخاری، کتاب المغازی باب قتل ابی رافع عبداللہ بن ابی الحقیق)

ابوجہل کا انجام

سیدنا عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ:

بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا میں نے جب دائیں بائیں جانب دیکھا تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوعمر لڑکے تھے میں نے آواز کی کاش! میں ان سے زبردست زیادہ عمر والوں کے درمیان میں ہوتا اتنے میں ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا۔ اے چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بھتیجے لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہیں ہوں گا جب تک کہ ہم میں سے کوئی جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں گھومتا پھرتا تھا۔ میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے وہ سامنے پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو خبر دی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے۔ اسلئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کی۔ نہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے اور اس کا سارا سامان معاذؓ بن عمرو بن جموع کو ملے گا اور وہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء اور دوسرے شخص معاذ بن عمرو بن جموع تھے۔

بعض روایات میں ابوجہل کے قاتل معاذ اور معوذؓ عفراء کے بیٹوں کو بتلایا گیا ہے ممکن ہے یہ لوگ بھی بعد میں شریک قتل ہو گئے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ ابوجہل کے قتل سے بڑے خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا اور فرمایا ''ھذا فرعون الامۃ'' یہ اس امت کا فرعون ہے۔

(رواہ البخاری، کتاب فرض الخمس باب من لم یخمس الاسلاب)

فتح مکہ اور گستاخان رسول کا قتل

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ عفو و درگزر والے دن بھی چھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا:

ان کو کعبے کے پردوں کے نیچے بھی پاؤ تب بھی قتل کر دو۔ ان چھ گستاخوں کے نام یہ ہیں۔ ١۔ عکرمہ بن ابوجہل ۔٢۔ ہبار بن اسود ۔٣۔ ابن ابی سرح ۔٤۔ مقیس بن صبابہ ۔٥۔ حویرث بن نقید ۔٦۔ ابن خطل (رواہ الحاکم والبزار)

عکرمہ بن ابوجہل

یہ ابوجہل کا فرزند تھا۔ نبی کریم ﷺ کا شدید ترین دشمن تھا۔ مکہ فتح ہونے کے بعد بھاگ کر یمن چلا گیا اس کی بیوی مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی امان لے کر واپس لے آئی اور عکرمہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

ہبار بن اسود

ہبار بن اسود بھی رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔

مختصر طریقہ حج وعمرہ (آخری قسط)

آٹھ ذوالحجہ کا دن

منیٰ کی طرف جانا، یاد رہے کہ حج تمتع کرنے والا آٹھ تاریخ کو اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھے اور یہ الفاظ کہے

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا

تمام حاجی خواہ مکہ کے مقیم ہوں یا باہر کے رہنے والے ہوں، منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کئے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو رکعت ادا کرے، جبکہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھے (بخاری ومسلم)

نو ذوالحجہ (عرفات) کا دن

مستحب ہے کہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد تلبیہ اور تکبیریں کہتے ہوئے عرفات کی طرف جائیں (وہاں حاجی ایک اذان کے ساتھ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز قصر یعنی دو دو رکعت کر کے ادا کرے اور ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہے پھر سورج غروب ہونے تک حاجی کے لئے مسنون ہے کہ وہ اللہ کے ذکر، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں مشغول رہے، دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا مستحب ہے نہ کہ جبل رحمت کی طرف، نیز حاجی کے لئے نو ذوالحجہ (یوم عرفات) کا روزہ رکھنا غیر مشروع ہے۔ وادیٔ عرنہ، میدان عرفات کی حدود میں داخل نہیں، لہٰذا وہاں ظہر عصر کی نماز کے بعد ٹھہرنا صحیح نہیں۔ اسی طرح جبل رحمت پر چڑھنا بھی مستحب نہیں) اس دن اس دعا کو پڑھنا سابقہ انبیاء اور آپ ﷺ کی سنت ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

البتہ لیٹ ہونے والے اگر دس تاریخ کو طلوع فجر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ جائیں تو ان کا رکن بھی ادا ہو جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

میدان عرفات کے چاروں طرف پیلے رنگ کے بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں جو اس کی حد بندی کی نشاندہی کرتے ہیں مسجد نمرہ کا کچھ حصہ میدان عرفات میں اور زیادہ تر اس کی حدود سے باہر ہے لہٰذا حجاج کرام کو چاہئے کہ وہ خطبہ حج اور نمازوں کے فوراً بعد مسجد نمرہ سے آگے چل کر میدان عرفات میں وقوف کریں ورنہ حدود عرفات سے باہر وقوف سے حج باطل اور ضائع ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ یوم عرفہ جہنم کی آگ سے آزادی کا دن ہے لہٰذا خوب اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر خشوع وخضوع عاجزی وانکساری، گریہ زاری کے ساتھ اپنے لئے اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

حاجی مزدلفہ میں یہ رات آرام کرتے ہوئے گزارے، وہاں فجر کی نماز ادا کرے اور فجر کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرے حتیٰ کہ خوب سفیدی ہو جائے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے منیٰ کی طرف نکل جائے، یاد رہے کہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔ کمزور عورتوں، عمر رسیدہ اور معذور حضرات کے لئے چاند کے غروب ہو جانے کے بعد بھی مزدلفہ سے منیٰ کو جانا جائز ہے۔ (بخاری ومسلم، زاد المعاد)

جمرات کو مارنے کے لئے کنکریاں اگر آسانی سے مل جائیں تو مزدلفہ چھوڑنے سے پہلے کسی وقت بھی لے لے، یہ کنکریاں منیٰ کے میدان سے بھی لی جا سکتی ہیں جن کا سائز چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہو نیز جمرات کو ماری ہوئی کنکریاں لینا اور کنکریوں کو دھونا خلاف سنت ہے۔

دس ذوالحجہ کا دن

سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف جانا، وہاں حاجی یہ چار کام کرے۔

(1) بڑے جمرات کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر مارنا اور اس کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دے۔

(2) قربانی کرنا۔

(3) سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا منڈوانا، اور یہی افضل ہے (بخاری، مسلم، ابن خزیمہ)

(4) طواف زیارت کرنا، اگرچہ اس کو مجبوری کے تحت "طواف وداع" تک موخر کرنا بھی جائز ہے لیکن طواف وداع کے ساتھ طواف زیارت کی بھی نیت کر لے، دونوں ادا ہو جائیں گے۔

فائدہ (1) حج افراد اور حج قران کرنے والے نے اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تو وہ طواف زیارت کے ساتھ سعی کرے۔

فائدہ 2: حج قران اور حج تمتع کرنے والا قربانی کرے۔

فائدہ 3: مکہ کے رہائشی پر قربانی نہیں ہے۔

فائدہ 4: دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مار لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں صرف حاجی اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا، البتہ طواف زیارت اور سعی کر لینے کے بعد بیوی سے ہم بستری کرنا بھی جائز ہے، یاد رہے کہ دس تاریخ کے چار کاموں کی مذکورہ ترتیب مستحب ہے لیکن حج کی صحت کے لئے شرط نہیں اور نہ ہی ترتیب چھوڑنے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ)

فائدہ 5: اگر کوئی مرد یا عورت بیمار ہو یا کمزور ہو تو وہ اپنی کنکریاں مارنے کے لئے اپنے کسی عزیز یا ساتھی کو اختیار دے سکتے ہیں۔

گیارہ ذوالحجہ کا دن

(1) گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حجاج کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

محمد انس ابو مرجان

(2) زوال کے بعد تینوں جمرات کو **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر ترتیب کے ساتھ پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارنا، یاد رہے کہ صرف چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا مستحب ہے (مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، ابن خزیمہ)

نوٹ: جس حاجی کو جمرے کو کنکریاں مارتے ہوئے گنتی میں شک پڑ جائے تو جس گنتی پر اسے یقین ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے باقی گنتی مکمل کرے۔

بارہ ذوالحجہ کا دن

(1) بارہ ذوالحجہ کی رات بھی منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کے لئے اور حاجیوں کو پانی پلانے والوں کے لئے رخصت ہے۔

(2) گیارہ تاریخ کی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا، اب اگر کوئی مکہ جانا چاہے تو وہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائے اور جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہے تو طواف وداع کرے البتہ تیرہ تاریخ کی کنکریاں مارنا افضل ہے۔ (سورۃ بقرہ 302، ابوداؤد، موطا)

تیرہ ذوالحجہ کا دن

(1) بالکل گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی طرح تیرہ ذوالحجہ کو بھی تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا۔

(2) مکہ کو چھوڑتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے اور اس کے چھوڑنے پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

نوٹ: حیض اور نفاس والی عورتیں طواف وداع نہیں کریں گی بشرطیکہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں (صحیح بخاری 1755)

مدینۃ الرسول ﷺ کا مبارک سفر

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ حج مکہ مکرمہ میں پورا ہو جاتا ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ حج جیسی عظیم سعادت نصیب فرمائیں تو وہ مدینہ نبویہ کی زیارت سے محروم کیوں رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کا شہر ہے لہٰذا حاجی اگر مدینہ نبویہ کی طرف سفر کرنا چاہے تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے البتہ مدینہ نبویہ پہنچ کر اس کے لئے درج ذیل زیارتیں مشروع ہیں (بخاری ومسلم)

(1) مسجد نبوی کی زیارت: جب حاجی مسجد نبوی میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد یعنی دو رکعتیں ادا کرے البتہ ریاض الجنۃ میں دو نفل پڑھنا افضل ہے۔ (بخاری ومسلم)

(2) قبر رسول ﷺ کی زیارت: حاجی آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جائے، انتہائی ادب واحترام کے ساتھ دھیمی آواز میں سلام کہے اور درود پڑھے پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی سلام کہے۔ (موطا)

(3) بقیع الغرقد کی زیارت: یہ مدینہ نبویہ کا قبرستان ہے، حاجی وہاں جائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تمام مومنین کے لئے استغفار اور بلندی درجات کی دعا کرے (مسلم)

البتہ قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم، ابن ماجہ)

(4) شہدائے احد کی زیارت: حاجی شہدائے احد کی قبروں کے پاس جائے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرے یہاں بھی بقیع الغرقد (قبرستان) والی دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(5) مسجد قباء کی زیارت: حاجی باوضو ہو کر مسجد قبا جائے اور وہاں دو نفل ادا کرے جس کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (نسائی)

ضروری وضاحت

حاجی کرام! یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں درج ذیل شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے:

(1) صحیح عقیدہ اور شرک سے اجتناب۔

(2) اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور ریاکاری وکشور کشائی سے اجتناب۔

(3) اتباع سنت رسول ﷺ

(4) رزق حلال۔

یعنی عبادت صرف حصول رضائے الٰہی کے لئے ہو اور اس میں کسی قسم کا دکھلاوا نہ ہو اور نہ ہی اس عبادت کا مقصود کسی اور کو خوش کرنا ہو، اگر ان شرطوں میں سے ایک بھی شرط فوت ہو جائے تو عبادت رائیگاں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

صلوا کما رایتمونی اصلی

"نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا"

اور فرمایا

خذوا عنی مناسککم

مجھ سے اعمال حج سیکھ لو

لہٰذا ہمیں حج اور دیگر عبادات میں ان شرطوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

مدینہ نبویہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں لازمی اور ضروری سمجھ کر ادا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا عمل کیا ہے بلکہ جتنی بھی نمازیں پڑھنے کا موقع ملے سعادت ہے۔ یاد رہے کہ ان نمازوں کا حج یا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں، اس بارے میں پیش کی جانے والی حدیث ضعیف ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی حدیث نمبر 364) جبکہ اس ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث درج ذیل ہے جس میں کسی جگہ، علاقہ، یا مسجد کی تخصیص نہیں اور اس میں چالیس نمازوں کی بجائے چالیس دن کی تمام کی نمازوں کا ذکر ہے، حدیث کا متن یہ ہے:

"جس نے چالیس دن تمام نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں اس کے لئے دو چیزوں سے برات لکھ دی جاتی ہے (1) جہنم کی آگ سے (2) نفاق سے (ترمذی) تفصیل کے لئے دیکھئے (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر 2652)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے حج اور تمام نیک اعمال قبول فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

ایک منٹ میں آپ کیا کر سکتے ہیں؟

تمام تعریفات وتحمیدات اللہ رب العزت ہی کیلئے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

قارئین کرام اوقت ایسا جوہر ہے، جس کی قدر و قیمت کا اندازہ کم لوگوں کو ہوتا ہے۔ اس کا صحیح اور نفع بخش استعمال انتہائی اہم اور سعادت کی بات ہے۔ وقت واقعتاً اتنی قیمتی شے ہے کہ اسے ضائع کرنے یا اس کی اہمیت کو نظر انداز کرنے سے پہلے ایک عقلمند آدمی سو بار سوچتا ہے۔ وقت کی مثال ایک خالی برتن کی سی ہے، دانا آدمی اس برتن کو کبھی بھی فضول کلام اور ردی کاموں سے نہیں بھرتا۔ وہ تو اس کو اس طرح استعمال میں لاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ صالح اعمال اور خدمت خلق کے کاموں میں مصروف رہتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ ایک انسان کی زندگی کا ایک ایک منٹ اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اس دوران اپنے مرتبہ کو اللہ اور لوگوں کے ہاں بہتر کر سکے۔

اگر آپ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ آپ دنیا و عقبیٰ میں بلند مقام حاصل کریں اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو خوشیاں فراہم کر سکیں تو پھر آرام طلبی، سستی اور فضول تفریحات کو ترک کر دیجئے۔

ایک منٹ میں آپ بہت سی حسنات سمیٹ سکتے ہیں اور نتیجتاً بہت سا اجر کما سکتے ہیں۔ صرف ایک منٹ میں صدقہ کر کے یا علم حاصل کر کے یا اسے یاد کر کے یا کسی بھی اچھے کام کیلئے کوشش کر کے آپ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ آپ نے اپنی زندگی کے اس منٹ کو ضائع نہیں کیا۔ لہٰذا اپنی زندگی کے ہر منٹ کو اہم جانئے اور اس کا بہترین مصرف تلاش کیجئے۔

اگر آپ اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھیں گے تو آپ سب سے اہم چیز سے آنکھیں بند کر لیں گے۔

یہاں ہم اللہ رب العزت کی توفیق سے کچھ ایسے کاموں کی فہرست درج کریں گے، جو ایک منٹ میں کیے جا سکتے ہیں۔

۱۔ ایک منٹ میں آپ ''سورۃ الفاتحہ'' خاموشی اور معتدل رفتار سے پڑھتے ہوئے تین مرتبہ تلاوت کر سکتے ہیں۔ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے اجر و ثواب سے آپ بخوبی واقف ہی ہیں۔

۲۔ ایک منٹ میں آپ ''سورۃ الاخلاص'' خاموشی اور معتدل رفتار سے پڑھتے ہوئے بیس مرتبہ تلاوت کر سکتے ہیں۔ اور سورۃ الاخلاص کا ایک دفعہ تلاوت کرنا ایک تہائی قرآن مجید تلاوت کرنے کے برابر ہے۔ اگر آپ سورۃ الاخلاص کو بیس دفعہ تلاوت کریں تو یہ سات دفعہ قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہوگا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ محض ایک منٹ میں اتنا عظیم اجر سمیٹ سکتے ہیں۔

۳۔ آپ ایک منٹ میں قرآن مجید کا ایک صفحہ پڑھ سکتے ہیں۔

۴۔ آپ قرآن مجید کی ایک مختصر آیت مبارکہ ایک منٹ میں حفظ کر سکتے ہیں۔

۵۔ آپ ایک منٹ میں بیس مرتبہ (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر) (نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی ساجھی نہیں، ملک بھی اسی کا اور تعریفیں بھی اسی کیلئے ہیں، اور وہ ہر چیز پہ قدرت رکھتا ہے) کہہ سکتے ہیں۔ اس عمل کا اجر اللہ کی رضا کی خاطر اولادِ اسماعیلؑ میں سے آٹھ غلاموں کی آزادی کے اجر کے برابر ہے۔

۶۔ ایک منٹ میں آپ سو دفعہ 'سبحان اللہ وبحمدہٖ' کہہ سکتے ہیں۔ جو کوئی ایک دن میں سو دفعہ یہ کلمات کہتا ہے اُس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

۷۔ ایک منٹ میں آپ پچاس دفعہ 'سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم' کہہ سکتے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں رسول رحمت ﷺ سے منقول ہے کہ یہ دو کلمات زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمان کو انتہائی محبوب ہیں۔

۸۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب میں کہتا ہوں 'سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر' تو یہ مجھے ہر اُس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے'' (مسلم)

ایک منٹ میں آپ نبی ﷺ کے یہ محبوب کلمات اٹھارہ سے زائد مرتبہ دہرا سکتے ہیں۔ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں، بہترین کلمات ہیں اور میزان میں انتہائی وزنی ہیں۔

۹۔ ایک منٹ میں آپ چالیس سے زائد دفعہ 'لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم' پڑھ سکتے ہیں۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یہ کلمات مشکلات سے نبٹنے اور مہمات سر کرنے کا نسخہ ہیں۔

۱۰۔ ایک منٹ میں آپ پچاس دفعہ سے زائد مرتبہ 'لا الہ الا

ابو عمر شبیر چیمہ

اللہ' پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کلمہ طیبہ یقیناً کلمات حسنہ میں سے افضل ترین ہے، کیونکہ یہ کلمہ توحید ہے۔ اگر کسی شخص کے یہ آخری الفاظ ہوں تو وہ جنت میں داخل ہوگا، علاوہ ازیں دیگر روایات میں ان کلمات کی عظمت کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ ایک منٹ میں آپ پندرہ مرتبہ 'سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ و رضیٰ نفسہ وزنۃ عرشہ و مداد کلماتہ' کہہ سکتے ہیں۔ رسول رحمت ﷺ کی صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ دیگر تسبیحات وتحمیدات سے کہیں زیادہ اجر ان کلمات کی ادائیگی سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ ایک منٹ میں سو دفعہ 'استغفر اللہ' پڑھ کر اللہ رب العزت سے بخشش اور مغفرت کا گوہر طلب کر سکتے ہیں۔ اور اللہ رب العزت سے اس کی مغفرت حاصل کرنے کے مطلب اور نفع سے تو آپ بخوبی واقف ہونگے۔ استغفار تو جنت میں دخول، آفات سے بچاؤ، مہمات میں آسانی، بارش اور رحمت کے نزول اور مال و اولاد میں اضافے اور برکت کی موجب اور باعث ہے۔

۱۳۔ ایک ہی منٹ میں آپ کے کہے ہوئے چند مختصر لیکن اچھے کلمات کسی معاملے کو احسن طریقے سے سلجھا سکتے ہیں، اور اس طرح غیر شعوری طور پہ اللہ رب العزت آپ کے ذریعے خیر کا کوئی دروازہ کھلوا دیں۔

۱۴۔ ایک منٹ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر اللہ کے محبوب سیدنا محمد ﷺ پہ پچاس مرتبہ درود بھیج سکتے ہیں۔ بدلے میں آپ پر اللہ رب العزت کی جانب سے پانچ سو رحمتیں نازل ہونگی۔

۱۵۔ ایک منٹ میں آپ اپنے دل کو اللہ کا شکر ادا کرنے، اُس کا تقویٰ اختیار کرنے، اُس سے امید باندھنے اور اُس سے ہی --- پہ ابھار سکتے ہیں۔ یوں آپ عبودیت یعنی اللہ رب العزت کی کامل و اکمل غلامی کے مراحل طے کر سکتے ہیں۔ آپ یہ عظیم کام رات کو بستر پہ لیٹے لیٹے یا گلی میں چلتے ہوئے بھی انجام دے سکتے ہیں۔

۱۶۔ آپ ایک منٹ میں کسی آسان فہم اور نفع بخش کتاب کے دو صفحات کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

۱۷۔ صرف ایک منٹ میں آپ اپنے کسی عزیز کو فون کال کر کے صلہ رحمی کا عظیم اور اللہ تعالیٰ کو محبوب عمل صالح کر سکتے ہیں۔ اس عمل کی عظمت کا اندازہ اہل علم بخوبی جانتے ہیں۔ اور یاد رہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اعزہ و اقربا کا حال احوال دریافت کرنا اور انکی مدد امداد کرنے کی کوشش کرنا بھی نیکی ہے۔

۱۸۔ آپ کسی بھی وقت ہاتھ بلند کر کے ایک منٹ کے اندر اندر کتابوں والی ادعیہ کتاب سے کوئی سی بھی مختصر دعا اللہ رب العزت کے گوش گزار کر سکتے ہیں۔

۱۹۔ ایک منٹ میں آپ کئی مسلمان بھائیوں سے سلام لے سکتے ہیں اور مصافحہ کر سکتے ہیں۔ اس عمل کی عظمت احادیث صحیحہ میں وارد و موجود ہے۔

۲۰۔ آپ کسی مسلمان بھائی کو کسی برائی سے ایک منٹ میں منع کر سکتے ہیں۔

۲۱۔ ایک منٹ میں آپ کسی بھی خیر کے کام میں کسی دوسرے بھائی کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔

۲۲۔ ایک منٹ میں آپ کسی بھائی کو مخلصانہ مشورہ دے سکتے ہیں۔

۲۳۔ آپ کسی پریشان حال شخص کی دلجوئی ایک منٹ میں کر سکتے ہیں۔

۲۴۔ آپ ایک منٹ میں سڑک سے کوئی نقصان دہ چیز ہٹا سکتے ہیں۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: ''جب لوگ آرام کیلئے بستروں میں داخل ہو جاتے ہیں، میں یہ شعر پڑھتا ہوں اور آنسو بہاتا ہوں۔

﴿کیا یہ وقت کا ضیاع نہیں کہ راتیں گزرتی جاتی ہیں اور میں اپنے علم میں اضافہ نہیں کرتا، حالانکہ یہ وقت میری زندگی میں سے کم ہوتا جاتا ہے......﴾

آخر میں اپنے بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں یہ گذارش کہ جس قدر آپ کے دل میں اللہ رب العزت کیلئے اخلاص اور اسکی معرفت بڑھتی جائے گی، آپ کا اجر و ثواب بڑھتا جائے گا۔ اور آپ غور فرمائیں گے تو دیکھیں گے کہ اوپر بیان ہونے والے تمام اعمال پر آپ کا کچھ خرچ نہیں ہوگا، نہ تو ان کیلئے طہارت شرط ہے، نہ ہی ان کے کرنے سے آپ کو تھکاوٹ ہوگی اور نہ ہی ان کیلئے بہت جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ بلکہ ان کاموں کو آپ چلتے پھرتے، گاڑی میں بیٹھے بیٹھے، لیٹے ہوئے، کھڑے کھڑے یا کسی کا انتظار کرتے ہوئے بھی سر انجام دے سکتے ہیں۔

اور پھر یہ تمام کام معاشرے میں خوشی، فرحت اور سکون کے پھیلاؤ کا سبب بھی تو ہیں۔ ان کاموں سے گھٹن، نفرت، پریشانی اور ٹینشن ختم ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ان تمام اعمال کے کرنے کی توفیق عنائت فرمائے جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور ہمیں اور آپ کو اپنی رحمت خاص سے جنت الفردوس میں جمع فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے محبوب ومقتدا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پہ ان گنت درود و سلام فرمائے۔